

باسمه تعالی

فهرستبرگه منابع چاپ سنگی ـ اداره مخطوطات

شماره ثبت: ۱۵٤۱۹	
رده‌بندی دیویی: ۱۳۷۱ م ۱٦۹ص ۲۹۷/۳۵۷ مرجع ☐	
سرشناسه: صاحب نقوی، غلامحسین.	
عنوان قراردادی:	
عنوان: مسائل حج وزیارات به ضمیمه مسائل حج وزیارت.	
شرح پدیدآور:	
کاتب:	تاریخ کتابت:
محل نشر: لکهنو ناشر: [بی نا]	تاریخ نشر: ۱۳۷۱ق
صفحه شمار: ۵۱۲ ص	مصور☐ درسی☐ گراور یا افست☐
زبان: اردو ابعاد: ۱۲ x ۱۸	نوع خط: نستعلیق
روش تهیه: وقفی☑ اهدایی☐ خریداری☐ ارسالی☐	
واقف: غلامحسین نقوی	تاریخ ثبت: خرداد ۱۳٤۳
یادداشتها: خلاصه شجره خاندان غلامحسین نقوی و مقدمه در ابتدای رساله آمده است. شرح ضمایم: مسائل حج وزیارات از غلامحسین نقوی.	
موضوع(ها): ۱. حج - رساله عملیه ۲. زیارتنامه‌ها.	
شناسه(های) افزوده: الف. صاحب نقوی، غلامحسین، واقف. ب. عنوان. ج. عنوان: مسائل حج وزیارات.	
فهرستنگار: شیبانی	تاریخ فهرستنگاری: دی ۸۷

تقدیم برای کتابخانه امام ثامن ع
مشهد مقدس
از مؤلف
حاجی الحاج والزائرین
سید غلامحسین النقوی
۲۵ اردیبهشت



مسالکِ حج و زیارات

مؤلفہ

الحاج سید غلام حسنین صاحب نقوی
(ایڈووکیٹ)

شائع کردہ
ادارۂ عالیہ مدرسۃ الواعظین لکھنؤ
مطبوعہ مطبع الواعظین لکھنؤ



رسالہ

مسالک حج و زیارات

مؤلفہ

زائر عتبات معصومین عالیجناب الحاج
سید غلام حسنین صاحب نقوی ایڈووکیٹ دام مجدہٗ
ممبر پراونشل حج کمیٹی یو پی، لکھنؤ

جس کو

انجمن مؤید العلوم مدرسۃ الواعظین لکھنؤ

نے

منجانب آل احمد فنڈ

الواعظ صفدر پریس ۱۶ ایکٹنگ اسٹریٹ لکھنؤ میں چھپوا کر شائع کیا

(طبع دوم)

قطعۂ تاریخ

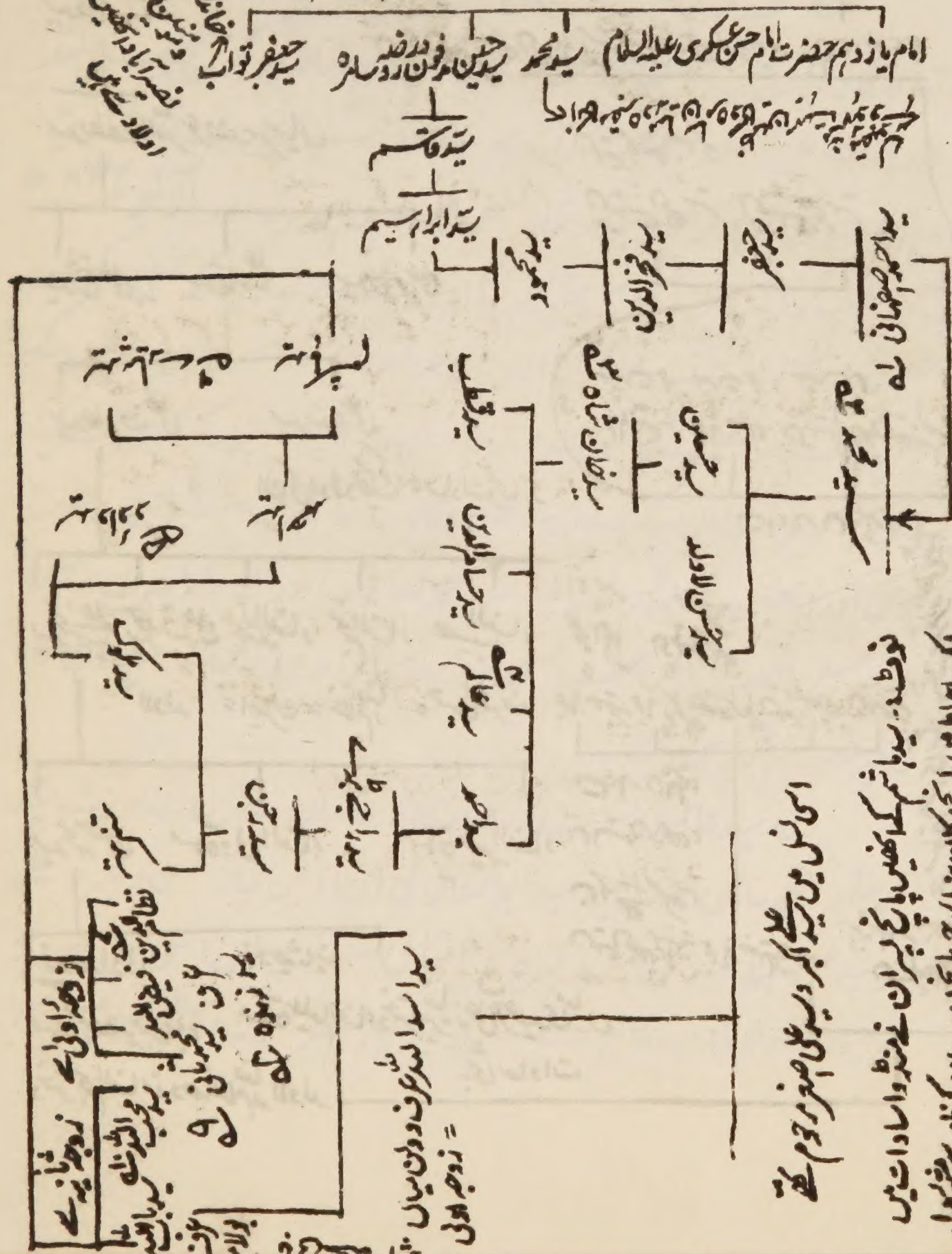
طبع دوم رسالۂ مسالک حج و زیارات

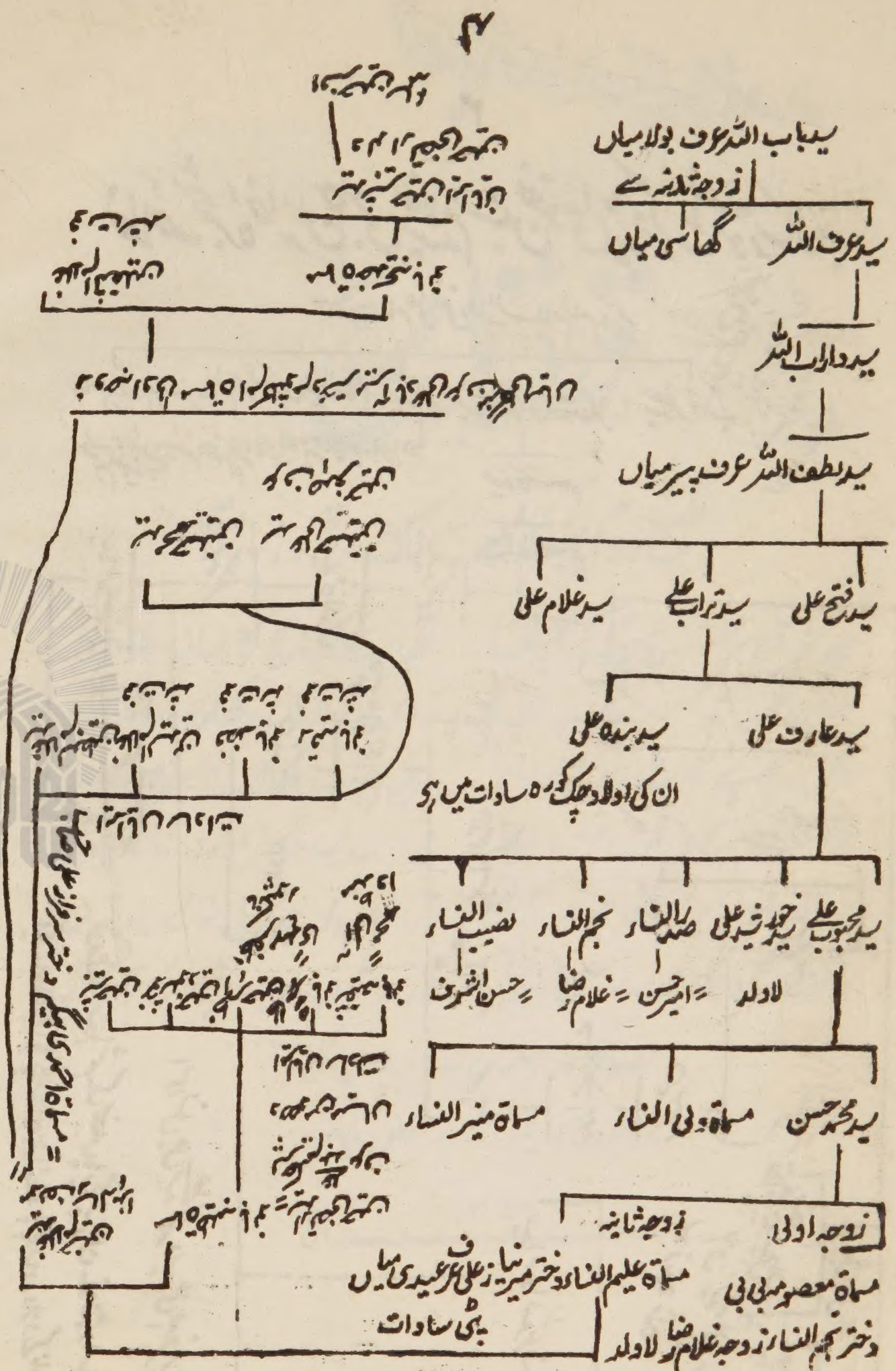
ہو تم غلام حسینؑ و حسنؑ کے کیا کہنا — لکھا مسالکِ حج کا رسالہ وہ خوش آب
کہوں کلیدِ درِ آخرت اگر ہے بجا — کہ اس نے صاف دکھا دی ہر اک کو رہِ طلب
دلیل ہے پئے حجاج و زائرانِ امامؑ — یہ ہیں بہشت کی راہیں کہ اسکے ہیں ابواب
جو اس کو رہبرِ کامل کہوں نہیں بے جا — ہیں اس میں حج و زیارات کے تمام آداب
یہ شاہ راہِ ہدایت ہے حاجیوں کے لیے — تو زائروں کو ہے منزل نمائے راہِ ثواب
بہ قلب شاد لکھا میں نے مصرعِ تاریخ — شدید شوق سے جب پڑھ چکا تمام کتاب

بصد خلوص رسالہ وہ پھر چھپا اب کی
جو بہر حج و زیارت ہے مشعل نایاب

سنہ ۱۳۷۱ھ

خلاصہ شجرۂ خاندان حاجی سید غلام حسنین نقوی ایڈووکیٹ مؤلف رسالہ ہذا





نوٹ متعلق شجرہ

۱؎ سید احمد اصفہانی عرب سے آکر اصفہان میں مقیم ہوئے اور اصفہانی مشہور ہوئے۔

۲و۳؎ سید محمد صاحب ہمارے مورث اعلیٰ تقریباً ۷۵۰ھ میں یعنی زمانہ ہلاکو خاں میں اصفہان محلہ گلستان ارم سے روانہ ہو کر حج بیت اللہ و زیارات مدینہ منورہ سے مشرف ہوئے اور حسب بشارت و اشارت وہاں سے روانہ ہو کر عہد فیروز شاہ تغلق میں دہلی پہونچے اور بالآخر ۸۳۲ھ میں قصبہ کڑا ضلع الہ آباد میں قیام کیا اور اپنے مذہب شیعہ کو مخفی رکھا اور صوفیوں کا طریقہ حُب اختیار کیا اور شاہ حسام الحق صاحب قصبہ مانکپور کے مرید ہوئے اور انھیں کے حکم سے منڈوا سادات ضلع فتحپور کو آباد کرنا طے کیا لیکن اصل آبادی ان کے پوتے سید خان شاہ کے زمانے میں ۹۰۰ھ میں شروع ہوئی اور انھیں نے منڈوا آباد کیا۔ سید محمد صاحب اور ان کے پسران سید حسن و سید حسین قصبہ کڑا میں عقب مسجد سید ابراہیم علی مدفون ہیں اور سید خان شاہ کی قبر قصبہ مانکپور میں ہے۔

۴؎ سید عالم کی نسل میں بارہ دری کا خاندان ہے جس کے مورث سید محمد مقیم تھے۔ اسی سلسلہ میں سید ابوالمعالی کی اولاد میں نیاز حسن وغیرہ تھے نیز سید علی اکبر و سید علی اصغر وغیرہ کا ننہالی سلسلہ بھی اسی نسل میں ہے جو سید چاند اولاد سید عالم سے ملتا ہے نیز سید مظفر حسین و کاظم حسین و حیدر حسین

وضرغام حیدر و جیون میاں وغیرہ اولاد سید بندہ علی و سید شوکت علی چھم عرف والوں کا سلسلہ نسب بذریعہ سید مزمل، سید عالم تک پہنچتا ہے۔

۵ سید داؤد کی نسل میں سید مصطفےٰ و میر فدا علی وغیرہ تھے۔

۶ میر سجاد حسین عرف بھکو میاں میر نظیر حسین و میر صادق حسین پدر ماسٹر علی حسین و ماسٹر غلام حسین وغیرہ کا سلسلہ سید پیارے کی اولاد میں ہے۔

۷ میر اکرام حسین و گوہر حسین وغیرہ نظام الدین کی اولاد میں تھے۔

۸ فیض اللہ عرف سید زندہ کے خاندان میں سید محمد پدر حاجی عابد حسین مرحوم و سید محمد عطا وغیرہ تھے۔

۹ سید محمد ثانی کی اولاد میں سید بایزید تھے جن کی نسل میں منشی طالب علی مرحوم اور جملہ منشی زادے ہیں۔

۱۰ احمد بخش و احمد علی و رحمت علی عرف کلّو و رجب علی وغیرہ اسی شاخ میں ہیں نیز سید جعفر حسین طاہر مرحوم کا ننھیال ہے۔

نوٹ جملہ سادات مومنین جومنڈوا سادات ضلع فتحپور کے رہنے والے ہیں اور جن میں سے چند کا تذکرہ اوپر آ گیا ہے وہ سب نقوی ہیں اور ان کا سلسلہ نسب اسی شجرہ کی کسی نہ کسی شاخ سے ملتا ہے کیونکہ وہ سب یک جدّی ہیں۔

تقاریظ علمائے کرام دام ظلّہم العالی

بسمہ سبحانہ وتعالیٰ

الحمد لولیہ والصلوٰۃ علی نبیہ و آلہ الطاہرین اما بعد

پس گزارش ہے کہ میں نے جناب حاجی سید غلام حسنین صاحب وکیل دامت مکارمہ کی کتاب مسمیٰ بہ مسالک حج و زیارات کو شروع سے با انجام تک مسلسل پڑھا موصوف نے اس کتاب کے جمع و تالیف میں بہت محنت اور عرق ریزی کی ہے اور کافی تحقیق سے کام لیا ہے حجاج اور زواروں کی حاجت کی کل چیزوں کو معتبر کتابوں سے منتخب کر کے جمع کر دیا ہے یہ کتاب حاجیوں اور زائروں کے بہترین رہبر ہے فجزاہ تعالیٰ عنا خیر الجزاء عمل اس کتاب پر بے اشکال اور باعث اجر و ثواب ہے لیکن اعمال اور مسائل حج میں جنہیں تعیین میقات بھی داخل ہے اپنے زمانے کے مجتہد اعلم کے فتوے پر عمل کرنا ضروری ہے بغیر اسکے چارہ نہیں ہے

والسلام

ناچیز

راحت حسین رضوی گوپالپوری ۸ ذیقعدہ پنجشنبہ

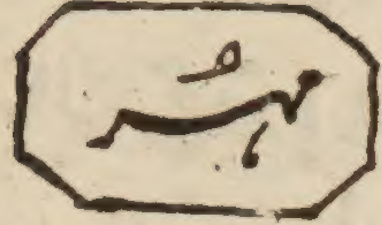
۱۳۷۱ھ مدرسۃ الواعظین لکھنؤ

باسمہ سبحانہ

خیر الحاج جناب حاجی سید غلام حسنین صاحب دام مجدہٗ بی۔اے ایل ایل بی وکیل کی تالیف مسالک حج وزیارات کو میں نے دیکھا اور اس تالیف کو ان تمام چیزوں کا جامع پایا جن کی کسی حج کرنے والے یا زائر کو ضرورت پیش آسکتی ہے اس کتاب میں حج وزیارات کے راستے بھی لکھے ہیں۔ اثنا سفر میں جو مقامات زیارت ہیں ان کی تفصیل بھی مذکور ہے۔ جو سور قرآنی کسی خاص نماز یا عمل میں ضروری ہیں وہ بھی موجود ہیں۔ آداب حج وزیارات ارکان وواجبات حج چہاردہ معصومینؑ کی تاریخ ولادت ووفات اور آبائے طیبین اور امہات متحرمات کے اسمائے مبارکہ۔ ابتدائے سفر سے لے کر احکام احرام طواف۔ اعمال مشعر ومنیٰ وغیرہ اور جو چیزیں حالت سفر میں رکھنا ضروری ہیں ان کی تفصیل سب ہی کچھ اس کتاب میں موجود ہے۔ ایسی جامع تالیف حج وزیارات کے متعلق کوئی دوسری مشکل سے مل سکتی ہے۔ خداوند عالم یقیناً جناب ممدوح کو اس رہبر حجاج وزائرین کی تالیف پر بہترین اجر عطا کرے گا۔ اور یقیناً تمام حج وزیارات کے متمنی اس کتاب کی طرف زائد سے زائد توجہ مبذول کریں گے اور اس کتاب کے ذریعہ سے بڑے سے بڑا فائدہ حاصل کریں گے۔ اگرچہ جناب حاجی صاحب ممدوح نے اس کتاب میں احکام حج میں بہت احتیاط سے کام لیا ہے اور مزید احتیاط یہ بھی فرمائی ہے کہ کئی مقامات میں یہ ظاہر کر دیا ہے کہ علمار نے احکام حج میں اختلاف فرمایا ہے لہٰذا جو مومن قصد حج کا کرے وہ اپنے مجتہد سے بھی احکام حج کی تصدیق کر لے۔ اور یہ بہت ضروری ہے۔ اعمال و

احکام مندرجۂ کتاب پر عمل کرنا صحیح ہے اور سبب اجر وثواب ہوگا۔

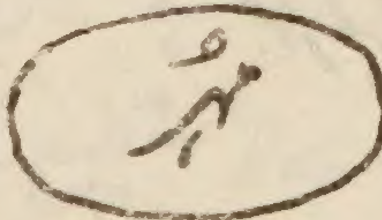
واللہ الموفق سیّد کلب حسین بقلمہ



باسمہ سبحانہ

رسالہ مسالک حج وزیارات مؤلفہ صفوۃ السادات زائر الائمۃ المصطفین حاج الحرمین جناب سید غلام حسنین صاحب وکیل زید شرفہ الراجب نظر قاصر سے گزرا جو مسائل ضروریۂ حج پر مشتمل ور سالہ زمزمۃ الحاج ورسائل علیہ علمائے اعلام موجودین ابقاھم اللہ تعالیٰ سے ماخوذ ہے میں نے بھی جابجا احتیاطات کا اضافہ کیا انشاء اللہ عمل اس رسالہ پر جائز وموجب اجر وثواب ہوگا۔ علاوہ بریں مؤلف ممدوح نے ضروری حالات ومفید ہدایات وراستوں کے حالات زائرین وحجاج کے لیے تحریر کر دیے ہیں۔ اور مسائل بھی سابق رسالہ کی بہ نسبت زیادہ مفصل درج کیے ہیں۔ لہٰذا اب یہ رسالہ نہایت مفید ہو گیا ہے۔ خداوند عالم مؤلف کو اجر جزیل اس سعی جمیل کا کرامت اور مومنین کو توفیق عمل عطا فرمائے

انہ ولی التوفیق سید محمد عفی عنہ بقلمہ ۱۱ شوال ۱۳۷۲ھ



باسمہ سبحانہ والحمد

رسالۂ حج وزیارات مولفہ عمدۃ الاطیاب وصفوۃ الانجاب فخر الحاج و والزائرین جناب سید غلام حسنین صاحب زید مجدہ الراحب کہ جس میں موصوف نے نہایت ہی سعی بلیغ سے صحت ماخذ کے ساتھ مسائل ضروریہ حج وآداب زیارت وزیارات کو جمع فرمایا ہے۔ نظر حقیر سے من اولہا الی آخرہا گزرا۔ جو مسائل رسالۂ مذکورہ میں درج ہیں ان کو حقیر نے مطابق فتاویٰ اعلم العلماءؒ وافقہ الفقہاء جناب آقا السید حسین بروجردی والفقیہ الاعظم آیۃ اللہ السید محسن الحکیم ادام اللہ ظلہا علی رؤس المومنین کر دیا۔ انشاءاللہ اس کے مطابق عمل کرنا موجب اجر جزیل وذخیر جمیل ہے خداوند عالم جناب موصوف کی سعی کو مشکور فرمائے اور اجر وافر عطا فرمائے اور تمام مومنین ومومنات کو توفیق عمل کرامت فرمائے۔ واللہ الموفق

الراجی الی رحمۃ ربہ القوی
محمد حسین الرضوی
غفراللہ ذنوبہ
۲۳ ربیع الثانی سنہ ۷۲ھ

باسمہ سبحانہ

کتاب مسالک حج وزیارات جو عالیجناب فضیلت مآب فخر الحاج السید غلام حسنین صاحب ایڈوکیٹ نے محنت شاقہ سے ترتیب دی ہے نظر قاصر سے

بعض مقامات اس کے گزرے۔ چونکہ اس کتاب کو جناب ثقۃ الاسلام مولانا مولوی السید محمد حسین صاحب قبلہ نے اعلم زمانہ حضرت آیۃ اللہ بروجردی دام ظلہم العالی کے فتاوے کے مطابق کر دیا ہے لہٰذا اب یہ موصوف کے مقلدین کے لیے ایک نایاب تحفہ ہے جسے امید ہے کہ نظر قبول وپسندیدگی سے دیکھا جائے گا۔ خداوندعالم مؤلف کے توفیقات میں اضافہ کرے اور ان کی سعی مشکور فرمائے والسلام

الاحقر خادم الشریعۃ المطہرہ
محمد سعید عفی عنہ
۱۹ رجب المرجب سنہ ۷۴ھ

باسمہ عز شانہ

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ علی خیر خلقہ وآلہ الطاہرین اما بعد طالبان حقیقت وسالکان شریعت پر مخفی نہ رہے کہ منجملۂ فروع دین فریضۂ حج ہے، جس کے وجوب کا انکار موجب کفر ہی حج بجالانا ایک اہم فرض ہے جو مستطیع کے ساتھ مخصوص ہے، گویا تمام عالم کے خالق اور حقیقی سلطان کا سالانہ دربار ہے جس میں اسکے مخصوص وہی بندے حاضر ہوتے ہیں جن کو ازل سے بلایا گیا تھا، اور ہر ملک اور ہر قریہ کے لوگ مناسک حج بجالانے کے لیے ابتدا سے آج تک ہر سال جمع

ہوتے ہیں، جن کو اس عظیم فریضہ کے آداب و شرائط ہیں جن کے بغیر زمین مکہ
تک تو چلا جانا آسان ہے لیکن اعمال کا احکام محمدؐ و آل محمدؐ کے مطابق ہونا
اور مقبول ہو کے باریاب ہونا ہر فرقہ کے لیے ممکن نہیں، حج کرنے سب ہی جائیں
مگر جگہ وہی پائینگے جو شرائط بجالائیں گے، اس لیے زیر نظر کتاب مرتب کیگئی
ہے جو مخصوص شیعیان و محبان حیدرؑ کرار کے لیے ہے، کیونکہ ہمارے مذہبی
نقطۂ نظر سے کوئی عمل بغیر حبّ اہل بیتؑ کے صحیح نہیں ہے، لہٰذا حج کے
لیے جانے والے شیعہ حضرات اس کتاب سے مستفید ہوں گے جس کی ترتیب و
تالیف کا سہرا عمدۃ العارفین الاطیاب الحاج غلام حسنین صاحب دام علاہ کے
سر ہے، میں نے اس رسالہ کو دیکھا جس میں حاجی صاحب موصوف نے
نہایت مفید و کار آمد مسائل درج کیے ہیں، انشاء اللہ اس رسالہ پر عمل کرنا
میرے ان حواشی کے ساتھ جن کا اضافہ کیا گیا ہے موجب اجر و ثواب ہوگا۔

والسلام

(المفتی) احمد علی عفی عنہ

پرنسپل ناظمیہ عربی کالج لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمۂ کتاب

یوں تو مودت و محبت اہل بیتؑ حسب ارشاد قرآن مجید اعتقاداً تمام
مسلمانوں کا مسلمہ فریضہ ہے لیکن عملاً شیعوں کا ہمیشہ طرۂ امتیاز رہا ہے اور ہر
شیعہ ہر وقت مشاہد مقدسہ کی زیارت کا متمنی رہتا ہے چنانچہ یہ حقیر پُرتقصیر
بھی سنہ ۱۹۲۷ء میں موفق ہوا۔ اور بہمراہی مکرمی جناب حکیم سید محمد قاسم صاحب
عرف صاحب عالم صاحب مرحوم و دیگر چند حضرات زیارت مشہد مقدس سے
مشرف ہوا۔

اس کے چار سال بعد سنہ ۱۹۳۱ء میں پھر توفیق ایزدی شامل حال ہوئی اور بہمراہی
جناب حکیم صاحب موصوف و فخر قوم مکرمی جناب سید کلب عباس صاحب،
آنریری جنرل سکریٹری آل انڈیا شیعہ کانفرنس عراق و شام و فلسطین کے
مشاہد مقدسہ و بیت المقدس وغیرہ کی زیارات سے مشرف ہوکر بیروت ہوتے ہوئے
کربلائے معلّٰی واپسی ہوئی وہاں سے ایران جاکر امام ضامن ثامنؑ کی زیارت سے
دوبارہ مشرف ہوکر لکھنؤ واپسی ہوئی۔

اس کے بعد فوراً یہ تڑپ پیدا ہوئی کہ ارحم الراحمین فریضۂ حج بیت اللہ
کی ادائگی و نیز زیارت مدینہ منورہ کی بھی توفیق جلد عطا فرمائے۔ خداوند عالم
کی مرحمت کا شکریہ دل و زبان سے کسی طرح ادا نہیں ہوسکتا کہ دو ہی سال بعد

سنہ ۱۹۳۲ء میں میرے نہایت مخلص کرمفرما و دوست فخر الحاج والزائرین مولانا سید احمد صاحب عرف اعزن صاحب کے والد مرحوم مولانا سید ابو محمد صاحب قبلہ مرحوم کی معیت میں سفر حج کا موقعہ مل گیا۔ اور ان کی عنایت سے تمام فرائض حج وزیارات باحسن وجوہ مکمل ہوئے اور بخیر وعافیت لکھنؤ واپسی ہوئی۔ خداوند عالم بتصدق محمدؐ وآل محمدؐ علیہم السلام ان تمام زیارات و ادائگی فرائض حج کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور جملہ مومنین اخیار کے ساتھ اس حقیر و عاصی کو بھی عذاب قبر سے اور مصائب برزخ و آتش جہنم سے نجات دے اور جوار معصومینؑ میں جگہ دے اور صالحین سے ملحق فرمائے۔

مندرجۂ بالا ہر سفر میں بحمد اللہ ہر ملک کے اشخاص کی معاشرت، مذہبی تخیل، فرق اسلامیہ کے برادرانہ تعلقات اور مختلف مذاہب کے اشخاص میں رواداری وغیرہ کے مشاہدے کا موقع ملا۔ ان حالات کو مسلمانان ہند تک پہنچانے کی غرض سے ہر سفر کے مختصر حالات اخبار سرفراز میں شایع کیے گئے۔ جو نہایت دلچسپی سے پڑھے گئے۔ اکثر احباب کا اصرار ہوا کہ اس کو ایک رسالہ کی صورت میں شایع کیا جائے۔ لیکن مجھے مناسب نہیں معلوم ہوا کیونکہ اس صورت میں خودستائی زیادہ اور مفاد عامہ روزمرہ حالات و قواعد و ضوابط وغیرہ کے بدلنے کی وجہ سے کم معلوم ہوا۔

لیکن چونکہ اسی زمانے میں ملک حجاز پر ابن سعود کی حکومت قائم ہو چکی تھی اور اس نے کچھ خاص قواعد و ضوابط حجاج کے لیے مقرر کیے تھے جو ہر سال بدلتے رہتے ہیں اور بوجہ ناواقفیت حجاج کو متعدد زحمتوں کا سامنا رہتا تھا۔ لہذا حکومت ہند نے ایک قانون پاس کر کے ہندوستان کے

ہر صوبہ میں حج کمیٹیاں مرتب کیں، چنانچہ صوبۂ یوپی میں بھی ایک کمیٹی مرتب ہوئی جس میں میرا انتخاب بھی ذریعۂ شیعہ کانفرنس بحیثیت نمائندہ شیعیان یوپی ہوا۔ اس کمیٹی کے سکریٹری خان بہادر سید عین الدین صاحب مرحوم تھے۔

اس کمیٹی نے طے کیا کہ حجاج کی رہنمائی کے لیے اعمال حج کا ایک رسالہ برائے اہل سنت اور ایک رسالہ برائے اہل تشیع ایسا مرتب کیا جائے جس میں ہر سال کے متعلق ہدایات و قواعد و ضوابط نافذ کردہ حجاز گورنمنٹ اور دیگر ضروری امور بھی شایع کیے جائیں تاکہ حجاج کو سہولت ہو۔ چنانچہ شیعوں کے لیے حج کا رسالہ مرتب کرنا میرے متعلق ہوا۔ اس طرح مجھے ایسا رسالہ تیار کرنا ضروری ہو گیا۔ چونکہ شیعوں کے عقیدہ کے موافق زیارات مشاہد مقدسہ فریضۂ حج کا جزو لاینفک ہیں مزید برآں فریضۂ حج کے لیے تو استطاعت وغیرہ کی شروط ہیں لیکن زیارات جس حالت میں بھی ممکن ہوں کی جا سکتی ہیں لہذا مجھے فکر ہوئی کہ کوئی ایسی صورت نکالی جائے کہ اگر کسی شیعہ کا مطمح نظر ادائگی فریضۂ حج ہو اور اس سفر میں شرف زیارات بھی علاوہ مدینہ منورہ کے دوسرے مقامات کا حاصل کرنا چاہے تو وہ بھی کر سکے لہذا حجاز کے سفر کے لیے میں نے متعدد راستے (تقریباً پانچ راستے) معین کیے تاکہ ایک ہی سفر میں چہاردہ معصومینؑ کی زیارات و فریضۂ حج سے سبکدوش ہو سکے۔ اور اس کا ایک نقشہ بھی شامل رسالہ مسالک حج وزیارات کر دیا۔

یہ رسالہ اول بار سنہ ۱۹۳۴ء میں شایع ہوا۔ اور منجانب حج کمیٹی صوبہ یوپی ہر ضلع میں بھیج دیا گیا۔ یہ رسالہ شاید متعدد بار شایع ہوتا۔ لیکن خان بہادر سید عین الدین صاحب کے ہٹ جانے کے بعد دوسرے سکریٹری صاحبان ایسا

نہ کر سکے اور تھوڑے عرصہ کے بعد سرکاری عہدہ دار کے بجائے پبلک میں سے کوئی صاحب سکریٹری منتخب ہونے لگے اور حالات بالکل بدل گئے۔

چند سال بعد میں بھی کمیٹی سے علیحدہ ہو گیا۔ اور دوسرے حضرات کا انتخاب میری جگہ ہو گیا۔

رسالہ مسالک حج وزیارات نہ صرف شیعوں میں بہت مقبول تھا بلکہ چونکہ اہل سنت میں بھی کوئی اس طرح کی مکمل کتاب دستیاب نہ ہوتی تھی اور معاملات حج میں تقریباً بہت سے مسائل میں کوئی اختلاف کی چیز نہیں ہے اس لیے بہت سے اہل سنت بھی اس رسالہ کو حاصل کرنے کی فکر کرتے تھے۔ لیکن چند سال بعد یہ رسالہ نایاب ہو گیا۔ اکثر خطوط میرے پاس بحیثیت مؤلف اس کی طلب کے آتے تھے۔ اور میں حج کمیٹی صوبہ یو پی کا پتہ دے دیتا تھا لیکن وہاں سے بھی دستیاب نہ ہوتا تھا۔ لہذا مجھے اس کے دوبارہ طبع کرانے کی فکر لاحق ہوئی۔

رسالہ زمزمۃ الحجاج جو نہ صرف مجھ جاہل کی نظر میں بلکہ جناب نجم الملۃ اعلی اللہ مقامہ نیز تمام دیگر علمائے اعلام لکھنؤ کی نظر میں بہترین رسالہ حج تھا اور اس رسالہ کو میں نے من وعن اپنے سنہ ۱۹۳۴ء کے رسالے میں نقل کر دیا تھا اس کے متعلق تو مجھے کسی اضافے کی فکر نہ تھی۔ لیکن زیارات مشاہد مقدسہ کے باب میں مفاتیح الجنان و تحفۃ الزائر وغیرہ کے لحاظ سے بہت سے مزید اضافوں کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ میں نے باب الزیارات میں اس طرح کے بہت سے اضافے کیے۔

اس سلسلہ میں اولاً نواب اعظم حسین خاں صاحب مرحوم الہ آبادی نے جو بہ حیثیت مہاجر کربلائے معلی میں مقیم تھے اور وہیں دفن ہوئے، بہت

سے اضافے تجویز کر کے مجھے لکھ چکے تھے کہ طبع ثانی میں شامل کر دیے جائیں۔

دوسرے مکرمی جناب نواب ببا صاحب مرحوم گولہ دروازہ لکھنؤ جنھوں نے میرے رسالہ کے صفحات پر بہت سی ترمیمات تحریر کر کے طبع ثانی کے لیے بہت سے اضافے تجویز فرمائے تھے۔

تیسرے میرے مکرم دوست و قدیم عنایت فرما جناب سید عابد رضا صاحب زید پوری ادام اللہ بقائہ ریٹائرڈ جج خفیفہ لکھنؤ جنھوں نے رسالہ و نیز زیارات میں بہت سے اضافے فرمائے اور فتاوئے اعلم العلماء جناب سید حسین صاحب بروجردی ادام اللہ بقائہ کے موافق بہت سے مسائل رسالہ حج میں اضافہ فرمائے۔

چوتھے مکرمی جناب مولانا سید احمد صاحب عرف مولوی اغن صاحب مقبرۂ عالیہ گولہ گنج لکھنؤ جنھوں نے نقشہ ولادت و وفات چہاردہ معصومینؑ و تعقیبات نماز وغیرہ میں بہت مدد فرمائی۔

یہ تمام اضافے رسالہ ہذا میں شامل کر دیے گئے۔ ان حضرات کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ خداوند عالم ان کے اعمال صالحہ کو قبول فرمائے۔ اس مرتبہ (طبع ثانی) حجاز کے قواعد و ضوابط ہر آن تبدیلی کی وجہ سے شامل نہیں کیے گئے۔ اب تو ہر حاجی و زائر کے لیے ضروری ہے کہ تہیۂ سفر پر ضروری اطلاعات دوسرے حضرات یا بمبئی کی کمیٹی و منتظمین سے حاصل کرے اس کے بعد گھر سے روانہ ہو۔

میں نے اس رسالہ میں ابتدا کے ۴۲ صفحات میں اپنی وہ تمام اطلاعات درج کر دی ہیں جو میرے متذکرۂ بالا سفروں میں حاصل ہوئیں لیکن چونکہ

نہ کر سکے اور تھوڑے عرصہ کے بعد سرکاری عہدہ دار کے بجائے پبلک میں سے کوئی صاحب سکریٹری منتخب ہونے لگے اور حالات بالکل بدل گئے۔

چند سال بعد میں بھی کمیٹی سے علیحدہ ہوگیا۔ اور دوسرے حضرات کا انتخاب میری جگہ ہوگیا۔

رسالہ مسالک حج وزیارات نہ صرف شیعوں میں بہت مقبول تھا بلکہ چونکہ اہل سنت میں بھی کوئی اس طرح کی مکمل کتاب دستیاب نہ ہوتی تھی اور معاملات حج میں تقریباً بہت سے مسائل میں کوئی اختلاف کی چیز نہیں ہے اس لیے بہت سے اہل سنت بھی اس رسالہ کو حاصل کرنے کی فکر کرتے تھے۔ لیکن چند سال بعد یہ رسالہ نایاب ہوگیا۔ اکثر خطوط میرے پاس بحیثیت مؤلف اس کی طلب کے آتے تھے۔ اور میں حج کمیٹی صوبہ یوپی کا پتہ دے دیتا تھا لیکن وہاں سے بھی دستیاب نہ ہوتا تھا۔ لہٰذا مجھے اس کے دوبارہ طبع کرانیکی فکر لاحق ہوئی۔

رسالہ ذبرمتہ الحجاج جو نہ صرف مجھ جاہل کی نظر میں بلکہ جناب نجم الملۃ اعلی اللہ مقامہ نیز تمام دیگر علمائے اعلام لکھنؤ کی نظر میں بہترین رسالہ حج تھا اور اس رسالہ کو میں نے من وعن اپنے سنہ ۱۹۳۴ء کے رسالے میں نقل کردیا تھا اس کے متعلق تو مجھے کسی اضافے کی فکر نہ تھی۔ لیکن زیارات مشاہد مقدسہ کے باب میں مفاتیح الجنان و تحفۃ الزائر وغیرہ کے لحاظ سے بہت سے مزید اضافوں کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ میں نے باب الزیارات میں اس طرح کے بہت سے اضافے کیے۔

اس سلسلہ میں اولاً نواب اعظم حسین خاں صاحب مرحوم الہ آبادی نے جو بہ حیثیت مہاجر کربلائے معلیٰ میں مقیم تھے اور وہیں دفن ہوئے، بہت

سے اضافے تجویز کرکے مجھے لکھ چکے تھے کہ طبع ثانی میں شامل کردیے جائیں۔

دوسرے مکرمی جناب نواب ببا صاحب مرحوم گولہ دروازہ لکھنؤ جنھوں نے میرے رسالہ کے صفحات پر بہت سی ترمیمات تحریر کرکے طبع ثانی کے لیے بہت سے اضافے تجویز فرمائے تھے۔

تیسرے میرے مکرم دوست و قدیم عنایت فرما جناب سیّد عابد رضا صاحب زیدپوری ادام اللہ بقائہ رٹائرڈ جج خفیفہ لکھنؤ جنھوں نے رسالہ و نیز زیارات میں بہت سے اضافے فرمائے اور فتاوئے اعلم العلماء جناب سید حسین صاحب بروجردی ادام اللہ بقائہ کے موافق بہت سے مسائل رسالہ حج میں اضافہ فرمائے۔

چوتھے مکرمی جناب مولانا سید احمد صاحب عرف مولوی اغن صاحب مقبرۂ عالیہ گولہ گنج لکھنؤ جنھوں نے نقشہ ولادت و وفات چہاردہ معصومینؑ و تعقیبات نماز وغیرہ میں بہت مدد فرمائی۔

یہ تمام اضافے رسالہ ہذا میں شامل کردیے گئے۔ ان حضرات کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ خداوند عالم ان کے اعمال صالحہ کو قبول فرمائے۔ اس مرتبہ (طبع ثانی) حجاز کے قواعد و ضوابط ہر آن تبدیلی کی وجہ سے شامل نہیں کیے گئے۔ اب تو ہر حاجی و زائر کے لیے ضروری ہے کہ تہیۂ سفر پر ضروری اطلاعات دوسرے حضرات یا بمبئی کی کمیٹی و منتظمین سے حاصل کرے اس کے بعد گھر سے روانہ ہو۔

میں نے اس رسالہ میں ابتدا کے ۴۲ صفحات میں اپنی وہ تمام اطلاعات درج کردی ہیں جو میرے متذکرۂ بالا سفروں میں حاصل ہوئیں لیکن چونکہ

ان میں بیان کرنے والے کی غلط بیانی کا امکان تھا (مثلاً انبیا علیہم السلام وامام زادوں کے قبور وغیرہ کے متعلق) اس لیے ہر چیز کی تصدیق علامہ عباس قمی مرحوم کی مفاتیح الجنان ودیگر تصانیف مرحوم و دیگر کتب سے کرکے درج کی ہے۔ جس کی غرض یہ ہے کہ زائر یا حاجی دوران سفر میں جس مقام سے گزرے تو اگر وہاں کوئی زیارت گاہ ہو تو اس کی زیارت کا شرف و ثواب بھی حاصل کرے۔ چنانچہ ہر مقام کی زیارت بھی کافی مستند تحقیق کے بعد درج کردی ہے۔ جو ایسے مقام پر پڑھی جاسکتی ہے۔

اس مرتبہ باب ششم کا اضافہ کیا گیا ہے۔ جس میں سب سے مفید چیزیں مثلاً تعقیبات نماز وغیرہ درج ہیں تاکہ حج وزیارات کے بعد رسالہ ہذا نذر طاق نسیاں نہ ہو جائے بلکہ ہر وقت کام میں آتا رہے۔

اس رسالہ کی تیاری کے بعد اس کی طباعت کا انتظام کر ہی رہا تھا کہ مکرمی و معظمی جناب مہاراجکمار امیر حیدر خاں صاحب ادام اللہ بقاءہ سابق متولی مدرسۃ الواعظین لکھنؤ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اس رسالہ کی طبع کرنے کا سب سے زیادہ مستحق مدرسہ ہے۔ لہذا اس رسالہ کو مجھے دے دیجیے۔ میں نے سمعاً وطاعۃً منظور کیا۔ موصوف نے اسے بغور دیکھنے کے بعد ایک باقاعدہ تحریر مرتب کرکے مجھ سے منظوری حاصل کی اور فوراً طباعت شروع کرادی۔ میں بہت خوش تھا کہ مری محنت اس عمدہ طریقہ برسوارت ہوئی۔ لیکن

عرفت ربی بفسخ العزائم

چار سو صفحات طبع ہوگئے تھے اس وقت معلوم ہوا کہ ابھی بہت سا حصہ باقی ہے۔ موصوف نے مجھ سے فرمایا کہ جلد بقیہ کا تخمینہ کرا دیجیے تاکہ میں اسکے

اس کے صرفہ کی منظوری بھی دے دوں لیکن قبل اس کے کہ تخمینہ پیش کیا جائے جناب موصوف باہر چلے گئے اور کام رک گیا۔ اس کے بعد موجودہ متولی منتظم عالی جناب تاج العلماء مدظلہ نے اس کی تکمیل کی طرف توجہ فرمائی۔

اس رسالہ کے ۴۰۰ صفحات کی طباعت کے بعد بغرض توثیق یہ رسالہ علمائے اعلام کثر اللہ امثالہم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ ان حضرات حضرات نے رسالہ کو تمامہ بنظر غائر ملاحظہ فرمایا اور ایک ایک لفظ ملاحظہ فرمایا اور بہت سے اضافے فرمائے۔ جن کے شامل رسالہ کرنے کی اس سے بہتر کوئی صورت سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ ہر باب میں ابتدا میں تمام علماء کے اضافہ جات چھاپ کر شامل کر دیے جائیں۔ اب ہر صاحب کا فرض ہے کہ یہ ترمیمات ہر صفحہ متعلقہ پر درج کرلیں تاکہ بوقت ضرورت تمام مسائل سے پوری طرح ہر عالم کی رائے سے مطلع ہو سکیں اور جس عالم کی تقلید میں ہوں اس کے فتوے کے موافق عمل کر سکیں۔

سورہ ہائے قرآن کے شروع میں غلط نامہ چسپاں کر دیا گیا ہے۔ اس سے سوروں کی تصحیح فرمالیں تاکہ خود بھی غلطی سے محفوظ رہیں اور یہ حقیر بھی مواخذہ سے بچ جائے۔

جناب تاج العلماء مولانا محمد ذکی صاحب قبلہ مجتہد العصر و جناب سید محمد الیاس صاحب کنتوری بیرسٹر و جناب مولانا سید وزیر حسن صاحب قبلہ واعظ وائس پرنسپل مدرسۃ الواعظین و مولانا سید غلام عسکری صاحب قبلہ واعظ و مولانا محمد حیدر صاحب قبلہ واعظ کا ممنون و متشکر ہوں جن کی توجہ سے اب اس رسالہ کی تکمیل ہوئی۔

جملہ حضرات سے جو اس رسالے کے ملاحظہ فرمائیں استدعا ہے کہ اس مؤلف عاصی کو دعائے خیر سے نہ بھولیں اور اگر کوئی غلطی ملاحظہ فرمائیں تو زحمت کر کے اس حقیر کو ضرور مطلع فرمائیں۔ تاکہ آیندہ طباعت میں اس کی تصحیح کی جا سکے۔

یہ بھی استدعا ہے کہ اس رسالہ کے تمام حقوق محفوظ ہیں لہذا کوئی صاحب بلا اجازت مؤلف یا بندہ زادہ سید غلام السبطین نقوی گارڈ ریلوے اسٹیشن میر پور خاص سندھ پاکستان قصد طبع نہ فرمائیں۔

احقر الکونین

خادم الحجاج والزائرین سید غلام حسنین نقوی عفی عنہ

ایڈوکیٹ نمبر ۵۸ سبطین منزل وزیر گنج لکھنؤ

۷ر اکتوبر ۱۹۵۹ء

باسمہ سبحانہ

کتاب مستطاب مسالک حج وزیارات مؤلفہ گرامی منزلت عالی مرتبت حاج الحرمین الشریفین زائر ابی عبداللہ الحسینؑ جناب سید غلام حسنین صاحب ایڈوکیٹ دام شرفہ بغرض تخیعت کی نظر سے گزری، مؤلف ممدوح نے بڑی محنت و جانفشانی سے کام لیا ہے۔ مسائل و ادعیہ و زیارات، سفر کے متعلق ہدایات ان سب موضوعات کو — — — جناب مؤلف ممدوح دام شرفہ نے اس خوبی سے جمع فرمایا ہے کہ کتاب مذکور حجاج کے لیے خصوصاً اور زائرین کے لیے عموماً ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ایک مشعل راہ کا کام دے گی۔ دست بدعا ہوں کہ خداوند عالم ممدوح کو اس عمل خیر کی بہترین جزا عطا فرمائے اور مومنین کرام کو اس کتاب سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملے۔

محمد الاحقر

سید محمد زکی آل سرکار نجم العلماء

مورخہ ۸ر اکتوبر ۱۹۵۹ء

باسمہ سبحانہ

ارشاد علماء کرام

مدرسۃ الواعظین لکھنؤ جو قائم کردہ سرکار حجۃ الاسلام جناب نجم الملۃ مولانا سید نجم الحسن صاحب قبلہ طاب ثراہ و سرکار مہاراجہ سر محمد علی محمد خاں صاحب مرحوم والی محمود آباد اور جو اس وقت زیر حمایت و تولیت جناب ثقۃ الاسلام تاج العلماء مولانا سید محمد ذکی صاحب قبلہ نبیرہ سرکار نجم الملۃ ہے۔ یہ مدرسہ معالم شرعیہ و معارف الٰہیہ و اعلاء کلمۂ حق کا اہم و مہتم بالشان فریضہ جس مؤثر طریقہ پر انجام دے رہا ہے وہ عدیم المثال ہے۔ نظر بریں اس مدرسہ دینیہ کی تائید و نصرت و اعانت و امداد قوم شیعہ و ملت جعفریہ کا اہم فریضہ ہے خصوصاً اس دور میں جبکہ زمینداری ختم ہو چکی ہے اور مدرسہ کے مستقل اوقاف کی آمدنیاں بہت قلیل ہو گئی ہیں جسکی وجہ سے مدرسہ مالی مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ جناب تاج العلماء مولانا سید محمد ذکی صاحب قبلہ ایدہ اللہ تعالیٰ جو مدرسہ کے خدمات میں مثل اپنے جد امجد جناب سرکار نجم العلماء طاب ثراہ کے پوری طرح منہمک ہیں انکی تمام قوم امور دینیہ کی تائید کرے گی۔ اور ہر قسم کے اموال شرعیہ (امور حسنہ خمس و زکوٰۃ و نذر وغیرہ) سے مدرسہ کی مدد کرے گی

واللہ الموفق والمعین۔

حجۃ الاسلام سید کلب حسین صاحب قبلہ مجتہد — حجۃ الاسلام سید محمد صاحب قبلہ مجتہد پرنسپل جامعہ سلطانیہ

〃 سید محمد سعید صاحب قبلہ مجتہد — 〃 سید محمد حسین صاحب قبلہ مجتہد

〃 سید علی صاحب قبلہ مجتہد — 〃 سید محسن نواب صاحب قبلہ مجتہد

〃 مولانا سید ابن حسن صاحب قبلہ نونہروی پرنسپل مدرسۃ الواعظین لکھنؤ

حسب ذیل علماء کرام و اکابر حجج الاسلام نے بھی اس مقصد کی ہر طرح تائید فرمائی ہے۔

حجۃ الاسلام سید محسن حکیم الطباطبائی مجتہد اعظم عراق نجف اشرف — حجۃ الاسلام سید شہاب الدین الحسینی المرعشی قم ایران

〃 سید مہدی شیرازی کربلا — 〃 سید احمد علی صاحب قبلہ مجتہد لکھنؤ

〃 شیخ محمد حسن نجفی مجتہد بمبئی — 〃 سید محمد رضی صاحب قبلہ آل نجم العلماء مجتہد کراچی

(الف)

فہرست کتب انجمن تحفظ العلوم مدرسۃ الواعظین لکھنؤ

انگریزی تراجم و تصانیف		اردو لٹریچر	
ترجمۂ قرآن مجید حصہ اول	صہ؍	النبوۃ والخلافت	۸؍
ترجمۂ قرآن مجید 〃 دوم	صہ؍	اعجاز القرآن	۸؍
صحیفۂ کاملہ 〃 اول	صہ؍	حقوق نسواں اور اسلام	۸؍
صحیفۂ کاملہ 〃 دوم	صہ؍	تحقیق البداء	۸؍
المودۃ القربیٰ	عہ؍	القول الحسین فی التوراۃ والانجیل	۱۲؍
دی پرافٹ اینڈ خلافت	عہ؍	اسلام اور رواداری	۴؍
اسلام اٹس بیوٹی اینڈ ٹرتھ	عہ؍	کربلا کا مجاہد	۴؍
اسلام ان دی لائٹ آف شیعہ ازم	عہ؍	مولود حرم	۴؍
یونیٹی آف گاڈ	۴؍	سردار قریش	۸؍
این آئیڈیل کنگ	۴؍	تعلیم اسلام	۴؍
دی ٹریجڈی آف کربلا	۴؍	ید بیضا اور تحقیق مثیل موسیٰ	۸؍
اسلام (ان درس)	۴؍	قرآن اور اقتصادیات کی تعلیم	۴؍
حسینؑ دی لیڈر آف انٹائر ہیومنٹی	۱۰؍	تنقید قدامت وید	۳؍
		مناظرۂ معاد و تناسخ	۳؍
الاعجاز	۸؍	شان صبر	۶؍
فلسفۃ المذہب	۸؍	فریاد مسلمانان عالم	۴؍
التنبی	۴؍	تجلیات (سوانح آیۃ اللہ مفتی محمد عباس صاحب قبلہ)	صہ؍

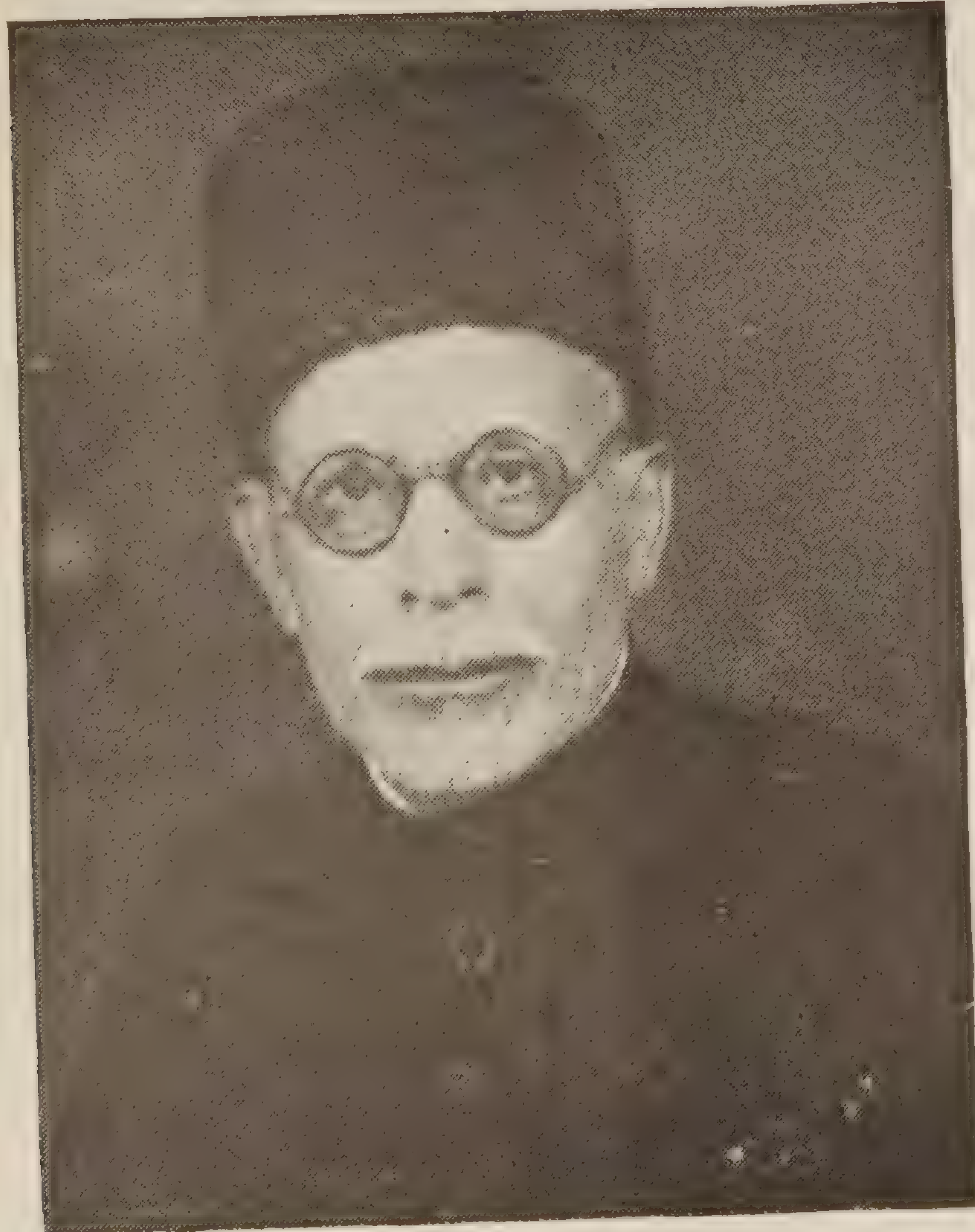
خصوصیات اسلام	۴ر	ایضاح الاشکال	(عربی)	عار
اسلامی جہاد	۸ر	ارشاد شیخ مفیدؒ	″	عمر
قرآن اور بائبل	۸ر	محیط الدائرہ	″	عار
ردّ الاباطیل	۶ر	نصر المومنین	(فارسی)	۱۲ر
رسالہ متعہ	۸ر	پردہ پر نظم	(اردو)	۸ر
سرادق عفت	۸ر	حسینی پیغام	″	۲ر
شریعت الاسلام حصہ اول	۶ر	دیوان ظریف		مے/
شریعت الاسلام ″ دوم	۱ر	مسالک حج وزیارات		صہ/
شریعت الاسلام ضمیمہ ″ ″	۴ر	رسالہ خمس		۲ر
کشف حقیقت ردّ تصوف	۴ر	گیارہ مجالس زبان انگریزی		۸ر
تعلیم خط و املا	عہ	رسالہ متعہ زبان انگریزی		۸ر
اسلامی بچوں کی پہلی کتاب	چھ پیسہ	پارہ قرآن و بغدادی قاعدہ بھی طبع ہوئے		
قرآن السعدین	۴ر	ہیں۔ کتابیں تاجروں کو خاص نرخ پر		
دیوان ثاقب لکھنوی	صہر	کتابیں دی جاتی ہیں۔		
منتخب نوحہ	۸ر			

نوٹ

غیر مذاہب میں مفت تقسیم کرنے والوں اور تجار کے ساتھ

خاص رعایت

فہرست مضامین



(الحاج) سید غلام حسنین صاحب نقوی
ایڈوکیٹ لکھنئو - (مؤلف رسالہ)
۹ اکتوبر سنہ ۱۹۵۹ ع

مدرسۃ الواعظین لکھنؤ کی تحریک مذہبی مکاتب

مذہب کے مستقبل کا انحصار ہماری نئی نسل کے پابند ہونے پر ہی زمانے کی نئی رفتار ہماری آیندہ نسل کو جس شدت کے ساتھ مذہب سے بے گانہ بنا رہی ہے اس کا آپ کو بخوبی احساس ہوگا۔ آپ کے محبوب تبلیغی ادارہ نے اسی احساس کے پیش نظر تحریک مذہبی مکاتب جاری کی ہے۔ اس لیے ادارے کی ہر شیعہ بستی سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے واعظین کرام کی اس تعمیری جد و جہد میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لے کر ہر شیعہ بستی میں مذہبی تعلیم کا انتظام کریں اور اپنے حلقہ کے واعظ سے گہرے روابط پیدا کریں۔ تاکہ ادارہ اس مبارک تحریک میں پوری کامیابی حاصل کرے اور ہم اور آپ بارگاہ اہل بیت علیہم السلام میں سرخ رو ہوں ——— !

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اوّل

ہندوستان سے سفر حج کے مختلف راستے

مکہ معظمہ پہونچنے کے ۹ راستہ ابتک جاری ہوے ہیں جن کی وضاحت نقشہ نسلکہ سے ہوگی۔

(۱) از بندر ہائے ہند تا جدّہ

(۲) از بندر ہائے ہند تا بصرہ ذریعۂ بحری جہاز و از کویت تا مدینہ منورہ ذریعۂ موٹر

(۳) از بندر بیروت (ملک شام) تا جدّہ

(۴) از بندر ہائے سعید و اسکندریہ وقنطرہ (ملک مصر) تا جدہ

(۵) از بندر حیفہ (ملک فلسطین) تا جدّہ

(۶) از ہندوستان براہ کوئٹہ و زاہدان ذریعہ ریل خواہ از بمبئی تا خرم ذریعۂ بحری جہاز و از خرم تا طہران ذریعہ ریل و از طہران تا مشہد مقدس و از انجا تا بصرہ ذریعہ موٹر

(۷) از ہند تا جدّہ ذریعہ ہوائی جہاز

(۸) از نجف اشرف تا مدینہ منورہ ذریعۂ موٹر

(۹) از عمّان دار السلطنت مشرق اردن تا مدینہ منورہ ذریعہ ریل

نوٹ: مندرجۂ بالا ۹ راستوں میں سے اول سات راستے فی زمانہ جاری ہیں جنکا تفصیلی بیان باب دوم میں کیا جائے گا لیکن آخری دو راستے (نمبر ۸ و نمبر ۹) ترک ہو چکے ہیں لہذا اُن کا بیان نہ کیا جائے گا۔

باب دوم

ہر راستہ کی تفصیلات

فصل اول راستہ اول کی تفصیلات

اگر کوئی شخص براہ راست حجاز جاکر ادائے فریضۂ حج و شرف زیارت مدینہ منورہ کا شائق ہے۔ تو اوسے چاہیئے کہ اوّلاً اپنے ضلع کی ڈسٹرکٹ حج کمیٹی یا صوبہ حج کمیٹی کے دفتر یا کسی ممبر سے تمام موجودہ قواعد و ضوابط مجاریہ گورنمنٹ دریافت کرے جو بخوشی اس خدمت کو پورا کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں اور اپنے ضلع سے پلگرم پاس حاصل کرے خواہ اپنے ضلع کے سپرنٹنڈنٹ یا کسی پلیس افسر سے شناختی سرٹیفکیٹ حاصل کرکے بذریعہ ریل کلکتہ یا بمبئی، چلا جائے۔ جہاں پورٹ کمیٹیاں قائم ہیں اور گورنمنٹ کی جانب سے پلگرم پاس (ورثہ حج و زیارت) جاری کرنے کی مجاز ہیں۔ اگر بغیر شناختی سرٹیفکیٹ کے کوئی شخص پورٹ پر جائے گا تو یہ کمیٹیاں اوسوقت تک پلگرم پاس نہ دینگی جب تک کہ اوسکے ضلع کی تصدیق نہ منگالیں اور ایسی صورت میں بہت وقت صرف ہوگا۔ یہی دو بندرگاہ ہندوستان میں ہیں جہاں سے حاجیوں کو لیکر جہاز جدہ جایا کرتے ہیں۔

کلکتہ میں کسی شیعہ مسافرخانہ کا پورا علم نہیں لیکن مسافرخانہ موسیٰ سیٹھ محمد صالح واقع لوور چیت پور روڈ ایک عام مسافرخانہ ہے جس میں ہر فرقہ کا حاجی قیام کرتا ہے۔

بمبئی میں حاجی دیوجی جمال کا مسافرخانہ واقع جیل روڈ عمر کھاڑی شیعہ حجاج و زائرین عتبات عالیات کے لئے مخصوص ہے۔ اسکے علاوہ صابو صدیق سیٹھ کا مسافرخانہ نزد کرافورڈ مارکٹ و دیگر کئی مسافرخانے واڑی بندر اور بھنڈی بازار میں بلا تخصیص ہر مسلمان کے لئے ہیں۔

کراچی میں حاجی سیٹھ رحمت اللہ مرحوم کا مسافرخانہ موسومہ حاجی سیٹھ جیٹھا گوکل

محلہ کھارادر نور باڑی میں شیعہ حجاج و زائرین کے لئے مخصوص و مشہور مسافرخانہ ہے۔

زمانہ سابق میں دوران سفر جہاز کے لئے تمام سامان خوردنی کا انتظام خود حاجی کو کرنا پڑتا تھا جس سے حجاج کو سخت زحمت ہوتی تھی لیکن خدا کا شکر ہے کہ اب جہاز پر کھانے کی کسی فکر و تدبیر کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ ہر جہاز پر مسلم باورچیوں کے ذریعہ سے ہر قسم کے کھانیکا انتظام ہے۔ اول تو لوگ جہاز کے ٹکٹ کے ہمراہ کھانے کی قیمت دیکر اوسکا ٹکٹ بھی لے لیتے ہیں اور اگر ایسا نہ بھی کریں تو حجاج و زائرین ہر وقت قیمت دیکر کھانا خرید سکتے ہیں یا خود پکوا سکتے ہیں لیکن ایک حاجی کے لئے ضروری ہے کہ ٹکٹ جہاز کے ساتھ کھانے کی بھی قیمت ادا کردے تاکہ باورچی خانہ حاجی کے طعام کا ذمہ دار ہو جائے۔ اور کسی وقت کھانا نہ ملنے کی وجہ سے تکلیف نہ ہو۔

ذاتی تجربہ کی بنا پر میری رائے میں سامان سفر کم سے کم ہونا چاہیئے سوائے بستر اور چند جوڑے کپڑوں اور نقدیات کے اور کوئی فضول چیز ہمراہ نہ ہونا چاہیئے۔ ورنہ سفر میں زحمتیں بہت بڑھ جاتی ہیں۔ اور جہاں تک ممکن ہو جہاز میں فرسٹ یا سکنڈ کلاس میں سفر کیا جائے یہ بات کسی شان کی بنا پر نہیں بلکہ سہولت کی غرض سے ضروری ہے اسلئے کہ فرسٹ یا سکنڈ کلاس کے مسافر کو اپنے کمرہ میں باطمینان وقت گذارنیکا موقع ملتا ہے۔ اور ان کے لئے جہاز کے بالائی حصہ یعنی ڈک پر بھی ہوا کھانے اور تفریح کے لئے جگہ مخصوص ہوتی ہے۔ برخلاف اس کے تیسرے درجہ کے مسافرین کو جو ڈک کے مسافر کہلاتے ہیں ہر وقت سخت تکالیف کا سامنا رہتا ہے۔ اول تو جہاز میں اسقدر بھیڑ ہوتی ہے کہ شریف آدمی کو بہت مشکل سے کافی جگہ ملتی ہے حالانکہ اب بعض جہازوں میں خطوط لگا کر ہر مسافر کی جگہ محدود کردی گئی ہے اور بعض جہازوں میں چار پائیاں نصب کردی گئی ہیں دوسرے ہر روز جہاز کے غیر مسلم خلاصی جہاز کو دھوتے ہیں جس سے خود مسافر اور اس کا سامان اکثر نجس ہو جاتا ہے۔ اور نماز وغیرہ کے ادا کرنے میں دقتیں ہوتی ہیں۔ تیسرے اگر ڈک پر جگہ نہ ملی تو اندرونی حصہ میں قیام

کرنا پڑتا ہے اور روشنی کی کمی کی وجہ سے ہر وقت تکلیف اور وحشت ہوتی ہے۔ لیکن غیر مسلم خلاصیوں کی نجاست سے بچنے کے لیئے تیسرے درجہ کے حاجی کو مجبوراً اندرونی حصہ کو ڈک (جہاز کا تختۂ بالا) سے ترجیح دینا پڑتی ہے۔ ایک غریب شیعہ جو طہارت کا بہت پابند ہوتا ہے اوسکی خرابی ہو جاتی ہے۔

یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ جو حضرات بمبئی یا کراچی سے جہاز کے تیسرے درجہ میں سفر کرنا چاہتے ہیں وہ بمبئی سے روانہ ہوں کیونکہ تیسرے درجہ میں جگہ لینا بہ نسبت کراچی کے بمبئی میں زیادہ آسان ہے اسلیئے کہ اکثر جہاز وہیں سے روانہ ہوتے ہیں۔ اور کراچی میں محض بقیہ جگہ مسافرین کو دی جاتی ہے اور اسوجہ سے آرام دہ جگہ لینا کراچی میں زیادہ دشوار ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بعض جہاز کراچی ہی سے روانہ ہوتے ہیں ایسی صورت میں بمبئی و کراچی سے سوار ہونے میں کوئی فرق نہ رہے گا۔ جو لوگ فرسٹ یا سکنڈ کلاس میں سفر کرنا چاہیں اُن کو چاہیئے کہ قبل روانگی بذریعۂ تحریر جہاز میں اپنی سیٹ رزرو (محفوظ) کرالیں ورنہ وقت پر ممکن ہے کہ کوئی سیٹ خالی نہ ملے اور زحمت اُٹھانا پڑے۔ فی زمانہ تیسرے درجہ کے حاجی کے لیئے یہی مناسب ہے کہ پہلے ہی سے جہاز کمپنی کو براہ راست لکھکر اپنی جگہ جہاز میں حاصل کرلے۔ یہ اُس سے کہیں بہتر ہے کہ بغیر لکھا پڑھی بمبئی چلا جاوے اور وہاں پہونچ کر کسی دلال کے ذریعہ سیٹ حاصل کرنے میں اپنا روپیہ ضایع کرے کیونکہ ایسی صورت میں کبھی بالکل ناکامی ہوتی ہے اور حاجی کو ناکام واپس آنا پڑتا ہے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ سفر حج کے لیئے کسی پرائیوٹ شخص کو اخراجات کا ٹھیکہ نہ دیا جائے ہر بندرگاہ پر اکثر ایسے چالاک حضرات ملتے ہیں جو حاجیوں کو ہر طرح کی سہولت کا اطمینان دلاکر اخراجات کا ٹھیکہ لے لیتے ہیں اور اس طرح فریب دیکر اور روپیہ اپنے قبضہ میں کرکے حاجی کو زحمت میں ڈالتے ہیں اور روپیہ کھا جاتے ہیں اور علاوہ دیگر تکالیف کے غریب کی واپسی بھی مشکل ہو جاتی ہے۔ حاجی کو قواعد دریافت کرکے خود

براہ راست تمام اخراجات کرنا چاہیئے۔ اور دوسرے حجاج و حکام سرکاری سے مشورہ کرتے رہنا چاہیئے۔ واضح رہے کہ کوئی حاجی تین ہزار روپیہ سے زیادہ اپنے ہمراہ نہیں لیجا سکتا۔

جہاز کی روانگی کے دن صبح ۸ بجے بندرگاہ کے قریب ایک مقام پر حاجی کا معائنہ ہوتا ہے اور محکمہ کسٹم میں سامان کی جانچ ہوتی ہے اوس کے بعد بندرگاہ کے اندر جانے اور جہاز پر سوار ہونے کی اجازت ہوتی ہے۔

اگر حاجی نے کچھ ناشتہ قبل جہاز پر جانے کے نہیں کرلیا تو جہاز پر جگہ لے لینے کے بعد اسے فوراً کچھ کھالینا چاہیئے تاکہ معدہ خالی نہ ہو۔ خلوے معدہ کی حالت میں حرکت جہاز کا معدہ و دماغ پر مضر اثر ہوتا ہے اور متلی و چکر شروع ہو جاتا ہے جس کا سلسلہ دو تین دن تک رہتا ہے اور مسافر بیکار و مجبور ہو جاتا ہے۔

غرضکہ بمبئی سے روانہ ہوکر علاوہ ان جہازوں کے جو براہ راست جدّہ جاتے ہیں بالعموم تیسرے دن جہاز کراچی پہونچتا ہے۔ اور وہاں کے مسافرین کو لیکر روانہ ہوتا ہے راستہ میں دوسرے تیسرے روز سقوطرہ کے مقام پر پہونچتا ہے جہاں بالعموم سمندر متلاطم ہوتا ہے اور جہاز میں حرکت زیادہ ہونے کی وجہ سے چکر و متلی کی شکایت اکثر حاجیوں کو ہو جاتی ہے اوسکے بعد قمران (کامران) پہونچتا ہے۔ اور اگر ڈاکٹری معائنہ میں مسافرین جہاز میں کوئی مرض معلوم ہوا تو وہاں قرنطینہ ہوتا ہے اور ٹھہرنا پڑتا ہے ورنہ ڈاکٹر روانگی کی اجازت دیدیتا ہے اور جہاز فوراً آگے بڑھتا ہے۔ اور مکلا و عدن وغیرہ ہوتے ہوئے یلملم کی پہاڑی کے محاذ میں پہونچتا ہے۔ یہ پہاڑی اہل ہند کا بلکہ تمام اہل مشرق کا میقات ہے، اور اس مقام پر حاجیوں کو احرام باندھنا پڑتا ہے جس کی اطلاع جہاز کا کپتان دس بارہ گھنٹہ قبل دیدیتا ہے تاکہ حجاج حجامت و غسل وغیرہ سے فارغ ہوکر احرام باندھنے کے لیئے تیار ہو جائیں۔

وہاں سے روانہ ہوکر تیسرے دن جہاز بندرگاہ جدہ پر پہونچ جاتا ہے لیکن بندرگاہ سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر لنگر انداز ہوتا ہے کیونکہ وہاں صدہا چھوٹی چھوٹی

پہاڑیاں غرقِ آب ہیں جن کی وجہ سے جہاز کنارے تک نہیں جا سکتا۔ مسافر کشتیوں پر سوار کر کے بندرگاہ جدّہ پر مع اپنے سامان کے جو جرِ ثقیل کے ذریعہ سے کشتیوں پر رکھا جاتا ہے لائے جاتے ہیں۔

بندرگاہ پر پہونچ کر حاجی اپنے مطوّف کا نام بتلاتے ہیں اور اوس مُطوّف کا وکیل جو بندرگاہ پر ضرور موجود ہوتا ہے حاجی کے سامان اور پاسپورٹ کا معائنہ کسٹم آفس میں کرا کے جائے قیام پر لیجاتا ہے۔ مکّۂ معظمہ میں شیعیانِ ہند کے لئے محمد علی غنام اور محمد علی صحرا اور شاید سید ہاشم مطوف ہیں اور عراقی شیعوں کے لئے شیخ حسن حمزہ اور شیخ محمد حمزہ و شیخ محمود و شیخ مہدی مغازل و شیخ حسن جمال و سید ہاشم وغیرہ مطوف ہیں محمد علی غنام کے وکیل جدّہ میں حسین ابو زید سنّی المذہب ہیں۔ یہ تقسیم گورنمنٹ حجاز کی جانب سے نہایت مفید کی گئی ہے کیونکہ یہ مُطوّفین اُس ملک کی زبان سے واقف ہیں جس سے حاجی کو بہت سہولت ہوتی ہے۔

شہر جدّہ جدّہ ایک اچھا خاصہ شہر ہے جس میں ۴۔۵ منزل کے مکانات سفید رنگ کے پختہ بنے ہوئے ہیں جہاز پر سے اس شہر کا منظر ایسا دلکش معلوم ہوتا ہے کہ قابل بیان نہیں مجھے تو اس شہر کا منظر دیکھ کر فوراً شہر ناصرہ کا منظر یاد آگیا جو ملک فلسطین میں یروشلم (بیت المقدس) کے راستہ میں ایک مشہور شہر ہے اور جناب عیسیٰ علیٰ نبینا وآلہ وعلیہ السلام کا وطن مبارک ہے۔ جدّہ کی ہر سڑک پر بازار ہے اور شہر کے گرد شہر پناہ ہے جس میں ایک طرف بابِ مکّہ ہے اور دوسری جانب بابِ مدینہ ہے۔ بابِ مدینہ کے قریب اندرون شہر پناہ اکثر ممالک کے قونصل خانہ ہیں۔ باب مکّہ سے مکّہ معظمہ کے لئے اور باب مدینہ سے مدینہ منورہ کے لئے راستے ہیں۔

قبر جناب حوّاؑ اس شہر کا نام جَدّہ اس وجہ سے ہے کہ یہاں تمام بنی آدم کی جدّہ یا جدّہ یعنی جناب حوّا علیہا السّلام کی قبر بیرون شہر ایک باغ میں ہے پوری قبر کا نشان تو معلوم و موجود نہیں لیکن باغ مذکور کے احاطہ کے اندر ایک پختہ قبہ زمانہ قدیم سے تھا جسے کہا جاتا ہے کہ حضرت مخدومہ علیہ کی ناف کے اوپر بنا ہوا تھا اس قبہ کو ابن سعود

موجودہ گورنمنٹ حجاز نے مسمار کرا دیا۔

اب محض سطح آرضی موجود ہے۔ احاطہ باغ کا پھاٹک بھی اینٹوں سے چن دیا گیا ہے اور سرکاری سپاہی مسافرین کو اندر جانے سے مانع ہوتا ہے۔ لہذا دیوار احاطہ کے قریب جا کر حاجی حضرات دور سے فاتحہ و زیارت وغیرہ پڑھ لیتے ہیں اور اس رعایت کے لئے سپاہی صاحب کو کچھ مدد دیدیتے ہیں۔

وکیل مُطوّف حاجی کے خواہش کے موافق اونٹ لاری یا موٹر کا انتظام کر کے اگر حج کے لئے کافی زمانہ باقی ہے اور حاجی قبل حج مدینہ منورہ کی زیارت سے فراغت حاصل کرنا چاہے تو مدینہ منورہ جانے کا انتظام کر دیتا ہے ورنہ آپ سے مکّہ معظمہ روانہ کرا دیتا ہے۔

اس سفر مکہ معظمہ میں جو سواری شیعہ حاجیوں کے لئے مہیا کی جاتی ہے اوس میں یہ التزام رکھا جاتا ہے کہ وہ بغیر چھت یا سایہ کے ہو کیونکہ حسب احکام شریعت شیعہ حاجی بحالت احرام سایہ کے نیچے سفر نہیں کر سکتا۔ لہذا اگر لاری یا موٹر سواری کو ملتی ہے تو اوس کی چھت اتروا دی جاتی ہے جس کے لئے حکومت ابن سعود نصف گنی کا محصول ہر شیعہ حاجی سے مزید چارج کرتی ہے۔

مکہ معظمہ جدّہ سے تقریباً پینتالیس ۴۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اونٹ پر جانے والے حاجی دوسرے دن پہونچتے ہیں اور شب راستہ میں بمقام بحرہ بسر کرتے ہیں لیکن موٹر یا لاری ۵۔۶ گھنٹہ میں پہونچتی ہے اور محض چائے نوشی کے لئے تھوڑی دیر بحرہ میں قیام کرتی ہے۔ بحرہ سے آگے بڑھ کر مکّہ معظمہ سے ۵۔۴ میل کے فاصلہ پر ایک مقام ہے جو حَدّہ کہلاتا ہے اور سابق میں شمیسی وعلیّن کے نام سے موسوم تھا یہاں سے مکّہ معظمہ کے حدود شروع ہوتے ہیں۔ اور یہاں پر اوتر کر ہر شیعہ حاجی حکم شرع کے موافق تجدید احرام کرتا ہے (یعنی دو رکعت نماز پڑھ کر اُسی احرام کو دوبارہ باندھ لیتا ہے) اور اسکے بعد روانہ ہو کر شہر مکّہ پہونچتا ہے یہاں موٹر کے اڈے پر گاڑی رُک جاتی ہے اور تانگہ وغیرہ پر ملازمین مطوف جو قبل سے موجود رہتے ہیں حاجی کو جائے قیام پر لیجاتے ہیں۔ اپنا اسباب راست

کرنے کے بعد شیعہ حاجی خود مطوّف یا اُس کے ملازم کے ہمراہ مسجد جاکر فریضہ عمرہ بجا لاتا ہے یعنی خانہ کعبہ کا طواف عمرہ اور سعی بین الصفا والمروہ کرتا ہے۔ اس کے بعد تقصیر (یعنی کچھ بال یا ناخن قطع کرکے) اور مُحِل ہو کر اپنے جائے قیام پر واپس آتا ہے۔ اب اس کو چاہیئے ہے کہ احرامی لنگیاں اتار ڈالے اور معمولی کپڑے پہن لے۔

شہر مکہ معظمہ اور خانہ کعبہ

مکہ معظمہ ایک عظیم الشان شہر ہے جس کی آبادی ڈھائی لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ خانہ کعبہ گویا ناف شہر میں ہے۔ جسکے چاروں طرف پہاڑ ہیں۔ اور خانہ کعبہ نشیب ترین اراضی پر تعمیر ہے اسکے گرد نہایت عظیم الشان مسجد مثل چوپہل عمارت کے بنی ہے جو مسجد الحرام کہلاتی ہے خانہ کعبہ ایک چوپہل بلند سنگی عمارت مثل مربعہ کے ہے جس کے شمال و مشرق کے گوشہ میں قدِ آدم بلندی پر سنگ اسود نصب ہے خانہ کعبہ کے مغرب کی جانب ایک بیضاوی حصہ اراضی محدود ہے یہ اراضی جزو اراضی خانہ کعبہ ہے اور حجر اسمٰعیل کہلاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس میں جناب اسمٰعیل اور انکی مادر معظمہ جناب ہاجرہ و دیگر بہت سے انبیا مدفون ہیں۔ خانہ کعبہ کے طواف میں یہ اراضی خانہ کعبہ کے ساتھ شامل کرلی جاتی ہے۔ خانہ کعبہ کے گرداگرد مقام طواف جو مطاف کہلاتا ہے ایک ہشت پہل نیچا چبوترہ سنگ موسیٰ و سنگ مرمر کا ہے جو قدیم مسجد الحرام کی نشانی ہے۔ ہشت پہل اسلیئے کہ طواف کی حالت میں ہر مقام سے خانہ کعبہ حاجی کے داہنے شانہ پر رہے اور تقریباً سات گز چوڑا ہے لیکن انتہائے حجر اسمٰعیل میں یعنی حجر اسمٰعیل کے مغرب میں اسکی چوڑان محض ڈھائی ہاتھ ہے۔ دروازہ خانہ کعبہ شمالی دیوار میں تقریباً تین گز فرش سے بلندی پر ہے لوگ باجازت منتظمین سرکاری اندر جا سکتے ہیں۔ مطاف سے ملحق جانب شمال مقام ابراہیمؑ ہے جہاں ایک حجرہ میں اب تک وہ پتھر محفوظ ہیں جن پر بیٹھ کر جناب ابراہیم نے عمارت خانہ کعبہ تیار کی تھی۔ ان پتھروں پر جناب ابراہیمؑ کے قدموں کے نشان ہیں اور ان کے متعلق دو روایتیں ہیں ایک یہ کہ اُس پر کھڑے ہو کر خانہ کعبہ کی حضرت نے تعمیر کی تھی اور دوسرے یہ کہ اُس پر ایک ایک پیر رکھ کر بغیر سواری سے اُترے

ہوئے سرد ہو گیا تھا ان پتھروں کو قرآن مجید میں آیات بیّنات کہا گیا ہے۔

مطاف کے چاروں طرف چہار ائمہ اہلسنت کے مصلّے بنے ہوئے ہیں یعنی حنفی شافعی حنبلی۔ مالکی مصلے۔ لیکن موجودہ حکومت کے زمانے میں اب تمام مسلمانوں کو سعودی پیش امام کے ساتھ باجماعت فریضۂ نماز ادا کرنا پڑتا ہے اسلیئے تمام مصلے بے رونق ہو گئے حالانکہ سابق میں ہر عقیدہ کا مسلمان اپنے مصلے میں جاکر باجماعت نماز ادا کرتا تھا حضرات اہل تشیع کے لیئے کبھی کوئی مصلّیٰ نہ تھا اور نہ اب ہے۔ مقام ابراہیم سے ملحق چاہ زمزم ہے یہ ایک نہایت عمدہ شکل کنواں ہے جس کے اوپر ایک خوبصورت عمارت بنی ہوئی ہے اس میں فی الحال ایک سعودی پیش امام کا قیام رہتا ہے۔ ان چہار مصلوں کے بعد ہر جانب بڑے بڑے میدان ہیں جن میں کئی کئی ہزار باجماعت نماز پڑھ سکتے ہیں اور ان میدانوں کے بعد ہر چہار طرف بعہد توسیع سلاطین ترکیہ کی تعمیر مسجدیں ہیں جن میں آگے پیچھے تین تین بہت بڑے بڑے دالان بنے ہوئے ہیں اسی طرح اب حرم کے گرد کل ۴۴ دروازے ہیں اس طرح اس عظیم الشان مسجد میں ایک وقت میں لاکھ دو لاکھ آدمی نماز پڑھ سکتے ہیں اس مسجد کے جانب شمال باہر جاکر نہایت عمدہ بازار سڑک کے دو رویہ ہے اور اس بازار کے جانب مشرق کوہ صفا اور جانب مغرب کوہ مروہ ہے چنانچہ انھیں دونوں پہاڑوں کے درمیان اسی بازار کے اندر سعی کی جاتی ہے۔

مکہ معظمہ کی آبادی نہایت گنجان ہے اور اکثر عمارتیں چار پانچ منزلی ہیں۔ نہر زبیدہ جو غالباً یمن کی جانب سے آتی ہے ایک زمین دوز نہر ہے جس میں نہایت شیریں پانی ہے اور تمام ضروریات کو کفایت کرتا ہے۔ شہر کے اندر متعدد کنوئیں ہیں جن میں اسی نہر کا پانی جاری ہے اسکے علاوہ چند کنوئیں قدیم زمانہ کے بھی ہیں مثل [illegible] واقع محلہ حارہ کے جس میں وافر پانی موجود ہے۔ باوجود اسکے شہر میں بالعموم کوئی گیاہ سبز یا درخت دیکھنے کو نہیں ملتا محض دو ایک مکانات کے برآمدوں میں گملوں میں کوئی سبز بیل دکھلائی دیتی ہے جس سے طبیعت باغ باغ ہو جاتی ہے۔ بازاروں

میں طائف یا وادی فاطمہ سے لاکر ہر قسم کی ہری ترکاریاں ومیوہ جات وغیرہ فروخت ہوتے ہیں۔

بہرحال سرزمین مکۂ معظمہ خانہ کعبہ یعنی مجازاً خدا کے گھر کی جگہ ہے لہٰذا وہاں خود بندگان خدا کی معیشت کا کوئی سامان نہیں رکھا گیا۔ وہاں کے آباد ہونے والے دوسرے مقامات سے ضرورت کی اشیاء منگا کر اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ وہاں کی جائداد و دولت محض اونٹ و بھیڑ و بکری کے گلے ہیں اور کچھ نہیں۔

مکۂ معظمہ پہونچنے کے بعد ہر حاجی کو ۸ ذی الحجہ تک فرصت رہتی ہے۔

اس سلسلہ میں حسب ذیل امور قابل لحاظ ہیں:۔

۱۔ یہ کہ حسب قرآن مجید شوال و ذیقعدہ و ذی الحجہ حج کے مہینے کہلاتے ہیں لہٰذا اگر قبل شوال کوئی حاجی مکۂ معظمہ پہونچ کر قبل ماہ شوال عمرہ حج بجالائے تو وہ صحیح نہ ہوگا اور ماہ شوال شروع ہونے پر اسے دوبارہ ذات عسرق یا عسفان کے آگے تک جاکر احرام وغیرہ کی تکمیل کر کے دوبارہ عمرہ حج بجالانا ہوگا۔

۲۔ یہ کہ اگر کوئی حاجی ان تین مہینوں کے اندر مکۂ معظمہ پہونچا اور عمرہ حج بجالا چکا۔ لیکن قبل حج دوران قیام مکۂ معظمہ میں مستحبی عمرہ کے لئے حدود مکہ کے باہر گیا تو عمرۂ حج جو قبل ازیں کر چکا ہے ساقط ہو جائے گا اور دوبارہ عمرۂ حج بجالانا ہوگا لہٰذا بعد تکمیل عمرۂ حج تا اختتام حج حدود شہر مکۂ معظمہ سے باہر نہ جانا چاہیئے۔

۸ ذی الحجہ کو حج کے اعمال شروع کیئے جاتے ہیں اور جو اعمال ۸ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک کیئے جاتے ہیں اُسی کو حج کہتے ہیں ابتدا ان اعمال کی اس طرح ہوتی ہے کہ بوقت سہ پہر مسجد الحرام میں زیر خانہ کعبہ مقام حجر اسمٰعیلؑ جاکر احرام باندھا جاتا ہے اور وہاں سے پیدل یا گھوڑا گاڑی (جو عربیہ کہلاتی ہے) یا لاری یا موٹر پر بقصد عرفات منیٰ جانا ہوتا ہے جو مکۂ معظمہ سے تقریباً ۳ میل کے فاصلہ پر ہے منیٰ میں تھوڑی سی آبادی ہے اور حج کے زمانہ میں بہت بڑا بازار لگ جاتا ہے جس میں

تمام ضرورت کی چیزیں ملتی ہیں ہسپتال بھی ہوتا ہے زمین بالکل پہاڑی ہے سبزہ کا نام نہیں میدان منیٰ میں محض دو درخت نیم کے پودوں کی طرح کے ہیں جو حجاج کے لئے سگنل کا کام دیتے ہیں۔ منیٰ میں شب کو قیام کرنا ہوتا ہے اور دوران شب میں مسجد خیف جاکر نماز و دعاؤں کا ورد ہوتا ہے۔

مسجد خیف | مسجد خیف نہایت متبرک مسجد ہے جس میں واللہ اعلم مشہور ہے کہ بہت سے پیغمبر دفن ہیں اور درمیان صحن اصلی مسجد کا قبہ بنا ہوا ہے۔ بہرحال اس مسجد میں بہت سے پیغمبروں نے نمازیں پڑھی ہیں بتاریخ ۹ ذی الحجہ صبح سویرے وہاں سے عرفات کے لئے روانگی ہوتی ہے جو منیٰ سے ۹۔۱۰ میل کے فاصلہ پر ہے اسی کے نصف پر مشعر الحرام (مزدلفہ) بھی ہے لیکن عرفات جاتے ہوئے اُسے ایک پہلو میں چھوڑ کر براہ راست عرفات چلے جاتے ہیں۔ عرفات وہ ریگستانی میدان ہے جسے مجازاً میدان حشر کہا جاتا ہے۔ اس موقعہ پر لاکھوں حجاج وہاں جمع ہوتے ہیں جن کے قیام کے لئے ہزاروں خیمے ہوتے ہیں اگر اپنے خیمہ سے کوئی حاجی تھوڑی دور بھی چلا گیا تو تمام دن اپنا خیمہ ڈھونڈھتا رہے ملنا مشکل ہے۔ میدان عرفات سے ملحق مسجد نمرہ ایک نہایت وسیع مسجد ہے جو بقول علماء شیعہ میدان عرفات سے خارج ہے۔

اسی میدان عرفات کے ایک جانب ایک پہاڑی ہے جس پر کھڑے ہو کر آنحضرت صلعم نے حجۃ الوداع میں مشہور خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔

عرفات میں نماز ظہر و عصر جمع کی جاتی ہیں یعنی ملا کر ایک اذان اور دو اقامت سے بغیر نافلہ پڑھی جاتی ہیں اور اس طرح پر نماز ظہر کے بعد فوراً نماز عصر پڑھ لی جاتی ہے اس مسئلہ میں سنی اور شیعہ میں کوئی اختلاف نہیں۔ بعد غروب آفتاب تمام حاجی عرفات سے واپس ہو جاتے ہیں اور بعد مغرب ۴۔۵ میل کی راہ طے کر کے مشعر الحرام (جو مزدلفہ کے نام سے مشہور ہے) پہونچ جاتے ہیں اور سنی و شیعہ بلا تفریق حکم شرع کے موافق مشعر الحرام پہونچ کر نماز مغرب و عشا ملا کر پڑھتے ہیں یعنی نماز مغرب کے بعد فوراً نماز عشا ادا کرتے ہیں۔

اور ۷۰ - ۷۵ کنکریاں تلاش کر کے ہر حاجی رمی جمرات کے لیئے محفوظ کر لیتا ہے کیونکہ کنکریاں مشعر الحرام ہی سے لانے کا حکم ہے منیٰ سے لینا ممنوع ہے - اور شب وہاں بسر کر کے صبح سویرے منیٰ کے لیئے روانہ ہو جاتے ہیں جو وہاں سے ۴ - ۵ میل کے فاصلہ پر ہے -

۱۰ ذی الحجہ کو ۸ - ۹ بجے صبح کو منیٰ پہونچ جاتے ہیں - اور فوراً جمرہ عقبہ پر جا کر سات کنکریاں مارتے ہیں (جمرہ بمعنی تودہ - منیٰ میں کچھ فاصلہ پر پختہ چبوترے اور ان پر عمود کی طرح پختہ تودے تین مقام پر بنے ہوے ہیں جو جمرۂ اولیٰ - جمرۂ وسطیٰ و جمرہ عقبہ کہلاتے ہیں - دسویں کو صرف جمرہ عقبہ پر اور ۱۱ و ۱۲ ذی الحجہ کو ہر سہ جمرہ پر کنکریاں ماری جاتی ہیں) اُس کے بعد قربانگاہ میں جا کر جانور کی قربانی کرتے ہیں اور وہاں سے جائے قیام پر آکر سر منڈاتے ہیں - اور اگر ممکن ہوا تو اوسی دن خانہ کعبہ آکر طواف و سعی کرتے ہیں - ورنہ ۱۱ یا ۱۲ ذی الحجہ کو طواف و سعی کرتے ہیں - اوسکے بعد طواف النساء بھی جو شیعوں کے یہاں ایک امر واجب ہے بجا لاتے ہیں - بہرحال منیٰ میں ۱۲ یا ۱۳ ذی الحجہ تک بہ نیت بیتوتت (یعنی شب بسر کرنا) قیام کرنا ضروری ہے اور ۱۱ - ۱۲ ذی الحجہ کو یا اگر ۱۳ ذی الحجہ تک منیٰ میں قیام ہو تو ۱۳ ذی الحجہ کو بھی رمی جمرات ضروری ہے - اس طرح پر اعمال حج مکمل ہو جاتے ہیں - اور ۱۲ یا ۱۳ ذی الحجہ کو مکہ معظمہ میں آکر حاجی فارغ ہو جاتا ہے اور اوسے اختیار ہے کہ جب تک چاہے مکہ معظمہ میں قیام کرے -

زیارات مکہ معظمہ

حاجی کو چاہیئے کہ قیام مکہ معظمہ کے دوران میں مقامات مقدسہ ذیل کی زیارت کا شرف حاصل کرے اور ہر مقام پر بعد زیارت ہدیۃً دو رکعت نماز ادا کرے -

(۱) جناب ابوطالب و عبد المطلب و عبد مناف و جناب خدیجہ رضوان اللہ علیہم اور جناب آمنہ مادر جناب رسالتمآب صلعم کے قبور کی زیارت قبرستان مکہ معظمہ موسوم بہ جنت المعلیٰ میں کرے - یہ قبرستان مکہ معظمہ سے ملحق جانب شمال ایک پہاڑ کے دامن میں ہے اور تین حصوں پر منقسم ہے حصہ اول پہاڑ سے ملحق ایک احاطہ میں ہے اور

باب دوم

صفحہ ۱۲ - الف

حسب ارشاد جناب سید محمد حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر

یہی افضل و احوط ہے بلکہ بلا عذر نہ رُکنا چاہیئے اس کے بعد پھر منیٰ پلٹے اور گیارہویں و بارہویں و تیرہویں رات کو قیام کرے اور تینوں دن رمی جمرات کرے - اگر اُس دن نہ پلٹے تو ۱۱ - ۱۲ کو قیام کرے رمی جمرات کرے اور ۱۲ کو بعد زوال واپس ہو - (سید محمد حسین صاحب)

پھر فرماتے ہیں - اور اگر ممکن ہو تو اوسی دن مکہ جائے اور طواف خانہ کعبہ و نماز طواف و طواف النساء و نماز طواف النساء بجا لائے اور یہی احوط و افضل ہے [بلکہ بلا عذر منیٰ میں قیام نہ کرے ، اور اگر دس کو ممکن نہ ہو تو ۱۱ کو ضرور آئے کیونکہ ۱۱ سے تاخیر کرنے میں اختلاف ہے لہذا ۱۱ سے تاخیر کرنا خلاف احتیاط ہے - لیکن اگر کسی وجہ سے ۱۱ کو آ نہ سکے تو ۱۲ کو بعد زوال آسکتا ہے بلکہ آخر ماہ ذالحجہ تک تاخیر کر سکتا ہے اور حج صحیح رہے گا - اگر آخر ذالحجہ تک طواف وغیرہ کر لے] اور اُسی دن بعد فراغت واپس ہو کیونکہ شب یازدہم و دوازدہم منیٰ میں قیام کرنا اور ۱۱ و ۱۲ کو دن میں رمی جمرات کرنا واجب ہے اور اگر حالت احرام میں عورت و شکار سے پرہیز نہیں کیا ہے تو شب

صفحہ ۱۲ ب

سیزدہم بھی قیام ضروری ہے۔ اور ۱۳ ر کو بعد رمی جمرات صبح کو بھی واپسی ہوسکتا ہے۔ اس طرح سے اگر ۱۲ ر کو اتفاق سے منیٰ میں قیام ہو جائے تو ۱۳ ر کو دن میں رمی جمرات کرنا واجب ہے بغیر ایسے کئے واپس ہونا حرام ہے۔

طواف النساء شیعوں کے یہاں واجب اور ضروری ہے جبتک کہ طواف النساء نہ کریگا عورت حرام رہیگی اور یہ طواف عورت و مرد و بچہ سب پر واجب ہے۔ اور نماز طواف النساء کے بعد حاجی فریضۂ حج سے فارغ ہوجاتا ہے۔

(سید محمد حسین صاحب قبلہ)

صفحہ ۲۴ - الف

حسب تحریر جناب مولانا سید محمد حسین صاحب قبلہ

ان دونوں بھائیوں کی قبریں کاظمین میں ہیں۔

آغا شیخ زین العابدین مازندرانی۔ جناب آقو صاحب، جناب سید باقر صاحب، جناب سید مرتضیٰ کشمیری۔ ابن فہد علیہ الرحمہ کا قریب خیمہ گاہ مزار ہے اور قبہ بنا ہوا ہے۔

سید محمد باقر قزوینی صاحب ضوابط الاصول

(سید محمد حسین صاحب قبلہ)

(فہرست علماء اعلام میں نمبر اسطر ۱۰ کے بعد)

نمبر ۲ - علامہ سید علی صاحب ریاض

نمبر ۲ کے بجائے نمبر ۳ سمجھنا چاہیئے اور نمبر ۳ کل قلمزد کرکے مرزا محمد تقی صاحب شیرازی درج کیا جائے۔

اس میں قبور متذکرۂ بالا یعنی خاندان بنی ہاشم کے قبور و قبہ جات تھے جنھیں ابن سعود کی حکومت نے مسمار کر کے غار کی صورت کردی جو اب تک موجود ہیں۔ اور اندرون احاطہ جانے کی ممانعت ہے پھاٹک کیلوں سے جڑا ہوا تھا لیکن سُنا جاتا ہے کہ اب کھلا ہوا ہے سرکاری سپاہی موجود رہتا ہے۔ اتنا ممکن ہے کہ دیوار احاطہ کے قریب جاکر فاتحہ پڑھ لیا جائے اور اگر سپاہی کی اجازت کسیطرح حاصل کرلی جائے تو اندر بھی جاسکتا ہے بہرحال بعد زیارت دو رکعت نماز پڑھ کر ہر ایک کی روح کو ہدیہ کرے۔ اور دعا مانگے۔

دوسرے ملحق حصہ میں بعض اصحاب رسول صلعم کے قبور ہیں مثل جناب عبداللہ ابن عمر کی قبر کے۔ اس حصہ کا بھی وہی حال ہوا جو حصہ اول کا تحریر کیا گیا۔

تیسرے حصہ میں جو دوسرے سے ملحق ہے عامۂ مسلمین کے قبور ہیں اس میں کوئی تغیر نہیں ہے۔

اسی قبرستان جنت المعلیٰ میں بہت سے شیعہ علماء کے قبور بھی ہیں جن پر فاتحہ پڑھنا خالی از ثواب نہیں۔

(۲) مقام تولد جناب رسول خدا جو جناب عقیل ابن ابوطالب کو دیدیا گیا تھا اور جس میں ہارون الرشید کی بنوائی ہوئی مسجد اب موجود ہے۔ وہاں جاکر تیمناً و تبرکاً منھ ملے اور بوسہ دے بلکہ وہاں اگر زیارت رسولؐ معہ دو رکعت نماز کے پڑھے تو بہتر ہے۔ اسی کے پہلو میں (۳) خانہ جناب خدیجۃ الکبریٰ ہے جہاں رسولؐ خدا رہا کرتے تھے اور جس میں جناب سیدہ کی ولادت ہوئی وہ بھی ایک مسجد کی صورت میں ہے جس میں ایک مقام پر رسولؐ خدا عبادت کرتے تھے اس کے آثار کچھ باقی ہیں اور اسی کھنڈر میں پرانی اشیاء فروخت ہوتی ہیں اسی مکان سے رسولؐ خدا نے ہجرت فرمائی تھی وہاں بھی زیارت کرے اور دو رکعت نماز پڑھے۔ (۴) غار حرا جہاں حضرتؐ ابتدائے بعثت میں عبادت خدا کرتے تھے۔ (۵) غار ثور جہاں حضرتؐ وقت ہجرت مخفی ہوئے تھے (۶) مسجد ارقم موسوم بہ دار خیر۔ (۷) خانہ کعبہ میں حجر اسود و رکن یمانی کے درمیان ستر انبیاء دفن ہیں۔ (۸) حجر اسمٰعیل

میں جناب اسمٰعیلؑ اور اُن کی مادرِ معظمہ جناب ہاجرہ دفن ہیں اور ایک جماعت پیغمبران بھی وہیں دفن ہے (۹) راس جبیب جہاں ایک روایت کی بنا پر جناب جبیب ابن مظاہر کا سر دفن ہے (۱۰) شعب ابو طالب (کوہِ ابو قبیس) جو خانۂ کعبہ کے سامنے ہی ہے (۱۲) مسجد شق القمر موسوم بہ مسجد ہلال جو کوہ ابو قبیس پر ہے اس کو ابن سعود نے بند کر دیا ہے بیرون مسجد ہدیہ مسجد کی دو رکعت نماز مستحب پڑھ سکتے ہیں (۱۳) مکان سکونت ابو طالبؑ (۱۴) مکان سکونت جناب سیدہؑ۔ ہر مقام پر بعد زیارت دو رکعت نماز ہدیہ پڑھے۔

روانگی از مکہ معظمہ برائے مدینہ منورہ

اس طرح پر ارکان عمرہ و حج و زیارات متذکرہ بالا سے فارغ ہو کر حاجی مدینہ منورہ کی زیارت کے لئے روانگی کی تیاری کرتے ہیں۔ اور سرکاری دفتر میں جا کر اونٹ لاری یا موٹر کا کرایہ ادا کر کے رسید لے لیتے ہیں اور جب وقت سواری کے مہیا ہو جانے کی اطلاع ہوتی ہے فوراً روانہ ہو جاتے ہیں۔ یہ بات بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ سواریوں کا پورا انتظام سعودی گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہے کوئی موٹر یا لاری والا براہ راست نہ معاہدہ کر سکتا ہے نہ کرایہ وصول کر سکتا ہے۔ اور نہ کسی حاجی کو براہ راست کسی سے معاملہ کر کے پھنسنا چاہیئے۔

سواریوں کو لے کر پہلے تمام لاریاں و موٹر کاریں جدہ جاتی ہیں اور اکثر دوسرے دن گاڑیوں کا معائنہ ہو کر اُن کو اوسی وقت ایک ساتھ مدینہ منورہ کی جانب روانہ کر دیا جاتا ہے۔

جدہ سے مدینہ منورہ کا فاصلہ ڈھائی تین سو میل کا ہے راستہ بعض مقامات پر خراب ہے لیکن تیسرے چوتھے روز موٹریں مدینہ منورہ پہونچ جاتی ہیں کوئی خطرہ لوٹ مار کا نہیں ہے اور احتیاطاً ایک سرکاری سپاہی بھی ساتھ ہوتا ہے۔ جدہ و مدینہ منورہ کے درمیان تقریباً حسب ذیل منزلیں پڑتی ہیں۔

(۱) رابق یہاں مچھلیاں بہت کثرت سے اور ارزاں ملتی ہیں نیز روغن بلساں ملتا ہے۔
(۲) مستورہ یہاں سیپ۔ گھونگھے۔ پنجہ مریم۔ مونگے کی جڑ اور روغن بلساں ملتا ہے۔

(۳) بیر حسن (۴) مسیجیة (۵) بیر درویش (۶) ذو الحلیفہ جہاں مسجد شجرہ ہے یہی مقام اہل مدینہ کا میقات ہے حج آخر میں رسالتمآب صلعم نے اسی مقام سے احرام باندھا تھا۔

مدینہ منورہ میں موٹروں کی جائے قیام پر مزوّر یا اون کے ملازمین موجود ہوتے ہیں جو بسہولت جائے قیام پر لے جا کر قیام کراتے ہیں۔ یہ مزوّر عراق و ایران کے خدام کی طرح ہیں اہل سنت کے لئے سنی المذہب مزوّر ہیں اور شیعوں کے لئے غالباً شیعہ مزوّر ہیں یا کم از کم اپنے طرز عمل سے شیعہ ظاہر کرتے ہیں اور ہر طرح آرام پہونچاتے ہیں حالانکہ ممکن ہے کہ بعض اُن میں سے مثل خدام سامرہ کے درحقیقت شیعہ نہ ہوں۔ مدینہ منورہ میں بظاہر ہندوستانی شیعوں کے لئے ایک ہی مزوّر ہیں جن کا نام سعد امر اللہ ہے جو نہایت خوبیوں کے شخص ہیں۔

شہر مدینہ منورہ

مدینہ منورہ نہایت خوشنما شہر ہے جس میں چار شہر پناہیں بنی ہوئی ہیں جس کا یہ منشا ہے کہ وقتاً فوقتاً جب شہر پناہ کے باہر کافی آبادی ہو گئی تو شہر پناہ بنا دی گئی اور اسی طرح چار مرتبہ ہوا۔ شادابی و سرسبزی بھی خوب ہے۔ جو اس وجہ سے زیادہ دلکش معلوم ہوتی ہے کہ مکہ معظمہ و نیز جدہ وغیرہ میں سوائے ریگستان و پہاڑ کے کوئی سبزی نہیں دکھلائی دیتی۔ مدینہ منورہ میں کھجور کے باغات اور مختلف فصلوں کے کھیت سرسبز و شاداب بکثرت ہیں جن سے قلب زائر کو اس قدر فرحت و سکون ہوتا ہے کہ قابل بیان نہیں نہر زرقا کی وجہ سے شیریں پانی کمی بھی بہتات ہے۔

شہر مدینہ کی آبادی اب محض ۳۰-۳۵ ہزار ہے لیکن سلطان عبد الحمید مرحوم کے زمانہ میں تقریباً ۸۰ ہزار ہو گئی تھی۔ جس سے ان کی دینی ہمدردی کا پتہ چلتا ہے۔ انہی مرحوم کے والد سلطان عبد المجید مرحوم نے مسجد رسولؐ از سر نو تعمیر کرائی جس میں گیارہ لاکھ اشرفیاں صرف کیں۔ اپنے زمانہ میں سلطان عبد المجید نے ریلوے لائن مدینہ منورہ تک جاری کی اور دمشق کے میوہ فروشوں کو اجازت دیدی کہ بلا کسی محصول

اور کرایہ کیسوا اپنے میوجات کے مدینہ منورہ جاکر میوہ فروخت کیا کریں لیکن بایں شرط کہ شرح وہی رکھیں جو دمشق میں ہو۔ اسی کا یہ نتیجہ تھا کہ آبادی بھی اسّی ہزار ہوگئی اور میوہ کی بہتات تھی۔ لیکن افسوس ہے کہ ابتدائے جنگ عظیم کی بدولت انقلاب عظیم ہوگیا۔ طرز حکومت بدلا ریل بند ہوگئی شہر کی بھی وہ کیفیت نہ رہ گئی اور پھر سابق کی حالت عود کرائی۔ خدا پھر وہی دن لائے اور وہی رونق پیدا کرے۔

مقامات زیارت مدینہ منورہ مدینہ منورہ کی تصویر کشی نہایت مشکل ہے جو ان آنکھوں نے دیکھا وہ ہر مومن ومسلم کو خدا نصیب کرے۔

مسجد رسول گنبد خضرا وہ مقامات مقدسہ ہیں جن کا تذکرہ ہر مسلمان سنا کرتا ہے اوس زمین کا چپہ چپہ فردوس بریں سے بہتر نظر آتا ہے اگر قسمت نے یاوری کی اور وہ چیزیں سامنے آگئیں تو یقین نہیں ہوتا خیال ہوتا ہے کہ خواب دیکھ رہے ہیں۔ وہ مقامات جہاں رسالتمآب صلعم نے اپنی زندگی کے بہترین دس سال گزارے۔ جبرئیل امین بارہا نازل ہوتے رہے۔ اسلام کے احکام آتے رہے۔

جہاں رسول اللہ کی اولاد واصحاب کی پرورش وتعلیم ہوئی۔ غرضکہ اوس مقام کا ایک ایک ذرہ رشک مہر و ماہ ہے۔ لیکن اسی تخیل کے ساتھ صدمہ ورنج کا جوش بھی خود ہی پیدا ہوجاتا ہے جب یہ معلوم ہوتا ہے کہ حکومت سعودی نے عزت واحترام کو شرک قرار دے کر روضۂ رسول کو بالکل اس طرح بند کردیا ہے کہ روزانہ شام کو روضۂ اقدس کے اندر روشنی بھی نہیں ہوتی نہ زیارت قبر ممکن ہے یہاں تک کہ دیوار و دروازہ کے قریب جاکر بوسہ دینا بھی ممنوع ہے۔ صحن مسجد میں ایک کنواں اور ایک باغ جناب سیدہ کا تھا جس میں کے دو درخت اسی زمانہ کے بطور یادگار باقی تھے وہ بھی قطع کرڈالے گئے اور کنواں بھی بند کردیا گیا۔ اور اب ان کا نام ونشان تک باقی نہیں۔ یہ شک نہ کہ تیرہ سو برس کے درخت ابتک کیسے رہ سکتے تھے۔ عرب والے خوب جانتے ہیں کہ اول تو کھجور کے درخت بہت عرصہ تک رہتے ہیں دوسرے اون کی

نسل برابر قائم رہتی ہے کیونکہ جدید درخت نکل نکلکر سلسلہ قطع نہیں ہونے دیتے۔ بہرحال جو درخت قطع کیئے گئے وہ کم از کم اونھیں درختوں کی نسل میں سے تھے جو جناب سیدۂ طاہرہ کے لگائے ہوئے تھے۔

نقشۂ مسجد رسولؐ بہرحال مسجد رسولؐ کا مختصراً یہ نقشہ ہے کہ مسجد مع گنبد خضرا ایک نہایت وسیع وخوبصورت عمارت ہے جس میں پانچ پھاٹک ہیں۔ باب جبرئیل۔ باب النسا۔ باب مجیدی۔ باب الرحمن۔ باب السلام۔

باب جبرئیل جانب مشرق وہ دروازہ ہے جہاں سے جبرئیل امین دولتسرا رسالت مآبؐ میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ شیعہ زائرین اسی دروازہ سے دعائے اذن دخول جو آئندہ اعمال روضۂ رسولؐ کے بیان میں باب السلام کے لیئے درج ہے پڑھ کر داخل مسجد رسولؐ ہوتے ہیں۔

باب النسا جانب مشرق وہ دروازہ ہے جو مستورات کے لیئے مخصوص ہے اور اسی سے ملحق ایک دہرا دالان اندرون مسجد عورات کے لیئے مخصوص ہے۔

باب مجیدی جانب شمال وہ دروازہ ہے جسے سلطان عبدالمجید نے جدید تعمیر مسجد رسولؐ کے ساتھ تعمیر کرایا اور اپنے داخلہ کے لیئے مخصوص کیا تھا۔

باب الرحمن وباب السلام یہ دروازے جانب مغرب ہیں اور بالعموم اُنھیں دروازوں سے مسجد کی آمد ورفت رہتی ہے۔ اس مسجد میں پانچ منارے ہیں۔ نماز کے وقت ہر منارہ پر اذانیں بیک وقت ہوتی ہیں۔ مسجد کے گوشۂ شمال میں باب جبرئیل کے قریب گنبد خضرا ہے جس میں رسالتمآبؐ کی قبر مطہر ہے اور اوسی میں خلیفۂ اول وخلیفۂ دوم کے قبور ہیں یہ روضہ خانہ جناب عائشہ میں واقع ہے اور اسی سے ملحق جانب غرب خانۂ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا ہے جس میں ان کی قبر وضریح موجود ہے روضۂ رسول سے تقریباً منبر رسول تک اصل مسجد رسول ہے جس کو اس طرح مخصوص

کیا گیا ہے کہ اس حد کے اندر جس قدر ستون ہیں وہ ایک بلندی تک سنگ کے کر کے ہیں۔ اسکے علاوہ تمام ستون سنگ سُرخ کے ہیں۔ مسجد رسولؐ میں ہر چہار جانب بڑے بڑے دوہرے دالان بنے ہوئے ہیں لیکن صدر مسجد جس میں اصل مسجد شامل ہے بڑے بڑے بارہ دالان آگے پیچھے تعمیر ہیں اسی کے قریب ستون ابی لبابہ ایک خاص مقام ہے جہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

شہر مدینہ کے دوسری شہر پناہ سے ملحق محلہ بنی نخاولہ ہے جسمیں بنی نخاولہ کے کئی سو مکانات ہیں۔ یہ سب لوگ شیعہ اثنا عشری ہیں اور ہر طرح مستحق امداد ہیں

قبرستان جنّت البقیع مسجد رسول سے جانب شمال بیرون شہر پناہ قبرستان جنت البقیع ہے جس میں جناب سیّدہ طاہرہ کی قبر بتلائی جاتی ہے اور اس کے قریب جناب امام حسنؑ اور امام زین العابدینؑ اور امام محمد باقرؑ و امام جعفر صادق علیہم السلام کی قبور ہیں اور یہ چاروں قبور ایک ہی چبوترہ کے اندر ہیں جس میں چار تربتیں بنی ہوئی ہیں۔ ان قبور کے سرہانے جناب عبّاس عم رسول اللہ صلعم کی قبر بنی ہوئی ہے ان تمام قبور کے اوپر ایک عمارت بنی ہوئی تھی جسے بالخصوص روضہ جنت البقیع اور قبّہ جناب سیّدہ کہا جاتا تھا۔ اس قبّہ کے قریب ہی ایک مکان تھا جسے بیت الاحزان کہتے ہیں۔ اس مکان میں جناب سیّدہ دن کو جاکر اپنے باپ کو رویا کرتی تھیں۔ یہ تمام روضے ابن سعود نے مسمار کرادیے اور قبریں کھدوا ڈالیں۔ اب قبور کے نشانات پھر بنوا دیے ہیں لیکن مستورات کو سُنا جاتا ہے کہ جنّت البقیع کے اندر جانے کی اجازت نہیں ہے۔

جناب سیّدہ کی قبر پانچ مقام پر بتلائی جاتی ہے (۱) خانہ جناب سیّدہ میں جو مدفن رسولؐ سے ملحق ہے اور جہاں تابوت وضریح ہنوز موجود ہے (۲) قبر رسولؐ کے و ممبر رسولؐ کے درمیان کے قطعہ آراضی پر جو روضۃ من ریاض الجنۃ

کہلاتا ہے اور مسجد رسولؐ کا خاص حصہ ہے۔ یہاں پر کوئی نشان قبر بظاہر نہیں معلوم ہوتا۔ (۳) بیت الاحزان میں (۴ و ۵) دو مقامات پر روضہ جنت البقیع میں یعنی وہ جگہ جہاں پر اسوقت قبر دکھلائی گئی ہے اور جو مقبل دیوار ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ قبر فاطمہ بنت اسد مادر امیر المومنین کی ہے) یا ملحق قبر جناب امام حسن علیہ السلام جس کا نشان موجود نہیں۔

قبرستان جنت البقیع میں علاوہ ان قبور کے بنات رسول اللہ یعنی ام کلثوم جناب زینب و جناب رقیہ کی قبریں ایک ساتھ بنی ہوئی ہیں۔ اسکے بعد نو ازواج رسولؐ کی قبور ہیں یعنی ازواج رسول علاوہ جناب خدیجہ جن کا مدفن مکہ معظمہ میں ہے و جناب میمونہ جن کی قبر موضع سَرف درمیان مکہ و مدینہ واقع ہے۔ اسکے بعد ایک حلقہ میں جناب عقیل ابن ابی طالب اور فاطمہ صغرا بنت امام حسین علیہ السلام کی قبور ہیں اور اوسی کے ساتھ عبداللہ ابن جعفر طیار کی قبر ہے۔ اسکے بعد ابراہیمؑ ابن رسالت مآب صلعم کی قبر ہے جس کے ساتھ عثمان ابن مظعون صحابی رسولؐ کی قبر ہے اور یہ جنت البقیع کی پہلی قبر ہے ایک علیحدہ حلقہ میں شہدائے احد کے قبور ہیں آخر کے حصہ میں جناب حلیمۃ السعدیہ کی قبر ہے جو رسالتمآبؐ کی دائی تھیں اور اسی کے سامنے خلیفۂ ثالث جناب عثمان ابن عفان کی قبر ہے اسی جنت البقیع کے اندر جناب مقداد صحابی رسولؐ اور جناب محمد حنیفہ پسر امیر المومنینؑ مشہور محمد حنفیہ کی قبور بھی بتلائے جاتے ہیں لیکن بعض مطوفین مکہ معظمہ جناب محمد حنفیہ کی قبر طائف میں بتلاتے ہیں۔ جنّت المعلّٰی (قبرستان مکہ معظمہ) کی طرح ابن سعود نے جنت البقیع کے قبور اور اُن کے قبّہ جات کو بھی مسمار کر ڈالا تھا۔ لیکن چند سال سے بہت معمولی قبریں بنوا دی ہیں قبّہ جات کی تعمیر کی اجازت نہیں ہے۔

احاطۂ جنت البقیع کے باہر راستہ کے دوسری جانب ایک دوسرا احاطہ ہے جس میں جناب رسالت مآب صلعم کی دو پھوپھیوں اور جناب ام البنین مادر جناب

عباس علیہ السلام کے قبور ایک ساتھ بنے ہوئے ہیں جانب جنوب سے شمال کی طرف پہلی قبر جناب ام البنین کی دوسری جناب عاتکہ کی اور تیسری جناب صفیہ کی ہے۔ ان دونوں احاطوں کی پشت پر ایک چھوٹے سے احاطہ میں ایک خوبصورت حوض ہے جس میں ایک قبر جناب فاطمہ بنت اسد مادر جناب امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی ہے ممکن ہے کہ یہ قبر سعد ابن معاذ صحابی رسالتمآب کی ہو۔ اور دوسری قبر اسی کے قریب ابو سعید خدری کی ہے۔

احاطہ جنت البقیع کے قریب اندرون شہر پناہ ایک عالیشان روضہ اسمٰعیل ابن امام جعفر صادق علیہ السلام کا بنا ہوا ہے جس سے فرقہ اسمعیلی بوہرہ کو تعلق ہے۔ مسجد رسول کی ایک جانب جو باب جبرئیل کے سامنے ہے۔ ۵۰ قدم کے فاصلہ پر ہے وہ یادگار مقام ہے جہاں بعد وفات رسول خدا انتخاب خلافت ہوا تھا اور جسے اس زمانہ میں سقیفۂ بنی ساعدہ کہتے تھے۔

اس سے کچھ آگے جا کر ایک مکان اس مقام پر بنا ہوا ہے جہاں پر کہا جاتا ہے کہ جناب امام حسن و حسین علیہما السلام کا مکتب خانہ تھا

روضۂ جناب عبد اللہ پدر جناب رسالتمآب صلعم | مسجد رسول کی دوسری جانب اندرون شہر جناب عبد اللہ پدر جناب رسالت مآب کی قبر ایک مکان کے اندر ہے جس کا دروازہ موجودہ حکومت ابن سعود نے بند کر دیا ہے۔

(۱) مسجد غمام یہ مسجد شاید رسالت مآب نے اوس وقت تعمیر کرائی تھی جبکہ قبا میں کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد اہل مدینہ کے اسرار پر آپ شہر میں تشریف لائے اور کچھ دنوں اس مسجد کے قریب قیام فرمایا۔

(۲) اسی کے قریب مسجد بلال (۳) مسجد ابو بکر (۴) مسجد عمر (۵) مسجد علیؑ بھی ہیں۔

مسجد قبا | شہر سے دو میل کے فاصلہ پر (۱) مسجد قبا ہے جسے خود آنحضرت نے تعمیر کرایا تھا یہ پہلی مسجد ہے جس میں رسالتمآب نے مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لانے پر نماز پڑھی۔ اس کی صداقت کے متعلق آیت قرآنی و احادیث موجود ہیں۔ اس مسجد میں نزول وحی کی جگہ اور طاق کشف بنا ہوا ہے۔ اس کے صحن میں ایک مسقف مقام ہے جہاں ناقہ رسالتمآب چلتے چلتے رک گیا تھا۔

(۲) مسجد قبا کے باہر جناب امیرؑ کا مکان ہے جس میں جناب سیدہ کی چکی ہنوز موجود ہے لیکن اب اندر جانے کی اجازت نہیں۔

(۳) مشربہ ابراہیم فرزند رسالتمآب صلعم یعنی غرفہ یا مکان مادر ابراہیم جناب ماریہ قبطیہ جو اب مسمار کر ڈالا گیا۔

(۴) بیر الخاتم۔ مسجد کے قریب ہی ایک کنواں ہے مشہور ہے کہ اس میں رسالتمآب کی انگشتری گر گئی تھی پانی بلند ہو کر اوپر تک آیا اور انگشتری لایا اس کے بعد اس کا شور پانی شیریں ہو گیا۔

(۵) مسجد بنی نجار۔ یہ مسجد رسول خداؐ کے ایک مخصوص صحابی مسمی نجار کی بنا کردہ ہے رسول خدا کو ان سے بیحد محبت تھی اور اس مسجد میں آنحضرت نے نمازیں پڑھی ہیں۔ اسی کے قریب اولاد امام زین العابدینؑ کی سکونت ہے جو شریف کہلاتے ہیں اور بوجہ افلاس و مظالم زمانہ ہر طرح امکانی امداد کے مستحق ہیں۔

(۶) مسجد فضیح (قریب مسجد قبا) کو مسجد رد شمس بھی کہتے ہیں۔ حیات رسالتمآبؐ میں جناب امیرؑ کے لیئے اسی جگہ رد شمس کا معجزہ ہوا تھا۔ یہ مسجد باغ فدک کے ایک قطعہ آراضی پر واقع ہے۔ جو نہایت سرسبز و شادات مقام ہے اور زراعت و باغات خرمہ کثرت سے ہیں۔

میدان اُحد | مدینہ منورہ سے ایک فرسخ کے فاصلہ پر میدان احد ہے۔ یہاں جناب حمزہؑ کی قبر مبارک ہے اسی قبہ میں عبد اللہ ابن جحش خواہر

جناب حمزہ بھی دفن ہیں۔ اس سے ملحق ایک مسجد ہے جو مسجد حمزہ کے نام سے موسوم ہے قبہ جناب حمزہ اور مسجد دونوں منہدم کر دیئے گئے شہداء احد میں سے جو اشخاص قبل ظہر شہید ہوئے تھے وہ میدان احد میں ایک احاطہ میں مدفون ہیں جس کا دروازہ اب بند کر دیا گیا ہے اور جو بعد ظہر شہید ہوئے اُن کی لاشیں جنت البقیع میں دفن ہیں۔

میدان احد کے قریب ایک مسجد غیر سقف ہے اُسے مسجد ذرہ کہتے ہیں۔ یہاں جنگ اُحد کے دن آنحضرت نے سلاح جنگ پہنے تھے اسی کے قریب ایک دوسری مسجد ہے جہاں حضرت نے اُسی دن کچھ دیر آرام فرمایا تھا۔ اسی کے قریب ایک باغ میں خانۂ امام جعفر صادقؑ بھی ہے۔

میدان احد سے تقریباً ایک میل کے فاصلہ پر ایک مسجد ہے اوس کو مسجد ذو قبلتین کہتے ہیں اسی مقام پر آنحضرتؐ نے ایک نماز کی دو رکعتیں ختم کی تھیں کہ تبدیل قبلہ کا حکم آگیا اور آنحضرت نے فوراً اپنا رُخ بیت المقدس سے خانہ کعبہ کی جانب کر لیا اور بقیہ دو رکعت نماز خانہ کعبہ کی طرف ادا کی چنانچہ اس مسجد میں دونوں رخ دکھلائے گئے ہیں قدیم مسجد محض ایک احاطہ مسقف ہے کچھ زمانہ سے کسی بادشاہ نے اس احاطہ کے ایک جزو میں ایک مسجد خانہ کعبہ کے رُخ پر بنا دی ہے۔

میدان احزاب مسجد ذو قبلتین اور مدینہ منورہ کے درمیان میدان احزاب ہے جہاں جنگ خندق واقع ہوئی تھی۔ یہاں حسب ذیل سات مساجد واقع ہیں۔

(۱) مسجد احزاب۔ (۲) مسجد جناب سلمان فارسی (۳) مسجد جناب سیدہ سلام اللہ علیہا (۴) مسجد جناب امیر المومنین علیہ السلام (۵) مسجد فتح (۶) مسجد جناب خلیفۂ اول اور (۷) مسجد جناب خلیفۂ ثانی۔

مدینہ منورہ میں مسجد سقیا و مسجد خلوت و مسجد مباہلہ کی بھی زیارت کرے۔
ان تمام مقامات مقدسہ کی زیارت سے مشرف ہو کر حاجی جدہ واپس آتا ہے۔ مدینہ

منورہ میں بالعموم ایک ہفتہ قیام کی اجازت ہے اس سے زیادہ کے لیئے ایک کمشنر دیگر حکام سرکاری سے ایک ہفتہ کے لیئے توسیع کرانا پڑتی ہے۔ چونکہ مکہ معظمہ یا جدہ سے بالعموم موٹر یا لاری واپسی کی کیجاتی ہے۔ اس لیئے اسی سواری پر حاجی جدہ واپس آتا ہے۔ اور وہاں سے بذریعہ جہاز ہندوستان مراجعت کرتا ہے۔

دوسرا راستہ اور اُس کے تفصیلات

فصل دوم اگر کوئی صاحب جدہ تک کے بحری سفر سے بچنا چاہیں اسلیئے کہ حاجیوں کے جہاز میں کثرت مسافرین وغیرہ کی وجہ سے بہت زحمتیں ہوتی ہیں اور براہ عراق زیارت مدینہ منورہ و حج بیت اللہ کا شرف حاصل کرنا چاہیں تو اون کے لیئے پلگرم پاس مناسب نہ ہوگا بلکہ بہتر ہے کہ وہ عراق و حجاز کا پاس پورٹ حاکم ضلع کے ذریعہ سے اپنے صوبہ کی گورنمنٹ سے حاصل کر لیں اور بمبئی سے جہاز پر بصرہ جائیں اور وہاں سے ذریعہ موٹر کویت ہوتے ہوئے مدینہ منورہ تشریف لیجائیں اور مدینہ منورہ سے جدہ ہو کر مکہ معظمہ پہونچ کر فریضۂ حج بجالائیں اور وہاں سے دل چاہے اوسی راستہ سے پھر واپس ہوں یا جدہ سے جہاز کا ٹکٹ لیکر بمبئی چلے آویں۔

بصرہ اس سلسلہ میں اگر وہ عراق کے عتبات عالیات و مقامات تاریخی کی زیارت کرنا چاہیں تو بصرہ میں جہاز سے اُتر کر اور کسٹم میں پاس پورٹ و اسباب دکھلا کر شہر بصرہ میں قیام کریں جو قریب ہی ہے یہاں مسجد علی ایک تاریخی مسجد ہے اوسے دیکھیں۔ شہر بصرہ سے ۹-۱۰ میل کے فاصلہ پر قریہ زبیر ہے جہاں قدیم آبادی بصرہ کی تھی۔ یہاں حسن بصری کی قبر ہے۔ یہیں جنگ جمل واقع ہوئی تھی۔ چنانچہ مقام جمل میں طلحہ و زبیر کے قبور بھی ہیں بصرہ سے روانگی کے لیئے معقل ریلوئے اسٹیشن سے رات کو ٹرین ملتی ہے۔ راستہ میں عور جنکشن

کے قریب کلدانیوں کے آثار قدیمہ ہیں جو ۲۰ منٹ میں جاکر دیکھے جاسکتے ہیں۔
اس کے بعد حلّہ اسٹیشن ہے اس سے ۲ میل کے فاصلہ پر بابل کے آثار قدیمہ ہیں حلّہ اسٹیشن سے ۳۰ میل پر نجف اشرف ہے اور بذریعہ موٹر جاسکتے ہیں۔

کربلائے معلّٰی

بہرحال دوسرے دن ۱۲ بجے یہ گاڑی ہندیہ جنکشن پہونچے گی وہاں سے دوسری گاڑی جس میں تھرڈ دو ڈبہ (براہ راست جانے والا ڈبہ) ملا دیا جاتا ہے کربلائے معلّٰی جاتی ہے اور چار بجے سہ پہر کو پہونچتی ہے خدام کربلا اسٹیشن پر موجود رہتے ہیں اور فوراً زائر کو قیام گاہ پر لے جاتے ہیں۔
کربلائے معلّٰی میں زائر۔

مقاماتِ زیارت

روضۂ جناب امام حسین علیہ السلام و جناب عباس علیہ السلام کی زیارت سے شرف اندوز ہوتا ہے اور رواق میں جناب حبیب بن مظاہر کی قبر کے قریب جاکر ان کی زیارت اور فاتحہ پڑھے اور دوسرے رواق میں علامہ سید مرتضیٰ علم الہدیٰ و سید رضی موسوی جامع نہج البلاغہ اعلی اللہ مقامہٗ کے قبور پر فاتحہ پڑھے اور رواق اول ہی میں اس نشیب کی زیارت کرے جو مقام شہادت جناب امام حسینؑ ہے اس کے علاوہ خیمہ گاہ۔ تل زینبیہ و مقامات قطع ہونے دستہائے چپ و راست جناب عباس۔ مقام امام عصرؑ و مقام و باغ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام و روضۂ جناب حُر و روضۂ جناب عون ابن علی یا عون ابن عبداللہ ابن جعفر بھی زیارت کی خاص مقامات ہیں۔

علاوہ بریں حسب ذیل علمائے اعلام کے قبور بھی لائق فاتحہ و زیارت ہیں۔
(۱) علامہ محمد باقر مشہور بہ آقائے بہبہانی در رواق روضۂ امام حسینؑ بپائین پا شہدائے کرام
(۲) محدث بحرانی۔ صاحب حدائق
(۳) سید مرتضیٰ و سید رضی کے قبور بھی بعض روایات کی بنا پر حرم امام حسینؑ میں ہیں۔

کاظمین

اس کے بعد کاظمین جائے اور راستہ میں مقام مسیّب کے قریب روضۂ پسران مسلم کی زیارت کرے۔

مقامات زیارت و فاتحہ

کاظمین پہونچکر روضۂ جناب امام موسیٰ کاظم اور امام محمد تقی علیہما السلام کی زیارت کا شرف حاصل کرے۔ نیز حسب ذیل قبور کی زیارت و فاتحہ کا ثواب بھی حاصل کرنا بہتر ہے۔
(۱) ابو عبداللہ محمد بن محمد بن النعمان ملقب بہ شیخ مفید علیہ الرحمہ جن کی قبر جناب امام نہمؑ کے پائین پا ہے۔
(۲) شیخ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویہ قمی استاد شیخ مفید علیہ الرحمہ جن کی قبر جناب شیخ مفید کے پہلو میں ہے۔
(۳) محمد بن محمد بن الحسن الطوسی مشہور بہ خواجہ نصیر الدین طوسی ان کی قبر روضۂ اقدس میں ہے۔
(۴) صحن روضۂ اقدس میں ایک مقبرہ کے اندر غالباً امام ہفتمؑ کے دو صاحبزادے ابراہیم و اسمٰعیل یا عباس نامی دفن ہیں لیکن بعض وجوہ کی بنا پر ان کی زیارت سے اجتناب کیا جاتا ہے۔ تفصیل کے لیئے ہدیۃ الزائرین مؤلفۂ علامۂ شیخ عباس قمی رح صفحہ ۲۳۹ ملاحظہ ہو۔
(۵) بازار کاظمین میں جناب سید مرتضیٰ و سید رضی موسوی کے قبور ایک عمارت میں ہیں بعض کا خیال ہے کہ اس مقام پر ان کی لاشیں سونپی گئی تھیں اور بعد کو کربلائے معلّٰی لیجاکر روضۂ امام حسین علیہ السلام میں دفن کی گئیں۔ واللہ اعلم

مسجد براثا اور اس کے فضائل

آبادی کاظمین و شہر بغداد کے درمیان ٹریم سے لائن سے ملحق ایک قبرستان ہے جس میں ایک مسجد موسوم بہ مسجد براثا ہے۔ لوگ بوجہ ناواقفیت اس کی زیارت سے محروم رہتے ہیں لیکن یہ نہایت متبرک مقام ہے ہر زائر کو اس کی زیارت کی کوشش

کرنا چاہیئے۔ اسکے متعلق مفصل حالات ہدیۃ الزائرین و مفاتیح الجنان ہر دو مؤلفہ ثقۃ الاسلام آقائے حاج شیخ عباس قمی میں ملاحظہ کیئے جا سکتے ہیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جنگ نہروان سے واپس ہوتے ہوئے جناب امیر علیہ السلام معہ اپنی فوج کے مقام زوراء پر پہونچے جو اب شہر بغداد ہے تو حکم دیا کہ یہاں سے جلد نکل چلو۔ پس ایک صومعہ کے قریب پہونچے۔ وہاں کے راہب نے عرض کیا کہ یہاں معہ فوج کے نہ اُتریئے کیونکہ سوائے پیغمبر یا وصی پیغمبر کے جو راہ خدا میں جہاد کرے کوئی شخص معہ لشکر یہاں نہیں اترتا۔

جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ایسا ہی وصی پیغمبر ہوں اسکے بعد راہب نے انجیل کے حوالہ سے بتلایا کہ زمین براثا خانہ بجناب مریمؑ اور زمین حضرت عیسیٰؑ ہے حضرت نے فرمایا کہ میں اُوس امر کو جانتا ہوں جس سے تو واقف نہیں ہے۔

چنانچہ حضرت نے ایک سنگ عظیم کے نیچے سے ایک چشمہ برآمد کیا جو اولاً جناب مریم کے لیئے ظاہر ہوا تھا اور اُس کے قریب ایک دوسرا سنگ سفید نکالا اور فرمایا کہ اس پتھر پر جناب عیسیٰؑ کو لٹا کر جناب مریمؑ نے نماز پڑھی تھی۔ چنانچہ حضرت نے اُس پتھر کو جانب قبلہ نصب فرمایا اور اسکے جانب نماز پڑھی اور فرمایا کہ یہ زمین براثا ہے اور یہ خانہ مریم ہے اور یہ مقدس موضع ہے جہاں پیغمبروں نے نمازیں پڑھی ہیں۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ کے قبل جناب ابراہیمؑ نے اس مقام پر نماز پڑھی تھی۔ اس مقام پر جناب امیر علیہ السلام کے لیئے آفتاب پلٹا جسطرح کہ جناب رسالتمآب صلعم کی حیات میں اونھیں حضرت کے لیئے مسجد ردشمس میں بمقام مدینہ منورہ پلٹا تھا۔ اس مسجد میں نماز بجالانا اور زیارت جامعہ کا پڑھنا باعث ثواب عظیم ہے مزید حالات ارشاد الزائرین سے اپنے مقام پر نقل ہوں گے۔

اسی مسجد براثا کے قریب جناب یوشع پیغمبرؑ کی قبر بھی ہے جس کی زیارت کرنا چاہیئے۔ اسی کے قریب بہلول دانا کی قبر بھی ہے۔

شہر بغداد و قبور نواب آئمہؑ

اسکے بعد شہر بغداد جا کر چار نوّاب آئمہ کی زیارت کرے۔ جو درج ذیل ہیں۔

(۱) ابو عمرو عثمان بن سعید اسدی۔ ان کے متعلق امام دہمؑ نے فرمایا تھا کہ یہ جو کچھ کہیں گے حق ہوگا اور اُنکی عدالت و امانت کی تصدیق کی تھی۔ ان کو امام دہمؑ و امام یازدہمؑ کی نیابت کا شرف حاصل تھا۔

(۲) ابو جعفر محمد بن عثمان بن سعید رضی اللہ عنہ جو تقریباً پچاس سال تک نیابت کرتے رہے اور بغداد میں شیخ خلانی کے نام سے مشہور ہیں۔

(۳) ابو القاسم حسین بن روح۔ یہ ۲۱ سال سے زائد نائب امام رہے اور ۳۲۶ھ میں فوت ہوئے۔

(۴) شیخ ابو الحسن علی بن محمد سمری۔ تین سال تک نائب رہے اور ۳۲۹ھ میں وفات پائی۔

ان کے علاوہ بازار بغداد کے اندر حافظ محمد ابن یعقوب بن اسحاق کلینی صاحب کافی کی قبر کی بھی زیارت کرے۔ مشہور ہے کہ بعض حکام بغداد نے ان کی قبر کھدوائی لاش معہ کفن صحیح و سالم نکلی۔

اسی شہر میں قنبر غلام امام علی نقی علیہ السلام کی قبر بھی قابل زیارت ہے۔

اسی شہر میں جناب شیخ عبد القادر جیلانی، امام ابو حنیفہ، امام احمد حنبل، امام احمد غزالی، امام ابو یوسف۔ معروف کرخی۔ جنید بغدادی وغیرہ کے بھی مزار ہیں نیز قبر امام زادہ طاہر بن امام زین العابدینؑ و قبر علی بن عیسیٰ اربیلی مصنف کشف الغمہ بھی ہے۔

زیارت سلمان فارسی بمقام مدائن

شہر بغداد کی زیارتوں سے فارغ ہو کر بازار میں کوئی موٹر بکرایہ کر کے جناب سلمان محمدی مشہور بہ سلمان فارسی کے روضہ کی زیارت کے لیئے مدائن جائے جو بغداد سے ۲۰ میل

کے فاصلہ پر ہے ۔ جناب سلمان عرصہ تک والیٔ مدائن رہے اور وہیں دفن ہوئے آپ کی ضریح کے پاس ایک آبخورہ گلی رکھا ہوا ہے جو غالباً خود اُن جناب کے استعمال کا ہے اسلیئے متبرک اور قابل زیارت ہے۔

اس روضہ کی بغل میں مسجد جامع مدائن ہے جو موسوم بہ مسجد امام حسنؑ ہے جسے حضرتؑ نے تعمیر کرایا تھا جس میں حضرتؑ نے نماز پڑھی تھی ۔

اسی روضہ کے دوسرے کمرہ میں جناب رسالتمآب صلعم کے دو مقتدر صحابی جناب حذیفۃ الیمانی حاکم مدائن در ۳۶ھ و عبد اللہ انصاری کے قبور بھی اب بنا دیئے گئے ہیں ۔ ان حضرات کے دو روضہ دریائے دجلہ کے کنارے ایک ٹیلہ پر روضۂ سلمان فارسی سے تقریباً ایک میل کے فاصلہ پر بنے ہوئے تھے لیکن ۳۲-۱۹۳۳ء میں ٹیلہ کے اندر اندر کٹ جانے کی وجہ سے ان روضوں کے بہہ جانیکا خوف پیدا ہوا ۔ لہذا حکومت عراق نے علمائے اسلام کے مشورہ سے قبریں کھدوا کر لاشیں نکلوائیں ۔ اسے قدرت خدا کہئے یا کرامت کہ لاشیں معہ کفن کے بالکل صحیح وسالم اور تازہ نکلیں معلوم ہوتا تھا کہ ابھی دفن کی گئی ہیں غرض کہ یہ دونوں لاشیں حکام سرکاری و عامہ مسلمین کے تقریباً ایک ہزار کے مجمع کے ساتھ لیجاکر روضۂ جناب سلمان فارسیؓ میں دفن کی گئیں ۔

جناب حذیفہ بن الیمان جناب رسالتمآب صلعم کے ایک مقتدر صحابی اور خاصان جناب امیرؑ میں سے تھے اِن کو جناب رسالتمآب صلعم نے منافقین کے نام بتلا دیئے تھے ۔ اور شناخت کرا دی تھی چنانچہ اگر کسی نماز جنازہ میں یہ موجود نہ ہوتے تھے تو خلیفہ ثانی نماز میں شریک نہ ہوتے ۔ یہ عرصہ تک والیٔ مدائن بھی رہے ۔

عبد اللہ انصاری کے متعلق اختلاف ہے ۔ اس نام کے دو شخص ہیں ایک عبد اللہ ابن حزام پدر جابر جلیل انصاری جو شہدائے احد میں سے تھے اور وہیں دفن ہیں ۔

دوسرے عبد اللہ انصاری صوفی سنی صاحب مناجات مشہورہ ان کی قبر بھی ہرات میں ہے ۔

طاق کسریٰ روضہ سلمان فارسی کے قریب وہ قدیم تاریخی عمارت جو طاق کسریٰ کے نام سے موسوم اور قابل دید ہے جناب سلمان کی وفات پر حسب وعدہ جناب امیر علیہ السلام باعجاز مدینہ منورہ سے مدائن تشریف لائے اور اپنے ہاتھ سے جناب سلمان کی لاش کو غسل دیا اور کفن پہنایا اور صفوف ملائکہ کے ہمراہ نماز جنازہ پڑھ کر اسی شب مدینہ منورہ واپس گئے ۔ اور اسی سلسلہ میں بمقام طاق کسریٰ حضرت نے نماز پڑھی ۔ چنانچہ وہاں پر حضرت کا مصلّیٰ بنا ہوا ہے لہذا زائر کو قربۃً الی اللہ وہاں دو رکعت نماز پڑھنا چاہیئے ۔

سامرہ مدائن سے زائر کو پھر کاظمین واپس آنا چاہیئے اور وہاں سے بذریعہ ریل شہر سرمن رائے مشہور بہ سامرہ جانا چاہیئے کاظمین کے ریلوے اسٹیشن موسومہ الجوادین سے چند میل کے فاصلہ پر ایک قدیم عمارت بصورت مینار ملتی ہے جو عقرقوف کے نام سے مشہور ہے کہا جاتا ہے کہ معاذ اللہ خداوند عالم کا مقابلہ کرنے کیلیئے نمرود بادشاہ نے اسی عمارت سے تیر مارا تھا ۔ غرضکہ ریل گاڑی سے سامرہ اسٹیشن پر اُترنا پڑتا ہے اور وہاں سے بذریعہ کشتی دریائے دجلہ کو عبور کرکے سامرہ میں داخل ہونا پڑتا ہے ۔

سامرہ میں جناب امام علی نقی اور امام حسن عسکری علیہما السلام کے قبور مطہرہ ایک ہی روضہ میں واقع ہیں اور ضریح کے اندر جناب نرجس خاتون مادر معظمہ امام عصر علیہ السلام کی قبر بھی ہے اور اس سے ملحق دوسری ضریح کے اندر جناب حکیمہ خاتون دختر امام محمد تقی علیہ السلام کی قبر ہے ۔ اِنکی بھی زیارت پڑھے کیونکہ یہ معظمہ بھی نہایت درجہ لائق احترام ہیں ۔ ان کے فضائل مختصراً یہ ہیں :-

(۱) انھوں نے بحکم جناب امام علی نقی علیہ السلام جناب نرجس خاتون کو

علم دین و احکام شریعت سکھائے۔ (۲) امام عصر علیہ السلام کے زمانے میں کار سفارت بجالاتی رہیں اور حضرت کے احکامات مردمان تک پہونچاتی رہیں۔ (۳) یہ مخطمہ قابلہ جناب امام عصرؑ کی تھیں۔ (۴) بعد نرجس خاتون کے سب سے پہلے انھوں نے جناب امام عصرؑ کو دیکھا۔

متذکرۂ بالا قبور در روضہ اسی مقام پر ہے جہاں کہ امام علی نقی علیہ السلام نے اپنا سکونتی مکان خلفاء بنی عباسیہ کے زمانہ میں بنوایا تھا اور اسی مقام پر جملہ سادات عظام کے قبور ہیں مثل قبر حسین پسر امام علی نقی علیہ السلام کے دیگر اولاد میں اس حقیر کو ہونے کا شرف حاصل ہے) لہٰذا ان سب کے لیئے بھی فاتحہ پڑھنا چاہیئے۔

اسی روضہ سے ملحق مقام غیبت ہے جہاں سے امام عصر علیہ السلام غائب ہوئے تھے یہ مقام غار کے نام سے مشہور ہے وہاں حضرت کی زیارت پڑھے اور باہر آکر اس کنوئیں کی زیارت کرے جہاں حضرت عہد شیرخواری میں بغرض حفاظت پوشیدہ کردیے جاتے تھے۔

شہر سامرہ کی آبادی سے باہر خلفائے بنی عباسیہ کے شاہی عمارات کے کھنڈر ہیں جن میں ایک قیدخانہ جس میں امام علی نقی و امام حسن عسکری علیہما السلام عرصہ تک قید رہے قابل زیارت ہے۔

سامرہ سے اگر واپسی موٹر پر ہو تو نصف راہ میں ایک مقام پر جناب سید محمد صاحب پسر امام علی نقی علیہ السلام کا روضہ قابل زیارت ہے۔

یہ روضہ نہایت بارونق ہے اور یہاں اس قدر کرامات کا ظہور ہوتا رہتا ہے اور اس قدر مرادیں پوری ہوتی ہیں کہ تمام اہل اسلام بلاتفریق شیعہ و سنی سب زیارت کرتے ہیں۔

نجف اشرف | بہرحال کاظمین سے رخصت ہو کر زائر بذریعہ موٹر یا ریل گاڑی کربلائے معلیٰ واپس آوے اور وہاں سے بذریعۂ موٹر نجف اشرف

جائے اور وہاں پہونچ کر اوّلاً روضۂ جناب امیرالمومنینؑ کی زیارت سے مشرف ہو۔ (۱) جناب امیر علیہ السلام کے قبر مبارک میں بالائے سر کے قریب دو سوراخ ہیں جو بنابر شہرت حضرت کی دو انگلیوں کے ظاہر ہونے کی جگہ بیان ہیں جن سے حضرت نے مُرّہ بن قیس کافر کو دو نیم کردیا تھا۔ ان کی زیارت بھی کرے۔ ملاحظہ ہو ہدیۃ الزائرین علامہ عباس قمی رہ

(۲) علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ کی تحفۃ الزائرین ص۱۵ سے معلوم ہوتا ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے یزید بن عمر کو مقامات دفن جناب امیرالمومنینؑ و مقام دفن سر امام حسینؑ و مقام منبر قائم آل محمد جو بوقت ظہور قائم ہوگا نجف اشرف میں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر بتلایا۔ دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ انھیں حضرت نے فرمایا کہ نجف میں ایک بڑی اور ایک چھوٹی قبر دیکھو گے۔ قبر بزرگ جناب امیرؑ کی ہے اور قبر کوچک مدفن سر حسینؑ ہے۔ جسے ایک شیعہ شام سے چرا لایا اور امیرالمومنینؑ کے پہلو میں دفن کردیا۔

(۳) تحفۃ الزائرین علامۂ نوری رہ میں ہے کہ حرم شریفین نجف و کربلا میں ایک امر کا لحاظ رکھنا زائر کے لیئے نہایت ضروری ہے۔

حرم نجف اشرف میں تو یہ امر ہے کہ قبر سر امام حسینؑ بالائے سر امیرالمومنینؑ ہے لیکن صحیح مقام معلوم نہیں بلکہ احتمال یہ ہے کہ حرم شریف کے باہر ہو۔ معلوم ہونے کی صورت میں اس پر پاؤں رکھنا حرام ہے اور اشتباہ کی حالت میں احتیاط شرط ہے۔ لہٰذا علما و اتقیا و صالحین بنظر احتیاط جانب بالا سے نہیں گذرتے بلکہ صحن میں بھی بالائے سر کی جانب سے نہیں جاتے اور بعضے حضرات اگر جاتے ہیں تو برہنہ ہو کر۔

اور حرم ابی عبداللہ الحسینؑ کے متعلق یہ امر ہے کہ سابق میں قبر امام حسینؑ و قبر علی ابن الحسینؑ پر ایک بقعہ بنا ہوا تھا جسے سقیفہ کہتے تھے اور سائر شہدا رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قبور پر دوسرا سقیفہ بنا ہوا تھا۔ حضرت کی زیارت کے بعد دوسرے سقیفہ میں جاکر سائر شہدا کی زیارت کی جاتی تھی اور جگہ نہ ہونے کی وجہ سے

حضرت کی قبر کے گرد طواف ممکن ہی نہ تھا۔ اب چونکہ عمارت کی صورت بدل گئی اور قبر علی بن الحسینؑ علیحدہ ہو گئی اور ایک بزرگ کٹہرہ ایسا لگا دیا گیا ہے جسکے اندر حضرت و نیز جناب علی بن الحسین کی قبور ہیں اور سائر شہداء کے قبور کے گرد کوئی کٹہرہ نہیں ہے لہذا باوجود اس کے کہ طواف کی جگہ کھلی ہوئی ہے لیکن چونکہ قبور شہداء کے کچل جانیکا خوف ہے اس لیئے طواف نہ کرنا چاہیئے۔

ہدیۃ الزائرین میں علامہ عباس قمی نے بھی جناب امیرؑ و جناب امام حسینؑ کے قبور کے طواف کو منع فرمایا ہے۔ اور وہیں جناب آدمؑ و جناب نوحؑ کی زیارت بھی پڑھے کیونکہ ان دونوں محترم انبیاء علیہما السلام کے قبور بھی اسی جگہ قبر جناب امیرؑ کے دونوں پہلو میں ہیں۔ اس روضہ کے ایوان طلا میں دو حجرے بنے ہوئے ہیں جن میں متعدد علمائے اعلام کے قبور ہیں ان میں سے جناب فاضل اردبیلی و علامہ الحسن ابن علامہ حلی زیادہ مشہور ہیں۔ اسکے علاوہ اکثر علماء کے قبور گرد روضہ اقدس و صحن مطہر میں ہیں جن کی تفصیل بنظر طوالت ترک کی جاتی ہے (ہدیۃ الزائرین مؤلفہ شیخ عباس قمی تفصیل کے لیئے ملاحظہ ہو)

نجف اشرف شیعوں کا بہترین دار العلم ہے اسکے گرد شہر پناہ ہے اس شہر میں ہزاروں طلباء علم دین کی تحصیل متعدد مدارس میں کرتے ہیں اور بہت سے علماء دین درس خارجی لے کر فیوض حاصل کرتے ہیں۔

(۱) مسجد حنّانہ۔ اسکے فضائل میں منقول ہے کہ جب جناب امیرؑ کی لاش دفن کرنے کے لیئے لے جا رہے تھے تو اس کی دیوار تعظیماً جھک گئی تھی۔ امام حسینؑ کا سر جب کوفہ جا رہا تھا تو یہاں روکا گیا تھا اور بعضوں کا قول ہے کہ بعض اجزاء سر یہاں دفن ہیں۔

(۲) روضہ جناب کمیل ابن زیاد۔ یہ جناب امیرؑ کے اصحاب خاص میں سے تھے۔ یہ روضہ مسجد حنّانہ کے قریب ہے اور مقام ثویّہ میں واقع ہے

جہاں متعدد اصحاب جناب امیرؑ کے قبور ہیں لیکن کسی قبر کا نشان موجود نہیں۔ انھیں قبور میں جناب قنبرؑ غلام امیر المومنینؑ بھی ہے۔

(۳) مسجد زید بن صوحان۔ یہ بھی اصحاب جناب امیر المومنینؑ میں سے تھے۔ جناب امیرؑ نے اس مسجد میں نماز پڑھی ہے۔

(۴) مسجد صعصعہ برادر زید بن صوحان۔ اس میں بھی جناب امیرؑ نے نماز پڑھی ہے۔

(۵) مسجد سہلہ:۔ یہ مسجد غیر معمولی فضائل کی حامل ہے۔ منقول ہے کہ یہ مکان جناب ادریسؑ ہے جہاں کہ آپ خیاطی کرتے تھے۔ بعض کا قول ہے کہ یہ مکان جناب ابراہیمؑ ہے جہاں سے کہ آپ جنگ عمالقہ میں گئے تھے۔ اس میں ایک سنگ سبز ہے جس میں ہر پیغمبر کی صورت تھی اور اسی پتھر کے نیچے کی مٹی سے ہر پیغمبر کی طینت لی گئی۔ یہ مقام محل ورود حضرت خضرؑ و مسکن آنجناب ہے۔ اس مسجد میں بقول امام جعفر صادقؑ امام عصر علیہ السلام مع اہل و عیال تشریف لاتے ہیں۔ اس مسجد میں ہر پیغمبر نے نماز پڑھی ہے اس مسجد میں قیام کرنا خیمہ رسول اکرم صلعم میں قیام کے برابر ہے۔

وارد ہے کہ شب چہارشنبہ بعد نماز مغرب و نافلہ مغرب کھڑے ہو کر دو رکعت نماز تحیۃ مسجد کی پڑھے۔ جسے نماز استجارہ کہتے ہیں اوس کے بعد ایک دعا جو اپنے مقام پر لکھی جائیگی (انشاء اللہ تعالیٰ) پڑھے اوس کے بعد سجدہ میں جائے اور خضوع و خشوع سے دعا کرے انشاء اللہ ضرور قبول ہو گی۔

(۶) قبّہ میثم تمّار۔ یہ بھی خاص اصحاب جناب امیرؑ میں سے تھے۔ ان سے جناب امیرؑ نے ان کے قتل کیے جانے کی کیفیت اور مقام بتلا دیا تھا چنانچہ اسیطرح قتل ہوئے۔ جس درخت میں ان کو لٹکائے جانے کی خبر بتلائی گئی تھی اوسکی برابر پرورش و پرداخت کیا کرتے تھے۔ اسی قبّہ کے قریب ابراہیم اولاد حسن مثنیٰؑ کا

بقعۂ عالی بنا ہوا ہے۔

(۷) اسی مسجد کے قریب مسجد کوفہ کی پشت پر مکان جناب امیرؑ ہے۔ اگرچہ اسکی صراحت روایات میں نہیں معلوم ہوتی لیکن حضرت سے منسوب ہونیکی وجہ سے زیارت کرنا خوب ہے۔

(۸) مسجد کوفہ۔ یہ مسجد قدیم ترین اور نہایت باشرف مسجد ہے اس کے فضائل کی تفصیل باعث طوالت ہے لیکن مختصراً یہ ہیں:۔ اس مسجد میں زائر کو اختیار ہے کہ خواہ نماز قصر پڑھے یا تمام۔ نماز واجب اس مسجد میں حج مقبول و ہزار نمازوں کے برابر ہے جو کسی اور مقام پر پڑھی جائیں۔ اس مسجد میں پیغمبران نے نمازیں پڑھی ہیں اور حضرت امام عصرؑ بھی یہاں نماز پڑھیں گے۔ جناب رسالتمآبؐ نے بھی شب معراج اس مسجد میں دو رکعت نماز پڑھی تھی۔ مسجد کوفہ بلحاظ فضائل مسجد اقصیٰ سے جو بیت المقدس میں ہے افضل ہے۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ کوئی مرد صالح اور کوئی پیغمبرؑ ایسا نہیں گذرا جس نے اس متبرک مسجد میں نماز نہ پڑھی ہو۔

جناب آدم و نوح علیہما السلام کے زمانہ میں اسکی وسعت موجودہ وسعت سے کہیں زیادہ تھی۔ اس مسجد میں وہ تنور ہے جس سے طوفان نوح میں پانی اُبلا تھا۔

اِسکے علاوہ اندرون مسجد کوفہ حسب ذیل خاص مقامات ہیں جن کے اعمال کی تفصیل بسلسلۂ زیارت آئے گی۔

(الف) دکۃ القضا۔ وہ مقام جہاں جناب امیر علیہ السلام مقدمات کا فیصلہ فرمایا کرتے تھے اور ایک ستون کوتاہ پر آیۂ انّ اللہ یامر بالعدل والاحسان لکھا ہوا تھا۔

(ب) بیت الطشت۔ یہ وہ مقام ہے جہاں معجزہ جناب امیرؑ کا اسطرح بظاہر ہوا تھا کہ ایک ناکتخدا لڑکی کے شکم میں جب کہ وہ پانی کے اندر تھی ایک

زلو (جونک) داخل ہوگئی تھی اور خون پی کر بڑھ گئی تھی اور اُس لڑکی کا شکم مثل زن حاملہ بزرگ ہوگیا تھا اور سگے برادروں نے اُس کو قتل کر ڈالنا چاہا۔ اور برائے صدور حکم جناب امیرؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت نے ایک قابلہ کو بلوایا اُس نے کہا کہ یہ لڑکی حاملہ ہے لیکن حضرت نے حکم دیا کہ اندرون پردہ ایک طشت میں لجن (کائی) بھر کرا دسکے اوپر لڑکی کو بٹھالیں ایسا ہی کیا گیا اور جونک لجن کی خوشبو سے باہر آگئی اور وہ لڑکی قتل ہونے سے نیز بدنامی سے محفوظ رہی۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے بطریق معجزہ ہاتھ بڑھا کر شام کے پہاڑوں سے ایک ٹکڑا برف کا لیا اور طشت کے قریب رکھا اور وہ حیوان باہر آگیا۔

(ج) ستون ہفتم۔ ایک مقام ہے جہاں پر خداوند عالم نے جناب آدم کو توبہ کی توفیق مرحمت فرمائی تھی۔

(د) ستون پنجم۔ وہ مقام ہے جہاں پر جناب ابراہیمؑ نے نماز پڑھی تھی۔ یہ بھی منقول ہے کہ یہ مقام جبرئیل امین ہے یا مقام امام حسنؑ ہے یہ دو ستون مسجد کوفہ کے تمام مقامات سے افضل ہیں۔

(ھ) ستون سوم۔ مقام جناب امام زین العابدینؑ ہے

(و) باب الفرج۔ معروف بہ مقام نوح علیہ السلام۔

(ز) محراب جناب امیرالمومنین علیہ السلام۔

(۹) روضۂ جناب مسلم و روضۂ جناب ہانی ابن عروہ مرادی۔ یہ دونوں روضے دیوار مسجد کوفہ سے ملحق بیرونی جانب ہیں اور روضہ جناب مسلم کی پشت پر جناب مختار رحمۃ اللہ کی قبر ہے یہ غلط ہے کہ اُنکی قبر مسجد کوفہ کے اندر ہے۔

نیز حوالی مسجد کوفہ میں دختران جناب امیر علیہ السلام دفن ہیں لیکن قبور کا نشان نہیں۔

(۱۰) روضۂ جناب یونس پیغمبر علیہ السلام۔ یہ روضۂ اقدس آبادی کوفہ سے باہر

شط فرات کے کنارے ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں مچھلی نے جناب یونس کو بحکم خدا اُگل دیا تھا۔

نجف اشرف کی دوسری جانب ایک قدیم قبرستان ہے جو وادی السلام کے نام سے موسوم ہے اس قبرستان میں جناب صالح و جناب ہود پیغمبران کے روضے مقام زیارت ہیں نیز مقام جناب امام جعفر صادقؑ و جناب امام عصر علیہ السلام ہے۔ اسکے علاوہ بہت سے علماء شیعہ کے قبور بھی ہیں۔

حوالی نجف اشرف میں ایک مقام پر امام زادہ قاسم فرزند امام موسیٰ کاظمؑ کا حرم بھی قابل زیارت ہے۔

نجف اشرف کی تیسری جانب شہر پناہ سے باہر محلہ عمارہ میں مقام امام زین العابدینؑ ہے۔ جہاں حضرت قیام فرماتے تھے اور زیارت روضۂ جناب امیر علیہ السلام کے لئے جایا کرتے تھے۔ اسی سے متصل حلقہ صفا نامی مقام ہے یہاں مصطفےٰ نامی بادشاہ یمن کی قبر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس بادشاہ کی وصیت تھی کہ مجھے نجف میں لے جاکر دفن کرنا کیونکہ وہاں ایسی ذات دفن ہوگی جس کی وجہ سے لاکھوں اشخاص بخشے جائیں گے۔

چنانچہ جناب امیرؑ نے فرمایا کہ وہ میں ہی ہوں' اور اپنے حکم سے اس مقام پر دفن کرایا۔

ملک عراق میں حسب ذیل پیغمبروں کے قبور کی زیارت بھی اگر ممکن ہو تو کرے۔

(۱) قبر جناب جرجیسؑ شہر موصل میں (۲) بیرون شہر موصل قبر جناب شیثؑ ھبۃ اللہ (۳) قبر ایوب نبیؑ بیرون حلّہ (۴) قبر جناب ذکریا پیغمبر حلب میں ہے۔ بعض کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ عزیر نبی کا مقبرہ شط العرب کے کنارے اور حزقیل نبی کا مقبرہ موضع کفیل میں قریب کوفہ ہے اور حلّہ کے قریب چاہ دانیال ہے۔

مختصر یہ کہ ان تمام زیارات سے فراغت حاصل کرکے پھر بصرہ واپس جائیں اور وہاں سے ذریعہ موٹر کویت ہوتے ہوئے مدینہ منورہ چلے جائیں۔

مدینہ میں عموماً ایک ہفتہ قیام کی اجازت حجاز گورنمنٹ کی جانب سے ہے اس عرصہ میں وہاں کے زیارات سے فراغت حاصل کرکے بذریعہ لاری یا موٹر براہ جدہ مکہ معظمہ کے لئے روانہ ہو جائے اور شہر مدینہ کے قریب ایک مقام مسجد شجرہ ہے جہاں تقریباً ایک گھنٹہ میں لاری پہونچ جاتی ہے اُسے ذوالحلیفہ بھی کہتے ہیں یہاں احرام باندھے کیونکہ اہل شمال کا یہی میقات ہے۔ جناب رسالتمآبؐ نے حج آخری میں اسی مقام سے احرام باندھا تھا۔ روانگی کے وقت مدینہ منورہ ہی میں سرکاری حکام سے یہ ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ ہم شیعہ ہیں اور ہم کو احرام کی حالت میں کھلی ہوئی چھت کی موٹر میں سفر کرنا ہوگا۔ یہ حکّام ٹپ اُتروانے کا ٹیکس فی کس نصف گنّی وصول کرکے تمام شیعوں کو ایک ہی لاری پر روانہ کر دیتے ہیں۔

غرضکہ اس طرح ۵-۶ یوم میں حاجی مکہ معظمہ پہونچ جائے گا۔ اور ارکان حج بجالائے گا۔ لیکن اس تمام سفر میں اس امر کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ اس طرح سفر کرے کہ ذی الحجہ کی دوسری یا تیسری یا زیادہ سے زیادہ ساتویں تاریخ تک مکہ معظمہ ضرور پہونچ جائے کیونکہ ۸ ذی الحجہ سے ارکان حج شروع ہو جاتے ہیں۔ اگر مکہ معظمہ پہونچنے میں خدانخواستہ تاخیر ہو گئی تو ارکان حج نہ ادا ہو سکیں گے۔

بہرطور حج و زیارات سے فراغت کے بعد حاجی کو اختیار ہے کہ جس راستہ سے چاہے واپس آئے۔

فصل سوم

تیسرا راستہ اور اُس کے تفصیلات

اگر حجاج بصرہ سے براہ کویت و مدینۂ منورہ حج کے لئے مکہ معظمہ نہ جانا چاہیں بلکہ اسی سلسلہ میں ملک شام کے زیارات سے بھی شرف اندوز ہونا چاہیں تو اُنکے لئے ضروری ہے کہ بذریعۂ کلکٹر ضلع اپنے صوبہ کی گورنمنٹ سے پاس پورٹ حاصل کریں جس میں عراق و شام و شرق اُردن و حجاز کے ممالک شامل ہوں اور ایسے وقت سے روانہ ہوں کہ تمام مقامات کی زیارت سے فراغت حاصل کرکے ابتداء ماہ ذی الحجہ میں مکہ معظمہ پہونچ جائیں۔

اس راستہ میں عراق کی زیارتوں سے فراغت کے بعد بغداد سے بذریعۂ موٹر دمشق (دار السلطنت شام) جانا ہوتا ہے۔ بغداد سے دمشق تک تقریباً چھ سو میل کا سفر ہے۔ اور موٹریں ہفتہ میں ایک بار یا دو بار ایک ساتھ بغداد سے روانہ کی جاتی ہیں۔ راستہ بالکل ریگستان کا ہے اور صحراء عرب کے شمالی حصہ سے گیا ہے۔ جہاں پانی کا ایک قطرہ بھی نصیب نہیں۔ لہٰذا موٹروں کے ہمراہ پینے کے لئے برف کی صندوق میں کافی تعداد پانی سے بھری ہوئی بوتلوں کی ہوتی ہے۔ نیز دیگر ضروریات کے لئے موٹر کی ٹنکی میں پانی بھر لیا جاتا ہے تمام راہ میں بغداد سے روانہ ہوکر پہلا اسٹیشن قلعہ رمادی ہے اور دوسرا قلعہ رتبہ ہے ان دونوں اسٹیشنوں پر پانی و چاء و کھانا ملجاتا ہے اگرچہ قیمت بہت لی جاتی ہے۔ تیسرا اسٹیشن جو عراق و شام کے حدود پر واقع ہے۔ شامات کا کسٹم آفس ہے یہاں پاسپورٹ و سامان کی جانچ ہوتی ہے۔ صبح ۸ بجے بغداد سے روانہ ہوکر دوسرے دن دس بجے دمشق پہونچ جاتے ہیں۔ یعنی یہ چھ سو میل کا سفر ۲۴-۲۶ گھنٹہ میں تمام ہوجاتا ہے۔ شبانہ روز موٹریں سفر کرتی ہیں۔ رات کو قیام نہیں ہوتا

اس طرح پر کہ تقریباً ۱۱ بجے دن کو قلعہ رمادی پہونچتے ہیں اور وہاں سے تقریباً ۱۲ بجے دن کو روانہ ہوکر ۸ بجے شام کو قلعہ رتبہ اور وہاں سے تقریباً ۹ بجے شب کو روانہ ہوکر صبح ۶ بجے شامات اور وہاں سے روانہ ہوکر دس بجے دمشق پہونچ جاتے ہیں۔

مسافرین اور موٹروں کے بخیریت منزل مقصود پر پہونچنے کے لئے حکومت عراق و شام کیجانب سے یہ انتظام ہے کہ بذریعہ وائرلس (بے تار کی تار برقی) اس بات کی اطلاع ہر اسٹیشن کو دی جاتی ہے کہ اسقدر موٹریں روانہ ہوئیں۔ اگر ان میں سے کوئی موٹر وقت معینہ پر دوسرے اسٹیشن پر نہ پہونچے تو بغداد بذریعہ وائرلس فوراً مطلع کیا جاتا ہے اور وہاں سے فوراً ہوائی جہاز اس موٹر کو تلاش کرکے راستہ پر لگا دیتا ہے اور بصورت خرابی موٹر سواریوں کو خود منزل مقصود پر پہونچا دیتا ہے۔ اس طرح پر راہ کے خطرہ و ریگستان کے مہیب نتائج سے مسافرین کو تاحال نجات مل گئی ہے۔ شیخ عبد الرحمٰن خادم کا انتقال ہوچکا معلوم نہیں کہ اب کوئی اس خدمت کو انجام دیتا ہے یا نہیں لیکن دمشق میں متعدد ہوٹل ہیں ان میں قیام کیا جاسکتا ہے۔

شہر دمشق شہر دمشق وہی شہر ہے جہاں معاویہ ابن ابی سفیان اور اُسکے پسر یزید ملعون کی حکومت تھی اس وقت بھی یہ شہر اپنی فطری و مصنوعی خوبیوں کی وجہ سے قابل دید ہے۔ عمارات۔ سڑکیں۔ ہوٹل۔ پارک۔ باغیچہ نہریں اس کو عروس البلاد بنائے ہوئے ہیں۔

پہاڑ ایسے سرسبز و شاداب ہیں کہ سبحان اللہ۔ شامات سے شہر دمشق کی جانب جاتے ہوئے گود میں لیتا ہوا سبزہ لہلہاتے باغ بہتی ہوئی نہریں اور ترنم خیز طیور تھکے ماندے مسافر کو لوریاں دینے لگتے ہیں۔ ریگستان عرب کی سخت منزلیں قطع کرنے کے بعد ایسے فرحت بخش مناظر آنکھوں کے سامنے آتے ہیں جن کی تفصیل کی اس مختصر رسالہ میں گنجائش نہیں ہے۔

شہر کے شمالی حصہ میں جو پہاڑ ہیں اُن سے ایک چشمہ جاری ہے جو آگے

بڑھ کر ایک نہر کی صورت میں منتقل کر دیا گیا ہے اور کے آگے اُس نہر کے سات حصہ کر دیے گئے ہیں دو نہریں سڑک کے ایک جانب اور پانچ نہریں دوسری جانب جاری ہیں۔ اندرون شہر اونھیں میں سے ایک نہر بہت وسیع ہے جس میں شہر بھر کا گندہ پانی جاتا ہے اور شہر کے باہر بہہ جاتا ہے بقیہ چھ نہریں شہر کے مختلف حصوں میں کہیں کھلی ہوئی اور کہیں پر زمین دوز ہیں اور ہندوستانی شہروں کے واٹر ورکس کی طرح تمام آبادی کو شیریں پانی پہونچاتی ہیں۔ غرض کہ اس شہر کی خوبیاں دیکھنے کے قابل ہیں۔ عام طور پر مستورات میں پردہ نہیں ہے۔ اور زنانے اسکولوں میں لڑکیاں بالعموم تعلیم پاتی ہیں۔ آبادی ایک لاکھ سے زائد ہے تقریباً سب مسلمان ہیں جن میں ۵ ہزار شیعہ بھی ہیں۔ ان کے یہاں پردہ قائم ہے اور لڑکیوں کی تعلیم کے لئے اپنا خاص مدرسہ ہے جس میں صنعتی تعلیم کا انتظام ہے۔ شیعہ مستورات اور لڑکیوں کو بے پردگی سے بچانے کے لیئے علامہ سید محسن عاملی ادام اللہ فیوضہٗ نے باوجود عام مخالفت کے اس مدرسہ کو قائم کیا۔ اب اوس کے فیوض حاصل کر کے تمام شیعہ اُن کے گرویدہ ہو گئے ہیں۔ اور یہی مدرسہ تمام شیعوں میں اتحاد و یکجہتی کا ذریعہ بن گیا ہے۔

باوجود عام بے پردگی کے شہر میں بد وضع عورات اور ذوات الاعلام کا نام نہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ وہاں کی گورنمنٹ نے یہ انتظام کر دیا ہے کہ آبادی کے باہر ایک محلہ ایسی عورتوں کے لیئے مخصوص کر دیا ہے جہاں عیاش طبع حضرات جا سکتے ہیں۔ لیکن ان عورات کو شہر میں آنے اور شریف عورتوں سے ملنے کی ممانعت ہے تاکہ یہ وبا شرفا کے خاندانوں میں نہ پھیلنے پائے۔

ایک زائر کے لیئے شام جانے کی ضرورت اسلیئے ہے کہ وہاں حسب ذیل مقامات قابل دید و لائق زیارت ہیں۔

مسجد اموی دربار یزید (۱) مسجد اموی ایک عظیم الشان مسجد سنگی ہے۔ او

وہی عمارت کہی جاتی ہے جس میں یزید ملعون کا دربار ہوتا تھا۔ اس مسجد میں بڑے بڑے ہال بنے ہوئے ہیں۔ پیشنماز کی جگہ کے قریب ایک سنگی ممبر بنا ہوا ہے اور سامنے کے درمیانی در میں دونوں جانب دو بڑے بڑے چبوترے بنے ہوئے ہیں۔ جن پر اس زمانہ میں لوگ تلاوت قرآن مجید کیا کرتے ہیں۔ مشہور ہے کہ اسی مسجد میں یزید ملعون دربار کیا کرتا تھا۔ اسکے سامنے انھیں چبوتروں کے اوپر اسیران اہلبیتؑ لاکر کھڑے کیے گئے تھے۔ اور اسی ممبر پر جناب امام زین العابدینؑ نے خطبہ پڑھا تھا۔

قبر جناب یحییٰ علیہ السلام اسی مسجد کے اندر ایک جگہ پر جناب یحییٰ علیہ السلام کا مزار بنا ہوا ہے۔ اسی مسجد کے داہنی جانب جو عمارت مسجد ہے اوس میں ایک دیوار میں طاق ہے جس میں جناب امام حسین علیہ السلام کا سر یزید نے رکھوایا تھا۔ اسی سے ملحق مصلّے امام زین العابدینؑ کا ہے جہاں پر حضرت قیام دمشق کے زمانہ میں نماز ادا کیا کرتے تھے۔ اسی کے پشت پر ایک وسیع کمرہ میں ایک ہی کٹہرہ کے اندر

روضۂ راس الحسینؑ سر امام حسینؑ اور ایک بال جناب رسالتمآبؐ کا دفن ہے۔ اور ایک تختی پر زیارت درج ہے جو پڑھی جا سکتی ہے۔ مولانا ہبۃ الدین صاحب قبلہ مجتہد عراق و قاضی القضاۃ مذہب جعفری حکومت عراق کی تحقیق ہے کہ غالباً راس الحسین کا صحیح مدفن یہی ہوگا مولانا موصوف دیگر مختلف روایات پر یہاں کی روایت کو زیادہ قابل وثوق و موافق قراین قرار دیتے ہیں۔ لیکن اس سلسلہ میں ملاحظہ ہو نوٹ صفحہ ۳۱ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سر حسینؑ نجف اشرف میں دفن ہے۔

مسجد مذکور کے سامنے ایک پھاٹک ہے جس سے ملحق ایک منارہ بنا ہوا ہے اور گھڑی لگی ہوئی ہے۔ وہاں کے لوگوں کا اعتقاد بالعموم یہ ہے کہ امام عصر علیہ السلام کے ظہور کے زمانہ میں جناب عیسیٰؑ اسی منارے سے اتریں گے۔ اسی کے قریب صحن مسجد

کے اندر ایک اور منارہ ہے جس میں بعض نادر الوجود تبرکات محفوظ ہیں اسی پھاٹک کے ملحق بیرونی جانب ایک کھنڈر ہے جو یزید پلید کا محل شاہی تھا اوس سے کچھ آگے بڑھ کر ایک قطعہ آراضی ہے جس پر ایک بہت بڑا پتھر پڑا ہوا ہے جو زوجہ یزید ہندہ کا مکان تھا اور اسی کے ایک طرف محمد بن ابی بکر کے مقبرہ کی یادگار بنی ہوئی ہے (حالانکہ انکا واقعہ قتل مصر میں ہوا تھا اور شاید مدفن بھی وہیں ہو۔)

محلۂ خرابات و قید خانہ شام اور دوسری جانب وہ قید خانہ ہے جس میں اسیرانِ اہلبیتؑ کو یزید نے قید کیا تھا عجیب بات یہ ہے کہ وہ کل محلہ ابتک محلۂ خرابات کے نام سے مشہور ہے اور شیعوں کی بڑی تعداد اوسی محلہ میں رہتی ہے۔ یہ قید خانہ اب ایک خوبصورت مسجد کی صورت میں ہے اوس کے اندرونی درجہ میں دیوار پر مقامات جناب امام زین العابدینؑ جناب زینبؑ و دیگر اُسرائے اہلبیت دکھلائے گئے ہیں۔ اور بیرونی درجہ کے گوشہ چپ میں رقیہؑ بنت علیؑ کی قبر ہے میرے خیال میں یہ غلط ہے غالباً رقیہ بنت الحسینؑ کی قبر ہوگی۔ جو نہایت کمسنی میں قید خانہ شام میں انتقال فرما گئیں اور قید خانہ ہی کے ایک گوشہ میں دفن کردی گئیں۔ چنانچہ اونکی صغر سنی کی وجہ سے زائرین اکثر کھلونے وہاں چڑھاتے ہیں جو ہم نے بھی موجود دیکھے۔

مسجد کے باہر ایک چھوٹا سا خوبصورت حوض بنا ہوا ہے جو صاف پانی سے لبالب رہتا ہے اور اسی احاطہ میں ایک عظیم الشان مقبرہ معاویہ ابن یزید کا بنا ہوا ہے جنھوں نے حقوق اہلبیت کا لحاظ کر کے خلافت لینے سے انکار کر دیا تھا۔

اسی محلہ خرابات میں شاہ صلاح الدین اور اوسکے قابل وزیر کی قبور بھی ایک عمدہ مقبرہ میں ہیں۔ جو قابل دید ہے کہا جاتا ہے کہ زمانۂ خلفاء کے بعد مسجد اموی نصاریٰ کے قبضہ میں چلی گئی اور گرجا بنادی گئی تھی۔ اس بادشاہ نے ایک مرتبہ اسکا نصف حصہ حاصل کیا۔ اور دوسری مرتبہ کے حملہ میں مصالحت

ہو کر کل عمارت مسلمانوں کے قبضہ میں آگئی اس وقت سے جامع مسجد کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔

قبرستان دمشق شہر کے باہر دمشق کا عظیم الشان اور قدیم قبرستان گورستان دمشق کے نام سے مشہور ہے۔ جو ہر حیثیت سے دیکھنے کے قابل ہی ہے ملعون یزید ابن معاویہ کی قبر کی جگہ پر تو سیسہ گلانے کی بھٹی ہے گویا دنیا میں اُس کے اعمال بد کی وجہ سے اُسکے سر اور بدن پر شبانہ روز آگ کا انتظام قدرت نے کر دیا ہے۔ اور قبرستان کے ایک جانب امیر معاویہ (ابن ابی سفیان) کا مقبرہ ہے۔ لیکن ایسی خراب حالت میں کہ اسکا ذکر نہ کرنا بہتر ہے تمام قبرستان کا سامان مرمت اوسمیں جمع رہتا ہے اور گندگی و کوڑے کا ملجا و ماویٰ بنا ہوا ہے۔ اسکے علاوہ تقریباً ڈیڑھ دو میل کے حلقہ میں یہ قبرستان ہے جسمیں سیکڑوں نہایت عمدہ عمدہ مقبرے بنے ہوئے ہیں اور اسلامی شان دوبالا کرتے ہیں۔

ایک مقبرہ میں تمام شہدائے کربلا علیہم السلام کے سر دفن ہیں۔ اسی قبرستان میں جناب اُمِ حبیبہ و جناب اُم سلمہ ازواج جناب رسالتمآب صلعم کے مقبرے علیحدہ علیحدہ بنے ہوئے ہیں۔ جناب سکینہؑ بنت الحسینؑ و جناب ام کلثوم بنت جناب امیرؑ کے مقبرے بھی ہیں۔ نیز جناب فضہ و جناب عبداللہ ابن حضرت علی ابن الحسینؑ و جناب عبداللہ ابن جعفر طیار شوہر جناب زینبؑ و حضرت فاطمہ صغرا بنت الحسینؑ و حضرت بلال مؤذن جناب رسالت مآب صلعم اصحاب رسولؐ خدا کے قبور در وضے بھی ہیں۔

رَوضہ جناب زینب صلواۃ اللہ علیہا شہر دمشق سے دس بارہ میل کے فاصلے پر جناب زینبؑ کا روضۂ اقدس ہے جہاں موٹر کار پر بسہولت جانا ہوتا ہے۔ راہ میں جناب مقداد و عدی ابن حجر کے روضے ملتے ہیں۔ غرضکہ روضہ جناب زینب جسکی مکمل مرمت چند سال قبل مومنہ کاملہ مادر گرامی ہز ہائینس آغا خان نے کرادی ہے اب نہایت اچھی حالت میں ہے اور ایک شیعہ مجاور وہاں مقیم ہیں اگرچہ

اس مقام کی کل آبادی برادران اہلسنت کی ہے۔ اگر کوئی زیارت وہاں لکھی ہوئی ملے تو اُسے پڑھ لے ورنہ رسالۂ ہذا میں تل زینبیہ سے جو زیارت نقل کی گئی ہے اُسے پڑھ لے۔ کتب زیارات میں مجھے کوئی زیارت نہیں ملی۔

مقام اصحاب کہف شہر دمشق ہی کے قریب وہ پہاڑ بھی ہے جہاں کہا جاتا ہے کہ اصحاب کہف محوِ خواب ہیں۔

غرضکہ شہر دمشق زیارات و سیاحت دونوں حیثیتوں سے قابل دید ہے کہاں تک تفصیل کیجائے۔ طوالت کا خوف ہے۔

بہرحال دمشق سے حاجی بذریعۂ موٹر یا ریل بندرگاہ بیروت چلا جائے اور وہاں سے جہاز پر روانہ ہوکر بمقام جحفہ جو میقات اہل شام ہے احرام باندھ لے اور جدّہ ہوکر مکۂ معظمہ چلا جائے اور بعد ادائے حج مدینہ منورہ کی زیارات سے فراغت کرکے ادھر جدّہ واپس آکر بذریعہ جہاز ہندوستان واپس آجائے۔

نوٹ۔ دمشق سے بیروت جاتے ہوئے لبنان کی پہاڑیوں پر سے گذرنا ہوگا۔ جو دنیا کے مشہور پہاڑوں میں ہے اور جسکی خوبی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

فصل چہارم

چوتھا و پانچواں راستہ اور اُس کے تفصیلات

اگر حجاج چاہیں کہ عراق و شام کے ساتھ ساتھ ملک فلسطین جاکر بیت المقدس کی زیارت کا بھی شرف حاصل کریں اور اُسکے بعد حجاز بغرض حج جائیں تو اُنکو اپنے پاسپورٹ میں ملک فلسطین بھی شامل کرا دینا چاہیئے بلکہ احتیاطاً ملک مصر بھی داخل کرا دینا چاہیئے۔ اور دمشق میں زیارت سے فراغت کے بعد موٹر پر بیت المقدس

چلے جانا چاہیئے دمشق سے بیت المقدس کا فاصلہ تقریباً تین سو میل کا ہے اور راستہ نہایت پرلطف اور دلچسپ ہے۔ شام کے حدود پر

جسر بنات یعقوبؑ جسر بنات یعقوبؑ ایک تاریخی مقام ہے کہا جاتا ہے کہ دختران جناب یعقوب علیہ السلام اسی جگہ دریا سے پانی لیا کرتی تھیں۔ یہاں پاسپورٹ کی جانچ ہوتی ہے اور اسکے بعد مسافر حدود فلسطین میں داخل ہوتا ہے۔ اور سب سے پہلے بحیرہ اردن کے کنارے ایک شہر

طبریہ کے حمام طبریہ ملتا ہے جس میں نصاریٰ، یہود اور مسلمان آباد ہیں۔ یہ مقام اپنے گرم حمام کیوجہ سے مشہور ہے ان حماموں میں غالباً گندھک کے چشمہ سے گرم پانی لاکر حوضوں میں جمع کیا جاتا ہے اس میں غسل کرنا امراض جلدی کے لیئے نہایت درجہ مفید ہے۔

ناصریہ اسکے بعد ایک مشہور شہر ناصریہ ملتا ہے۔ جو جناب عیسیٰ علیہ السلام کا وطن مبارک تھا اسکے بعد ایک شہر نابلس ملتا ہے جسمیں مسلمان آباد ہیں اور نہایت اچھی حالت میں معلوم ہوتے ہیں اسکے بعد شہر یروشلم یعنی بیت المقدس شہر آتا ہے۔

زاویہ ہندی شہر بیت المقدّس میں جاکر زاویہ ہندی میں قیام کرنا اچھا ہے۔ یہ ایک وقفی عمارت ہے اور بابا فرید شکر گنج کے چلہ کے مقام پر تعمیر کی گئی ہے اور بیت المقدس کے سپریم کونسل کے نگرانی میں ہے۔ وہی اسکے اخراجات کی ذمہ دار ہے۔ زائرین کچھ نذر بھی اپنی خوشی سے کرتے رہتے ہیں۔ لیکن کوئی رقم جبریہ نہیں وصول کیجاتی۔ زاویہ ہندی انگریزی انڈین ہوسٹل کہلاتا ہے جسکے منتظم شیخ ناظر حسین انصاری ساکن سہارنپور ہیں، ان کا پتہ یہ ہے۔ ہیرا ڈس گیٹ یروشلم ملک فلسطین۔

بیت المقدس یروشلم (شہر بیت المقدس) میں سب سے بہتر مقام زیارت خود بیت المقدس ہے جو خانہ کعبہ کے قبل تمام بندگان خدا کا

قبلہ تھا۔ اس عمارت کے صحن کے بیچ میں بیت المقدس کی خاص عمارت بصورت مقبرہ ہے جس کے اندر وہ عظیم پتھر ہے جسے صخرۃ اللہ یا تخت رب العالمین کہتے ہیں کہا جاتا ہے کہ شب معراج براق رسول صلعم اسی پتھر پر ٹھہرا تھا اور جب رسول ؐ کو سوار کر کے براق نے آسمان کیجانب سفر کرنا چاہا تو یہ پتھر بھی بلند ہوا لیکن بحکم خدا روک دیا گیا۔ اور اب اوسی جگہ زمین سے کچھ بلندی پر معلّق ہے۔ اگرچہ زائرین کو اسکا معلّق ہونا بظاہر نہیں معلوم ہوتا۔ ممکن ہے کہ فرش زمین سے پتھر تک دیوار چن دی گئی ہو۔

اس متبرک پتھر کے نیچے زائرین کو دو رکعت نماز پڑھنا ہوتی ہے۔ اس پتھر کے گرد بعض انبیا علیہم السلام کے مقامات بنے ہوئے ہیں جہاں زیارتیں پڑھائی جاتی ہیں۔

اسی گنبد کے قریب جانب جنوب جناب داؤد علیہ السلام کا عدالت خانہ ہے حرم بیت المقدس کے جانب غرب مسجد عمر ایک عظیم الشان عمارت ہے۔

حرم اقدس کے جنوبی دیوار سے ملحق جناب سلیمان کا مقبرہ ہے جو تخت سلیمان ؑ کے نام سے مشہور ہے اور اوسی کے قریب در توبہ و در رحمت او پل صراط ہے۔

اسی بیت المقدس کے کنارے کے کمروں میں سے ایک میں شریف حسین مرحوم معزول شریف مکہ کی قبر ہے اور دوسرے میں مولانا محمد علی مرحوم کی قبر ہے۔ اسی جانب کی دیوار کا ایک حصہ جو نہایت قدیم معلوم ہوتا ہے اور جس کے بڑے بڑے پتھر ایک حد تک گھس گئے ہیں دیوار بکا کہلاتا ہے جسکی ملکیت کا جھگڑا یہود و مسلمانوں میں عرصہ تک جاری رہا۔ یہ دیوار بالآخر مسلمانوں کی ملکیت قرار پا گئی اور یہودیوں کو باہر کی جانب سے قریب دیوار کے آکر عبادت و پرستش کرنیکا حق دیا گیا ہے کہا جاتا ہے کہ یہ حصہ دیوار جناب سلیمان ؑ کے زمانہ کا بنا ہوا ہے۔

ملک فلسطین کا تقریباً نصف حصہ بیت المقدس کے لئے وقف ہے جس کے انتظام کے لئے برٹش گورنمنٹ نے مسلمانوں کی ایک مسلم سپریم کونسل بنا دی تھی جس کے صدر جناب سید امین الدین حسنی الحسینی تھے۔ اور ملنے کے قابل بزرگ ہیں۔ لیکن اب

کچھ حصہ پر بنی اسرائیل کی حکومت قائم ہو گئی ہے اور مسلمانوں میں اور بنی اسرائیلی حکومت میں بہت اختلافات ہیں۔ خدا حالات درست فرمائے۔

علاوہ ان محترم و متبرک مقامات کے دیگر حسب ذیل مقامات بھی قابل زیارت و لائق دید ہیں:۔

(۱) اندرون شہر قریب بیت المقدس وہ قید خانہ جسمیں جناب عیسیٰ قید کئے گئے تھے اور جو پہاڑ کاٹ کر غالباً اسی غرض سے بنایا گیا تھا۔

(۲) اوسی کے قریب وہ سات مقامات جہاں پر حضرت عیسیٰ اوسوقت گرے جبکہ اپنی صلیب کی لکڑی لادے ہوئے مقام صلیب پر لیجائے جا رہے تھے۔

(۳) قریب ہی ہولی سپلکر یعنی وہ مقام مقدس جہاں جناب عیسیٰ ؑ کو صلیب دیا جانا بیان کیا جاتا ہے۔ یہ ایک عالیشان عمارت ہے جسمیں نصارٰے کے ہر طبقہ کی عبادت گاہیں علیحدہ علیحدہ بنی ہوئی ہیں۔ اور صلیب کی لکڑی بھی محفوظ ہے۔ نیز وہ سنگ مرمر کی سل جسپر کہا جاتا ہے کہ بعد صلیب حضرت کو نہلایا گیا تھا وہ بھی موجود ہے۔ حالانکہ ہمارے عقیدہ کے موافق یہ تمام واقعات ہم شبیہہ حضرت عیسیٰ ؑ کے ساتھ پیش آئے ہوں گے کیونکہ خود حضرت عیسیٰ ؑ آسمان چہارم پر اٹھا لئے گئے۔ جیسا کہ قرآن سے ثابت ہے

اسی کے قریب روضۂ جناب مریم ہے جو بیت المریم کے نام سے مشہور ہے۔ اور اسکے قریب جبل زیتون ہے۔

(۵) شہر سے قریب ہی جناب عُذیر نبی اللہ کا مقبرہ ہے جہاں حضرت تقریباً ایک سو سال تک دفن رہے اوس کے بعد جناب عیسیٰ ؑ کی دعا پر زندہ کیے گئے اور ۳۰ سال کی عمر پا کر اوسکے بعد غالباً عدن میں کسی جگہ دفن کیے گئے۔

(۶) شہر سے دس بارہ میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑ کے اوپر جناب موسیٰ ؑ کا روضہ ہے مشہور ہے کہ اُس پہاڑ کا پتھر اگر روضۂ اقدس کے اندر جلایا جائے تو کوئلہ کی طرح

جاتا ہے یہ روضہ مسلمانوں کے قبضہ میں ہے اور یہودیوں کو اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔

(۷) روضۂ جناب یونسؑ کے قریب بحرِ میّت ہے جس کی سطح سمندر کی سطح سے آٹھ سو فیٹ نشیب میں ہے اسکا پانی اسقدر بھاری ہے کہ اوسمیں کوئی چیز نہیں ڈوبتی بلکہ اوسکے اوپر لوگ چلتے ہیں۔

(۸) شہر بیت المقدس سے چند میل کے فاصلہ پر ایک شہر خلیل الرحمٰن کے نام سے مشہور ہے جہاں جناب ابراہیم خلیل اللہ کا روضۂ اقدس نہایت شاندار اور قابل دید بنا ہوا ہے اس روضہ میں جناب ابراہیمؑ، جناب سارہ زوجہ جناب ابراہیمؑ جناب اسحاقؑ اور انکی زوجہ "لائقہ"۔ جناب یعقوب اور انکی زوجہ "رودہ" و "جناب یوسف" کے قبور ہیں اسی عمارت میں ایک تہ خانہ بنا ہوا ہے جس کے اندر تہ خانہ ہے کہا جاتا ہے کہ اوسمیں ۴۴ انبیاء کی روحیں ہیں۔

شہر بیت المقدّس و خلیل الرحمٰن کے درمیانی راہ میں جناب راحیل مادر جناب یوسفؑ کا روضہ ہے جو یہودیوں کے زیر انتظام ہے۔ اسی راستہ میں بمقام بیت اللحم جناب عیسیٰؑ کی پیدائش کا مقام ہے جہاں ایک مشہور گرجا بنا ہوا ہے یہاں گہوارہ جناب عیسیٰؑ درخت کھجور او چشمۂ آپکے نشانات ہیں۔ ان تمام مقامات کی زیارت کے بعد بندرگاہ حیفہ سے ذریعہ جہاز جدّہ چلا جائے۔

اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان تمام مقامات کی زیارت و سیاحت کے بعد اپنے پاسپورٹ پر ملک مصر کے لئے مصری قونصل سے وزا (تصدیق) کرانے کے بعد بذریعہ موٹر مصر جائے اور وہاں راس الحسین کی زیارت کر کے بندرگاہ قنطرہ خواہ بندرگاہ سعید و اسکندریہ سے جدّہ بذریعہ جہاز چلا جائے ورنہ یہ بھی ممکن ہے کہ بیت المقدس سے بذریعہ موٹر بیروت چلا جائے۔ یہ راستہ بحیرۂ روم کے کنارے کنارے واقع ہے اور نہایت دلچسپ ہے، اس سے بہتر راستہ دیکھنے میں نہیں آیا۔ درمیان راہ میں اولاً شہر حیفہ پڑتا

ہے اور وہاں سے آگے بڑھکر بمقام عکہ محمد علی باب کا مقبرہ بنا ہوا ہے جو نہایت سرسبز و شاداب مقام پر ہے اور قابل دید ہے اور بابی مذہب والوں کا خاص مقام ہے۔ اس کے آگے کچھ فاصلہ پر شہر یافہ پڑتا ہے۔ یہیں شام و فلسطین ریلوے کا ٹرمینس (اختتام) ہے۔ اس طرح بیروت کے بندرگاہ سے جدّہ کا سفر کیا جا سکتا ہے۔

فصل پنجم ۵

چھٹا و ساتواں راستہ اور اُسکے تفصیلات

یہ راستہ ملک ایران ہو کر ہے۔ سنہ ۱۹۴۷ء کے قبل تو ہندوستان سے براہ کوئٹہ سفر ریل و موٹر ہوتا تھا لیکن ۱۵ اراگست سنہ ۱۹۴۷ء سے جبکہ ہندوستان انگریزوں کی حکومت سے آزاد ہوا اور ملک ہند و پاکستان کی حکومتیں علیحدہ علیحدہ قائم ہو گئیں بہت سے تنازعات کی بنا پر پاکستان جانے یا اس ملک سے ہو کر سفر کرنے کی اجازت حاصل کرنا نہایت دشوار ہو گیا۔ لہٰذا جو لوگ ایسا پرمٹ حاصل کر سکیں وہ تو ہندوستان سے لاہور یا کراچی ہو کر کوئٹہ جا سکتے ہیں۔

کوئٹہ میں زلزلۂ عظیم کے بعد ایک انجمن موسومہ ینگ مسلم شیعہ ایسوسی ایشن کوئٹہ بلوچستان قائم ہے جس کے آنریری جوائنٹ سکریٹری سید علی شاہ صاحب کاظمی ہیں اور زائرین کی خدمت کرتے ہیں وہاں ایرانی وائس قونصل سے پاسپورٹ کی تصدیق کرا کے (جسے وزا کہتے ہیں) ذریعۂ ریل جو شاید بروز شنبہ ہفتہ میں ایک بار زہدان جاتی ہے زائر جا سکتا ہے۔

زاہدان سے تقریباً ۵۰ میل کے فاصلہ پر ایک مقام حرک ہے، وہاں تک تو زمین سرسبز و شاداب ہے حرک سے خونیک تک میدان لوط کہلاتا ہے یہ میدان بالکل ریگستانی

ہے کہیں پانی کا نام نہیں تھا اور نہ کوئی آبادی تھی سیکڑوں جانیں راہ میں بھوک و پیاس کی تکلیف سے تباہ و برباد ہوا کرتی تھیں۔ لیکن چند سال سے ایران کے موجودہ حکمراں شاہ رضا خلد اللہ ملکہ نے مشہد مقدس سے زاہدان تک بلکہ اب میرجاوہ تک جو حدود ایران پر واقع ہے نہایت عمدہ سڑک تعمیر کرا دی ہے۔ اور درمیان میں بمقام سفید آباد بذریعہ نل کے پانی کا کافی انتظام کر دیا ہے جس سے میدان لوط گویا کہ غائب ہو گیا اور سفید آباد میں اچھی خاصی آبادی ہو گئی اور ایک اچھا خاصہ ہوٹل بھی قائم ہو گیا اور اب زائرین کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ میدان لوط کب شروع ہوا اور کب ختم ہوا۔ زاہدان و مشہد مقدس کے درمیان ٹکی سرخ۔ سفید آباد۔ مہدی کاریز۔ خونیک۔ شصف (عمدہ مقام ہے چشمہ آب ہے، اور عمدہ ہوٹل ہے) شالاآباد۔ سرچشمہ۔ مود۔ بیرجند (بڑا تجارتی شہر ہے اور گورنر صوبہ رہتا ہے)، قائن (یہاں زعفران کی کاشت ہوتی ہے)۔ خدری۔ گرنہ آباد۔ (یہاں آغاخانی آباد ہیں اور خود ہز ہائینس آغاخان اور اُن کے اعزا کبھی کبھی آیا کرتے ہیں) تربت حیدری (نہایت سرسبز و شاداب اور عمدہ شہر ہے) کاسمے اور شریف آباد (یہ چوراہا ہے جہاں سے زاہدان مشہد مقدس ہرات و طہران کو راستے گئے ہیں) کے مقامات ملتے ہیں۔ تربت حیدری کے بعد تمام مقامات قابل دید ہیں اور سرسبزی و شادابی میں بے مثل و بے نظیر ہیں۔

اور جو حضرات پاکستان ہو کر جانے کا پرمٹ حاصل نہ کر سکیں اُن کے لئے یہ صورت آسان ہے کہ بمبئی سے بذریعہ بحری جہاز خلیج فارس کے بندرگاہ خرم واقع ملک ایران جائیں اور وہاں سے بذریعہ ریل گاڑی طہران چلے جائیں طہران جاتے ہوئے درمیان میں سفر قطع کر کے شہر قم و اصفہان و شیراز بھی جا سکتے ہیں۔ بہرحال طہران سے ذریعہ موٹر مشہد مقدس جائیں اور زیارت سے مشرف ہوں۔

مشہد مقدس

مشہد مقدس ایک قدیم اور نہایت خوشنما شہر ہے جسے بین الاقوامی حیثیت حاصل ہے اور فی زمانہ طہران کے بعد دوسرا شہر ہے یہ

شہر بمقام سناآباد قریب طوس واقع ہے اور صوبہ خراسان کا صدر مقام ہے یہاں گورنر صوبہ خراسان رہتا ہے اور تقریباً دو ہزار سپاہیوں کی سرکاری فوج بھی رہتی ہے۔

روضۂ امام رضاؑ

وسط شہر میں حضرت ضامن ثامن امام علی الرضا علیہ السلام کا روضۂ اقدس قابل دید ہے شاید اس روضہ سے عظیم تر اور شاندار تر روضہ دوسرا ہو۔ روضۂ اقدس کے دو صحن ہیں ایک صحن کہنہ۔ دوسرا صحن نو اور یہ صحن اسقدر وسیع ہیں کہ ہر ایک میں ایک وقت میں ۲۰-۲۵ ہزار آدمی بسہولت آ سکتے ہیں صحن کہنہ کے درمیان سے ایک نہر آب جاری ہے جسکے گرد متعدد حوض بنے ہوئے ہیں اور نہر کی خوبصورتی کو دوبالا کرتے ہیں صحن نو کے حجروں میں علماء و مومنین کے قبور ہیں۔ خاص روضہ اقدس جس کے اندر حضرت کی قبر مطہر ہے اصل میں خلیفہ ہارون الرشید کا مقبرہ تھا چنانچہ حضرت کی قبر اس کی قبر کے سرہانے ہے۔ ہارون الرشید کی قبر کا نشان اب نہیں ہے۔ روضۂ اقدس کے گرد متعدد رواق ہیں جن میں بڑے بڑے ہال بنے ہوئے ہیں۔ ہر جگہ سنگ مرمر و سنگ موسیٰ کا فرش ہے۔ ان میں سے ایک وسیع ہال جسمیں روز ولادت امام علیہ السلام نائب متولی باشی کا دربار ہوتا ہے بالکل شیشہ کی عمارت معلوم ہوتا ہے۔ روضۂ اقدس کا گنبد طلائی ہے غرضکہ اس روضۂ اقدس کی تعریف کما حقہٗ ناممکن ہے خصوصاً اس مختصر سے رسالہ میں اتنی گنجائش نہیں کہ صرف ایک رواق کا بھی حال لکھا جا سکے زیارت روضہ امام رضا علیہ السلام کی نسبت جناب امام محمد تقیؑ نے فرمایا کہ حج واجب کے ادا کرنے کے بعد اگر استطاعت ہو تو زیارت امام رضاؑ حج مستحب سے بہتر ہے اور یہ بھی فرمایا کہ زیارت روضۂ امام رضاؑ روضۂ امام حسینؑ سے بدیں وجہ بہتر ہے کہ وہاں سب لوگ جاتے ہیں جبکہ امام رضاؑ کی زیارت کے لیے محض مخصوص شیعہ جاتے ہیں۔

صحن نو سے ملحق محمد ابن الحسین بن عبد الصمد الحارثی العاملی مشہور بہ شیخ بہائی علیہ الرحمہ کا مزار اُن کے مکان مسکونہ میں ہے۔ اور اُسی جگہ اُن کے بھائی

شیخ عبدالصمد صاحب جامع عباسی کی قبر بھی ہے۔

مسجد گوہر شاد خانم | روضۂ اقدس سے ملحق ایک جانب ایک قدیم مسجد موسوم بہ مسجد گوہر شاد نہایت خوبصورت عمارت قابل دید ہے۔ اسکا گنبد جو نیلے رنگ کی کاشی اینٹوں کا بنا ہوا ہے بنظر ارتفاع روضہ امام کے گنبد طلائی کا ہم پلہ ہے۔ یہ مسجد گوہر شاد خانم ملکہ شاہ رخ ابن تیمور نے ۸۲۱ھ میں تعمیر کرائی تھی۔ اس مسجد کے صدری حصہ کی دیوار پر خط کوفی میں سورہائے قرآن نہایت خوبی سے تحریر ہیں اور قابل دید ہیں۔ اس مسجد میں ہر چہار جانب بڑے وسیع کمرے بنے ہوئے ہیں۔ ہر مقام پر نماز پنجگانہ کے وقت متعدد جماعتیں علمائے شیعہ کی ہوتی ہیں جن کا سلسلہ دیر تک قائم رہتا ہے۔

صحن مسجد میں ایک دوسری مسجد مشہور بہ مسجد پیرزن بلا سقف ہے جس کے ہر چہار جانب سنگی ستون نصب ہیں۔ اور اوس کے گرد آٹھ حوض آب شیریں کے نہایت خوبصورت بنے ہوئے ہیں۔ اس مسجد پیرزن کی داستان نہایت دلچسپ ہے اور وہ یہ ہے کہ اس مقام پر کسی ضعیفہ کا مکان تھا۔ شاہزادی گوہر شاد نے مسجد میں شامل کرنے کے لئے اس مکان کو لینا چاہا لیکن باوجود کثیر معاوضہ دینے کے بھی ضعیفہ راضی نہ ہوئی۔ اور عرض کیا کہ جب خود شاہزادی کو باوجود اتنی عظیم سلطنت کے خوشنودی خدا کے لئے تعمیر مسجد کا خیال ہے تو میں اس سعادت سے کیوں محروم رہوں اُسکے بعد اوس نے اوس مکان کو مسجد قرار دیدیا چنانچہ شاہزادی گوہر شاد خانم نے اپنی مسجد تعمیر کرائی اور صحن مسجد میں مسجد پیرزن کے نام سے اس مسجد کو قائم کر دیا۔ اب وہیں بھی علماء نماز جماعت پڑھاتے ہیں۔

مشہد مقدس میں شیخ محمد الحسن حر العاملی و علامۂ طبرسی علیہ الرحمہ کی قبور بھی قریب روضۂ اقدس لائق زیارت و فاتحہ ہیں۔

وقف روضۂ اقدس | تقریباً نصف صوبہ خراسان جناب امام رضاؑ کے لئے

وقف ہے جسکی آمدنی غالباً گیارہ لاکھ تومان سالانہ کی ہے۔ اسکے اصل متولی خود شاہ ایران ہوتے ہیں۔ اونکی جانب سے ایک نائب متولی معین ہوتا ہے جو روضۂ اقدس و جائداد وقفی کا نگران اعلیٰ ہے اور گورنر صوبہ خراسان کے بعد اس سے بلند مرتبہ کوئی دوسرا افسر نہیں۔ یہ افسر نائب متولی باشی کہلاتا ہے اور اسکی ماتحتی میں ہزاروں ملازم ہوتے ہیں۔ خود روضۂ اقدس کی خدمت کے لئے قبل از یں پانچہزار خدام تنخواہ دار تھے جن کو حضرت کے باورچی خانہ سے دو وقتا کھانا بھی ملتا تھا۔ اب چند سال سے اخراجات کی تخفیف کرنے کی غرض سے ان خدام کی تعداد بہت کم کر دی گئی۔ صرف بقدر ضرورت خادم ہیں جو پاسدار کہلاتے ہیں اور انکا شاہرہ صرف ۱۴۰ ریال (قران) ماہوار خشک ہے۔

کتب خانہ رضویہ | روضۂ اقدس کی عمارات میں ایک عظیم الشان کتب خانہ ہے جس میں ہزاروں نادر الوجود کتب محفوظ ہیں۔ ایران کی خصوصاً اور دنیائے اسلام کی عموماً کوئی عمدہ کتاب ایسی نہیں جو وہاں موجود نہ ہو ان کتب کی چھپی ہوئی فہرست محض دو ضخیم جلدوں میں ہے۔ اس کتب خانہ میں جناب امیر علیہ السلام کا لیف خرما پر تحریر کردہ نا مکمل کلام مجید جس کے تقریباً ۲۶ پارے ہیں اور خط کوفی میں ہے اور آخر میں جناب امیرؑ کا نام بھی تحریر ہے موجود ہے اور اس پر شیخ بہائی علیہ الرحمہ کی تصدیق ہے۔

دوسرا کلام مجید امام حسنؑ کے دست مبارک کا تحریر کردہ ہے اور خط کوفی میں ہے اور آخر میں حضرت کا نام درج ہے۔

تیسرا کلام مجید خط کوفی میں امام زین العابدین علیہ السلام کا تحریر کردہ ہے اور اسکے آخر میں حضرت کا نام درج ہے۔ یہ دونوں کلام مجید مکمل ہیں۔

اسکے علاوہ ایک کلام مجید کئی صدی قبل کا ایران کے ایک بہترین خطاط کا تحریر کردہ ہے۔

روضۂ اقدس کی ایک عمارت میں حضرت کا خزانہ ہے جسمیں بیش بہا و نادر الوجود اشیا موجود ہیں اور قابل دید ہیں۔ منجملہ اُن کے چند یہ ہیں۔ شاہ عباس صفوی کی ڈھال دتلوار۔ سٹی کے قدیم ایرانی ظروف جو چینی غوریوں سے کہیں زیادہ بہتر ہیں۔ مختلف قیروزے متعدد قسم کے طلائی ظروف جو وقتاً فوقتاً چڑھائے گئے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

وقف روضۂ اقدس کی جانب سے ایک باورچی خانہ ہے جسمیں سابق میں تو شاید ہر زائر کی تین دن تک دعوت ہوا کرتی تھی لیکن اب ہر زائر کی ایک وقت دعوت دو وقت ظہر کی جاتی ہے اور زائرین تبرکاً ضرور شرف دعوت حاصل کرتے ہیں جسکا طریقہ یہ ہے کہ خدام اپنے زائرین کے لیئے تعداد نفر کے موافق ٹکٹ (پاس) لاکر تقسیم کر دیتے ہیں یا زائر خود جاکر دفتر سے لے لیتا ہے لیکن اس میں ذرا دقت ہوتی ہے۔

وقف حضرت کی جانب سے اب شہر مشہد مقدس میں نہایت اعلیٰ پیمانے پر مدارس ہسپتال۔ یتیم خانے۔ دارالعجزہ وغیرہ جاری ہیں جن سے ہزاروں خلق خدا مستفیض ہوتی ہے۔

موجودہ حکومت نے روضۂ اقدس کے گرد کی دیگر عمارات کو مسمار کر اکے ایک گول سڑک تعمیر کرا دی ہے۔ اور شہر کی تمام سڑکیں اُس سڑک سے بالواسطہ یا بلاواسطہ آکر ملتی ہیں اسکا نتیجہ یہ ہے کہ زائرین شہر کے کسی حصہ میں ہوں۔ بغیر کسی راہبر کے روضۂ اقدس تک پہونچ جاتے ہیں۔ روضۂ اقدس کے گرد کی سڑک پر دو منزلہ مکانات تعمیر کر دیے گئے ہیں جن کے نیچے کے حصّوں میں دوکانات ہیں اور بالائی حصّوں میں چھوٹے چھوٹے مکانات نہایت عمدہ تعمیر کر دیئے گئے ہیں۔ یہ مکانات زائرین بکرایہ لیکر بآرام قیام کر سکتے ہیں اور اپنے اہل و عیال کو بھی رکھ سکتے ہیں۔

مشہد مقدس میں خدام کے یہاں قیام کرنے کا طریقہ ہنوز جاری ہے چنانچہ شیخ مہدی ہندی۔ ہندوستانی زائرین کے لیئے مشہور ہیں اور زائرین کو آرام پہونچاتے ہیں لیکن اب روضہ مطہر کی خدمت سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ ان کے علاوہ ملّا غلام حسین

صاحب تبتی بھی مشہد مقدس میں خُدامی کا کام کرتے ہیں۔ لیکن باقاعدہ خادم نہیں ہیں۔ آدمی بہت اچھے ہیں انکے علاوہ نواب سیّد منے نواب صاحب لکھنوی مرحوم بھی عرصہ تک بحیثیت خادم مشہد مقدس میں رہے اور ہندوستانی خصوصاً لکھنؤ کے زائرین کو بہت آرام پہونچاتے رہے لیکن ۲۲ر جنوری ۱۹۵۲ء کو مرحوم کا انتقال مشہد مقدس ہی میں ہو گیا۔ خداوند عالم غریق رحمت کرے۔

شہر کے اندر روضۂ حضرت شاہزادہ سلطان احمد برادر امام ہشتم موسوم بہ گنبد خشتی بھی قابل زیارت ہے۔

شہر سے تقریباً ایک فرسخ کے فاصلہ پر خواجہ ربیع ابن خثیم کا روضہ ہے۔ خواجہ ربیع جناب امیرؑ کے اصحاب خاص میں سے تھے ان کو جناب امیرؑ نے والی قزوین معیّن فرمایا تھا۔ ان کے احترام کے سلسلہ میں بیان کیا جاتا ہے کہ جناب امام رضاؑ نے فرمایا تھا کہ طوس آنے میں آنحضرت کو جو چیز محرک ہوئی تھی وہ یہ تھی کہ یہاں آکر خواجہ ربیع کی زیارت کا موقع ملے گا۔

مشہد مقدس سے تقریباً ۸ میل کے فاصلہ پر خواجہ ابوالصلت ہروی صحابی امام ہشتم کا روضہ ہے۔ یہ ایسے صحابی تھے جو حضرت کے آخر وقت تک اُن کے ہمراہ رہے۔ اُن سے حضرت نے اپنی موت کی حالت اور مقام دفن و قبر کے مفصّل حالات بطور راز کے بتلا دیئے تھے۔

چنانچہ جب خلیفہ مامون الرشید قبر کھودنے کی تمام کوششوں میں ناکام ہوا تو صحابی مذکور نے خلیفہ کو بتلایا کہ اپنی قبر کے متعلق حضرت خود فرما گئے ہیں کہ میری قبر ہارون الرشید کے سرہانے ہے اور تھوڑی سی مٹّی ہٹانے کے بعد ظاہر ہو جائے گی۔

چنانچہ اسی جگہ قبر کھودی گئی تب قبر نمودار ہوا اور حضرت وہیں دفن کیئے گئے۔

شہر کے ایک حصہ میں نادر شاہ کا مقبرہ بھی قابل دید ہے نیز شہر سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر ابوالقاسم فردوسی مشہور ایرانی شاعر کا مقبرہ ہے۔

مشہد مقدس کی زیارت سے فارغ ہوکر بذریعہ موٹر یا لاری خانقین ریلوے اسٹیشن (جو حد و عراق و ایران کی سرحد پر واقع ہے) یا براہ راست شہر بغداد کے لیئے روانہ ہوجانا چاہیئے۔ مشہد مقدس سے خانقین تک حسب ذیل مقامات پر ہوکر اکثر گذرنا پڑتا ہے۔

۱۔ **شریف آباد**۔ یہاں پہاڑ کے اوپر ایک مقام ہے جہاں سے کہ قبہ امام رضا علیہ السلام و گنبد سبز مسجد گوہر شاد خانم نظر آتا ہے۔ اور لوگ آخری زیارت یہاں سے بھی کرلیتے ہیں۔ شریف آباد وہ آباد مقام ہے جہاں سے کہ زاہدان و طہران و ہرات و مشہد مقدس کے لئے سڑکیں گئی ہیں۔

۲۔ **قدمگاہ**۔ شریف آباد سے تقریباً دو گھنٹہ میں موٹر یہاں پہونچتی ہے۔ یہاں امام رضاؑ کی تشریف آوری کی یادگار میں، ایک زیارت گاہ بنی ہوئی ہے۔ یہ مقام دِ یہ سُرخ میں ہے مشہور ہے کہ جب مقام طوس خلیفہ مامون الرشید کے پاس جاتے ہوئے امام رضاؑ اس مقام پر پہونچے تو اہل قریہ نے جو ندہباً گبر تھے معجزہ کی خواہش کی چنانچہ حضرت نے زمین پر پیر مارا جس سے ایک چشمہ جاری ہوا اور حضرت نے اس سے وضو فرمایا۔ وہ چشمہ اب تک جاری ہے حضرت نے ایک پتھر پر نماز پڑھی اور پیر حضرت کے پیر کا نشان بن گیا جو ہنوز دیوار میں نصب ہے۔ یہ معجزات دیکھ کر وہ گبر مسلمان ہوگئے

اسی کے قریب مقام سنا باد میں ایک پہاڑ ہے۔ وہاں پہونچکر حضرت اوس پہاڑ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ اوسوقت سے وہ پہاڑ ایسا نرم ہوگیا ہے کہ اوس کے ظروف بنتے ہیں۔ مثل ہونگ دیگ وغیرہ کے اور اُن میں برکت ہوتی ہے۔

۳۔ **نیشاپور**۔ یہ ایک قدیم شہر ہے اسکا اصل نام نیک کار شاپور تھا طوس کے سفر میں امام رضاؑ اس شہر سے گذرے تھے اور مشہور حدیث ارشاد فرمائی تھی جسے ہزاروں علماء نے اوسوقت تحریر کیا تھا۔ یہاں فیروزہ کی مشہور کان ہے۔

اس سے دو میل کے فاصلہ پر امام زادہ سید محمد فرزند امام زین العابدینؑ کا روضہ ہے جسمیں امام زادہ ابراہیم فرزند امام موسیٰ کاظم کی بھی قبر ہے اور اس روضہ کے وسیع باغ میں عمر خیام کی قبر بھی ہے۔ اسی نیشاپور کے قریب مولانا روم کا مقبرہ تھوڑے فاصلہ پر ہے۔

۴۔ **صدخر** یہ بھی ایک تاریخی مقام ہے۔ اسکی آبادی کے باہر ایک بلند مینار زمانۂ قدیم سے تعمیر ہے جو بہت دور سے نظر آتا ہے۔ مشہور ہے کہ ایک مرتبہ ناصر الدین شاہ قاچار ملک کا دورہ کرتے ہوئے ایک مقام پر پہونچے چاء و ناشتہ کا وقت قریب تھا حکم دیا کہ نیشاپور کے قریب جو رفیع مینار ہے وہ قریب معلوم ہوتا ہے اور دکھائی دیتا ہے اوس کے نیچے چاء نوش کریں گے۔ لیکن فاصلہ بہت تھا اس لیئے وہاں پہونچنے میں تاخیر ہوگئی لہٰذا شاہ نے بجائے چاء نوشی کے کھانا تناول فرمایا۔ اور مسافرین کو دھوکے سے بچنے کے لیئے مینار مذکور کا نصف حصہ گروادیا۔ بقیہ حصہ اب موجود ہے۔ اسکے بعد شاہ دوسرے مقام کے لیئے روانہ ہوگئے۔

اہالیان موضع صدخر کو خیال ہوا کہ اگر یہ مینار ہمارے موضع کے اندر ہوتا تو بادشاہ ضرور یہاں تشریف لاتے لہٰذا اس مینار کو موضع کے اندر لانا چاہیئے۔ چنانچہ آپس کے مشورے کے موافق ایک صد گدھے جمع کرکے مینار کے پاس لائے گئے اور ایک مضبوط رسہ مینار میں باندھکر اوسے کھینچنے اور اندرون آبادی لانے کی ناکام کوشش کی گئی اوسوقت سے یہ آبادی صدخر کے نام سے مشہور ہوگئی۔

۵۔ **عباس آباد**۔ یہ بستی غالباً شاہ عباس صفوی کی آباد کردہ ہے یہاں سبز و سیاہی مائل پتھر کی تسبیح عمدہ ہوتی ہے۔

۶۔ **سبزوار**۔ نہایت قدیم شہر ہے جسمیں قدیم عمارات مساجد و مقبرے و قدیم قلعہ قابل دید ہیں۔ اسی شہر میں امام زادے حسین اصغر پسر امام زین العابدین علیہ السلام کا مقبرہ ہے نیز امام زادہ یحییٰ عترت امام موسیٰ کاظمؑ کا مزار ہے چونکہ میرے سفر

ایران وعراق میں حکیم سید محمد قاسم صاحب مالک دواخانہ معدن الادویہ لکھنؤ میرے ہمسفر تھے اور امام زادہ حسین اصغر اُن کے جد اعلیٰ ہیں لہذا ہم لوگوں نے دیر تک اس روضۂ میں قیام کیا سبزوار میں مولانا سید محمد مہدی صاحب قبلہ مجتہد ابن سید ابراہیم مرحوم امام مسجد سبزوار ایک قابل قدر بزرگ تھے۔

۷ دورزن۔ ۸۔ عباس آباد۔ ۹۔ نصرت آباد۔ ۱۰ شاہرود اسکے قریب مقام بسطام میں شاہزادہ سید محمد کا مزار ہے (۱۱) دامغان یا دامغان میں روضہ سید جعفر فرزند امام زین العابدینؑ کا ہے اور اسی روضہ میں سید محمد فرزند امام موسیٰ کاظمؑ کا مزار بھی ہے۔ دوسرا روضہ سید نور اللہ یا نورالدین فرزند امام ہفتم کا ہے سرراہ سید علی فرزند امام ہفتم کا روضہ بھی ہے۔

۱۲۔ چار اہوان۔ یہاں امام رضاؑ نے دوران سفر میں ایک ہرنی کو اوسکے شکاری سے آزاد کرایا تھا اوسوقت سے یہاں ہرن کا شکار نہیں ہوتا۔ حالانکہ سیکڑوں ہرن ہر جگہ دکھلائی دیتے ہیں۔

۱۳۔ قلعۂ فیروز شاہ۔ (۱۴) دریائے اب مزدود پل مزدود۔

۱۵۔ فیروز کوہ۔ یہ مقام رضا شاہ کی ذاتی ملکیت ہے۔ جہاں اُنھوں نے اپنے لیئے ایک چھوٹا سا مکان تعمیر کرایا ہے۔ اور اوسی کے بیرونی حصہ میں پولیس وغیرہ کے دفاتر ہیں۔

۱۶۔ شہر قم۔ ایک قدیم شہر ہے اور زیارت کا ایک خاص مقام ہے۔ مذہبی حیثیت سے مشہد مقدس کے بعد ملک ایران میں دوسرا مقام ہے سیدہ جلیلہ حضرت ستی فاطمہ بنت امام موسیٰ کاظمؑ کا روضۂ اقدس ہے۔ یہ معظمہ اپنے برادر امام رضاؑ سے ملنے کے لیئے خراسان جاتے ہوئے شہر قم سے گذریں اور اسی مقام پر خبر انتقال امام ہشتم سُن کر انتقال فرمایا۔ یہ روضہ نہایت شاندار اور قابل دید و زیارت ہے۔ اسکے علاوہ اس شہر میں حسب ذیل امام زادگان کے قبور کی زیارت بھی

ہوسکتی ہے۔

(۱) علی بن امام جعفر صادقؑ (۲) حمزہ بن امام موسیٰ کاظمؑ
(۳) موسیٰ مبرقع بن امام محمد تقیؑ

اسکے علاوہ حسب ذیل علمائے اعلام کے قبور بھی شہر قم کے قبرستان میں ہیں

(۱) ابوجریر ذکریا ابن ادریس۔ اُنھوں نے چند ائمہ کی خدمت کی ہے اور حضرت امام جعفر صادق وامام موسیٰ کاظم وامام رضا علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں۔

(۲) ذکریا ابن ادم ابن عبداللہ سعد اشعری قمی۔ اُنھوں نے چند ائمہ کی خدمت کی ہے یہ امام رضاؑ کے خاص اصحاب میں تھے اور سفر مکہ معظمہ میں حضرت کے ہم کجاوہ تھے۔ حدیث "المامون علی الدین والدنیا" انھیں کے شان میں ہے۔

(۳) علی ابن بابویہ قمی صدوق اوّل۔ یہ وہ بزرگ ہیں جن کے لیئے جناب امام حسن عسکریؑ نے اپنے خط میں شیخی ومعتمدی کے الفاظ تحریر فرمائے تھے۔ انکی قبر پر عظیم قبہ موجود ہے اور قبۂ شیخ صدوق کے نام سے مشہور ہے۔

(۴) محمد بن تولویہ قمی۔ یہ بزرگ پدر شیخ ابوالقاسم جعفر بن تولویہ استاد شیخ مفیدؒ کے ہیں جنکی قبر کاظمین میں ہے۔

(۵) مرزا ابوالقاسم معروف بہ محقق قمی صاحب قوانین الاصول۔

(۶) علی ابن ابراہیم صاحب تفسیر۔

(۷) ابن ادریس صحابی امام عصرؑ تھے۔

(۸) ابی الحسن الہادی صحابی امام رضاؑ تھے۔

علوم دینیہ کے لحاظ سے اگرچہ قم نجف اشرف کے مقابلہ میں قدیم تر معلوم ہوتا ہے لیکن فی زمانہ نجف اشرف کے بعد شیعوں کے لیئے بہترین دار العلم ہے۔ چنانچہ حضرت معصومہ قم کے روضۂ اقدس میں متعدد وسیع عمارات کا سلسلہ ہے جس میں سیکڑوں طلباء دین کا قیام رہتا ہے۔ اور ہر طالبعلم کے اخراجات کی کفالت مدرسہ کی جانب سے

ہوتی ہے۔ اور ایک ایک کتاب کا درس متعدد مقامات پر ہوتا ہے طلبا، کو اختیار ہے کہ جس مدرس سے چاہیں درس حاصل کریں۔ اس طرح پر متعدد مدارس موجود ہیں اور سیکڑوں طلبا، ایک وقت میں از ابتدا تا انتہا درجات کی تعلیم حاصل کرتے ہیں ۵-۴ سال قبل تک جناب علامہ شیخ عبد الکریم قمی مرحوم جو اعلم علماء شیعہ کیں سے تھے ان تمام مدارس کے منتظم اعلیٰ تھے اب اُن کے انتقال کے بعد معلوم نہیں یہ ذمہ داری کس کے ہاتھوں میں ہے۔

(۱۷) **شہزادہ عبد العظیم** - یہ آبادی خاص مقام رے میں واقع ہے اور طہران سے محض چند میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں شاہزادہ عبد العظیم بن عبد اللہ الحسنی کا روضہ منور ہے جو جناب امام حسن مجتبیٰ کی چوتھی پشت میں تھے۔ نہایت صاحب فضیلت بزرگ تھے۔ انھوں نے جناب امام علی نقی علیہ السلام سے اپنے عقاید مذہبی بیان کئے تھے جنکی تصدیق حضرت نے ان الفاظ میں کی تھی۔ یا ابا القاسم ھٰذا واللہ دین اللہ الذی ارتضاہ لعبادہ فاثبت علیہ ثبتک اللہ بالقول الثابت فی الحیٰوۃ الدنیا والآخرۃ۔ اب یہ آبادی انھیں کے نام نامی سے موسوم ومشہور ہے۔

انھیں کی قبر مبارک کے پاس امام زادہ حمزہ ابن امام موسیٰ کاظم ؑ کی قبر ہے۔

روضۂ امام زادہ حمزہ ابن امام موسیٰ کاظم ؑ کے صحن کے اندر علامہ حسین بن علی خزاعی صاحب تفسیر معروف کی قبر ہے۔ آبادی سے چار میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑ پر ایک قبۂ مسجد کا اور دوسرا مقام غیبت جناب شہر بانو کا بنا ہوا ہے اور لوگ بکثرت زیارت کو جایا کرتے ہیں۔

اسی آبادی کے قریب شیخ صدوق معروف بہ ابن بابویہ کی قبر لائق زیارت ہے۔

شہر طہران ۱۸ - طہران دار السلطنت ملک ایران۔ اسکی خوبیاں کیا بیان کی جائیں۔ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ ایران کے تجدد کی رو یہیں سے شروع ہو کر تمام ملک ایران میں پہونچتی ہے۔ سابق بادشاہ رضا شاہ

نے شاہی عمارات کی ترمیم وتنسیخ کر کے سرکاری دفاتر قائم کر دئیے ہیں۔ اور خود شہر سے چند میل کے فاصلہ پر شمرانات کی پہاڑیوں کے درمیان میں ایک سادہ عمارت اپنے قیام کے لئے بنائی ہے۔ اور ان پہاڑیوں کو ایسا خوشنما سبزہ زار بنا دیا ہے کہ واقعی باغ جنت کا ایک قطعہ معلوم ہوتا ہے شاہی محل سرا سے وادی طہران تک عمدہ سڑک نہایت چوڑی تیار کرائی ہے جس پر ہر وقت موٹریں اور لاریاں چلتی ہیں اور غالبا ۳ ریال ۴ کرایہ پر ہر مسافر کو لیجاتی ہیں۔ اسی سڑک کی ایک جانب ہر ملک کے قونصل خانے سرکاری جیل اور اقوام شاہی کے قیام کے مکانات وغیرہ ہیں۔

مشہد مقدس سے جتنی سواریاں عراق جاتی ہیں ان سب کو طہران سے گذرنا لازمی ہے اور پاسپورٹ پر ویزا کرانا ضروری ہے۔ بغیر ویزا کوئی شخص حدود شہر سے باہر نہیں جا سکتا۔

(۱۸) طہران سے روانہ ہو کر ہمدان جانا ہو گا۔ یہ بھی ایک مشہور شہر ہے جہاں چند امام زادوں کے مقبرے ہیں۔

(۱۹) اسکے بعد سرخ وندین ملے گا۔ یہاں طرز جدید کے ہوٹل وغیرہ بہت ہیں۔

(۲۰) اسکے بعد کرمان شاہ پہونچیں گے۔ یہ ایک قدیم اور مشہور شہر ایران کا ہے اور کردستان کا صدر مقام ہے۔ لیکن واضح رہے کہ کرمانی دانوں کی تسبیحیں جو زمانہ قدیم سے مشہور ہیں وہ یہاں نہیں بنتیں بلکہ کرمان ایک دوسرا مقام ہے جہاں بنتی ہیں اور مشکل سے دستیاب ہوتی ہیں۔

یہاں کے باشندوں میں عام رواج یہ ہے کہ خواہ پرانے فیشن کا آدمی ہو یا جدید فیشن کا۔ ہر ایک کے ہاتھ میں ایک کنٹھا زہر مہرہ یا کسی اور دانہ کا ضرور ہو گا جس سے وہ برابر شغل کیا کرتا ہے۔ اور اُس کے دانے گھماتا رہتا ہے حالانکہ بظاہر کوئی وظیفہ نہیں پڑھتا۔

شہر میں بڑی بڑی مساجد وعمارات قدیم موجود ہیں۔ شہر سے ۸-۹ میل کے

فاصلہ پر دامن کوہ میں ایک قابل دید تاریخی مقام ہے جسے طاقستان یا طاق بستان کہتے ہیں۔ یہ مقام خسرو پرویز ساسانی بادشاہ کی یادگار ہے جسکی معشوقہ شیریں تھی۔ یہاں پہاڑ کاٹ کر نہایت رفیع محراب زمانہ قدیم میں تیار کی گئی ہے جس کے ایک دیوار میں بادشاہ وقت خسرو پرویز کی گھوڑے سوار تصویر تراشی گئی ہے اور دوسری دیوار میں بادشاہ کے شکار کرنے کا منظر دکھلایا گیا ہے یعنی بادشاہ تمام فوج کے ہمراہ جس میں پیدل گھوڑے سوار، شتر سوار اور ہاتھی سوار شامل ہیں۔ ہرنوں کا شکار کر رہا ہے تیسری دیوار میں دربار شاہی کا نقشہ تراشا گیا ہے۔ ان سب تصاویر کا ساز و سامان اور لباس اس خوبی سے تراشا گیا ہے کہ شاید موم کی تصاویر بھی اس سے زیادہ خوبصورت و نفیس نہ بن سکیں۔ یہ تصاویر یونانی صنعت کا بہترین نمونہ ہیں۔

اس تاریخی مقام کے معائنہ کے لیئے یورپ و امریکہ کے ماہرین فن اکثر کرمان شاہ آیا کرتے ہیں۔ اور فوٹو لیا کرتے ہیں۔

محراب کے اوپر پہاڑ کی چوٹی بہت بلند ہے۔ اوس کے قریب تک پہونچنے کے لیئے محراب کے بغل میں پہاڑ تراش کر زینہ بنایا گیا ہے اور اوپر کنگرے بنے ہوئے ہیں جہاں سے دور تک کی سیر ہوتی ہے۔ اسی جگہ پہاڑ کے ایک چشمہ سے ایک نہر جاری کی گئی ہے جو فرہاد کی بنائی ہوئی مشہور ہے اس نہر کا پانی اُن خوبصورت متعدد حوضوں میں جمع ہوتا ہے جو اس غرض سے تعمیر کیئے گئے ہیں اسی کے قریب ایک غیر معمولی وسعت کا ایک تومند بہت قدیم و سایہ دار درخت ہے جہاں سیاحان قیام کرتے ہیں اور مناظر قدرت کی سیر کرتے ہیں۔

اسی پہاڑ کے ایک جانب ایک امام زادے کی قبر ایک روضہ میں بنی ہوئی ہے کرمان شاہ سے خانقین جاتے ہوئے راستہ میں شاہ آباد ایک جدید آبادی رضا شاہ کی آباد کی ہوئی ہے جس میں جدید قسم کے عمارات تعمیر کیے گئے ہیں نہایت پرفضا مقام ہے۔

اُس سے آگے بڑھ کر سرِ راہ میں کوہ شیریں و فرہاد پڑتا ہے جو ایک تاریخی مقام ہے اور جہاں کا قصہ شیریں و فرہاد مشہور زمانہ ہے۔

اوس سے آگے جا کر ملک ایران کا آخری مشہور شہر قصر شیریں ملتا ہے یہ بھی ایک قابل دید شہر ہے۔

اس سے آگے خانقین کی آبادی ملتی ہے اسی آبادی کے باہر ریلوے اسٹیشن ہے شہر خانقین ملک عراق کا پہلا شہر ہے۔ خانقین سے بذریعہ ریل بغداد جانا ہوتا ہے بغداد سے حاجی کو اختیار ہے کہ بصرہ و شام و بیت المقدس کے راستوں میں سے جو راستہ چاہے حجاز جانیکا اختیار کرے۔ جیسا کہ سابق میں مفصّل طور پر بیان کیا گیا ہے۔

ملک ایران میں بمقام شوش دانیال نبی کی قبر ہے اور شوشتر سے دو فرسخ کے فاصلہ پر جناب شعیب پیغمبر کی قبر ہے۔ اگر ممکن ہو تو اُنکی زیارت بھی کرنا چاہیئے۔

اور شیراز میں امام زادہ احمد معروف بہ شاہ چراغ اولاد امام موسیٰ کاظمؑ کی قبر بھی لائق زیارت ہے۔

طہران سے روانگی میں اگر ہمدان کا راستہ نہ اختیار کرے تو دوسرا راستہ شاہ عبدالعظیم کی طرف سے قم ہو کر عراق عرب کو گیا ہے جو جنگل ہے اوسکا کرایہ بھی زائد ہے اور سواری مشکل سے ملتی ہے لیکن طہران سے صرف قم تک روزانہ لاریاں آتی جاتی ہیں مگر اس راستہ میں قم کی زیارت بآسانی ہو جاتی ہے اگر یہ راستہ بھی نہ اختیار کیا جائے بلکہ ذریعۂ ریل عراق جانا چاہے تو ریل ہی کے ذریعہ سے ابادان ہوتا ہوا بصرہ چلا جائے اور وہاں سے ذریعہ موٹر کویت ہوتے ہوئے مدینہ منورہ چلا جائے۔

ساتواں راستہ ذریعہ ہوائی جہاز

ہندوستان و پاکستان دونوں ممالک میں اب یہ طریقہ جاری ہوگیا ہے کہ زمانۂ حج میں حجّاج کے لیے بمبئی و کراچی سے ہوائی جہاز معین تاریخوں میں جدّہ جاتے ہیں اور اُن میں جانے اور واپسی دونوں کا انتظام ہوتا ہے لہٰذا مستطیع حضرات پہلے سے اپنی جگہ محفوظ کرا کے سفر کرسکتے ہیں لیکن شیعوں میں مقام میقات یا محاذ میقات پر احرام باندھنے کے مسئلہ میں بڑی نزاکت ہے لہٰذا حجاج کو چاہیئے کہ اتنا قبل جدّہ پہونچ جائیں کہ پہلے ذریعۂ موٹر مدینہ منوّرہ کی زیارات کرسکیں اور واپسی میں بمقام میقات ذوالحلیفہ مسجد شجرہ سے احرام باندھیں تاکہ اعمال حج کی صحت میں کوئی شبہ نہ رہے اور اگر اتنے قبل جدّہ نہ پہونچ سکیں تو احرام باندھنے کے مسئلہ کو اپنے مجتہد سے دریافت کرلیں اور اس پر عمل کریں اس لیئے کہ جب دریائی جہاز پر محاذ میقات پر احرام باندھنے میں اختلاف ہے جیسا کہ صفحات سابق میں ذکر کیا گیا ہے، تو ہوائی جہاز پر تو محاذ میقات میں احرام باندھنا بوجہ تیزی رفتار کے ممکن ہی نہیں معلوم ہوتا۔ بعض مجتہدین جدّہ پہونچ کر احرام باندھنا جائز و بہتر قرار دیتے ہیں لیکن دوسرے علما کو شاید اختلاف ہو اسلیئے اپنے مجتہد کی رائے لے لینا بہرحال بہتر و مناسب ہے۔

غلط نامہ سورہائے قرآن مجید

صفحہ ۶۵ ـ الف

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۵	۳	مستقیم	مُسْتَقِيمٍ	۷۸	۲	اَلَّا	اِلَّا
۶۶	۳	يَسْعىٰ	يَسْعىٰ	۷۸	۶	اَنْشَاكُمْ	اَنْشَاَكُمْ
۶۶	۱۲	نُخَيْلٍ	نَخِيْلٍ	۸۰	۱۵	افَلَا	اَفَلَا
۶۷	۱۵	يَخْصِمُوْنَ	يَخِصِّمُوْنَ	۸۱	۵	سَلْسِلَا	سَلٰسِلَا
۶۸	۶	رَبِّ	رَّبِّ	۸۱	۱۱	نوَقٰهُمُ اللّٰهُ	فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ
۶۸	۱۰	تُوعِدُوْن	تُوْعَدُوْن	۸۲	۸	اَثِمًا اَوْ	اٰثِمًا اَوْ
۶۸	۱۸	يَحِقَّ	يَحِقَّ	۸۲	۱۷	وَالْكِتٰبَ	وَالْكِتٰبِ
۶۹	۶	تَوَلُّهُمْ	تَوَلُّهُمْ	۸۳	۲	عِنْدَنَا	عِنْدِنَا
۷۱	۱۷	الاحسان	اَلْاِحْسَانِ	۸۳	۱۱	فرعون	فِرْعَوْنَ
۷۲	۱۳	اليمنه	الْمَيْمَنَةِ	۸۳	۱۳	عَلَى اللّٰه	عَلَى اللّٰهِ
۷۲	۱۵	مِنَ الاولين	مِنَ الْاَوَّلِيْنَ	۸۴	۳	مُنْظِرِيْنَ	مُنْظَرِيْنَ
۷۳	۱	مُعِيْنٍ لَّا	مَعِيْنٍ لَّا	۸۵	۱	يَلْبَثُوْنَ	يَلْبَثُوْنَ
				۸۵	۸	وَلَيَالٍ	وَلَيَالٍ
۷۵	۵	نَنْزُلٌ	نُزُلٌ	۸۶	۱	وَتُحِبُّوْنَ	وَتُحِبُّوْنَ
۷۶	۱۲	ثُمَّ ارجع	ثُمَّ ارْجِعِ	۸۶	۶	رَبَّكَ	رَبِّكَ
۷۷	۱۳	فامشو	فَامْشُوْا	۸۶	۱۳	حُصُوْنُهُمْ	حُصُوْنُهُمْ

بسلسلہ صفحہ ۶۵ الف

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۷	۷	وَالْمَسٰکِیْنَ وَابْنِ السَّبِیْلِ	وَالْمَسٰکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ
۸۷	۱۰	اُخْرِجُوْ	اُخْرِجُوْ
۸۸	۱۴	خَالِدِیْنَ	خَالِدِیْنِ
۸۹	۱۱	قُمِ الَّیْلَ	قُمِ الَّیْلَ
۹۰	۱۷	اَجْرًا	اَجْرًا
۹۱	۲	اِذَا جَآکَ	اِذَا جَآءَکَ
۹۱	۵	کَانُوْ	کَانُوْ
۹۲	۱۰	غُثَآءً	غُثَآءً
۹۳	۲	مَنْ زَکّٰھَا	مَنْ زَکّٰھَا
۹۴	۱۰	کُرْسِیُّہٗ	کُرْسِیُّہٗ

سورۃ یٰسٓ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وھی ثلث وثمانون آیۃ

یٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ۝ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ عَلٰی
صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ۝ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا
اُنْذِرَ اٰبَآؤُھُمْ فَھُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰی
اَکْثَرِھِمْ فَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِھِمْ اَغْلٰلًا
فَھِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَھُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ
سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۝
وَسَوَآءٌ عَلَیْھِمْ ءَاَنْذَرْتَھُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝
اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّکْرَ وَخَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ فَبَشِّرْہُ
بِمَغْفِرَۃٍ وَّاَجْرٍ کَرِیْمٍ ۝ اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی وَنَکْتُبُ مَا
قَدَّمُوْا وَاٰثَارَھُمْ وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰہُ فِیْٓ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ۝
وَاضْرِبْ لَھُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْیَۃِ اِذْ جَآءَھَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝
اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَیْھِمُ اثْنَیْنِ فَکَذَّبُوْھُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ
فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَیْکُمْ مُّرْسَلُوْنَ ۝ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا
وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَکْذِبُوْنَ ۝
قَالُوْا رَبُّنَا یَعْلَمُ اِنَّآ اِلَیْکُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ۝ وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا
الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۝ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَیَّرْنَا بِکُمْ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَھُوْا

لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ قَالُوا طَائِرُكُمْ
مَعَكُمْ أَئِنْ ذُكِّرْتُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُونَ ۝ وَجَاءَ
مِنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَىٰ قَالَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ
اتَّبِعُوا مَنْ لَا يَسْأَلُكُمْ أَجْرًا وَهُمْ مُهْتَدُونَ ۝ وَمَا لِيَ
لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ ءَأَتَّخِذُ مِنْ دُونِهِ
آلِهَةً إِنْ يُرِدْنِ الرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَا تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا
وَلَا يُنْقِذُونِ ۝ إِنِّي إِذًا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ إِنِّي آمَنْتُ بِرَبِّكُمْ
فَاسْمَعُونِ ۝ قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ
بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ۝ وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَىٰ
قَوْمِهِ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ جُنْدٍ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِينَ ۝
إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ ۝ يَا حَسْرَةً
عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ أَلَمْ
يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ
لَا يَرْجِعُونَ ۝ وَإِنْ كُلٌّ لَمَّا جَمِيعٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ ۝ وَ
آيَةٌ لَهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا
فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ۝ وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ
وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ۝ لِيَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ
أَيْدِيهِمْ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ۝ سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ

كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ۝
وَآيَةٌ لَهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُمْ مُظْلِمُونَ ۝
وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝
وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ۝ لَا الشَّمْسُ
يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي
فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۝ وَآيَةٌ لَهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ
الْمَشْحُونِ ۝ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِنْ مِثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ ۝ وَإِنْ نَشَأْ
نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُونَ ۝ إِلَّا رَحْمَةً مِنَّا وَمَتَاعًا
إِلَىٰ حِينٍ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ
إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ
اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَنْ لَوْ يَشَاءُ
اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ وَيَقُولُونَ
مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ مَا يَنْظُرُونَ إِلَّا
صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ۝ فَلَا
يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ۝ وَنُفِخَ فِي
الصُّورِ فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ ۝ قَالُوا
يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ

وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ۝ إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً
فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ۝ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ
شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ إِنَّ أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ
الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فٰكِهُونَ ۝ هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلٰلٍ عَلَى
الْأَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔونَ ۝ لَهُمْ فِيهَا فٰكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا
يَدَّعُونَ ۝ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيمٍ ۝ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ
أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ۝ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يٰبَنِيٓ اٰدَمَ أَنْ
لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝ وَّأَنِ اعْبُدُونِي
هٰذَا صِرٰطٌ مُّسْتَقِيمٌ ۝ وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا
أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ۝ هٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝
اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰى
أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا
يَكْسِبُونَ ۝ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰى أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ
فَأَنّٰى يُبْصِرُونَ ۝ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ
فَمَا اسْتَطٰعُوا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُونَ ۝ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ
فِي الْخَلْقِ ۚ أَفَلَا يَعْقِلُونَ ۝ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي
لَهُ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِينٌ ۝ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ
حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِينَ ۝ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا

لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَآ أَنْعٰمًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُونَ ۝
وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ ۝
وَلَهُمْ فِيهَا مَنٰفِعُ وَمَشَارِبُ ۚ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ۝ وَاتَّخَذُوا
مِنْ دُونِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُونَ ۝ لَا يَسْتَطِيعُونَ
نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُونَ ۝ فَلَا يَحْزُنْكَ
قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝ أَوَلَمْ
يَرَ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ
مُّبِينٌ ۝ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهُ ۖ قَالَ مَنْ
يُّحْيِ الْعِظٰمَ وَهِيَ رَمِيمٌ ۝ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِيٓ أَنْشَأَهَآ
أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ۝ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ
مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَآ أَنْتُمْ مِّنْهُ تُوقِدُونَ ۝
أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰى أَنْ
يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۚ بَلٰى ۚ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيمُ ۝ إِنَّمَآ أَمْرُهُ
إِذَآ أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَّقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝ فَسُبْحٰنَ الَّذِي
بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ — وَهِيَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُونَ اٰيَةً

اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ

الْبَيَانَ ۝ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ
يَسْجُدَانِ ۝ وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ۝ أَلَّا تَطْغَوْا
فِي الْمِيزَانِ ۝ وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ۝
وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ۝ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ
الْأَكْمَامِ ۝ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝ فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ
كَالْفَخَّارِ ۝ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ۝
بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ يَخْرُجُ
مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝
وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ
رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝
يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ۝
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَ الثَّقَلَانِ ۝
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ
إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝
يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِنْ نَارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ ۝ فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فَإِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً
كَالدِّهَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُسْأَلُ عَنْ
ذَنْبِهِ إِنْسٌ وَلَا جَانٌّ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ يُعْرَفُ
الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ۝ فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ
يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝
وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝
ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فِيهِمَا عَيْنَانِ
تَجْرِيَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ
زَوْجَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ
بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ
إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ كَأَنَّهُنَّ
الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ هَلْ جَزَاءُ
الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ وَمِنْ
دُونِهِمَا جَنَّتَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ مُدْهَامَّتَانِ ۝

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ○ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ○ فَبِاَیِّ
اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ○ فِیْهِمَا فَاکِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ○
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ○ فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ حِسَانٌ ○ فَبِاَیِّ
اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ○ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ○ فَبِاَیِّ
اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ○ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ○
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ○ مُتَّکِئِیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّ
عَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ○ تَبٰرَکَ اسْمُ
رَبِّکَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ○

سورة الواقعة بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وهی ستّ وتسعون اٰیة ۹۶

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ○ لَیْسَ لِوَقْعَتِهَا کَاذِبَةٌ ○ خَافِضَةٌ
رَّافِعَةٌ ○ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ○ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ○
فَکَانَتْ هَبَآءً مُّنْبَثًّا ○ وَّکُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ○ فَاَصْحٰبُ
الْمَیْمَنَةِ ○ مَآ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ○ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ○ مَآ اَصْحٰبُ
الْمَشْئَمَةِ ○ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ○ اُولٰٓئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ ○
فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ○ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ○ وَقَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ○
عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ○ مُّتَّکِئِیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ ○ یَطُوْفُ
عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ○ بِاَکْوَابٍ وَّاَبَارِیْقَ ○ وَ

کَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ○ لَّا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ ○ وَ
فَاکِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ○ وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ○ وَحُوْرٌ
عِیْنٌ ○ کَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَکْنُوْنِ ○ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ
یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِیْمًا ○ اِلَّا قِیْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ○
وَاَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ○ فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ○
وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ○ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ○ وَّمَآءٍ مَّسْکُوْبٍ ○ وَّ
فَاکِهَةٍ کَثِیْرَةٍ ○ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ○ وَّفُرُشٍ
مَّرْفُوْعَةٍ ○ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ○ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْکَارًا ○
عُرُبًا اَتْرَابًا ○ لِّاَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ○ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ○ وَ
ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ○ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ○
فِیْ سَمُوْمٍ وَّحَمِیْمٍ ○ وَّظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ ○ لَّا بَارِدٍ وَّلَا کَرِیْمٍ ○
اِنَّهُمْ کَانُوْا قَبْلَ ذٰلِکَ مُتْرَفِیْنَ ○ وَکَانُوْا یُصِرُّوْنَ عَلَی
الْحِنْثِ الْعَظِیْمِ ○ وَکَانُوْا یَقُوْلُوْنَ ○ اَئِذَا مِتْنَا وَکُنَّا تُرَابًا
وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ○ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ○ قُلْ
اِنَّ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ ○ لَمَجْمُوْعُوْنَ ○ اِلٰی مِیْقَاتِ یَوْمٍ
مَّعْلُوْمٍ ○ ثُمَّ اِنَّکُمْ اَیُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُکَذِّبُوْنَ ○ لَاٰکِلُوْنَ
مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ○ فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ○ فَشٰرِبُوْنَ
عَلَیْهِ مِنَ الْحَمِیْمِ ○ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِیْمِ ○ هٰذَا نُزُلُهُمْ

يَوْمَ الدِّينِ ۝ نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ۝ أَفَرَأَيْتُمْ
مَا تُمْنُونَ ۝ ءَأَنْتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ۝
نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ۝ عَلَىٰ
أَنْ نُبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝
وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ۝ أَفَرَأَيْتُمْ
مَا تَحْرُثُونَ ۝ ءَأَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ۝
لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ۝ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ۝
بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ۝ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ۝
ءَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ ۝ لَوْ
نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ۝ أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ
الَّتِي تُورُونَ ۝ ءَأَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ ۝
نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِلْمُقْوِينَ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ
الْعَظِيمِ ۝ فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ۝ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَوْ
تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ۝ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ۝ فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ ۝
لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ۝ تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝
أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَنْتُمْ مُدْهِنُونَ ۝ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ
أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ۝ فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ۝ وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ
تَنْظُرُونَ ۝ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلَٰكِنْ لَا تُبْصِرُونَ ۝

فَلَوْلَا إِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ۝ تَرْجِعُونَهَا إِنْ كُنْتُمْ
صَادِقِينَ ۝ فَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۝ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ
وَجَنَّتُ نَعِيمٍ ۝ وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ فَسَلَامٌ
لَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ ۝
فَنُزُلٌ مِنْ حَمِيمٍ ۝ وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ ۝ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ ۝
فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۝

سُورَةُ الْجُمُعَةِ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — وَهِيَ إِحْدَىٰ عَشَرَ آيَاتٍ

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ
الْحَكِيمِ ۝ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ
آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ
كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا
بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ
مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا
التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا
بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا إِنْ زَعَمْتُمْ
أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ
إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ

أَيْدِيهِمْ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ○ قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ
الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ۖ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ○
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ
إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا
فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُونَ ○ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا
وَتَرَكُوكَ قَائِمًا ۚ قُلْ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهْوِ وَ
مِنَ التِّجَارَةِ ۚ وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ○

سُورَةُ الْمُلْكِ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — وهي ثلثون آية

تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○
نِ الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ
عَمَلًا ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ ○ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ
طِبَاقًا ۖ مَا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمَٰنِ مِنْ تَفَاوُتٍ ۖ فَارْجِعِ
الْبَصَرَ هَلْ تَرَىٰ مِنْ فُطُورٍ ○ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ
يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ ○ وَلَقَدْ زَيَّنَّا

السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ ۖ وَ
أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ ○ وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ
عَذَابُ جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ○ إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا
لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ ○ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَا
أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ○
قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ
مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ○ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا
نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ○ فَاعْتَرَفُوا
بِذَنْبِهِمْ ۖ فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ ○ إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ
رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ○ وَأَسِرُّوا
قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ○
أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ○ هُوَ الَّذِي
جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا
مِنْ رِزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ○ أَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ
يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ○ أَمْ أَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ
أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ○ وَ
لَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ○ أَوَلَمْ يَرَوْا
إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا

الرَّحْمٰنُ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيْرٌ ۝ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ
لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا
فِيْ غُرُوْرٍ ۝ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ
بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ۝ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ
اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ
اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ قَلِيْلًا
مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ
تُحْشَرُوْنَ ۝ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝
قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ فَلَمَّا
رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا
الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ
اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ
عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا
فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ
اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ۝

سُوْرَةُ النَّبَاِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ

مُخْتَلِفُوْنَ ۝ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝
اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝ وَّخَلَقْنٰكُمْ
اَزْوَاجًا ۝ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝
وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝
وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ
مَآءً ثَجَّاجًا ۝ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝ اِنَّ
يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۝ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ
اَفْوَاجًا ۝ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ
فَكَانَتْ سَرَابًا ۝ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝ لِّلطّٰغِيْنَ
مَاٰبًا ۝ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۝ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا
وَّلَا شَرَابًا ۝ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۝ جَزَآءً وِّفَاقًا ۝ اِنَّهُمْ
كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۝ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۝
وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۝ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ
اِلَّا عَذَابًا ۝ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۝ وَّ
كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۝ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ
لَا كِذّٰبًا ۝ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۝ رَّبِّ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ
مِنْهُ خِطَابًا ۝ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا

لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝ ذَٰلِكَ
الْيَوْمُ الْحَقُّ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا ۝ إِنَّا أَنذَرْنَاكُمْ
عَذَابًا قَرِيبًا ۝ يَوْمَ يَنظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ
يَا لَيْتَنِي كُنتُ تُرَابًا ۝

سُورَةُ الزِّلْزَالِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ ثَمَانُ آيَاتٍ

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ
أَثْقَالَهَا ۝ وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ
أَخْبَارَهَا ۝ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ
أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ۝ فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا
يَرَهُ ۝ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝

سُورَةُ الْعَادِيَاتِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ إِحْدَىٰ عَشْرَةَ آيَةً

وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا ۝ فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا ۝ فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا ۝
فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا ۝ فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا ۝ إِنَّ الْإِنسَانَ
لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ ۝ وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ ۝ وَإِنَّهُ
لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ۝ أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ ۝
وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ ۝ إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ ۝

سُورَةُ الدَّهْرِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ إِحْدَىٰ وَثَلَاثُونَ آيَةً

هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْئًا مَّذْكُورًا ۝
إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا
بَصِيرًا ۝ إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا ۝
إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَا وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا ۝ إِنَّ الْأَبْرَارَ
يَشْرَبُونَ مِن كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ۝ عَيْنًا يَشْرَبُ
بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ۝ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ
وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ۝ وَيُطْعِمُونَ
الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ
لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ۝ إِنَّا نَخَافُ
مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ۝ فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ
الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ۝ وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا
جَنَّةً وَحَرِيرًا ۝ مُّتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ ۖ لَا يَرَوْنَ فِيهَا
شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ۝ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ
قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ۝ وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ
وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا ۝ قَوَارِيرَ مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا
تَقْدِيرًا ۝ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا ۝

عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا ۝ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ
مُخَلَّدُونَ ۝ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَنْثُورًا ۝ وَإِذَا
رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ۝ عَالِيَهُمْ ثِيَابُ
سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ ۖ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۝
وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ۝ إِنَّ هَٰذَا كَانَ لَكُمْ
جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُمْ مَشْكُورًا ۝ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ
الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا ۝ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ
آثِمًا أَوْ كَفُورًا ۝ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝
وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا ۝ إِنَّ
هَٰؤُلَاءِ يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ وَرَاءَهُمْ يَوْمًا
ثَقِيلًا ۝ نَحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ ۖ وَإِذَا شِئْنَا
بَدَّلْنَا أَمْثَالَهُمْ تَبْدِيلًا ۝ إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَنْ
شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ
يَشَاءَ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ يُدْخِلُ مَنْ
يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ۚ وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝

سورة الدخان — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — وهي تسع وخمسون آية

حٰمٓ ۝ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ۝ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ

مُبَارَكَةٍ ۚ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ ۝ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ۝
أَمْرًا مِنْ عِنْدِنَا ۚ إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ۝ رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ ۚ
إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ
إِنْ كُنْتُمْ مُوقِنِينَ ۝ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ رَبُّكُمْ
وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ۝ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ يَلْعَبُونَ ۝
فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ ۝ يَغْشَى النَّاسَ ۖ
هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ۝
أَنَّىٰ لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ ۝ ثُمَّ
تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَجْنُونٌ ۝ إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ
قَلِيلًا ۚ إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ۝ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ
إِنَّا مُنْتَقِمُونَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَ
جَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ۝ أَنْ أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ ۖ
إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝ وَأَنْ لَا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ ۖ إِنِّي
آتِيكُمْ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ۝ وَإِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ
أَنْ تَرْجُمُونِ ۝ وَإِنْ لَمْ تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِ ۝ فَدَعَا
رَبَّهُ أَنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ مُجْرِمُونَ ۝ فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا
إِنَّكُمْ مُتَّبَعُونَ ۝ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۖ إِنَّهُمْ جُنْدٌ
مُغْرَقُونَ ۝ كَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝ وَزُرُوعٍ

وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ
وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَ
الْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ۝ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۝ مِنْ فِرْعَوْنَ ۝ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا
مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝
وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ۝ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ۝
اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ۝ فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَّالَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ ۝ اَهْلَكْنٰهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ وَمَا
خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝ مَا خَلَقْنٰهُمَآ
اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ
مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى
شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ۝ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ
الرَّحِيْمُ ۝ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۝ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ۝ كَالْمُهْلِ
يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ۝ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ۝ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى
سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۝ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ۝
ذُقْ ۝ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ۝ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ
تَمْتَرُوْنَ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۝ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ

عُيُوْنٍ ۝ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝
كَذٰلِكَ ۝ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ
فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ۝ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۝
وَوَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۝ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيْمُ ۝ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝
فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ۝

سُوْرَةُ الْفَجْرِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

وَالْفَجْرِ ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۝
هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۝ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ
بِعَادٍ ۝ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝
وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝ وَفِرْعَوْنَ ذِي
الْاَوْتَادِ ۝ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا
الْفَسَادَ ۝ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝ اِنَّ رَبَّكَ
لَبِالْمِرْصَادِ ۝ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ
وَنَعَّمَهٗ ۝ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ۝ وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ
عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۝ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۝ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ
الْيَتِيْمَ ۝ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ وَ

تَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَمًّا ۝ وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا
جَمًّا ۝ كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝ وَجَاءَ رَبُّكَ
وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝ وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۝ يَوْمَئِذٍ
يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ ۝ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي
قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ۝ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ ۝ وَلَا يُوثِقُ
وَثَاقَهُ أَحَدٌ ۝ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ
رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۝ وَادْخُلِي جَنَّتِي ۝

سُورَةُ الْحَشْرِ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — وهي اربع وعشرون آية ٢٤

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝
هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ
دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ ۚ مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ يَخْرُجُوا ۖ وَظَنُّوا
أَنَّهُمْ مَانِعَتُهُمْ حُصُونُهُمْ مِنَ اللَّهِ فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ
حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا ۖ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ ۚ
يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ
فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ ۝ وَلَوْلَا أَنْ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ
الْجَلَاءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ
النَّارِ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۖ وَمَنْ

يُشَاقِّ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ
لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ
اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ ۝ وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا
أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ
عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ
رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ
وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ
الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ ۚ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ
فَانْتَهُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ لِلْفُقَرَاءِ
الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ
فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ
هُمُ الصَّادِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ
يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا
أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ
يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَالَّذِينَ جَاءُوا
مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ
سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا
رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا

يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ
لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا
أَبَدًا وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ
لَكَاذِبُونَ ۝ لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ
قُوتِلُوا لَا يَنْصُرُونَهُمْ وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ
ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ۝ لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ
مِنَ اللَّهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ۝ لَا يُقَاتِلُونَكُمْ
جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُحَصَّنَةٍ أَوْ مِنْ وَرَاءِ جُدُرٍ بَأْسُهُمْ
بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ
ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ۝ كَمَثَلِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ
قَرِيبًا ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝
كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ
قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝ فَكَانَ
عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا وَذَٰلِكَ جَزَاءُ
الظَّالِمِينَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ
مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝
وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ
أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ

الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝ لَوْ أَنْزَلْنَا هَٰذَا
الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ
اللَّهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝
هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ
الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ۝ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ
الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ
سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ
الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

سُورَةُ الْمُزَّمِّلِ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — عِشْرُونَ آيَةً وَهِيَ مَكِّيَّةٌ

يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ
مِنْهُ قَلِيلًا ۝ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ۝ إِنَّا
سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ۝ إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ
وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا ۝ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ۝
وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝ رَبُّ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۝ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا
يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ۝ وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ

أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ۝ إِنَّ لَدَيْنَا أَنكَالًا وَجَحِيمًا
وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ۝ يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ
وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا ۝ إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا
شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ۝ فَعَصَىٰ
فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا ۝ فَكَيْفَ تَتَّقُونَ
إِن كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ۝ السَّمَاءُ مُنفَطِرٌ
بِهِ ۚ كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا ۝ إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن
شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ
أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ
الَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن
لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۚ
عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ ۙ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ
فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ اللَّهِ ۙ وَآخَرُونَ
يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ وَ
أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا
حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ
اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ
اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

سورة المنافقون مدنية — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — وهى احد عشر آية

إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ ۗ
وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ
الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ ۝ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً
فَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝
ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ
لَا يَفْقَهُونَ ۝ وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ ۖ وَإِن
يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۖ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ۖ
يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۚ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۚ
قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۖ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا
يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ
يَصُدُّونَ وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ ۝ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ
لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنفِقُوا عَلَىٰ
مَنْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ يَنفَضُّوا ۗ وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ ۝ يَقُولُونَ لَئِن
رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ۚ

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ
وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ج وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ
اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ
اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَلَنْ
يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

سورة الاعلى　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وهي تسع عشرة اٰية

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝ وَالَّذِيْ
قَدَّرَ فَهَدٰى ۝ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ۝
سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۝ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ
وَمَا يَخْفٰى ۝ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۝ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝
سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ
الْكُبْرٰى ۝ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ
رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝
اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝

سورة الشمس　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وهي خمس عشرة اٰية

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ۝ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ۝

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ۝ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ۝ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ۝
وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝
وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ۝ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝
فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۝
فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝

سورة الكافرون　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وهي ست اٰيات

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ
مَآ اَعْبُدُ ۝ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝
لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝

سورة النصر　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وهي ثلث اٰيات

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ
اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝

سورة الاخلاص　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وهي اربع اٰيات

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ
يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

سورة الفلق　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وهي خمس اٰيات

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝
وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

سورۃ الناس بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی ست آیات

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ
النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۝ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ
يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

آیۃ الکرسی بسم اللہ الرحمن الرحیم جزء سورۃ بقرہ

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ
وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ
ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ
وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ
مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ
وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ
كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗـــُٔــهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ
اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

باب سوم

احکام متعلق سفر

تاریخ اور روز سفر: واضح ہو کہ جب کوئی شخص سفر حج یا کسی اور سفر کا ارادہ کرے تو چاہیئے کہ اچھی تاریخ اور نیک دن کا لحاظ رکھے جو تاریخ اچھی ہو (قمر در عقرب، نحس اکبر، نحس اصغر، کسی معصوم کی وفات نہ ہو) اُس تاریخ میں سفر کرے اور چاہیئے کہ روز چہارشنبہ، پنجشنبہ، جمعہ روزے رکھے اور شنبہ کو سفر اختیار کرے کیونکہ دنوں میں سب سے بہتر سفر کے لیئے ہفتہ کا روز ہے اسکے بعد منگل اور جمعرات کا دن ہے زاد المعاد علامہ مجلسی میں یہ بھی ہے کہ بدترین ایام سفر دوشنبہ چہارشنبہ اور جمعہ قبل ظہر ہیں۔ ہاں اگر کوئی ایسی ہی مجبوری ہو کہ نحس تاریخ کو سفر کرنا پڑے تو صدقہ دینے سے نحوست دفع ہو جاتی ہے اور بہتر یہ ہے کہ سفر میں یہ چیزیں ساتھ رکھے

نوٹ مؤلف:- نیز یہ بھی ہے کہ بدترین ایام سفر ہر ماہ میں یہ ہیں ۳-۴-۵-۱۳-۱۶-۲۱-۲۴-۲۵-۲۶ و قمر در عقرب و محاق۔ اور سال کے بدترین ایام سفر یہ ہیں ۲۲ر محرم و ۱۰ر صفر و ۴ر ربیع الاول و ۱۸ر ربیع الثانی و ۲۸ر جمادی الاول و ۱۲ر جمادی الآخر و ۱۲ر رجب و ۲۶ر شعبان و ۲۴ر رمضان و ۲ر شوال و ۲۸ر ذیقعدہ و ۸ر ذی الحجہ۔

سفر میں ساتھ رکھنے کی چیزیں: کفن۔ خاک شفا۔ خاک تیمم (اکثر جہاز پر ضرورت ہوتی ہے) عقیق اور فیروزہ کی انگوٹھی۔ بادام تلخ کی چھڑی۔ آئینہ۔ مسواک

کنگھی۔ چاقو۔ مقراض، سوئی تاگہ۔ سوا سُتلی۔ ڈوری۔ ڈولچی۔ کچھ دوائیں۔

آداب سفر | بوقت سفر مستحب ہے کہ غسل کرکے دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَوْدِعُكَ الْيَوْمَ نَفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ وَدِيْنِیْ وَدُنْيَایَ وَاٰخِرَتِیْ وَخَاتِمَةَ عَمَلِیْ وَمَنْ كَانَ مِنِّیْ بِسَبِيْلٍ اَلشَّاهِدَ مِنْهُمْ وَالْغَائِبَ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا بِحِفْظِ الْاِيْمَانِ وَاحْفَظْ عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ وَلَا تَسْلُبْنَا نِعْمَتَكَ وَلَا تُغَيِّرْ مَا بِنَا مِنْ عَافِيَتِكَ وَزِدْنَا مِنْ فَضْلِكَ اِنَّا اِلَيْكَ رَاغِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی النَّفْسِ وَالْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ هٰذَا التَّوَجُّهَ طَلَبًا لِمَرْضَاتِكَ وَتَقَرُّبًا اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ فَبَلِّغْنِیْ مَا اُؤَمِّلُهُ وَاَرْجُوْهُ فِيْكَ وَفِیْ اَوْلِيَائِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

بعدہ کچھ صدقہ دے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّی اشْتَرَيْتُ بِهٰذِهِ الصَّدَقَةِ سَلَامَتِیْ وَسَلَامَةَ مَا مَعِیْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ وَاحْفَظْ مَا مَعِیْ وَسَلِّمْنِیْ وَسَلِّمْ مَا مَعِیْ وَبَلِّغْنِیْ وَبَلِّغْ مَا مَعِیْ بِبَلَاغِكَ الْحَسَنِ الْجَمِيْلِ جب چلنے کا ارادہ کرے تو اللہ اکبر کہے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھے بِاللّٰهِ اَخْرُجُ وَبِاللّٰهِ اَدْخُلُ وَعَلَى اللّٰهِ اَتَوَكَّلُ بعدہ یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ فِیْ وَجْهِیْ هٰذَا بِخَيْرٍ وَاخْتِمْ لِیْ بِخَيْرٍ وَاَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ وَمِنْ شَرِّ مَا بَرَاَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ اَللّٰهُمَّ خَلِّ سَبِيْلَنَا وَاَحْسِنْ سَيْرَنَا وَاَعْظِمْ عَافِيَتَنَا۔ پھر دروازے پر آکر اس رخ پر کھڑا ہو جس سمت جانا ہو اور سامنے اور داہنے اور بائیں سورہ الحمد و آیۃ الکرسی۔ قل اعوذ برب الناس، قل اعوذ برب الفلق، قل ہو اللہ احد، انا انزلناہ پڑھ کر یہ دعا پڑھ کر روانہ ہو۔ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ وَاحْفَظْ مَا مَعِیْ وَسَلِّمْنِیْ وَسَلِّمْ مَا مَعِیْ وَبَلِّغْنِیْ وَبَلِّغْ مَا مَعِیْ بِبَلَاغِكَ الْحَسَنِ الْجَمِيْلِ

باب چہارم ارکان و اعمال حج

صـ 99-الف

سطر ۱۵ (احوط ہے) کے بعد "لیکن وقت ضرورت تاخیر جائز ہے میقات اہل شام پہونچ کر احرام باندھیں (جناب مولوی سید محمد صاحب قبلہ)

سطر ۱۶ (میقات یلملم ہے) کے بعد یلملم کا میقات اہل یمن و اہل ہند ہونا خالی از قوت نہیں ہے (مفتی الشریعۃ مفتی سید احمد علی صاحب قبلہ)

بابتہ حاشیہ زیر صفحہ 99 - یلملم ایک پہاڑ کا نام ہے۔ اور اگر راستہ ایسا ہے کہ محاذات میقات کی دو مقام پر ہوتی ہے تو حاجی کو اختیار ہے کہ جس محاذ پر چاہے احرام باندھے۔ جیسے مدینہ والے ہیں کہ وہ محاذات مسجد شجرہ سے بھی گذرتے ہیں۔ اور جحفہ سے بھی اور پہلے مسجد شجرہ پڑتی ہے لیکن اولی و احوط یہ ہے کہ پہلے محاذات مسجد شجرہ میں احرام باندھیں اوس کے بعد محاذات جحفہ میں تجدید احرام کریں۔ اسی طرح سے ہندوستان والے ہیں کہ ان کی محاذات ان کے میقات یعنی یلملم سے دو جگہ واقع ہوتی ہے ایک جہاز پر کہ یلملم شمال مشرقی پر داہنے جانب واقع ہوتا ہے اور دوسرے جدہ میں کہ یلملم جنوب مشرقی جدہ میں بائیں جانب واقع ہوتا ہے لہذا ہندوستانی حاجی کو اختیار ہے کہ خواہ جہاز پر احرام باندھے یا جدہ پہونچ کر احرام باندھے لیکن چونکہ چلتے ہوئے جہاز پر خصوصاً جبکہ وہ تیز جا رہا ہو صحیح اندازہ محاذات کا لگانا

قریب قریب ناممکن ہے۔ علاوہ بریں ہر ایک کے لئے سایہ سے بچنا اور طہارت کا باقی رہنا ممکن نہیں لہذا احوط یہ ہے کہ جدہ سے احرام باندھے یا جہاز پر محاذی یلملم عمرہ مفردہ کا احرام باندھے اور مکہ معظمہ پہونچ کر کسی قریب کے میقات مثلاً قرن منازل پر جاکر عمرہ حج کا احرام باندھے۔ (جناب سید محمد حسین صاحب قبلہ)

صفحہ ۱۰۰ الف سطر ۲

(وادی عقیق ہے) کے بعد" اوائل کو اس کے مسلخ کہتے ہیں اواخر کو ذات عرق کہتے ہیں جو احرام گاہ عامہ ہے۔ مسلخ سے احرام باندھنا افضل ہے اور احوط یہ ہے کہ ذات عرق تک پہونچنے کے پہلے باندھ لے۔

(مولوی سید محمد صاحب قبلہ)

سطر ۵ و ۶۔ اگر ایسے راستہ سے جائے کہ کوئی میقات خمسہ میں سے نہ ملے تو محاذی اُس میقات کے جو اُس سے قریب تر ہو احرام باندھنا متعین ہوگا بعد اس کے تجدید احرام کرلے اُس میقات کے محاذی پہونچکر جو مکہ سے قریب تر ہو۔ اگر علم محاذات کا ہو ورنہ کسی میقات پر جاکر احرام باندھے۔

(مولوی سید محمد صاحب قبلہ)

حاشیہ زیر صفحہ ۹۹ و ۱۰۰ اقلمزد کیا جائے۔

صفحہ ۱۰۱ سطر ۹ (حج تمتع کہتے ہیں کے بعد) یعنی بعد ادائے عمرہ کے متمتع و متلذذ ہو سکتا ہے اُن چیزوں سے جو بعد احرام کے اُس پر حرام ہوگئی تھیں۔

صفحہ ۱۰۲۔ الف سطر ۱۳ (واجبات احرام) واجبات احرام تین ہیں اول نیت دوسرے تلبیہ (دونوں کا بیان بعد کو آئے گا) تیسرے احرام عمرہ کے واسطے دو کپڑے (مولوی سید حسین صاحب قبلہ) واجب ہے کہ احرام عمرہ کے واسطے دو کپڑے علحدہ علحدہ ہوں ایک لنگ جو اتنی چوڑی ہو کہ ناف سے گھٹنے تک ڈھنک جائے دوسرے ردا جو اتنی ہو کہ دونوں شانوں کو ڈھاک لے

(مولوی سید محمد سعید صاحب قبلہ)

سطر ۱۶۔ جانور ماکول اللحم وغیر ماکول اللحم کی کھال کے بھی نہ ہوں۔ اور کپڑا بنا ہوا ہو مثل نمدہ کے جمایا ہوا نہ ہو (مولوی سید محمد سعید صاحب قبلہ)

صفحہ ۱۰۳۔ الف۔ سطر ۲۔ (اُن کا بیان اجمالاً یہ ہے کے بعد) اور چاہیئے کہ یہ دو جامہ قبل نیت و تلبیہ پہنے۔

سطر ۴۔ (جانوران اہلی کے بعد) مثل اونٹ گائے و بکری وغیرہ (جناب سید محمد سعید صاحب قبلہ)۔

سطر ۶۔ (دوسرے کے لئے پڑھنا کے بعد) یا محفل عقد میں شریک ہونا۔

(مفتی احمد علی صاحب قبلہ)

سطر ۱۱ (آئینہ دیکھنا کے بعد) اور پانی میں دیکھنا اور (عینک بھی نہ لگانا چاہیئے کے بعد) اگرچہ اقوی دونوں کا جواز ہے لیکن بغرض فیشن حرام ہے (مولوی سید حسین صاحب قبلہ)

سطر ۱۲ (۸) سرمہ لگانا کے بعد) اگرچہ زینت نہ ہو۔

سطر ۱۴ (احوط ترک قسم ہے کے بعد) احوط ترک مطلق قسم ہے لیکن بنا بر

ضرورت اثبات حق کے لئے قسم کھا سکتا ہے

سطر ۷! (بدن میں تیل ملنا کے بعد) اگرچہ اُس میں خوشبو نہ ہو۔
(مولوی سید حسین صاحب قبلہ)

صفحہ ۱۰۴ الف۔ سطر ۲۔ (سر پہ کوئی چیز بار کرنا کے بعد) پانی میں غوطہ لگانا کہ سر پانی میں چھپ جائے۔ (مولوی سید محمد صاحب قبلہ)

سطر ۷۔ (۲۰) راہ چلنے میں کے بعد) سوار ہو یا پیادہ

سطر ۹۔ (اور عورتوں کے بعد) و اطفال

سطر ۱۱ (۲۲۔ ناخن کاٹنا کے بعد) (لو تھوڑا سا کیوں نہ کاٹے الّا یہ کہ باعث اذیت ہو قبل اس کے کہ بعض حصہ گر گیا ہو باقی اذیت دے رہا ہو (سید محمد صاحب قبلہ) سطر ۱۵ (معین راستے پر کے بعد) معمولی رفتار سے

سطر ۱۶ (کیا گیا ہے کے بعد) اونٹ کو چرنے دے جائز ہے خود اس کے لئے گھانس قطع نہ کرے۔ لیکن یہ حکم محض محرم کے لئے نہیں ہے بلکہ ہر شخص پر گیاہ حرم کا قطع کرنا حرام ہے (مولوی سید محمد صاحب قبلہ)

سطر ۱۷ (بلکہ مطلق رنگین کے بعد) لیکن ظاہر بعض اخبار معتبرہ عدم کراہت رخت سبز ہے۔ (مولوی سید محمد صاحب)

صفحہ ۱۰۵۔ سطر ۱۔ بجائے رنگین فرش اور تکیہ کے سیاہ فرش و سیاہ تکیہ۔

سطر ۲۔ (ٹھنڈک کے واسطے نہانا کے بعد) خوشبو کا استعمال۔ حنا لگانا۔ جواب میں لبیک کہنا۔

سطر ۷۔ (کرنے کے بعد) اور اگر خوف اس کا ہو کہ میقات میں

پانی نہ ملے گا۔ جائز ہے کہ قبل میقات پر پہونچنے کے غسل کرلے لیکن اگر اس کے بعد میقات میں پانی مل جائے اعادہ غسل مستحب ہوگا دن کو غسل کرنے الّا شب کو غسل کرلے دن کے لئے کافی ہوگا۔ لیکن اگر حدث اصغر بعد غسل صادر ہوا۔ اعادہ مستحب ہوگا۔ مابعد غسل کوئی شے کھائے یا پہنے جو محرم پر حرام ہیں اعادہ مستحب ہے۔ (مولوی سید محمد صاحب قبلہ)۔

سطر ۱۷۔ یعنی احرام باندھنے کے جیسا کہ بعض علمار نے کہا ہے۔ چند امور کے ترک کی قرار داد جس کا تذکرہ ہوا مکہ معظمہ کی طرف جانے کے قصد سے افعال معہودہ و ارکان مخصوصہ کو بجا لانے کے لئے۔ (سید محمد صاحب قبلہ)

صفحہ ۱۰۶ الف سطر ۱۰۔ اور اگر کے بعد لفظ "یہ بھی" قلمزد کر کے الفاظ "نماز قضا" لکھا جائے۔ اور الفاظ "تو وہی سنتی" کے بعد الفاظ "چھ رکعت اقلّ" لکھا جائے۔ اور الفاظ دو رکعت قلمزد کئے جائیں۔

سطر ۱۴۔

	غلط	صحیح
	تَعْزِمْ لی	تَعَزَّمَ لی

صفحہ ۱۰۷ الف سطر ۹۔ لفظ مسئلہ کے بعد یہ الفاظ اضافہ ہوں "طہارت حدث اصغر و اکبر سے شرط احرام نہیں ہے پس" (حالت حیض کے بعد) "نفاس وجنابت میں" اضافہ ہوں۔ (اور غسل احرام و کے الفاظ قلمزد ہوں اور احرام باندھنا کے بعد یہ الفاظ لکھے جائیں)۔ "جائز ہے بلکہ غسل احرام حائضہ و نفسار کیلئے مستحب ہے"۔ (سید محمد صاحب) اور غسل نہ کرسکے تو تیمم کرے۔ (سید محمد حسین صاحب)

سطر القربة الی اللہ کے بعد اضافہ کیجئے "جب نیت احرام کرے سنّت ہے کہ زبان سے بھی تلفظ کرے۔"

صفحہ ۱۰۴ - سطر ۵ - "بعد ہر نماز کے" کے بعد الفاظ "واجب و سنّت" بڑھائیے۔

سطر ۱۸ - یہ غسل زن حائض پر بھی سنّت ہے کے الفاظ قلمزد کر کے اضافہ کیجیے - "ورنہ تیمم اور زن حائضہ تیمم کرے گی" - (سید محمد حسین صاحب)۔

صفحہ ۱۰۹ - سطر ۱ - روانہ حرم ہو کے بعد اضافہ کیجیے "حدیث میں ہے کہ جو شخص خدا کی درگاہ میں تواضع و فروتنی کے لئے ایسا کرے تو خداوند عالم اُس کے ہزار گناہ بخشتا ہے اور ہزار حسنہ اوسکے نامہ عمل میں لکھتا ہے اور ہزار حاجتیں بر لاتا ہے (سید محمد حسین صاحب)۔

صفحہ ۱۱۳ الف سطر ۱۸ - قریب آوے کے بعد اضافہ کیجیے "اور جب قریب پہونچے تو ہاتھوں کو بلند کر کے حمد و ثنائے الٰہی بجا لائے - اور محمد و آل محمد پر صلوٰۃ بھیجے اور کہے اللّٰھم تقبل منی اور ہاتھ ومنہ وبدن کو مس کرے - (سید محمد حسین صاحب)۔

صفحہ ۱۱۳ الف سطر ۴ - مِنْ دُوْنِ اللّٰہ کے بعد اضافہ کیجیے "اور اگر یہ سب پڑھنا ممکن نہ ہو تو بعض دعائیں پڑھے - اور یہ دعا پڑھے - اَللّٰھُمَّ اِلَیْكَ بَسَطْتُ یَدِیْ وَفِیْمَا عِنْدَكَ عَظُمَتْ رَغْبَتِیْ فَاقْبَلْ سُبْحَتِیْ وَاغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمَوَاقِفِ

الْخِزْیِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ - (سید محمد حسین صاحب)

صفحہ ۱۱۵ الف سطر ۴ - نگاہ نہ کرے کے بعد اضافہ کیجیے "اور جو چیزیں نماز کی حالت میں مکروہ ہیں اُن سب کو ترک کرے - اور ہر چکر میں حجر اسود کو مس کرے - (سید محمد حسین صاحب) - اور ذکر الٰہی کو زبان پر جاری رکھے تو ہر قدم کے عوض میں خداوند عالم ہزار حسنہ لکھے اور ہفتاد ہزار گناہ معاف کرے ا بہشت میں ستّر ہزار درجہ بلند کرے - ثواب ستّر ہزار بندہ آزاد کرنے کا لکھے - اور شفیع قرار دے ستّر ہزار کا اور ستّر ہزار حاجتیں اُس کی بر لائے دنیا کی طلب کرے یا آخرت کی - (سید محمد صاحب)۔

صفحہ ۱۲۵ سطر ۱۴ - لیکن احوط یہ ہے یہ نوٹ لگائیے - جناب شہید رحمہ نے فرمایا ہے کہ بعض علماء وجوب کے قائل ہیں - (سید محمد حسین صاحب)۔

صفحہ ۱۴۸ سطر ۱۴ - لفظ بما کے بعد لا بڑھائیے۔

صفحہ ۱۶۷ سطر ۱۸ - آخری فقرہ کے بعد اضافہ کیجیے -

"اور راستہ بھر کہتا جائے اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ اور نماز مغربین میں تاخیر کرے جب مشعر الحرام پہونچے تو وہاں پڑھے اور جب ٹیلہ سرخ پر پہونچے اس عنوان سے کہ داہنی جانب واقع ہو تو یہ کہے - اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ مَوْقِفِیْ وَزِدْ فِیْ عِلْمِیْ وَسَلِّمْ لِیْ دِیْنِیْ وَتَقَبَّلْ مَنَاسِکِیْ اور جناب شہید علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے کہ یہ دعا پڑھے - اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ هٰذَا الْمَوْقِفِ وَارْزُقْنِیْهِ اَبَدًا

صفحہ ۲۰۵ سطر ۸ - اضافہ کیجئے "اور اگر عمداً بالاختیار دیگا تو ثلث گوشت حصہ فقرا کا ذمہ دار ہوگا۔ علی الاحوط۔ (سید محمد صاحب و سید محمد حسین صاحب)

سطر ۱۰ - آخر میں بڑھائیے "علی الاشہر الاحوط" (سید محمد صاحب)۔

"لیکن مجبوراً کر سکتے ہیں مگر اس کے ساتھ روزہ بھی رکھیں۔

(سید محمد حسین صاحب)

"اگر استطاعت پوری قربانی کی نہیں رکھتا تو اس کے عوض میں روزے رکھے گا۔ ایک قربانی واجب میں کئی آدمی شریک نہیں ہو سکتے

(سید احمد علی صاحب)

صفحہ ۲۰۶ سطر ۲ - میں اضافہ کیجئے۔ "اور اگر فراموش کر جائے ذبح کرنا روز عید یا کوئی اور عذر ہو تا خیر تا آخر ایام تشریق بلکہ آخر ذالحجہ تک جائز ہے۔ (سید محمد صاحب)۔

صفحہ ۲۰۹ سطر ۱۵ - بری الذمہ ہوجائینگے کے بعد اضافہ کیجئے۔

"اور اجرت کا مستحق ہوجائیگا لیکن اگر اجارہ میں زیارت مدینہ وغیرہ بھی شروط ہو تو ورثہ نایب کو اجرت مثل زیارت مدینہ وغیرہ کی مستاجر کو واپس کرنا ہوگی

(سید محمد حسین صاحب)

صفحہ ۲۱۱ سطر ۴ - اضافہ کیجئے "لیکن بعض علمار حج میقاتی کو بھی منع فرماتے ہیں

(سید محمد حسین صاحب)

سطر ۷ - اضافہ کیجئے "اسی طرح اجیر کیلئے بھی مستحب ہے کہ جو رقم بچے مصارف حج سے اُسکو واپس کردے۔ (سید محمد حسین صاحب)۔

باب چہارم

ارکان و اعمال حج

فصل اول۔ ثواب حج وعمرہ اور اُن کا اجمالی بیان

ثواب حج | واضح ہو کہ خانہ کعبہ اول مکان ہے جسے خلاق عالم نے روئے زمین پر بنا کیا اور اُسکو خلائق کے واسطے واجب برکت وہدایت اور مقام حج وعبادت قرار دیا جیسا کہ فرمایا ہے اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ مکہ معظمہ میں ایک نیکی کے عوض لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں ایک نماز برابر لاکھ نمازوں کے ہے۔ ایک دن کا روزہ برابر لاکھ دن کے روزوں کے ہے ایک ختم قرآن برابر لاکھ ختم قرآن کے ہے ایک روپیہ صدقہ کرنا برابر لاکھ روپیہ صدقہ کرنیکے ہے دیکھنا خانۂ خدا کی طرف عبادت دہر کا ثواب رکھتا ہے جو لوگ طواف کرتے ہیں اُن کے گناہ بخشدیے جاتے ہیں جو لوگ دعا کرتے ہیں ملائکہ آمین کہتے ہیں جو لوگ عرفات میں ہوتے ہیں اُنھیں دکھا کر خدا ملائکہ سے بغرض مباہات فرماتا ہے اے ملائکہ دیکھو میرے بندوں کو کہ کس طرح پریشان حال ژولیدہ مو گرد آلود متوجہ مناسک حج ہیں اور راہ دور ودراز سے منزلیں طے کر کے میری جانب آئے ہیں تم سب گواہ رہو کہ میں نے انکی دعائیں قبول کیں اور انکو شفیع قرار دیا جو کچھ چاہیں بخشوائیں میں انکی شہادت قبول کروں گا سوائے حقوق عباد اور مظالم خدائی کے اور جب حاجی عرفات سے کوچ کر کے مشعر الحرام

میں آتے ہیں تو اُس وقت بھی خداوند عالم فرشتوں کو گواہ کرکے یہی کہتا ہے۔ منقول ہے کہ ایک شخص نے خدمت جناب رسالتمآبؐ میں عرض کی یا رسول اللہ میں اپنے وطن سے حج کے ارادہ سے چلا تھا مگر یہاں پہونچتے پہونچتے زمانہ حج کا نکل گیا میں غنی اور مالدار ہوں آپ ارشاد فرمائیں کس کام میں اپنا مال خرچ کردوں کہ حج کے برابر ثواب ملجائے حضرتؐ اوسکی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا دیکھ یہ کوہ ابو قبیس ہے اگر اس کے برابر بھی سونا راہ خدا میں صرف کرے گا تو حج کے ثواب کے برابر نہیں ہو سکتا۔

عذاب ترک حج | جس شخص پر حج واجب ہو تو بلا عذر شرعی اُسکا ترک کرنا گناہان کبیرہ سے ہے خداوند عالم نے ترک حج کو کفر سے تعبیر فرمایا ہو وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِينَ اور جناب رسول خدا نے فرمایا مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَجُّ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا یعنی جس شخص پر حج واجب ہو اور وہ حج نہ کرے تو وہ مسلمان نہیں مرے گا بلکہ یہودی یا نصرانی کے دین پر مرے گا اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس پر حج واجب ہے اور بغیر حج کیے مرجائے تو وہ قیامت میں اندھا محشور ہوگا۔ اُسے راہ جنت کی سُوجھائی نہ دیگی اور یہی معنی ہیں قول خدا کے وَنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَعْمٰى خداوند کریم سب مومنین کو توفیق دے کہ اپنی زندگی میں حج بجالائیں تاکہ مواخذہ آخرت سے نجات پائیں۔

تعریف حجۃ الاسلام اور اوسکے اقسام و احکام | جاننا چاہیئے کہ حجۃ الاسلام اسکو کہتے ہیں جو کسی شخص پر چند شرطوں کے ساتھ تمام عمر میں ایک مرتبہ خدا کی جانب سے واجب ہو اور اُسکی تین قسمیں ہیں۔

(۱) **حج تمتع** ۔ اُس شخص پر واجب ہوتا ہے جس کا مقام سکونت مکۂ معظمہ سے ۴۸ میل شرعی یا اُس سے زائد فاصلہ پر ہو۔

(۲) **حج قران** }
(۳) **حج افراد** } اُن اشخاص کے لیئے ہے جو خاص مکہ معظمہ یا وہاں سے ۴۸ میل شرعی کے اندر رہتے ہوں۔

مگر یہ رسالہ چونکہ اُردو زبان میں اہل ہند کے واسطے لکھا گیا ہے اور جو ہندوستان سے حج کو جائے اُسکو حج تمتع ہی کرنا ہوتا ہے اسلیئے میں فقط حج تمتع کے احکام لکھتا ہوں پس معلوم ہونا چاہیئے کہ جس طرح نماز پڑھنے والے کو لازم ہے کہ نماز کے پہلے اس کے احکام کو اور اُسکے افعال کو جان لے۔ اسی طرح حج میں بھی حج کرنے والے کو چاہیئے کہ قبل حج کے اسکے احکام اور اسکے ارکان اگرچہ مجملاً طور سے ہوں معلوم کرے پھر جب عمل کا وقت ہوگا تو خود اُسے بہ تفصیل معلوم ہو جائے گا۔

میقات کا بیان | میقات اس مقام کو کہتے ہیں جہاں سے حج تمتع کے عمرہ کے لیئے احرام باندھا جاتا ہے رسولؐ خدا نے فرمایا کہ کوئی حاجی بغیر احرام باندھے حد میقات سے آگے نہ بڑھے میقات کے لیئے پانچ مقام مقرر ہیں مدینہ منورہ کے اطراف سے آنے والوں کے لیئے میقات ذوالحلیفہ ہے بلکہ مسجد شجرہ سے احرام باندھنا احوط ہے لیکن جنب اور حائض مسجد کے باہر احرام باندھیں شام کی طرف سے آنے والوں کے لیئے جحفہ ہے اور یمن اور ہندوستان کا میقات یلملم[۵] ہے طائف کے

---

۵ یلملم کی پہاڑی اس صفحہ پر صرف علمائے کے موافق بیان کیا گیا ہے لیکن شرعی نقطۂ نظر سے میقات یلملم کے محاذ کا مسئلہ مختلف فیہ ہے۔ چنانچہ مناسک حج مطبوعہ (بقیہ نوٹ صفحہ ۱۰۰ پر ملاحظہ ہو)

کے اطراف سے آنے والوں کے لیے قرن المنازل ہے عراق والوں کا میقات وادی عقیق ہے۔ بغیر احرام باندھے ہوئے میقات سے آگے بڑھنا مکہ کی جانب حرام ہے بلکہ احتیاط یہ ہے کہ محاذ میقات سے بھی بغیر احرام باندھے نہ گذرے اور اگر آگے چلا جائے تو واپس ہوکر میقات یا محاذی میقات سے احرام باندھے لیکن قبل میقات یا محاذی میقات احرام باندھنا صحیح نہیں ہے لیکن اگر ایسے راستہ سے جائے کہ کوئی میقات نہ ملے تو محاذی میقات احرام باندھنا متعین ہوگا۔ البتہ اگر کوئی عہد یا نذر کی وجہ سے احرام حد میقات سے پہلے باندھ لے تو درست ہوگا لیکن میقات یا محاذی میقات پر پہونچکر احرام کی تجدید لازم ہوگی اور اگر کوئی شخص نذر کرے تو مقام احرام معین کرنا ہوگا اور اگر نذر میں احرام عمرۂ تمتع کا قصد ہو تو حج کے مہینوں میں یہ احرام باندھا جائے۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ۹۹)

مرقومہ نجف ۱۳۶۲ھ مؤلف جناب مرتضی ابن مظاہر مسعد جناب آقائے سید ابو الحسن اصفہانی اعلی اللہ مقامہ میں تحریر ہے کہ یلملم کے محاذ پر احرام باندھنا مشکوک ہے جدہ میں احرام باندھنا بہتر ہے اسلئے کہ جدہ بھی محاذ یلملم پر واقع ہے۔ یا یہ صورت ممکن ہے کہ محاذ یلملم پر عمرہ مفردہ کا احرام باندھے اور مکہ معظمہ پہونچکر کسی قریب کے میقات مثلاً قرن المنازل پر جاکر عمرہ حج کا احرام باندھے۔

غرضکہ بہتر یہ ہے کہ قبل سفر حج حاجی اپنے مجتہد سے مسئلہ دریافت کرے تاکہ اعمال حج میں کسی طرح کا شک و شبہ نہ رہے۔

عمرہ تمتع و حج تمتع کا اجمالی بیان

بیان عمرہ تمتع اجمالاً پہلے عمرۂ تمتع کی نیت سے سعدیہ جاکر احرام باندھے جو کہ یلملم کے پاس ہے اور وہاں مسجد بنی ہوئی ہے وہی ہندوستان سے جانے والوں کے لیئے میقات (احرام باندھنے کی جگہ) ہے جب مکہ میں داخل ہو تو عمرہ تمتع کا طواف بجالائے۔ پھر دو رکعت نماز طواف مقام ابراہیم میں پڑھے بعد اسکے صفا و مروہ کے درمیان سعی بجالائے اسکے بعد تقصیر کرے یعنی کچھ بال یا ناخن کاٹ ڈالے بعد اسکے اسپر وہ سب چیزیں جو بسبب احرام کے حرام ہوگئی تھیں حج کے پہلے حلال ہوجائیں گی اسی سے اس کو عمرہ تمتع اور اس حج کو حج تمتع کہتے ہیں۔

بیان حج تمتع اجمالاً جب زمانہ حج کا آوے تو آٹھویں ذی الحجہ کو حج کی نیت سے مقام ابراہیم یا حجر اسمٰعیل میں احرام باندھے اور وہاں سے وقوف عرفات (ٹھہرنے) کے قصد سے جائے اور نویں کو دوپہر سے شام تک عرفات میں ٹھہرا رہے وقت مغرب وہاں سے روانہ ہو اور مشعر الحرام میں شب بسر کرے اور طلوع صبح صادق سے طلوع آفتاب تک وہاں ضرور ٹھہرا رہے اسکے بعد منیٰ میں آوے کہ دسویں ذی الحجہ کی ہوگی وہاں پہونچکر اس روز تین اعمال بجالانا چاہیئے۔ پہلے رمی جمرات یعنی جمرۂ عقبہ پر سات کنکریاں مارنا دوسرے قربانی

ملاحظہ ہو صفحہ ۱۰

کرنا تیسرے ۔ مرد کے لئے سر منڈانا یا تقصیر کرنا اور عورتوں کے لئے کچھ بال کاٹنا اسکے بعد اگر ممکن ہو تو اسی روز نہیں تو دوسرے روز یعنی گیارہویں کو مکہ میں واسطے طواف وغیرہ کے آوے اور پہلے طواف زیارت بجالائے بعد اسکے دو رکعت نماز طواف مقام ابراہیم میں یا اسکے متصل ادا کرے پھر سعی درمیان صفا و مروہ کے بجالائے اسکے بعد طواف نساء بجالائے اور دو رکعت نماز طواف نساء کی ادا کرے اور پھر اسی روز بیتوتت (رات کے رہنے) کے خیال سے منیٰ میں آوے کہ وہاں گیارہویں اور بارھویں شب کو رہنا ضرور ہے اور گیارہویں اور بارہویں کو دن کے وقت تینوں جمرہ پر رمی جمرات کرے اور بارہویں کو دوپہر تک منیٰ میں قیام کرے پس انشاء اللہ تمام اعمال حج سے فارغ اور بری الذمہ ہو جائے گا۔

فصل دوم ۔ عمرہ تمتع کا تفصیلی بیان ۔ اسمیں تین ارکان ہیں

رکن اول ۔ بیان احرام ۔ اس میں چھ مقام ہیں ۔

مقام اول ۔ واجبات و محرمات و مکروہات و مستحبات احرام کے بیان میں

واجبات احرام | واجب ہے کہ احرام عمرہ کے واسطے دو کپڑے علیحدہ علیحدہ ہوں ایک لنگ دوسرے ردا لنگ اور ردا کو گرہ نہ دینا چاہیئے اور وہ کپڑے ایسے ہوں جس میں نماز صحیح ہو مثل اسکے کہ طاہر ہوں اور ریشمی نہ ہوں بلکہ علی الاحوط جانور ناکول اللحم کی کھال کے بھی نہ ہوں اور احرام عمرہ باندھنے کے وقت یہ قصد چاہیئے کہ جو مخصوص چیزیں قبل احرام کے مجھ پر حلال تھیں وہ بعد اسکے

حرام ہو جائیں گی یا میں نے ان چیزوں کو اپنے اوپر حرام کیا اور جو چیزیں محرم پر بحالت احرام میں حرام ہو جاتی ہیں انکا بیان اجمالاً یہ ہے ۔

محرمات احرام | (۱) جانوران وحشی و صحرائی کا (چرند ہوں یا پرند) شکار کرنا اور اسکا ذبح کرنا یا کھانا (لیکن جانوران اہلی و دریائی جائز ہیں) (۲) عورت سے جماع یا دست بازی وغیرہ کرنا اگرچہ زوجہ ہو ۔ (۳) استمنا (کسی طرح سے منی نکالنا) (۴) کسی عورت سے عقد دائمی یا متعہ کرنا یا دوسرے کے لئے پڑھنا ۔ (۵) خوشبو کا استعمال کرنا جس عنوان سے ہو کھانے میں لگانے میں دوا میں یا اور کسی طرح (۶) لباس دوختہ (سیئے ہوئے کپڑے) پہننا مگر عورت کے واسطے جائز ہے البتہ ہاتھوں میں دستانہ نہ پہنے اور اگر مرض فتق (آنت اترنے کا مرض) ہو تو مجبوراً لنگوٹ دوختہ باندھنا اور کمانی لگانا جائز ہوگا لیکن احتیاطاً ایک گوسفند فدیہ کرنا بہتر ہوگا ۔ نیز ہمیانی بھی لگا سکتا ہے لیکن گرہ نہ لگانا پڑے تو بہتر ہے (۷) آئینہ دیکھنا بے ضرورت عینک بھی نہ لگانا چاہیئے ۔ (۸) سرمہ لگانا (۹) جراب یا موزہ پہننا جس سے تمام پشت پا چھپ جائے (۱۰) جھوٹ بولنا گالی بکنا (۱۱) جدال یعنی جھگڑے میں لا واللہ و بلیٰ واللہ کہنا احوط ترک قسم ہے مطلقاً (۱۲) بے فائدہ قسم کھانا علی الاحوط (۱۳) جوئیں سر کی یا کپڑے کی یا پسو وغیرہ مارنا یا پکڑ کے پھینکنا (۱۴) انگوٹھی زینت کے واسطے پہننا (۱۵) اسی طرح عورتوں کو زیور پہننا بعد احرام کے واسطے زینت کے (۱۶) بدن میں تیل ملنا (۱۷) اپنے بدن سے کوئی بال اکھاڑنا یا کاٹنا یا کسی طرح بال بدن کے دور کرنا (البتہ اگر وضو یا غسل کرنے میں بلا قصد کوئی بال گر جائے تو مضائقہ نہیں لیکن اگر سر یا داڑھی

پر ہاتھ پھیرنے میں کچھ بال گر جائیں تو احتیاطاً ایک کف دست (ایک مٹھی) صدقہ کرے) (۱۸) سر کو چھپانا یہاں تک کہ مٹی یا حنا کا لگانا یا سر پر کوئی چیز بار کرنا) یا مثلاً سوتے وقت یا کسی وقت چادر کو سر سے اوڑھنا (۱۹) عورت کا نقاب وغیرہ سے منہ چھپانا مگر عورت کے واسطے سر چھپانا جائز ہے البتہ اپنے منہ پر کپڑا نہ ڈالے اگرچہ سونے کے وقت بھی ہو ہاں اگر نامحرم کے دیکھنے کا خوف ہو تو کوئی چیز مثل پنکھیا کے سر پر باندھ لے اور اسی پر نقاب لٹکا لے تاکہ منہ پر کپڑا نہ پڑنے پائے (۲۰) راہ چلنے میں سر پر سایہ کرنا اگر کجاوہ میں اوپر کپڑا لگا ہو تو کھول ڈالے مگر جب کسی منزل میں یا کسی مکان یا خیمہ میں ٹھہرے تو اس طرح کے سایہ کا مضائقہ نہیں ہے اور عورتوں کے واسطے سایہ کرنا ہر حال میں جائز ہے (۲۱) بدن سے خون نکالنا اگرچہ کھجانے یا مسواک کرنے سے ہو (۲۲) ناخن کاٹنا (۲۳) دانت اکھاڑنا خواہ خون بھی نہ نکلے (۲۴) آلات حرب (بندوق و تلوار وغیرہ) سے مسلح ہونا بلکہ احوط یہ ہے کہ ہمراہ بھی کسی مقام پر نہ رکھے (۲۵) وہ درخت یا گھانس یا کانٹا وغیرہ جو حرم کی حد میں ہوں انکا کاٹنا یا اکھاڑنا (لیکن اُس گھاس کا جو اذخر کے نام سے موسوم ہے و درخت میوہ یا دو خرمہ نیز معین راستے پر چلنے میں اگر کچھ گھاس قطع ہو جائے تو اس سب کا استثناء کیا گیا ہے)

مکروہات | سیاہ کپڑے بلکہ مطلق رنگین یا چھینٹ کے کپڑے اور میلے کپڑے میں احرام باندھنا البتہ بعد احرام کے اگر لباس میلا ہو جاوے تو محل

ہونے تک نہ دھوئے) رنگین فرش اور تکیہ پر سونا حمام میں جانا بدن ملنا زور سے مسواک کرنا بے فائدہ بک بک کرنا کشتی لڑنا شعر پڑھنا ٹھنڈک کے واسطے نہانا۔

مستحبات احرام | مستحب ہے کہ سر اور داڑھی کے بال شروع ذلقیدہ سے چھوڑ دے جب احرام باندھنے کا وقت آئے تو پہلے بدن کو میل وغیرہ سے پاک و صاف کرے مونچھوں کے بال بنوا لے ناخن کٹوا لے بغل اور موئے زہار کو نورہ لگا کر صاف کرے اور احرام کے پہلے غسل کرے اگر ممکن نہ ہو تو تیمم کر لے اور غسل کے وقت یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِيْ نُوْرًا وَّطَهُوْرًا وَّحِرْزًا وَّاَمْنًا مِّنْ كُلِّ خَوْفٍ وَّشِفَاۤءً مِّنْ كُلِّ دَاۤءٍ وَّسُقْمٍ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ وَطَهِّرْ قَلْبِيْ وَاشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَاَجْرِ عَلٰى لِسَانِيْ مَحَبَّتَكَ وَمِدْحَتَكَ وَالثَّنَاۤءَ عَلَيْكَ فَاِنَّهٗ لَا قُوَّةَ لِيْ اِلَّا بِكَ وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ قِوَامَ دِيْنِيْ التَّسْلِيْمُ لِاَمْرِكَ وَالْاِتِّبَاعُ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

مقام دوم نیت کے بیان میں | چونکہ سیئے ہوئے کپڑے اتارنا بھی واجب ہے تو بہتر یہ ہے کہ سیئے ہوئے کپڑے اتارنے سے پہلے یہ نیت کرے

سیئے ہوئے کپڑے اتارتا ہوں میں واسطے عمرۂ تمتع حج اسلام کے قربۃً الی اللہ

اور اسکے یہ نیت کر کے احرام کے کپڑے پہنے۔

دو کپڑے احرام کے پہنتا ہوں میں عمرۂ تمتع حج میں قربۃً الی اللہ

مقام سوم مستحبات قبل نیت احرام | مستحب ہے کہ لباس احرام پہنے

کے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَزَقَنِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأُؤَدِّي بِهِ فَرْضِي وَأَعْبُدُ فِيهِ رَبِّي وَأَنْتَهِي فِيهِ إِلَىٰ مَا أَمَرَنِي رَبِّي اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي قَصَدْتُهُ فَبَلَّغَنِي وَأَرَدْتُهُ فَأَعَانَنِي وَقَبِلَنِي وَلَمْ يَقْطَعْ بِي وَوَجْهَهُ أَرَدْتُ فَسَلَّمَنِي فَهُوَ حِصْنِي وَكَهْفِي وَحِرْزِي وَظَهْرِي وَمَلَاذِي وَلَجَائِي وَمَنْجَايَ وَذُخْرِي وَعُدَّتِي فِي شِدَّتِي وَرَخَائِي اسکے بعد چھ رکعت نماز سنّتی یا چار رکعت یا کم سے کم دو ہی رکعت بہ نیت احرام پڑھے پہلی رکعت میں الحمد کے بعد قل ہو اللہ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے قل یا ایہا الکافرون پڑھے اسکے بعد نماز ظہر پڑھ کے احرام کی نیّت کرے اور اگر ظہر کا وقت نہ ہو تو کسی واجبی نماز قضا وغیرہ کے بعد احرام کی نیت کرے اور اگر یہ بھی نہ ہو تو وہی سنّتی دو رکعت نماز کافی ہے بعد نماز کے صلوات بھیجے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَنِي مِمَّنِ اسْتَجَابَ لَكَ وَآمَنَ بِوَعْدِكَ وَاتَّبَعَ أَمْرَكَ فَإِنِّي عَبْدُكَ وَفِي قَبْضَتِكَ لَا أُوقَىٰ إِلَّا مَا وَقَيْتَ وَلَا آخُذُ إِلَّا مَا أَعْطَيْتَ وَقَدْ ذَكَرْتَ الْحَجَّ فَأَسْأَلُكَ أَنْ تَعْزِمَ لِي عَلَيْهِ عَلَىٰ كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَتُقَوِّيَنِي عَلَىٰ مَا ضَعُفْتُ عَنْهُ وَتُسَلِّمَ مِنِّي مَنَاسِكِي فِي يُسْرٍ مِنْكَ وَعَافِيَةٍ وَاجْعَلْنِي مِنْ وَفْدِكَ الَّذِينَ رَضِيتَ وَارْتَضَيْتَ وَسَمَّيْتَ وَكَتَبْتَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي خَرَجْتُ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ

وَأَنْفَقْتُ مَالِي ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ اَللّٰهُمَّ فَتَمِّمْ لِي حَجِّي وَعُمْرَتِي۔ پھر نیت کے قصد سے یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ عَلَىٰ كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَإِنْ عَرَضَ لِي عَارِضٌ يَحْبِسُنِي فَحُلَّنِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي لِقَدَرِكَ الَّذِي قَدَّرْتَ عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ إِنْ لَمْ تَكُنْ حَجَّةٌ فَعُمْرَةٌ أَحْرَمَ لَكَ شَعْرِي وَبَشَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَعِظَامِي وَمُخِّي وَعَصَبِي مِنَ النِّسَاءِ وَالثِّيَابِ وَالطِّيبِ أَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَكَ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ۔

(مسئلہ۔ حالت حیض میں غسل احرام و احرام باندھنا۔ دونوں صحیح ہیں لیکن نماز احرام درست نہیں) پھر اپنی زبان میں بھی اس طرح نیت کرے۔

احرام عمرۂ تمتع حج اسلام کا بجالاتا ہوں میں واجب قربتہً الی اللہ بعد اُس کے اسی مقام پر بلا فاصلہ تلبیہ کی نیت کرے۔

مقام چہارم تلبیہ کے بیان میں

نیّت تلبیہ | لبیک کہتا ہوں میں عمرۂ تمتع میں بہ سبب باندھنے احرام کے واجب قربتہً الی اللہ بعد نیت کے فوراً کہے لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ اور چاہیے کہ اِنّ کے الف کو زیر

کے ساتھ اور وَالْمُلْكَ کے کاف کو زبر کیا تھ اور کل الفاظ کو صحیح طور سے قرأت کے کیساتھ پڑھے نہیں تو عمل ناقص ہوگا اور وَالْمُلْكَ کے بعد لَكَ بھی کہے احتیاطاً۔ اسکے بعد اُن پر وہ سب چیزیں جو اوپر بیان ہوئیں حرام ہوجائیگی۔

مستحبات تلبیہ | باوضو ہو اثنائے تلبیہ میں کسی سے کوئی کلام نہ کرے مرد باآواز بلند کہے عورت ہمیشہ آہستہ کہے بار بار کہے جاگنے کے بعد ہر نماز کے بعد جب اونٹ پر سوار ہو جب اونٹ اونچے پر چڑھے جب نیچے اُترے۔ سحر کے وقت خلاصہ یہ کہ عمرۂ تمتّع میں جبتک مکّہ کے مکانات نظر آویں۔ اور حج تمتع میں دو پہر تک روز عرفہ برابر تلبیہ کہتا رہے اور اگر اس طرح تلبیہ کہے جیسا کہ حدیث میں منقول ہے تو افضل ہوگا۔ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ دَاعِيًا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ غَفَّارَ الذُّنُوبِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اَهْلَ التَّلْبِيَةِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ مَرْهُوبًا وَمَرْغُوبًا اِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ تُبْدِئُ وَالْمَعَادُ اِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ كَشَّافَ الْكُرَبِ الْعِظَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ يَا كَرِيمُ لَبَّيْكَ۔

مقام پنجم۔ دخول مکہ کے اداب میں

مستحبات دخول مکّہ | مستحب ہے کہ جب حد حرم مکّہ میں پہونچے تو اونٹ سے اُترے اگر ممکن ہو تو غسل کرے اور یہ غسل زن حائض پر بھی سنت ہے اور ننگے

پاؤں نعلین ہاتھ میں لیکر روانہ ہو جب حرم میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِي كِتَابِكَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَرْجُو اَنْ اَكُونَ مِمَّنْ اَجَابَ دَعْوَتَكَ وَقَدْ جِئْتُ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ وَفَجٍّ عَمِيقٍ سَامِعًا لِنِدَائِكَ وَمُسْتَجِيبًا لَكَ مُطِيعًا لِاَمْرِكَ وَكُلُّ ذٰلِكَ بِفَضْلِكَ عَلَيَّ وَاِحْسَانِكَ اِلَيَّ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا وَفَّقْتَنِي لَهُ اَبْتَغِي بِذٰلِكَ الزُّلْفَةَ عِنْدَكَ وَالْقُرْبَةَ اِلَيْكَ وَالْمَنْزِلَةَ لَدَيْكَ وَالْمَغْفِرَةَ لِذُنُوبِي وَالتَّوْبَةَ عَلَيَّ مِنْهَا بِمَنِّكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَحَرِّمْ بَدَنِي عَلَى النَّارِ وَآمِنِّي مِنْ عَذَابِكَ وَعِقَابِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

مقام ششم دخول مسجد الحرام کے آداب میں

مستحبات | جب اپنی منزل پر پہونچے تو مستحب ہے کہ مسجد الحرام میں جانے کے واسطے غسل کرے اور دروازہ بنی شیبہ سے داخل ہو جو اندرون حرم مقابل باب السلام کے ہے جب دروازہ مسجد الحرام پر پہونچے تو نہایت خشوع و خضوع سے کھڑا ہوکر یہ دعا پڑھے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

۵۔ فوائد القرآن مؤلفہ سید مرتضیٰ جونپوری میں ہے کہ موقف حج میں پہونچنے پر سامنے کعبہ کے سبحان اللہ سو مرتبہ۔ اللہ اکبر سو مرتبہ۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ سو مرتبہ کہے۔

بسم اللہ و باللہ و من اللہ و ما شاء اللہ والسلام علی انبیاء اللہ
و رسلہ السلام علی رسول اللہ السلام علی ابراہیم والحمد
للہ رب العالمین اور ایک روایت میں ہے کہ یہ دعا پڑھے بسم اللہ
و باللہ و من اللہ و ما شاء اللہ و علی ملۃ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ و خیر الاسماء للہ والحمد للہ والسلام علی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ السلام علی محمد بن عبد اللہ السلام
علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علی انبیاء
اللہ و رسلہ السلام علی ابراہیم خلیل الرحمن السلام علی
المرسلین والحمد للہ رب العالمین السلام علینا و علی
عباد اللہ الصالحین اللہم صل علی محمد و آل محمد و بارک
علی محمد و آل محمد و ارحم محمدا و آل محمد کما صلیت و
بارکت و ترحمت علی ابراہیم انک حمید مجید اللہم صل
علی محمد و آل محمد عبدک و رسولک اللہم صل علی ابراہیم
خلیلک و علی انبیائک و رسلک و سلم علیہم و سلام علی
المرسلین والحمد للہ رب العالمین اللہم افتح لی ابواب
رحمتک واستعملنی فی طاعتک و مرضاتک واحفظنی
بحفظ الایمان ابدا ما ابقیتنی جل ثناء وجہک الحمد
للہ الذی جعلنی من وفدہ و زوارہ و جعلنی ممن یعمر

مساجدہ و جعلنی ممن یناجیہ اللہم انی عبدک و زائرک
فی بیتک و علی کل ماتی حق لمن اتاہ و زارہ و انت خیر
ماتی و اکرم مزور فاسئلک یا اللہ یا رحمن بانک انت
اللہ لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک و بانک واحد
احد صمد لم تلد و لم تولد و لم یکن لک کفوا احد
و ان محمدا عبدک و رسولک صلی اللہ علیہ و علی اہل بیتہ
یا جواد یا کریم یا ماجد یا جبار یا کریم اسئلک ان تجعل
تحفتک ایای بزیارتی ایاک اول شیء تعطینی فکاک رقبتی
من النار پھر تین مرتبہ کہے اللہم فک رقبتی من النار اسکے
بعد کہے و اوسع علی من رزقک الحلال الطیب و ادرء عنی
شر شیاطین الجن والانس و شر فسقۃ العرب والعجم اسکے
مسجد میں داخل ہو اور رخ طرف خانہ کعبہ کے کرے اور ہاتھوں کو بلند کرے اور
کہے بسم اللہ و باللہ و علی ملۃ رسول اللہ پھر ہاتھ اٹھا کر خانہ کعبہ کی طرف
سر کرے اور کہے اللہم انی اسئلک فی مقامی ہذا فی اول مناسکی
ان تقبل توبتی و ان تجاوز عن خطیئتی و تضع عنی وزری
الحمد للہ الذی بلغنی بیتہ الحرام اللہم انی اشہد ان ہذا
بیتک الحرام الذی جعلتہ مثابۃ للناس و امنا مبارکا
و ہدی للعالمین اللہم ان العبد عبدک و البلد بلدک

وَالْبَيْتَ بَيْتُكَ جِئْتُ اَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَاَؤُمُّ طَاعَتَكَ
مُطِيعًا لِاَمْرِكَ رَاضِيًا بِقَدَرِكَ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمُضْطَرِّ اِلَيْكَ الفقیر
الْخَائِفِ لِعُقُوبَتِكَ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاسْتَعْمِلْنِي
بِطَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ اس کے بعد خانہ کعبہ سے خطاب کر کے کہے اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِي عَظَّمَكِ وَشَرَّفَكِ وَكَرَّمَكِ وَجَعَلَكِ مَثَابَةً
لِلنَّاسِ وَاَمْنًا مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِيْنَ جب حجر الاسود پر
نظر پڑے تو اسکی طرف متوجہ ہو کے یہ دعا پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي
هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ مِنْ
خَلْقِهٖ وَاَكْبَرُ مِمَّنْ اَخْشٰى وَاَحْذَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَيُمِيْتُ
وَيُحْيِيْ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَسَلَامٌ
عَلٰى جَمِيْعِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُوْمِنُ بِوَعْدِكَ وَاُصَدِّقُ رُسُلَكَ وَاَتَّبِعُ كِتَابَكَ
پھر آہستہ آہستہ قدم اٹھا کر حجر الاسود کے قریب آوے اور بوسہ لے اگر

بسبب ہجوم کے ممکن نہ ہو تو ہاتھ سے مس کرے اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو فقط ہاتھ
سے اشارہ کرے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اَمَانَتِيْ اَدَّيْتُهَا وَ
مِيْثَاقِيْ تَعَاهَدْتُهٗ لِتَشْهَدَ لِيْ بِالْمُوَافَاةِ اَللّٰهُمَّ تَصْدِيْقًا
بِكِتَابِكَ وَعَلٰى سُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ
وَالطَّاغُوْتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى وَعِبَادَةِ الشَّيْطَانِ وَعِبَادَةِ
كُلِّ نِدٍّ يُدْعٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اس کے بعد بہ نیت واجب طواف
عمرہ بجا لاوے۔

رکن دوم بیان طواف عمرہ کا

اُمورِ واجبہ قبل طواف | وہ چار ہیں اوّل طواف واجب ہے پہلے وضو واجب ہے، اور اگر غسل جنابت کرنا ہو اور حدث اصغر صادر نہ ہوا ہو تو وضو کی بھی ضرورت نہیں ہے (۲) بدن اور لباس کا طاہر ہونا (۳) شرمگاہوں کا پوشیدہ ہونا (۴) ختنہ شدہ ہونا اگر کسی کا ختنہ نہیں ہوا تو اس کا طواف واجب باطل ہوگا اور اگر کوئی شخص مختون پیدا ہوا ہو تو ختنہ لازم نہیں۔

تعریف و طریقہ طواف | تعریف طواف۔ خانہ کعبہ کے گرد ایک مرتبہ چکر لگانے کو شوط کہتے ہیں اور سات شوط کا ایک طواف شرعی ہوتا ہے۔

مقام دوم طریقۂ طواف اور نیّت اور مستحبّات طواف میں

طریقۂ طواف چاہیئے کہ انھیں لباس ہائے احرام کے ساتھ جو پاک و طاہر ہوں باوضو خانۂ کعبہ کا طواف کرے اس طرح سے کہ کسی قدر حجر اسود سے پیچھے بقصد احتیاط کھڑا ہو اور حجر اسود سے اس پیچھے کھڑے ہونے میں اور اسی طرح آخر میں ختم ہونے کے وقت بھی کسی قدر آگے ہو جانے میں جو زیادتی واقع ہو اس کو جزوِ طواف قرار نہ دے بلکہ من باب المقدّمہ سمجھے اور خانۂ کعبہ کو اپنی بائیں جانب رکھے اسکے بعد نیت کرے۔

نیّتِ طوافِ عمرہ طواف عمرۂ تمتّع حج اسلام کا بجا لاتا ہوں میں کہ سات مرتبہ خانۂ کعبہ کے گرد پھروں واجب قربۃً الی اللہ اس نیّت کو دل میں طواف کے ختم ہونے تک قائم رکھے اور حالتِ طواف میں خانۂ کعبہ کو ہمیشہ بائیں جانب رکھے حجر اسمٰعیلؑ کے پاس اسکا زیادہ لحاظ رکھنا ہوتا ہے کیونکہ وہاں اگر کسی قدر انحراف (کجی) نہ ہو تو خانہ کعبہ کی طرف پشت ہو جاتی ہے اور جب انتہائے حجر اسمٰعیل تک پہونچے تو ڈھائی ہاتھ سے زیادہ اس کی دیوار سے علیحدہ نہو نہیں تو مطاف (طواف کی جگہ) سے خارج ہو جائے گا اسی طرح چاروں ارکان (گوشوں) کے پاس بھی کج ہو جایا کرے کہ بایاں شانہ خانۂ کعبہ سے ہٹ نہ جائے خلاصہ یہ کہ اسی عنوان سے سات مرتبہ خانہ کعبہ کے گرد پھرے اور مقام ابراہیمؑ سے خانۂ کعبہ کی دیوار تک جسقدر فصل ہے۔ (تخمیناً ۲۲ ہاتھ) اس مسافت سے زیادہ

چاروں طرف میں کسی جگہ دور نہ ہو پس انتہائے حجر اسمٰعیلؑ کے پاس ڈھائی ہاتھ سے زیادہ دور نہ ہونا چاہیئے۔

مستحبات طواف ننگے پاؤں ہو[۵] بیفائدہ بات نہ کرے۔ نزدیک نزدیک قدم اٹھائے کسی عورت کیطرف نگاہ نہ کرے اور حالت طواف میں (یعنی گردش کرتے ہوئے) یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ يُمْشٰى بِهٖ عَلٰى طَلَلِ الْمَاءِ كَمَا يُمْشٰى بِهٖ عَلٰى جَدَدِ الْاَرْضِ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ يَهْتَزُّ لَهٗ عَرْشُكَ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ تَهْتَزُّ لَهٗ اَقْدَامُ مَلٰٓئِكَتِكَ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ دَعَاكَ بِهٖ مُوْسٰى مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ فَاسْتَجَبْتَ لَهٗ وَاَلْقَيْتَ عَلَيْهِ مَحَبَّةً مِّنْكَ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ غَفَرْتَ بِهٖ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ وَاَتْمَمْتَ عَلَيْهِ نِعْمَتَكَ اَنْ تَفْعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا بجائے کذا و کذا کے اپنے حاجات طلب کرے اور دعا مانگے اور حالت طواف میں یہ بھی کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اِلَيْكَ فَقِيْرٌ وَاِنِّيْ خَائِفٌ مُسْتَجِيْرٌ فَلَا تُغَيِّرْ جِسْمِيْ وَلَا تُبَدِّلْ اِسْمِيْ اور ہر شوط (دورہ) میں جب دروازہ خانہ کعبہ کے مقابل پہونچا کرے تو صلوات بھیجے اور یہ دعا پڑھے سَائِلُكَ فَقِيْرُكَ مِسْكِيْنُكَ بِبَابِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهِ بِالْجَنَّةِ اَللّٰهُمَّ الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْعَبْدُ

[۵] آقائے سید ابوالحسن اصفہانی نے ننگے پاؤں کے ساتھ ساتھ ننگے سر بھی لکھا ہے۔

عبدك وهذا مقام العائذ المستجير بك من النار فاعتقني و والدي و اهلي و ولدي و اخواني المؤمنين من النار يا جواد يا كريم۔ جب حجر اسمٰعیل پر پہونچے تو ناودان طلا پر نگاہ کرے اور کہے اللّٰهم ادخلني الجنة و اجرني من النار برحمتك و عافني من السقم و اوسع علي من الرزق الحلال و ادرء عني شر فسقة الجن و الانس و شر فسقة العرب و العجم جب پشت کعبہ پر پہونچے تو کہے یا ذا المن و الطول یا ذا الجود و الکرم ان عملي ضعيف فضاعفه لي و تقبله مني انك انت السميع العليم جب رکن یمانی پر پہونچے تو ہاتھ اٹھا کے کہے يا اللّٰه يا ولي العافية و يا خالق العافية و يا رازق العافية و المنعم بالعافية و المتفضل بالعافية علي و على جميع خلقك يا رحمٰن الدنيا و الآخرة و رحيمهما صل على محمد و آل محمد و ارزقنا العافية تمام العافية و شكر العافية في الدنيا و الآخرة يا ارحم الراحمين پھر سر اونچا کر کے کعبہ کی طرف متوجہ ہو کے کہے الحمد لله الذي شرفك و عظمك و الحمد لله الذي بعث محمدا نبيا و جعل عليا اماما اللّٰهم اهد له خيار خلقك و جنبه شرار خلقك۔ جب رکن یمانی اور حجر اسود

کے درمیان میں پہونچے تو کہے۔ ربنا آتنا في الدنيا حسنة و في الآخرة حسنة و قنا عذاب النار اور جب ساتویں مرتبہ مستجار[۵۱] پر (جو پشت کعبہ پر نزدیک رکن یمانی کے ہے) پہونچے تو ہاتھ اٹھا کر منھ اور پیٹ کو دیوار کعبہ سے ملائے[۵۲] اور کہے اللّٰهم البيت بيتك و العبد عبدك و هذا مقام العائذ بك من النار اللّٰهم من قبلك الروح و الفرج و العافية اللّٰهم ان عملي ضعيف فضاعفه لي و اغفر لي ما اطلعت عليه مني و خفي على خلقك استجير بالله من النار اسکے بعد کہے اللّٰهم ان عندي افواجا من ذنوب و افواجا من خطايا و عندك

---

۵۱ جامع عباسی میں ہے کہ زمان سابق میں خانہ کعبہ میں مستجار نامی ایک دروازہ تھا جو بند کردیا گیا اب اس کا نشان باقی ہے۔

ملتزم:۔ ایک مقام ہے مقابل مستجار دروازہ خانہ کعبہ و حجر اسود کے درمیان۔

حطیم:۔ وہ بیضاوی حلقہ ہے جو حجر اسمٰعیل کے پاس ہے۔

خطیم:۔ (بمعنی ڈاب) وہ پٹی جو پوشش خانہ کعبہ میں اوپر کی جانب سفید یا دوسرے رنگ کی ہوتی ہے

۵۲ احوط یہ ہے کہ اگر طواف واجب ہو مثل طواف عمرہ و حج و طواف النساء وغیرہ کے تو یہ عمل نہ کرے بلکہ طواف مستحبی میں بھی جب اثنائے طواف میں حجر اسود کو بوسے یا ارکان کو ہاتھ سے مس کرے یا مستجار سے مل جائے جیسا کہ بیان ہوا تو جہاں سے کج ہو کر چلا ہے وہاں کا نشان خیال رکھے بعد اس عمل کے پھر اپنی جگہ آ کے وہاں سے طواف کے واسطے چلے ۱۲ منہ۔

اَفْوَاجٌ مِنْ رَحْمَةٍ وَاَفْوَاجٌ مِنْ مَغْفِرَةٍ يَا مَنِ اسْتَجَابَ
لِاَبْغَضِ خَلْقِهٖ اِذْ قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ اِسْتَجِبْ لِيْ
اسکے بعد دعا مانگے اور کل گناہوں کا اقرار تفصیلاً و اجمالاً کرے اور طلب
مغفرت کرے اور گناہوں سے استغفار کرے جب حجر اسود پر پہونچے تو
کہے اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اٰتَيْتَنِيْ

نمازِ طوافِ عمرہ معہ نیّت و مستحبات

نمازِ طوافِ عمرہ تمتع | بعد ختم ہونے طواف کے فوراً دو رکعت نماز طواف
کی باآوازِ بلند یا آہستہ مقام ابراہیمؑ میں بجالائے اس طرح کہ خود پیچھے ہو اور
مقامِ ابراہیمؑ سامنے ہو اور ممکن نہ ہو تو قریب مقام ابراہیمؑ کے جسقدر نزدیک تر
ممکن ہو پڑھے اور جو سورہ یاد ہو بعد الحمد کے پڑھے مگر بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت
میں بعد الحمد کے سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے
سورہ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ پڑھے اور نیّت اس طرح کرے۔

نیّت نمازِ طوافِ عمرہ | دو رکعت نماز طواف عمرۂ تمتع کی بجالاتا ہوں
میں واجب قربۃً الی اللہ اور چاہیئے کہ یہ نیت دل ہی میں کرے۔

مستحباتِ نمازِ طوافِ عمرہ | مستحب ہے کہ بعد نماز طواف کے صلوات بھیجے اور
یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ وَلَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ
مِنِّيْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِمَحَامِدِهٖ كُلِّهَا عَلٰى نَعْمَائِهٖ كُلِّهَا حَتّٰى

يَنْتَهِيَ الْحَمْدُ اِلٰى مَا يُحِبُّ وَيَرْضٰى اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتَقَبَّلْ مِنِّيْ وَطَهِّرْ قَلْبِيْ وَزَكِّ عَمَلِيْ اسکے بعد
سجدہ میں جائے اور کہے سَجَدَ لَكَ وَجْهِيْ تَعَبُّدًا وَّرِقًّا لَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ حَقًّا حَقًّا اَلْاَوَّلُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْاٰخِرُ بَعْدَ كُلِّ
شَيْءٍ وَهَا اَنَا ذَا بَيْنَ يَدَيْكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ فَاغْفِرْ لِيْ
اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ غَيْرُكَ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنِّيْ مُقِرٌّ
بِذُنُوْبِيْ عَلٰى نَفْسِيْ وَلَا يَدْفَعُ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ غَيْرُكَ

رکن سوم سعی میان صفا و مروہ کے بیان میں جو عمرۂ تمتع میں چاہیئے

طریقۂ سعی معہ نیت و مستحبات سعی

طریقۂ سعی | طواف عمرہ کی نماز کے بعد فوراً اُسی روز میان کوہ صفا و مروہ کے
سعی بجالائے اس طرح کہ ان دونوں پہاڑوں کے درمیان میں سات مرتبہ
چلے اور ابتدا کوہ صفا سے کرے اس طرح کہ ایک قدم (بلکہ چاروں زینوں بھی)
کوہِ صفا کے احتیاطاً چڑھ جائے بعد اسکے صفا کی طرف پیٹھ اور مروہ کی
طرف منہ کرکے نیت کرے۔

نیّت سعی کی عمرۂ تمتع میں | راہ چلتا ہوں میں درمیان کوہ صفا و مروہ کے سات
مرتبہ عمرۂ تمتع حجّۃ الاسلام میں واجب قربۃً الی اللہ بعد نیّت کے فوراً اپنی
معمولی چال سے چلے جب منارۂ اول پر پہونچے تو مرد کو چاہیئے کہ منارۂ اوّل

سے جو قریب صفا کے ہے منارۂ دوم[۲] تک جو قریب مروہ کے ہے کسی قدر دوڑتا ہوا چلے بعد اسکے دوسرے منارہ سے پھر اپنی معمولی چال سے چل کر مروہ پر ایک قدم (بلکہ کل زینوں پر) احتیاطاً چڑھ جائے یہ ایک مرتبہ ہوا۔ پھر مروہ کی طرف پشت پھیرے اور کوہ صفا کی طرف منہ کرکے اُسی طرح صفا تک جائے یعنی منارۂ اوّل متصل مروہ سے منارۂ دوم متصل کوہ صفا تک دوڑتا ہوا چلے باقی راہ اپنی معمولی چال سے چلے یہ دو مرتبہ ہوا مگر عورتوں کے واسطے یہ ہرولہ (دوڑنا) نہیں ہے خلاصہ یہ کہ اسی طرح سات مرتبہ چلے یعنی کوہ صفا سے ابتدا کرکے ہر مرتبہ منارۂ اوّل سے منارۂ دوم تک جو منارہ آخر طرف کا ہے دوڑتا ہوا چلے پھر باقی راہ معمولی چال سے چلے چنانچہ صفا سے مروہ تک جانے میں اور مروہ سے صفا تک آنے میں دو مرتبہ سمجھے یہاں تک کہ ساتواں مرتبہ مروہ تک پہونچنے میں ختم ہو جائے گا اور ہر سعی یعنی ہر مرتبہ جانے میں منہ اپنا اُسی طرف رکھے جس طرف جاتا ہو یعنی اگر مروہ کی طرف جائے تو مروہ کی طرف اور اگر صفا کی طرف جائے تو صفا کی طرف منہ رکھے اور کسی طرف رُخ نہ کرے۔

ف واضح ہو کہ سعی میں ہر مرتبہ صفا و مروہ کے زینوں پر چڑھ جانا بنظر اولویت و احتیاط کے ہے ورنہ اگر کوئی شخص نیچے کے زینہ سے سعی شروع کرے تو اُسکو چاہیئے کہ صفا میں دونوں پاؤں کی ایڑیوں کو نیچے کے زینہ سے ملائے بعد اسکے نیت کرکے راہ چلے اور جب مروہ پر پہونچے تو دونوں پاؤں کی انگلیوں کو نیچے کے زینے سے ملائے اور جب صفا کی طرف پھرے تو اسی جگہ دونوں پاؤں کی ایڑیوں کو ملانے بعد اسکے چلے اور جب صفا پر پہونچے تو وہاں بھی اسی جگہ جہاں سے چلا تھا دونوں پاؤں کی انگلیوں کو ملائے جو پھرنے کے وقت دونوں ایڑیوں کو ملانے بعد اسکے چلے غرض اسی طرح ہر مرتبہ کرے ۱۲ منہ

مُستحبّاتِ سَعی بعد نماز طواف کے جب سعی کا ارادہ کرے تو سنّت ہے کہ حجر الاسود کو بوسہ دے اگر نہ ہو سکے تو مس کرے اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو ہاتھ سے اشارہ کرے اسکے بعد چاہ زمزم پر آکے ڈول ایک ڈول کھینچ کے سر اور پشت و شکم پر ڈالے اور پیئے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ وَّسُقْمٍ اسکے بعد بابُ الصّفا[۱] سے جو حجر الاسود کے مقابل ہے صفا پر آوے اور اوپر چڑھ جاوے اور خانہ کعبہ کی طرف منہ کرکے سات مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ سات مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سات مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اسکے بعد تین مرتبہ کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اسکے بعد صلوات بھیجے اور تین مرتبہ کہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا ھَدٰنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَآ اَوْلٰنَا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الْحَیِّ الدَّآئِمِ پھر تین مرتبہ کہے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ لَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ اور تین مرتبہ کہے اَللّٰھُمَّ

[۱] بابُ الصّفا اب مسجد الحرام میں داخل ہے لیکن اسکی علامت کی غرض سے دو ستون قائم رکھے گئے ہیں لہذا بغرض سعی جاتے ہوئے ان دونوں ستونوں کے درمیان گزرنا چاہیئے۔

إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْيَقِيْنَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اور تین مرتبہ کہے اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اسکے بعد مستحب ہے کہ دوبارہ سو مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سو مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہے اور یہ دعا پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِي الْمَوْتِ وَفِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَوَحْشَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ فِيْ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ اس کے بعد اپنے دین وایمان جان ومال اہل وعیال سب کو خدا کے سپرد کرے اور بار بار کہے اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ الرَّحْمٰنَ الرَّحِيْمَ الَّذِيْ لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهٗ نَفْسِيْ وَدِيْنِيْ وَاَهْلِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتَعْمِلْنِيْ عَلٰى كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَتَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهٖ وَاَعِذْنِيْ مِنَ الْفِتْنَةِ اسکے بعد تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور دو مرتبہ پھر اسی دعا کو پڑھے اسکے بعد ایک مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے پھر اس دعا کو پڑھے۔[۵]

---

[۵] اعلم زمانہ علامہ سید حسین بروجردی اپنے رسالہ مناسک حج میں فرماتے ہیں کہ حدیث میں ہے کہ اگر کوئی چاہے کہ اسکا مال زیادہ ہو تو چاہیئے کہ مقام صفا پر (بقیہ صفحہ ۱۲۳ پر ملاحظہ ہو)

اور ایک حدیث میں ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کوہ صفا پر چڑھ کے کعبہ کی طرف منہ کرکے یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ قَطُّ فَاِنْ عُدْتُ فَعُدْ عَلَيَّ بِالْمَغْفِرَةِ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ افْعَلْ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ اِنْ تَفْعَلْ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ تَرْحَمْنِيْ وَاِنْ تُعَذِّبْنِيْ فَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِيْ وَاَنَا مُحْتَاجٌ اِلٰى رَحْمَتِكَ فَيَا مَنْ اَنَا مُحْتَاجٌ اِلٰى رَحْمَتِهٖ اِرْحَمْنِيْ اَللّٰهُمَّ لَا تَفْعَلْ بِيْ مَا اَنَا اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ اِنْ تَفْعَلْ بِيْ مَا اَنَا اَهْلُهٗ تُعَذِّبْنِيْ وَلَنْ تَظْلِمَنِيْ اَصْبَحْتُ اَتَّقِيْ عَدْلَكَ وَلَا اَخَافُ جَوْرَكَ فَيَا مَنْ هُوَ عَدْلٌ لَا يَجُوْرُ اِرْحَمْنِيْ اس کے بعد کہے يَا مَنْ لَا يَخِيْبُ سَائِلُهٗ وَلَا يَنْفَدُ نَائِلُهٗ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَعِذْنِيْ

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۲۲) دیر تک کھڑا رہے اور جو تھے پائے پر بجانب کعبہ رُخ کرکے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَتِهٖ وَغُرْبَتِهٖ وَوَحْشَتِهٖ وَظُلْمَتِهٖ وَضِيْقِهٖ وَضَنْكِهٖ اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ فِيْ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ۔ پس پائے سے نیچے اتر آئے اور اپنی پشت کو برہنہ کردے اور کہے یَا مَنْ اَمَرَ بِالْعَفْوِ الخ

(یہ دعا صفحہ آئندہ یعنی ۱۲۴ پر ملاحظہ ہو۔)

مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ اسکے بعد زینوں سے اتر کے راہ چلے اور وقت سعی (راہ چلنے) کے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ حُسْنَ الظَّنِّ بِكَ عَلىٰ كُلِّ حَالٍ وَصِدْقَ النِّيَّةِ فِي التَّوَكُّلِ عَلَيْكَ اور ہرولہ (دوڑنے) کے وقت پہلی مرتبہ یا ہر مرتبہ جب منارہ کے پاس پہونچے یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَجَلُّ الْاَكْرَمُ وَاهْدِنِي لِلَّتِي هِيَ اَقْوَمُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَمَلِي ضَعِيفٌ فَضَاعِفْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي اَللّٰهُمَّ لَكَ سَعْيِي وَبِكَ حَوْلِي وَقُوَّتِي تَقَبَّلْ عَمَلِي يَا مَنْ يَقْبَلُ عَمَلَ الْمُتَّقِينَ جب دوسرے منارہ تک جو منتہائے ہرولہ ہے پہونچے تو وہاں سے آہستہ چلے اور کہے يَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ وَالْكَرَمِ وَالنَّعْمَاءِ وَالْجُودِ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ يَا كَرِيمُ اور جب مروہ پر پہونچے اور ہو سکے تو وہاں بھی وہ دعائیں پڑھے جو صفا پر پڑھی تھیں۔ اگرچہ اُس میں اتنی تاکید نہیں ہے۔ اور یہ دعا بھی مروہ پر پڑھے۔ يَا مَنْ اَمَرَ بِالْعَفْوِ يَا مَنْ هُوَ اَوْلىٰ بِالْعَفْوِ يَا مَنْ يَجْزِي عَلَى الْعَفْوِ يَا مَنْ دَلَّ عَلَى الْعَفْوِ يَا مَنْ زَيَّنَ الْعَفْوَ يَا مَنْ يُثِيبُ عَلَى الْعَفْوِ يَا مَنْ يُحِبُّ الْعَفْوَ يَا مَنْ يُعْطِي عَلَى الْعَفْوِ

يَا مَنْ يَعْفُو عَلَى الْعَفْوِ يَا رَبَّ الْعَفْوِ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ اور کوشش کرے کہ رونا آئے الحاصل یہ سب دعائیں جو بیان ہوئیں مستحب ہیں اگر کل نہ ہو سکیں تو جسقدر ممکن ہو بجا لائے۔

تقصیر معہ نیت

معنیٔ تقصیر | ختم سعی کے بعد کوہ مروہ پر بیٹھ کے تقصیر عمل میں لائے یعنی کسی قدر بال مونچھ، یا ڈاڑھی یا سر کے کاٹ ڈالے اور تقصیر میں اس طرح نیت کرے۔

نیت تقصیر عمرہ کی | تقصیر بجا لاتا ہوں میں واسطے مُحِل ہونے کے احرام عمرۂ تمتع سے حجۃ الاسلام میں واجب قربۃً الی اللہ نیت کے بعد فوراً کسی قدر بال ڈاڑھی یا مونچھ یا سر کے مقراض یا چاقو سے اور کچھ نہ ہو تو دانت ہی سے کاٹ ڈالے اور مونڈنا نہ چاہیئے اسکے بعد محرم احرام عمرہ سے فارغ ہو جاتا ہے اور جو چیزیں اُس پر بسبب احرام کے حرام ہو گئی تھیں وہ سب حلال ہو جاتی ہیں سوائے سر مُنڈانے کے اور طواف نساء عمرہ تمتع میں واجب نہیں ہے لیکن احوط یہ ہے کہ بعد تقصیر کے طواف نساء بھی بقصد قربت احتیاطاً بجا لاوے تو پھر کوئی اشکال باقی نہ رہے گا

بیان طواف النساء عمرۂ تمتع میں معہ اسکی نیت اور نماز کے

طواف النساء | طواف نساء خانۂ کعبہ کا اُسی طریقہ سے بجا لاوے

جسطرح عمرہ کے طواف میں بیان ہوا اور نیت اس طواف نساء کی جو عمرہ تمتع میں کرے گا وہ محض قربت کے قصد سے کرے واجب کا لفظ نہ کہے۔

نیت طواف النساء طواف نساء عمرۂ تمتع میں بجالاتا ہوں کہ سات مرتبہ خانہ کعبہ کے گرد پھروں قربۃً الی اللہ بعد نیت کے حجراسود سے طواف شروع کرکے سات دورے پورے کرے جس طرح سابق میں بیان ہوا بعد اسکے نماز طواف نساء کو مقام ابراہیم میں یا اسکے متصل اس طرح نیت کرکے پڑھے۔

نیت نماز طواف النساء دو رکعت نماز طواف النساء کی عمرۂ تمتع میں پڑھتا ہوں میں قربۃً الی اللہ۔

اعمال مستحبی عشرۂ اوّل ماہ ذی الحجہ

ماخوذ از باب ہفتم زاد المعاد حق تعالیٰ فرماتا ہے وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ یعنی یاد کرو خدا کو چند ایام میں اور پھر فرمایا وَيَذْكُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ یعنی یاد کریں خدا کو اُن ایام معلوم میں کہ روزی دی اُسنے چارپایوں کے گوشت سے۔ اور آئمہ ؑ سے منقول ہے کہ ایام معلومات سے اول دس یوم ماہ ذی الحجہ کے مراد ہیں اور ایام معدودات سے مراد ۱۰،۱۱،۱۲ و ۱۳ ماہ ذی الحجہ کی ہیں یعنی ایام تشریق۔

بسند معتبر امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ اُن کے پدر امام محمد باقر علیہ السلام

نے اُن سے ارشاد فرمایا کہ اے فرزند گرامی ماہ ذی الحجہ کے اول دس یوم کی ہر شب میں دو رکعت نماز ادا کرو درمیان نماز شام و خفتن اور ہر رکعت میں سورہ حمد و سورہ قل ہو اللہ پڑھو اور یہ دعا پڑھو۔ وَوَاعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ (سورۂ اعراف پارہ ۹ رکوع ۱۷) ایسا کرنے سے ثواب حج ملے گا بادجود یکہ سفر حج نکرو۔

(۱) از یکم تا نہم ذالحجہ کے روزوں کا ثواب، تمام عمر کے روزوں کے برابر ہے۔ ان دنوں میں قضاء ماہ رمضان کے روزے بھی رکھے جاسکتے ہیں

(۲) اس عشرۂ اول میں ہر روز درمیان نماز مغرب و عشاء دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ قل ہو اللہ اور یہ آیت پڑھے وَوَاعَدْنَا مُوْسٰى سے سبیل المفسدین تک تو حاجیوں کے ثواب میں شریک ہوگا۔

(۳) از اوّل روز تا عصر روز عرفہ نماز صبح و مغرب کے درمیان جیسا کہ حضرت صادق ؑ سے منقول ہے یہ دعا پڑھا کرے۔ اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ الْاَيَّامُ الَّتِيْ فَضَّلْتَهَا عَلٰى غَيْرِهَا مِنَ الْاَيَّامِ وَشَرَّفْتَهَا قَدْ بَلَّغْتَنِيْهَا بِمَنِّكَ وَرَحْمَتِكَ فَاَنْزِلْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَاَوْسِعْ عَلَيْنَا فِيْهَا مِنْ نَعْمَائِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَهْدِيَنَا فِيْهَا لِسَبِيْلِ

الْهُدٰى وَتَرْزُقَنَا فِيْهِ التَّقْوٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى وَالْعَمَلَ
فِيْهَا بِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَا مَوْضِعَ
كُلِّ شَكْوٰى وَيَا سَامِعَ كُلِّ نَجْوٰى وَيَا شَاهِدَ كُلِّ
مَلَاءٍ وَيَا عَالِمَ كُلِّ خَفِيَّةٍ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَكْشِفَ عَنَّا فِيْهَا الْبَلَاءَ وَتَسْتَجِيْبَ
لَنَا فِيْهَا الدُّعَاءَ وَتُقَوِّيَنَا فِيْهَا وَتُعِيْنَنَا وَتُوَفِّقَنَا فِيْهَا
لِمَا تُحِبُّ رَبَّنَا وَتَرْضٰى وَعَلٰى مَا افْتَرَضْتَ عَلَيْنَا
مِنْ طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ وَاَهْلِ وِلَايَتِكَ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَهَبَ لَنَا فِيْهَا الرِّضَا اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ
وَلَا تَحْرِمْنَا خَيْرَ مَا تُنْزِلُ فِيْهَا مِنَ السَّمَاءِ وَطَهِّرْنَا مِنَ الذُّنُوْبِ
يَا عَلَّامَ الْغُيُوْبِ وَاَوْجِبْ لَنَا فِيْهَا دَارَ الْخُلُوْدِ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَلَا تَتْرُكْ لَنَا فِيْهَا ذَنْبًا
اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ
وَلَا غَائِبًا اِلَّا اَدَّيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَ
الْاٰخِرَةِ اِلَّا سَهَّلْتَهَا وَيَسَّرْتَهَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
اَللّٰهُمَّ يَا عَالِمَ الْخَفِيَّاتِ يَا رَاحِمَ الْعَبَرَاتِ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ
يَا رَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَالسَّمٰوٰتِ يَا مَنْ لَا تَتَشَابَهُ عَلَيْهِ

الْاَصْوَاتُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنَا فِيْهَا
مِنْ عُتَقَائِكَ وَطُلَقَائِكَ مِنَ النَّارِ وَالْفَائِزِيْنَ
بِجَنَّتِكَ وَالنَّاجِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

(۴) ہر روز اس عشرۂ اول ذالحجہ میں یہ پانچ دعائیں پڑھے جو جبرئیل امین از جانب باری تعالیٰ ہدیۃً جناب عیسیٰؑ کے پاس لائے تھے

(۱) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(۲) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا۔

(۳) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

(۴) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ
بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(۵) حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ وَرَاءَ
اللّٰهِ مُنْتَهٰى اَشْهَدُ لِلّٰهِ بِمَا دَعَا وَاَنَّهٗ بَرِيْءٌ مِّمَّنْ تَبَرَّءَ
وَاَنَّ لِلّٰهِ الْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى جناب مجلسیؒ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص

ہر روز انمیں سے ہر دعا کو دس مرتبہ پڑھ لے تو بہت ثواب ہے۔

(۵) جناب امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ جو شخص ہر روز دس مرتبہ یہ تہلیلات پڑھے تو خوب ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ اللَّیَالِیْ وَالدُّھُوْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ اَمْوَاجِ الْبُحُوْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَرَحْمَتُہٗ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ الشَّوْکِ وَالشَّجَرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ الشَّعْرِ وَالْوَبَرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ الْحَجَرِ وَالْمَدَرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ لَمْحِ الْعُیُوْنِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فِی اللَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ الرِّیَاحِ فِی الْبَرَارِیْ وَالصُّخُوْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنَ الْیَوْمِ اِلٰی یَوْمِ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ

ان دس شبوں میں ہر شب سورۂ فجر و شب ہائے جمعہ میں سورہ جمعہ و سورۂ سبح اسم ربک الاعلیٰ و حشر و دخان پڑھنے کا بہت ثواب ہے (از فوائد القرآن)

روز اوّل۔ کسی ظالم سے خوف ہو تو روز اول ذی الحجہ کے حَسْبِیْ حَسْبِیْ حَسْبِیْ مِنْ سُؤَالِیْ عِلْمُکَ بِحَالِیْ خدا اُس ظالم کے شر سے آزاد کریگا اسی روز جناب ابراہیمؑ کی ولادت ہوئی اور جناب سیدہؑ و جناب امیرالمومنینؑ کا عقد ہوا۔ روز ہفتم۔ ۱۱۴ھ میں بمقام مدینہ منورہ وفات امام محمد باقرؑ واقع ہوئی لہذا روز حزن ہے۔ روز ہشتم روز ترویہ ہے ترویہ کے معنی غور و فکر کے ہیں کیونکہ یہ دن ذبح اسمٰعیلؑ کے خواب کے متعلق جناب ابراہیمؑ غور و فکر میں گزرا۔

اسمٰعیلؑ کا روزہ ساٹھ سال کے لئے کفارہ ہے اور غسل کرنا بھی مستحب ہے۔ شب نہم۔ بہت متبرک شب ہے، دعا و توبہ وغیرہ کے لئے مخصوص ہے اس تمام شب کی عبادت ۱۷۰ سال کی عبادت کے برابر ہے اس شب کے چند اعمال ہیں اوّل یہ کہ جو شخص دعا اَللّٰھُمَّ یَا شَاھِدَ کُلِّ نَجْوٰی الخ (جو مفاتیح کے صفحہ ۳۱۶ پر درج ہے اور بوجہ طوالت یہاں نقل نہیں کی گئی۔ اب مفاتیح الجنان مؤلفہ علاّمہ عباس قمیؒ ہر حاجی ساتھ رکھ سکتا ہے) شب عرفہ یا ہر شب جمعہ پڑھے خداوند عالم اُسے بخشدیگا۔ دوم وہ دس تسبیحات پڑھے جن کا ذکر بیان روز نہم یعنی بیان روز عرفہ میں درج ذیل ہے۔ سوم زیارت امام حسینؑ پڑھے۔ چہارم دعاء اَللّٰھُمَّ مَنْ تَعَبَّاَ وَتَھَیَّاَ الخ جس کا ذکر اعمال شب جمعہ مفاتیح الجنان میں ہے پڑھے۔ روز نہم۔ ایک عظیم عید کا دن ہے اگرچہ اُسے عید نہیں کہا جاتا بلکہ یوم عرفہ کے نام سے مشہور ہے اس دن خداوند عالم کی نظر رحمت مخصوص طور پر بندوں کے لئے ہوتی ہے اس دن کے چند اعمال ہیں (۱) غسل (۲) زیارت امام حسینؑ کہ ہزار حج و عمرہ و ہزار جہاد کے برابر ہے۔ (۳) یہ دس تسبیحات پڑھے جو جناب رسالتمآبؐ سے منقول ہیں سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ عَرْشُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ حُکْمُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْقُبُوْرِ قَضَاؤُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ رَحْمَتُہٗ

سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي الْقِيٰمَةِ عَدْلُهٗ سُبْحَانَ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمَآءَ سُبْحَانَ الَّذِيْ بَسَطَ الْاَرْضَ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْهُ اِلَّآ اِلَيْهِ پھر کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ سو مرتبہ

اور سورہ قل ہو اللہ و آیۃ الکرسی و اللھم صل علی محمد و آل محمد ہر ایک سو مرتبہ اور پھر دس مرتبہ کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَيُمِيْتُ وَيُحْيِيْ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور دس مرتبہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ اسکے بعد یَا اَللّٰهُ دس مرتبہ یَا رَحْمٰنُ دس مرتبہ یَا رَحِيْمُ دس مرتبہ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ دس مرتبہ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ دس مرتبہ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ دس مرتبہ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ دس مرتبہ اٰمِيْنَ دس مرتبہ پھر کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَا مَنْ هُوَ اَقْرَبُ اِلَيَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ يَا مَنْ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ يَا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰى وَبِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ يَا مَنْ هُوَ الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى يَا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ پس

حاجت اپنی طلب کرے۔ حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ محمدؐ و آل محمدؐ کو مسرور کرنے کے لئے کہے اَللّٰهُمَّ يَا اَجْوَدَ مَنْ اَعْطٰى وَيَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا اَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ فِي الْاٰخِرِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ فِي الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ فِي الْمُرْسَلِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا وَّاٰلَهُ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالشَّرَفَ وَالرِّفْعَةَ وَالدَّرَجَةَ الْكَبِيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اٰمَنْتُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَلَمْ اَرَهٗ فَلَا تَحْرِمْنِيْ فِي الْقِيٰمَةِ رُؤْيَتَهٗ وَارْزُقْنِيْ صُحْبَتَهٗ وَتَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهٖ وَاسْقِنِيْ مِنْ حَوْضِهٖ مَشْرَبًا رَوِيًّا سَآئِغًا هَنِيْٓئًا لَآ اَظْمَاُ بَعْدَهٗ اَبَدًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اٰمَنْتُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَلَمْ اَرَهٗ فَعَرِّفْنِيْ فِي الْجِنَانِ وَجْهَهٗ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ مِنِّيْ تَحِيَّةً كَثِيْرَةً وَّسَلَامًا اسکے بعد دعا ء اُمِّ داؤد پڑھے جس کا ذکر مفاتیح الجنان کے اعمال رجب کے سلسلہ میں ہے اسکے بعد وہ تسبیح پڑھے جس کا ذکر صفحہ ۳۲۲ مفاتیح الجنان میں اعمال ذی قعدہ میں ہے اور جسکی ابتدا سُبْحَانَ اللّٰهِ قَبْلَ كُلِّ اَحَدٍ ہے ہے

فصل سوم ۔ حج تمتع حجۃ الاسلام کے بیان میں

اسمیں پانچ رکن ہیں تین قبل اعمال منیٰ کے اور دو بعد اسکے (۱) احرام حج (۲) وقوف عرفات (۳) وقوف مشعر الحرام (مزدلفہ) (۴) اعمال روز دہم ذی الحجہ (۵) اعمال جو رکن چہارم کے بعد کئے جاتے ہیں ۔ ارکان سہ گانہ قبل اعمال منیٰ ۔

رکن اول ۔ احرام حج کے بیان میں

طریقہ احرام حج | آٹھویں ذی الحجہ کو مقام ابراہیم یا حجر اسمٰعیل میں بعد نماز ظہر یا عصر کے اور اگر وقت نماز نہ ہو تو بعد چھ رکعت یا دو رکعت نماز سنتی کے سیئے ہوئے کپڑے نیت کرکے اتارے اور دونوں کپڑے احرام کے نیت کرکے پہنے جیساکہ احرام عمرہ میں بیان ہوا بعد اس کے نیت احرام حج کی اسطرح کرے ۔

نیت احرام | احرام باندھتا ہوں میں حج تمتع حجۃ الاسلام میں واجب قربۃً الی اللہ ۔

نیت تلبیہ | بعد نیت احرام کے نیت تلبیہ کی اس طرح کرے کہ ۔ تلبیہ کہتا ہوں میں حج تمتع میں بسبب باندھنے احرام کے واجب قربۃً الی اللہ بعد اسکے ایک مرتبہ بقصد وجوب باقی بقصد استحباب ظہر روز عرفہ تک کہا کرے ۔

---

۵ اگر حاجی ۸ ذی الحجہ کے قبل مکہ معظمہ ہو پہنچ گیا ہے تو عمرہ حج سے فارغ ہونے کے بعد اعمال دہہ اول ماہ ذی الحجہ جن میں سے چند اوپر درج کیئے گئے بجالائے ۔

دعائے تلبیہ | لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اگر تلبیہ کی وہ دعا جو منقول ہے اور احرام عمرہ میں بیان ہوئی پڑھے تو بہت بہتر ہوگا ۔

قیام شب نہم منیٰ و مسجد خیف میں | بعد احرام اور تلبیہ کے اگر ہوسکے تو اسی روز مکہ سے عرفات کی جانب روانہ ہو اور رات کو طلوع آفتاب تک منیٰ اور مسجد خیف میں بقصد استحباب رہے کہ بہت ثواب ہے اور جب مکہ سے منیٰ کو روانہ ہو تو کہے اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ اَرْجُوْ وَاِيَّاكَ اَدْعُوْ فَبَلِّغْنِيْ اَمَلِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ عَمَلِيْ جب منیٰ میں پہونچے تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَقْدَمَنِيْهَا صَالِحًا فِيْ عَافِيَةٍ وَبَلَّغَنِيْ هٰذَا الْمَكَانَ اسکے بعد کہے اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ مِنًى وَهِيَ مِمَّا مَنَنْتَ بِهَا عَلَيْنَا مِنَ الْمَنَاسِكِ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تَمُنَّ عَلَيْنَا بِمَا مَنَنْتَ بِهٖ عَلٰى اَنْبِيَائِكَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُكَ وَفِيْ قَبْضَتِكَ اور بہتر ہے کہ نماز فرض اور دعا وغیرہ مسجد خیف میں بجالائے اور بعد طلوع آفتاب جب بقصد وقوف عرفات روانہ ہو تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ صَمَدْتُ وَاِيَّاكَ اعْتَمَدْتُ وَوَجْهَكَ اَرَدْتُ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِيْ فِيْ رِحْلَتِيْ وَاَنْ تَقْضِيَ لِيْ حَاجَتِيْ وَاَنْ تَجْعَلَنِيَ الْيَوْمَ مِمَّنْ تُبَاهِيْ بِهٖ مَنْ هُوَ اَفْضَلُ مِنِّيْ پس تلبیہ کے ساتھ روانہ ہو ۔

رکن دوم۔ وقوف عرفات کے بیان میں

حکم وقوف ونیت نویں ذی الحجہ کو اول ظہر سے غروب آفتاب تک نیت کرکے عرفات میں ٹھہرا رہے بلکہ احوط یہ ہے کہ دوپہر سے پہلے اپنے کو عرفات میں پہونچادے اور نیت اس طرح کرے

اس جگہ یعنی مقام عرفات میں توقف کرتا ہوں میں زوال آفتاب سے غروب آفتاب تک واسطے حج تمتع حجۃ الاسلام کے واجب قربۃً الی اللہ[۱]

مستحبات وقوف عرفات مستحب ہے کہ غسل کرے اور اول وقت دوپہر کو ظہر و عصر کی نماز ایک اذان اور دو اقامت سے بغیر نافلہ کے پڑھے اور دل کو خدا کیطرف متوجہ رکھے اور نہایت خضوع و خشوع و حضور قلب سے مشغول بدعا ہو پس سو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ سو مرتبہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ سو مرتبہ آیۃ الکرسی سو مرتبہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ سو مرتبہ سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ سو مرتبہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ سو مرتبہ سورۂ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ پڑھے اور توبہ و استغفار کرے اور برادران ایمانی کے واسطے بکثرت دعا کرے اور جو دعائیں اماموں سے منقول ہیں پڑھے اور بہترین دعا دعائے روز عرفہ ہے جو صحیفہ کاملہ میں ہے اور درج ذیل ہے

---

[۱] جامع عباسی میں ہے کہ ظہر سے شام تک کھڑا رہے اور اول سے آخر تک رو بقبلہ رہے اور اسکے و آسمان کے درمیان کوئی شئے مثل خیمہ کے حائل نہ ہو۔

دُعائے عرفہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ رَبَّ الْاَرْبَابِ وَاِلٰـہَ کُلِّ مَاْلُوْہٍ وَّخَالِقَ کُلِّ مَخْلُوْقٍ وَّوَارِثَ کُلِّ شَیْءٍ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّلَا یَعْزُبُ عَنْہُ عِلْمُ شَیْءٍ وَّھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ وَّھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ رَّقِیْبٌ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الْمُتَوَحِّدُ الْفَرْدُ الْمُتَفَرِّدُ وَاَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ الْکَرِیْمُ الْمُتَکَرِّمُ الْعَظِیْمُ الْمُتَعَظِّمُ الْکَبِیْرُ الْمُتَکَبِّرُ وَاَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْمُتَعَالِ الشَّدِیْدُ الْمِحَالِ وَاَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ وَاَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْقَدِیْمُ الْخَبِیْرُ وَاَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ الْکَرِیْمُ الْاَکْرَمُ الدَّآئِمُ الْاَدْوَمُ وَاَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَوَّلُ قَبْلَ کُلِّ اَحَدٍ وَّالْاٰخِرُ بَعْدَ کُلِّ عَدَدٍ وَّاَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ الدَّانِیْ فِیْ عُلُوِّہٖ وَالْعَالِیْ فِیْ دُنُوِّہٖ وَاَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ ذُو الْبَھَآءِ وَالْمَجْدِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْحَمْدِ وَاَنْتَ

اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الَّذِي أَنْشَأْتَ الْأَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ
سِنْخٍ وَصَوَّرْتَ مَا صَوَّرْتَ مِنْ غَيْرِ مِثَالٍ وَابْتَدَعْتَ
الْمُبْتَدَعَاتِ بِلَا احْتِذَاءٍ أَنْتَ الَّذِي قَدَّرْتَ كُلَّ شَيْءٍ
تَقْدِيرًا وَيَسَّرْتَ كُلَّ شَيْءٍ تَيْسِيرًا وَدَبَّرْتَ مَا دُونَكَ
تَدْبِيرًا أَنْتَ الَّذِي لَمْ يُعِنْكَ عَلَى خَلْقِكَ شَرِيكٌ
وَلَمْ يُوَازِرْكَ فِي أَمْرِكَ وَزِيرٌ وَلَمْ يَكُنْ لَكَ شَاهِدٌ وَ
لَا نَظِيرٌ أَنْتَ الَّذِي أَرَدْتَ فَكَانَ حَتْمًا مَا أَرَدْتَ
وَقَضَيْتَ فَكَانَ عَدْلًا مَا قَضَيْتَ وَحَكَمْتَ فَكَانَ
نَصَفًا مَا حَكَمْتَ أَنْتَ الَّذِي لَا يَحْوِيكَ مَكَانٌ وَلَمْ
يَقُمْ لِسُلْطَانِكَ سُلْطَانٌ وَلَمْ يُعْيِكَ بُرْهَانٌ وَلَا بَيَانٌ
أَنْتَ الَّذِي أَحْصَيْتَ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا وَجَعَلْتَ لِكُلِّ
شَيْءٍ أَمَدًا وَقَدَّرْتَ كُلَّ شَيْءٍ تَقْدِيرًا أَنْتَ الَّذِي
قَصُرَتِ الْأَوْهَامُ عَنْ ذَاتِيَّتِكَ وَعَجَزَتِ الْأَفْهَامُ
عَنْ كَيْفِيَّتِكَ وَلَمْ تُدْرِكِ الْأَبْصَارُ مَوْضِعَ أَيْنِيَّتِكَ
أَنْتَ الَّذِي لَا تُحَدُّ فَتَكُونَ مَحْدُودًا وَلَمْ تُمَثَّلْ فَتَكُونَ
مَوْجُودًا وَلَمْ تَلِدْ فَتَكُونَ مَوْلُودًا أَنْتَ الَّذِي لَا ضِدَّ
مَعَكَ فَيُعَانِدَكَ وَلَا عِدْلَ فَيُكَاثِرَكَ وَلَا نِدَّ لَكَ
فَيُعَارِضَكَ أَنْتَ الَّذِي ابْتَدَأَ وَاخْتَرَعَ وَاسْتَحْدَثَ

وَابْتَدَعَ وَأَحْسَنَ صُنْعَ مَا صَنَعَ سُبْحَانَكَ مَا أَجَلَّ شَأْنَكَ
وَأَسْنَى فِي الْأَمَاكِنِ مَكَانَكَ وَأَصْدَعَ بِالْحَقِّ فُرْقَانَكَ
سُبْحَانَكَ مِنْ لَطِيفٍ مَا أَلْطَفَكَ وَرَؤُوفٍ مَا أَرْأَفَكَ
وَحَكِيمٍ مَا أَعْرَفَكَ سُبْحَانَكَ مِنْ مَلِيكٍ مَا أَمْنَعَكَ
وَجَوَادٍ مَا أَوْسَعَكَ وَرَفِيعٍ مَا أَرْفَعَكَ ذُو الْبَهَاءِ
وَالْمَجْدِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْحَمْدِ سُبْحَانَكَ بَسَطْتَ
بِالْخَيْرَاتِ يَدَكَ وَعُرِفَتِ الْهِدَايَةُ مِنْ عِنْدِكَ
فَمَنِ الْتَمَسَكَ لِدِينٍ أَوْ دُنْيَا وَجَدَكَ سُبْحَانَكَ خَضَعَ
لَكَ مَنْ جَرَى فِي عِلْمِكَ وَخَشَعَ لِعَظَمَتِكَ مَا دُونَ
عَرْشِكَ وَانْقَادَ لِلتَّسْلِيمِ لَكَ كُلُّ خَلْقِكَ سُبْحَانَكَ
لَا تُحَسُّ وَلَا تُجَسُّ وَلَا تُمَسُّ وَلَا تُكَادُ وَلَا تُمَاطُ وَلَا
تُنَازَعُ وَلَا تُجَارَى وَلَا تُمَارَى وَلَا تُخَادَعُ وَلَا تُمَاكَرُ
سُبْحَانَكَ سَبِيلُكَ جَدَدٌ وَأَمْرُكَ رَشَدٌ وَأَنْتَ
حَيٌّ صَمَدٌ سُبْحَانَكَ قَوْلُكَ حُكْمٌ وَقَضَاؤُكَ حَتْمٌ
وَإِرَادَتُكَ عَزْمٌ سُبْحَانَكَ لَا رَادَّ لِمَشِيَّتِكَ وَلَا مُبَدِّلَ
لِكَلِمَاتِكَ سُبْحَانَكَ بَاهِرَ الْآيَاتِ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ
بَارِئَ النَّسَمَاتِ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا يَدُومُ بِدَوَامِكَ
وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا بِنِعْمَتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ

حَمْداً يُوازِي صُنْعَكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً يَزِيدُ
عَلى رِضاكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً مَعَ حَمْدِ كُلِّ حامِدٍ وَ
شُكْراً يَقْصُرُ عَنْهُ شُكْرُ كُلِّ شاكِرٍ حَمْداً لا يَنْبَغِي إِلَّا
لَكَ وَلا يُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَّا إِلَيْكَ حَمْداً يُسْتَدامُ بِهِ الْأَوَّلُ
وَيُسْتَدْعى بِهِ دَوامُ الْآخِرِ حَمْداً يَتَضاعَفُ عَلى كُرُورِ
الْأَزْمِنَةِ وَيَتَزايَدُ أَضْعافاً مُتَرادِفَةً حَمْداً يَعْجِزُ عَنْ
إِحْصائِهِ الْحَفَظَةُ وَيَزِيدُ عَلى ما أَحْصَتْهُ فِي كِتابِكَ
الْكَتَبَةُ حَمْداً يُوازِنُ عَرْشَكَ الْمَجِيدَ وَيُعادِلُ
كُرْسِيَّكَ الرَّفِيعَ حَمْداً يَكْمُلُ لَدَيْكَ ثَوابُهُ
وَيَسْتَغْرِقُ كُلَّ جَزاءٍ جَزاؤُهُ حَمْداً ظاهِرُهُ وَفْقٌ لِباطِنِهِ
وَباطِنُهُ وَفْقٌ لِصِدْقِ النِّيَّةِ فِيهِ حَمْداً لَمْ يَحْمَدْكَ
خَلْقٌ مِثْلَهُ وَلا يَعْرِفُ أَحَدٌ سِواكَ فَضْلَهُ حَمْداً يُعانُ
مَنِ اجْتَهَدَ فِي تَعْدِيدِهِ وَيُؤَيَّدُ مَنْ أَغْرَقَ نَزْعاً فِي
تَوْفِيَتِهِ حَمْداً يَجْمَعُ ما خَلَقْتَ مِنَ الْحَمْدِ وَيَنْتَظِمُ
ما أَنْتَ خالِقُهُ مِنْ بَعْدُ حَمْداً لا حَمْدَ أَقْرَبُ إِلى
قَوْلِكَ مِنْهُ وَلا أَحْمَدَ مِمَّنْ يَحْمَدُكَ بِهِ حَمْداً
يُوجِبُ بِكَرَمِكَ الْمَزِيدَ بِوُفُورِهِ وَتَصِلُهُ بِمَزِيدٍ بَعْدَ
مَزِيدٍ طَوْلاً مِنْكَ حَمْداً يَجِبُ لِكَرَمِ وَجْهِكَ وَ

يُقابِلُ عِزَّ جَلالِكَ رَبِّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ
مُحَمَّدٍ الْمُنْتَجَبِ الْمُصْطَفَى الْمُكَرَّمِ الْمُقَرَّبِ أَفْضَلَ
صَلَواتِكَ وَبارِكْ عَلَيْهِ أَتَمَّ بَرَكاتِكَ وَتَرَحَّمْ
عَلَيْهِ أَمْتَعَ رَحَماتِكَ رَبِّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
صَلاةً زاكِيَةً لا تَكُونُ صَلاةٌ أَزْكى مِنْها وَصَلِّ
عَلَيْهِ صَلاةً نامِيَةً لا تَكُونُ صَلاةٌ أَنْمى مِنْها وَصَلِّ
عَلَيْهِ صَلاةً راضِيَةً لا تَكُونُ صَلاةٌ فَوْقَها رَبِّ صَلِّ
عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ صَلاةً تُرْضِيهِ وَتَزِيدُ عَلى رِضاهُ
وَصَلِّ عَلَيْهِ صَلاةً تُرْضِيكَ وَتَزِيدُ عَلى رِضاكَ لَهُ وَصَلِّ عَلَيْهِ صَلاةً
لا تَرْضى لَهُ إِلَّا بِها وَلا تَرى غَيْرَهُ لَها أَهْلاً رَبِّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَ
آلِهِ صَلاةً تُجاوِزُ رِضْوانَكَ وَيَتَّصِلُ اتِّصالُها بِبَقائِكَ وَلا
يَنْفَدُ كَما لا تَنْفَدُ كَلِماتُكَ رَبِّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
صَلاةً تَنْتَظِمُ صَلَواتِ مَلائِكَتِكَ وَأَنْبِيائِكَ وَ
رُسُلِكَ وَأَهْلِ طاعَتِكَ وَتَشْتَمِلُ عَلى صَلَواتِ عِبادِكَ
مِنْ جِنِّكَ وَإِنْسِكَ وَأَهْلِ إِجابَتِكَ وَتَجْتَمِعُ عَلى
صَلاةِ كُلِّ مَنْ ذَرَأْتَ وَبَرَأْتَ مِنْ أَصْنافِ خَلْقِكَ
رَبِّ صَلِّ عَلَيْهِ وَآلِهِ صَلاةً تُحِيطُ بِكُلِّ صَلاةٍ سالِفَةٍ
وَمُسْتَأْنَفَةٍ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلى آلِهِ صَلاةً مَرْضِيَّةً

لَكَ وَلِمَنْ دُونَكَ وَتُنْشِئُ مَعَ ذٰلِكَ صَلَوَاتٍ تُضَاعِفُ
مَعَهَا تِلْكَ الصَّلَوَاتِ عِنْدَهَا وَتَزِيدُهَا عَلٰى كُرُورِ
الْأَيَّامِ زِيَادَةً فِي تَضَاعِيفَ لَا يَعُدُّهَا غَيْرُكَ رَبِّ صَلِّ
عَلٰى أَطَائِبِ أَهْلِ بَيْتِهِ الَّذِينَ اخْتَرْتَهُمْ لِأَمْرِكَ
وَجَعَلْتَهُمْ خَزَنَةَ عِلْمِكَ وَحَفَظَةَ دِينِكَ وَخُلَفَاءَكَ فِي
أَرْضِكَ وَحُجَجَكَ عَلٰى عِبَادِكَ وَطَهَّرْتَهُمْ مِنَ
الرِّجْسِ وَالدَّنَسِ تَطْهِيرًا بِإِرَادَتِكَ وَجَعَلْتَهُمُ
الْوَسِيلَةَ إِلَيْكَ وَالْمَسْلَكَ إِلٰى جَنَّتِكَ رَبِّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ صَلٰوةً تُجْزِلُ لَهُمْ بِهَا مِنْ نِحَلِكَ وَ
كَرَامَتِكَ وَتُكْمِلُ لَهُمُ الْأَشْيَاءَ مِنْ عَطَايَاكَ وَ
نَوَافِلِكَ وَتُوَفِّرُ عَلَيْهِمُ الْحَظَّ مِنْ عَوَائِدِكَ وَ
فَوَائِدِكَ رَبِّ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ صَلٰوةً لَا أَمَدَ
فِي أَوَّلِهَا وَلَا غَايَةَ لِأَمَدِهَا وَلَا نِهَايَةَ لِآخِرِهَا
رَبِّ صَلِّ عَلَيْهِمْ زِنَةَ عَرْشِكَ وَمَا دُونَهُ وَمِلْءَ سَمٰوَاتِكَ
وَمَا فَوْقَهُنَّ وَعَدَدَ أَرَضِيكَ وَمَا تَحْتَهُنَّ وَمَا
بَيْنَهُنَّ صَلٰوةً تُقَرِّبُهُمْ مِنْكَ زُلْفٰى وَتَكُونُ لَكَ
وَلَهُمْ رِضًى وَمُتَّصِلَةً بِنَظَائِرِهِنَّ أَبَدًا اللّٰهُمَّ إِنَّكَ
أَيَّدْتَ دِينَكَ فِي كُلِّ أَوَانٍ بِإِمَامٍ أَقَمْتَهُ عَلَمًا

لِعِبَادِكَ وَمَنَارًا فِي بِلَادِكَ بَعْدَ أَنْ وَصَلْتَ حَبْلَهُ
بِحَبْلِكَ وَجَعَلْتَهُ الذَّرِيعَةَ إِلٰى رِضْوَانِكَ وَافْتَرَضْتَ
طَاعَتَهُ وَحَذَّرْتَ مَعْصِيَتَهُ وَأَمَرْتَ بِامْتِثَالِ أَمْرِهِ وَالْانْتِهَاءِ
عِنْدَ نَهْيِهِ وَأَنْ لَا يَتَقَدَّمَهُ مُتَقَدِّمٌ وَلَا يَتَأَخَّرَ عَنْهُ
مُتَأَخِّرٌ فَهُوَ عِصْمَةُ اللَّائِذِينَ وَكَهْفُ الْمُؤْمِنِينَ وَ
عُرْوَةُ الْمُتَمَسِّكِينَ وَبَهَاءُ الْعَالَمِينَ اللّٰهُمَّ فَأَوْزِعْ
لِوَلِيِّكَ شُكْرَ مَا أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيْنَا وَأَوْزِعْنَا مِثْلَهُ
فِيهِ وَآتِهِ مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا وَافْتَحْ لَهُ
فَتْحًا يَسِيرًا وَأَعِنْهُ بِرُكْنِكَ الْأَعَزِّ وَاشْدُدْ أَزْرَهُ
وَقَوِّ عَضُدَهُ وَرَاعِهِ بِعَيْنِكَ وَاحْمِهِ بِحِفْظِكَ وَانْصُرْهُ
بِمَلٰئِكَتِكَ وَأَمْدِدْهُ بِجُنْدِكَ الْأَغْلَبِ وَأَقِمْ
بِهِ كِتَابَكَ وَحُدُودَكَ وَشَرَائِعَكَ وَسُنَنَ
رَسُولِكَ صَلَوَاتُكَ اللّٰهُمَّ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَحْيِ بِهِ
مَا أَمَاتَهُ الظَّالِمُونَ مِنْ مَعَالِمِ دِينِكَ وَاجْلُ بِهِ
صَدَأَ الْجَوْرِ عَنْ طَرِيقَتِكَ وَأَبِنْ بِهِ الضَّرَّاءَ عَنْ سَبِيلِكَ
وَأَزِلْ بِهِ النَّاكِبِينَ عَنْ صِرَاطِكَ وَامْحَقْ بِهِ
بُغَاةَ قَصْدِكَ عِوَجًا وَأَلِنْ جَانِبَهُ لِأَوْلِيَائِكَ وَابْسُطْ
يَدَهُ عَلٰى أَعْدَائِكَ وَهَبْ لَنَا رَأْفَتَهُ وَرَحْمَتَهُ وَ

لَطْفَهُ وَتَحَنُّنَهُ وَاجْعَلْنَا لَهُ سَامِعِينَ مُطِيعِينَ
وَفِي رِضَاهُ سَاعِينَ وَإِلَى نُصْرَتِهِ وَالْمُدَافَعَةِ عَنْهُ
مُكْتَنِفِينَ وَإِلَيْكَ وَإِلَى رَسُولِكَ صَلَوَاتُكَ اللَّهُمَّ
عَلَيْهِ وَآلِهِ بِذَلِكَ مُتَقَرِّبِينَ اللَّهُمَّ وَصَلِّ عَلَى
أَوْلِيَائِهِمُ الْمُعْتَرِفِينَ بِمَقَامِهِمُ الْمُتَّبِعِينَ مَنْهَجَهُمُ
الْمُقْتَفِينَ آثَارَهُمُ الْمُسْتَمْسِكِينَ بِعُرْوَتِهِمُ
الْمُتَمَسِّكِينَ بِوِلَايَتِهِمُ الْمُؤْتَمِّينَ بِإِمَامَتِهِمُ
الْمُسَلِّمِينَ لِأَمْرِهِمُ الْمُجْتَهِدِينَ فِي طَاعَتِهِمُ الْمُنْتَظِرِينَ
أَيَّامَهُمُ الْمَادِّينَ إِلَيْهِمْ أَعْيُنَهُمُ الصَّلَوَاتِ
الْمُبَارَكَاتِ الزَّاكِيَاتِ النَّامِيَاتِ وَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ
وَعَلَى أَرْوَاحِهِمْ وَاجْمَعْ عَلَى التَّقْوَى أَمْرَهُمْ وَأَصْلِحْ لَهُمْ
شُؤُونَهُمْ وَتُبْ عَلَيْهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ
وَخَيْرُ الْغَافِرِينَ وَاجْعَلْنَا مَعَهُمْ فِي دَارِ السَّلَامِ بِرَحْمَتِكَ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ هَذَا يَوْمُ عَرَفَةَ يَوْمٌ شَرَّفْتَهُ
وَكَرَّمْتَهُ وَعَظَّمْتَهُ نَشَرْتَ فِيهِ رَحْمَتَكَ وَمَنَنْتَ
فِيهِ بِعَفْوِكَ وَأَجْزَلْتَ فِيهِ عَطِيَّتَكَ وَتَفَضَّلْتَ بِهِ
عَلَى عِبَادِكَ اللَّهُمَّ وَأَنَا عَبْدُكَ الَّذِي أَنْعَمْتَ
عَلَيْهِ قَبْلَ خَلْقِكَ لَهُ وَبَعْدَ خَلْقِكَ إِيَّاهُ فَجَعَلْتَهُ

مِمَّنْ هَدَيْتَهُ لِدِينِكَ وَوَفَّقْتَهُ لِحَقِّكَ وَعَصَمْتَهُ
بِحَبْلِكَ وَأَدْخَلْتَهُ فِي حِزْبِكَ وَأَرْشَدْتَهُ لِمُوَالاةِ
أَوْلِيَائِكَ وَمُعَادَاةِ أَعْدَائِكَ ثُمَّ أَمَرْتَهُ فَلَمْ يَأْتَمِرْ
وَزَجَرْتَهُ فَلَمْ يَنْزَجِرْ وَنَهَيْتَهُ عَنْ مَعْصِيَتِكَ فَخَالَفَ
أَمْرَكَ إِلَى نَهْيِكَ لَا مُعَانَدَةً لَكَ وَلَا اسْتِكْبَاراً عَلَيْكَ
بَلْ دَعَاهُ هَوَاهُ إِلَى مَا زَيَّلْتَهُ وَإِلَى مَا حَذَّرْتَهُ وَأَعَانَهُ
عَلَى ذَلِكَ عَدُوُّكَ وَعَدُوُّهُ فَأَقْدَمَ عَلَيْهِ عَارِفاً بِوَعِيدِكَ
رَاجِياً لِعَفْوِكَ وَاثِقاً بِتَجَاوُزِكَ وَكَانَ أَحَقَّ عِبَادِكَ مَعَ
مَا مَنَنْتَ عَلَيْهِ أَلَّا يَفْعَلَ وَهَا أَنَا ذَا بَيْنَ يَدَيْكَ صَاغِراً ذَلِيلاً
خَاضِعاً خَاشِعاً خَائِفاً مُعْتَرِفاً بِعَظِيمٍ مِنَ الذُّنُوبِ
تَحَمَّلْتُهُ وَجَلِيلٍ مِنَ الْخَطَايَا اجْتَرَمْتُهُ مُسْتَجِيراً بِصَفْحِكَ
لَائِذاً بِرَحْمَتِكَ مُوقِناً أَنَّهُ لَا يُجِيرُنِي مِنْكَ مُجِيرٌ
وَلَا يَمْنَعُنِي مِنْكَ مَانِعٌ فَعُدْ عَلَيَّ بِمَا تَعُودُ بِهِ عَلَى
مَنِ اقْتَرَفَ مِنْ تَغَمُّدِكَ وَجُدْ عَلَيَّ بِمَا تَجُودُ بِهِ عَلَى
مَنْ أَلْقَى بِيَدِهِ إِلَيْكَ مِنْ عَفْوِكَ وَامْنُنْ عَلَيَّ بِمَا لَا
يَتَعَاظَمُكَ أَنْ تَمُنَّ بِهِ عَلَى مَنْ أَمَّلَكَ مِنْ غُفْرَانِكَ
وَاجْعَلْ لِي فِي هَذَا الْيَوْمِ نَصِيباً أَنَالُ بِهِ حَظّاً مِنْ رِضْوَانِكَ
وَلَا تَرُدَّنِي صِفْراً مِمَّا يَنْقَلِبُ بِهِ الْمُتَعَبِّدُونَ لَكَ

مِن عِبادِكَ وَاِنّي وَاِن لَمْ اُقَدِّمْ ما قَدَّمُوهُ مِنَ
الصّالِحاتِ فَقَد قَدَّمتُ تَوحِيدَكَ وَنَفيَ الاَضدادِ
وَالاَندادِ وَالاَشباهِ عَنكَ وَاَتَيتُكَ مِنَ الاَبوابِ
الَّتي اَمَرتَ اَن تُؤتى مِنها وَتَقَرَّبتُ اِلَيكَ بِما لا
يَقرُبُ اَحَدٌ مِنكَ اِلّا بِالتَّقَرُّبِ بِهِ ثُمَّ اَتبَعتُ ذلِكَ
بِالاِنابَةِ اِلَيكَ وَالتَّذَلُّلِ وَالاِستِكانَةِ لَكَ وَحُسنِ
الظَّنِّ بِكَ وَالثِّقَةِ بِما عِندَكَ وَشَفَعتُهُ بِرَجائِكَ
الَّذي قَلَّ ما يَخِيبُ عَلَيهِ راجِيكَ وَسَئَلتُكَ مَسئَلَةَ
الحَقيرِ الذَّليلِ البائِسِ الفَقيرِ الخائِفِ المُستَجيرِ وَمَعَ
ذلِكَ خِيفَةً وَتَضَرُّعاً وَتَعَوُّذاً وَتَلَوُّذاً لا مُستَطيلاً
بِتَكَبُّرِ المُتَكَبِّرينَ وَلا مُتَعالِياً بِدالَّةِ المُطيعينَ وَ
لا مُستَطيلاً بِشَفاعَةِ الشّافِعينَ وَاَنا بَعدُ اَقَلُّ الاَقَلّينَ
وَاَذَلُّ الاَذَلّينَ وَمِثلُ الذَّرَّةِ اَو دُونَها فَيا مَن لَم
يُعاجِلِ المُسيئينَ وَلا يَندَهُ المُترَفينَ وَيا مَن يَمُنُّ
بِاِقالَةِ العاثِرينَ وَيَتَفَضَّلُ بِاِنظارِ الخاطِئينَ اَنا
المُسيءُ المُعتَرِفُ الخاطِئُ العاثِرُ اَنا الَّذي اَقدَمَ عَلَيكَ
مُجتَرِئاً اَنا الَّذي عَصاكَ مُتَعَمِّداً اَنا الَّذي استَخفى مِن
عِبادِكَ وَبارَزَكَ اَنا الَّذي هابَ عِبادَكَ وَاَمِنَكَ

اَنا الَّذي لَم يَرهَب سَطوَتَكَ وَلَم يَخَف بَأسَكَ
اَنا الجاني عَلى نَفسِهِ اَنا المُرتَهَنُ بِبَلِيَّتِهِ اَنا القَليلُ
الحَياءِ اَنا الطَّويلُ العَناءِ بِحَقِّ مَنِ انتَجَبتَ مِن خَلقِكَ
وَبِمَنِ اصطَفَيتَهُ لِنَفسِكَ بِحَقِّ مَنِ اختَرتَ مِن بَرِيَّتِكَ
وَمَنِ اجتَبَيتَ لِشَأنِكَ بِحَقِّ مَن وَصَلتَ طاعَتَهُ بِطاعَتِكَ
وَمَن جَعَلتَ مَعصِيَتَهُ كَمَعصِيَتِكَ بِحَقِّ مَن قَرَنتَ
مُوالاتَهُ بِمُوالاتِكَ وَمَن نُطتَ مُعاداتَهُ بِمُعاداتِكَ
تَغَمَّدني في يَومي هذا بِما تَتَغَمَّدُ بِهِ مَن جارَ اِلَيكَ
مُتَنَصِّلاً وَعاذَ بِاستِغفارِكَ تائِباً وَتَوَلَّني بِما
تَتَوَلّى بِهِ اَهلَ طاعَتِكَ وَالزُّلفى لَدَيكَ وَالمَكانَةِ مِنكَ
وَتَوَحَّدني بِما تَتَوَحَّدُ بِهِ مَن وَفى بِعَهدِكَ وَاَتعَبَ
نَفسَهُ في ذاتِكَ وَاَجهَدَها في مَرضاتِكَ وَلا تُؤاخِذني
بِتَفريطي في جَنبِكَ وَتَعَدّي طَوري في حُدُودِكَ
وَمُجاوَزَةِ اَحكامِكَ وَلا تَستَدرِجني بِاِملائِكَ لي
استِدراجَ مَن مَنَعَني خَيرَ ما عِندَهُ وَلَم يَشرَككَ
في حُلُولِ نِعمَتِهِ بي وَنَبِّهني مِن رَقدَةِ الغافِلينَ وَ
سِنَةِ المُسرِفينَ وَنَعسَةِ المَخذُولينَ وَخُذ بِقَلبي
اِلى مَا استَعمَلتَ بِهِ القانِتينَ وَاستَعبَدتَ بِهِ

الْمُتَعَبِّدِينَ وَاسْتَنْقَذْتَ بِهِ الْمُتَهَاوِنِينَ
وَاَعِذْنِي مِمَّا يُبَاعِدُنِي عَنْكَ وَيَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ حَظِّي
مِنْكَ وَيَصُدُّنِي عَمَّا اُحَاوِلُ لَدَيْكَ وَسَهِّلْ لِي
مَسْلَكَ الْخَيْرَاتِ اِلَيْكَ وَالْمُسَابَقَةَ اِلَيْهَا مِنْ حَيْثُ
اَمَرْتَ وَالْمُشَاحَّةَ فِيهَا عَلَى مَا اَرَدْتَ وَلَا تَمْحَقْنِي
فِيمَنْ تَمْحَقُ مِنَ الْمُسْتَخِفِّينَ بِمَا اَوْعَدْتَ وَلَا تُهْلِكْنِي
مَعَ مَنْ تُهْلِكُ مِنَ الْمُتَعَرِّضِينَ لِمَقْتِكَ وَلَا تُتَبِّرْنِي
فِيمَنْ تُتَبِّرُ مِنَ الْمُنْحَرِفِينَ عَنْ سُبُلِكَ وَنَجِّنِي مِنْ غَمَرَاتِ
الْفِتْنَةِ وَخَلِّصْنِي مِنْ لَهَوَاتِ الْبَلْوَى وَاَجِرْنِي مِنْ
اَخْذِ الْاِمْلَاءِ وَحُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ عَدُوٍّ يُضِلُّنِي وَهَوًى
يُوبِقُنِي وَمَنْقَصَةٍ تَرْهَقُنِي وَلَا تُعْرِضْ عَنِّي اِعْرَاضَ
مَنْ لَا تَرْضَى عَنْهُ بَعْدَ غَضَبِكَ وَلَا تُؤْيِسْنِي مِنَ
الْاَمَلِ فِيكَ فَيَغْلِبَ عَلَيَّ الْقُنُوطُ مِنْ رَحْمَتِكَ وَلَا تَمْنَحْنِي
بِمَا لَا طَاقَةَ لِي بِهِ فَتَبْهَظَنِي مِمَّا تُحَمِّلُنِيهِ مِنْ فَضْلِ
مَحَبَّتِكَ وَلَا تُرْسِلْنِي مِنْ يَدِكَ اِرْسَالَ مَنْ لَا خَيْرَ
فِيهِ وَلَا حَاجَةَ بِكَ اِلَيْهِ وَلَا اِنَابَةَ لَهُ وَلَا تَرْمِ بِي
رَمْيَ مَنْ سَقَطَ مِنْ عَيْنِ رِعَايَتِكَ وَمَنِ اشْتَمَلَ عَلَيْهِ
الْخِزْيُ مِنْ عِنْدِكَ بَلْ خُذْ بِيَدِي مِنْ سَقْطَةِ الْمُتَرَدِّينَ

وَتَفَطَّرَتَا فَسُبْحَانَ اللهِ الْوَاحِدِ الْحَقِّ الْاَحَدِ الصَّمَدِ
الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا
اَحَدٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا يَعْدِلُ حَمْدَ مَلَائِكَتِهِ
الْمُقَرَّبِينَ وَاَنْبِيَائِهِ الْمُرْسَلِينَ وَصَلَّى اللهُ عَلَى
خِيَرَتِهِ مِنْ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَآلِهِ
الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ الْمُخْلَصِينَ. پس حضرت نے خداوعالم سے
مناجات شروع فرمائی در انحالیکہ آپکی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي اَخْشَاكَ كَاَنِّي اَرَاكَ وَاَسْعِدْنِي بِتَقْوَاكَ
وَلَا تُشْقِنِي بِمَعْصِيَتِكَ وَخِرْ لِي فِي قَضَائِكَ وَبَارِكْ لِي فِي
قَدَرِكَ حَتَّى لَا اُحِبَّ تَعْجِيلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِيرَ مَا
عَجَّلْتَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ غِنَايَ فِي نَفْسِي وَالْيَقِينَ فِي قَلْبِي وَ
الْاِخْلَاصَ فِي عَمَلِي وَالنُّورَ فِي بَصَرِي وَالْبَصِيرَةَ فِي دِينِي
وَمَتِّعْنِي بِجَوَارِحِي وَاجْعَلْ سَمْعِي وَبَصَرِيَ الْوَارِثَيْنِ
مِنِّي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي وَارْزُقْنِي فِيهِ مَآرِبِي
وَثَارِي وَاَقِرَّ بِذَلِكَ عَيْنِي اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ كُرْبَتِي
وَاسْتُرْ عَوْرَتِي وَاغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَاخْسَاْ شَيْطَانِي
وَفُكَّ رِهَانِي وَاجْعَلْ لِي يَا اِلٰهِي الدَّرَجَةَ الْعُلْيَا
فِي الْآخِرَةِ وَالْاُولَى اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا خَلَقْتَنِي

إلى حولي وقوتي دون حولك وقوتك ولا تخزني
يوم تبعثني للقائك ولا تفضحني بين يدي أوليائك
ولا تنسني ذكرك ولا تذهب عني شكرك بل ألزمنيه
في أحوال السهو عند غفلات الجاهلين لآلائك و
أوزعني أن أثني بما أوليتنيه وأعترف بما أسديته
إلي واجعل رغبتي إليك فوق رغبة الراغبين وحمدي
إياك فوق حمد الحامدين ولا تخذلني عند فاقتي إليك
ولا تهلكني بما أسديته إليك ولا تجبهني بما جبهت
به المعاندين لك فإني لك مسلم أعلم أن الحجة لك
وأنك أولى بالفضل وأعود بالإحسان وأهل التقوى
وأهل المغفرة وأنك بأن تعفو أولى منك بأن
تعاقب وأنك بأن تستر أقرب منك إلى أن تشتهر
فأحيني حيوة طيبة تنتظم بما أريد وتبلغ ما أحب
من حيث لا آتي ما تكره ولا أرتكب ما نهيت عنه
وأمتني ميتة من يسعى نوره بين يديه وعن يمينه
وذللني بين يديك وأعزني عند خلقك وضعني
إذا خلوت بك وارفعني بين عبادك وأغنني عمن
هو غني عني وزدني إليك فاقة وفقرا وأعذني

من شماتة الأعداء ومن حلول البلاء ومن الذل
والعناء تغمدني فيما اطلعت عليه مني بما يتغمد
به القادر على البطش لولا حلمه والآخذ على الجريرة
لولا أناته وإذا أردت بقوم فتنة أو سوءا فنجني منها
لواذا بك وإذ لم تقمني مقام فضيحة في دنياك فلا تقمني
مثله في آخرتك واشفع لي أوائل مننك بأواخرها
وقديم فوائدك بحوادثها ولا تمدد لي مدا تقسو معه
قلبي ولا تقرعني قارعة يذهب لها بهائي ولا تسمني
خسيسة يصغر لها قدري ولا نقيصة يجهل من
أجلها مكاني ولا ترعني روعة أبلس بها ولا خيفة
أوجس دونها اجعل هيبتي في وعيدك وحذري من
إعذارك وإنذارك ورهبتي عند تلاوة آياتك واعمر
ليلي بإيقاظي فيه لعبادتك وتفردي بالتهجد لك
وتجردي بسكوني إليك وإنزال حوائجي بك و
منازلتي إياك في فكاك رقبتي من نارك وإجارتي
مما فيه أهلها من عذابك ولا تذرني في طغياني
عامها ولا في غمرتي ساهيا حتى حين ولا تجعلني عظة
لمن اتعظ ولا نكالا لمن اعتبر ولا فتنة لمن نظر

وَلَا تَمْكُرْ بِي فِيمَنْ تَمْكُرُ بِهِ وَلَا تَسْتَبْدِلْ بِي غَيْرِي وَلَا
تُغَيِّرْ لِي اِسْمًا وَلَا تُبَدِّلْ لِي جِسْمًا وَلَا تَتَّخِذْنِي هُزُوًا لِخَلْقِكَ
وَلَا سُخْرِيًّا لَكَ وَلَا تَبَعًا إِلَّا لِمَرْضَاتِكَ وَلَا مُمْتَهَنًا إِلَّا بِالْاِنْتِقَامِ
لَكَ أَوْجِدْنِي بَرْدَ عَفْوِكَ وَحَلَاوَةَ رَحْمَتِكَ وَرَوْحِكَ
وَرَيْحَانِكَ وَجَنَّةِ نَعِيمِكَ وَأَذِقْنِي طَعْمَ الْفَرَاغِ
لِمَا تُحِبُّ بِسَعَةٍ مِنْ سَعَتِكَ وَالْاِجْتِهَادِ فِيمَا يُزْلِفُ لَدَيْكَ
وَعِنْدَكَ وَأَتْحِفْنِي بِتُحْفَةٍ مِنْ تُحَفَاتِكَ وَاجْعَلْ
تِجَارَتِي رَابِحَةً وَكَرَّتِي غَيْرَ خَاسِرَةٍ وَأَخِفْنِي مَقَامَكَ
وَشَوِّقْنِي لِقَاءَكَ وَتُبْ عَلَيَّ تَوْبَةً نَصُوحًا لَا تُبْقِ
مَعَهَا ذُنُوبًا صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَا تَذَرْ مَعَهَا
عَلَانِيَةً وَلَا سَرِيرَةً وَانْزِعِ الْغِلَّ مِنْ صَدْرِي لِلْمُؤْمِنِينَ
وَاعْطِفْ بِقَلْبِي عَلَى الْخَاشِعِينَ وَكُنْ لِي كَمَا تَكُونُ
لِلصَّالِحِينَ وَحَلِّنِي حِلْيَةَ الْمُتَّقِينَ وَجْعَلْ لِي لِسَانَ
صِدْقٍ فِي الْغَابِرِينَ وَذِكْرًا بَاقِيًا فِي الْآخِرِينَ وَوَافِ
بِي عَرْصَةَ الْأَوَّلِينَ وَتَمِّمْ سُبُوغَ نِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَظَاهِرْ
كَرَامَاتِهَا لَدَيَّ اَمْلَأْ مِنْ فَوَائِدِكَ لَدَيَّ وَسُقْ
كَرَائِمَ مَوَاهِبِكَ إِلَيَّ وَجَاوِرْ بِيَ الْأَطْيَبِينَ مِنْ
أَوْلِيَائِكَ فِي الْجِنَانِ الَّتِي زَيَّنْتَهَا لِأَصْفِيَائِكَ

وَجَلِّلْنِي شَرَائِفَ نِحَلِكَ فِي الْمَقَامَاتِ الْمُعَدَّةِ لِأَحِبَّائِكَ
وَاجْعَلْ لِي عِنْدَكَ مَقِيلًا آوِي إِلَيْهِ مُطْمَئِنًّا وَمَثَابَةً
أَتَبَوَّؤُهَا وَأَقَرُّ عَيْنًا وَلَا تُقَايِسْنِي بِعَظِيمَاتِ الْجَرَائِرِ
وَلَا تُهْلِكْنِي يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ وَأَزِلْ عَنِّي كُلَّ شَكٍّ
وَشُبْهَةٍ وَاجْعَلْ لِي فِي الْحَقِّ طَرِيقًا مِنْ كُلِّ وِجْهَةٍ وَ
أَجْزِلْ لِي قِسَمَ الْمَوَاهِبِ مِنْ نَوَالِكَ وَوَفِّرْ عَلَيَّ حُظُوظَ
الْإِحْسَانِ مِنْ إِفْضَالِكَ وَاجْعَلْ قَلْبِي وَاثِقًا بِمَا عِنْدَكَ
وَهَمِّي مُسْتَفْرَغًا لِمَا هُوَ لَكَ وَاسْتَعْمِلْنِي بِمَا تَسْتَعْمِلُ
بِهِ خَاصَّتَكَ وَأَشْرِبْ قَلْبِي عِنْدَ ذُهُولِ الْعُقُولِ
طَاعَتَكَ وَاجْعَلْ لِيَ الْغِنَى وَالْعَفَافَ وَالدَّعَةَ وَالْمُعَافَاةَ
وَالصِّحَّةَ وَالسَّعَةَ وَالطُّمَأْنِينَةَ وَالْعَافِيَةَ وَلَا تُحْبِطْ
حَسَنَاتِي بِمَا يَشُوبُهَا مِنْ مَعْصِيَتِكَ وَلَا خَلَوَاتِي بِمَا
يَعْرِضُ لِي مِنْ نَزَغَاتِ فِتْنَتِكَ وَصُنْ وَجْهِي عَنِ الطَّلَبِ
إِلَى أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ وَذُبَّنِي عَنِ الْتِمَاسِ مَا عِنْدَ
الْفَاسِقِينَ وَلَا تَجْعَلْنِي لِلظَّالِمِينَ ظَهِيرًا وَلَا لَهُمْ
عَلَى مَحْوِ كِتَابِكَ يَدًا وَنَصِيرًا وَحُطْنِي مِنْ حَيْثُ لَا أَعْلَمُ
حِيَاطَةً تَقِينِي بِهَا وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ تَوْبَتِكَ وَرَحْمَتِكَ
وَرَأْفَتِكَ وَرِزْقِكَ الْوَاسِعِ إِنِّي إِلَيْكَ مِنَ الرَّاغِبِينَ

وَاَتْمِمْ لِيْ اِنْعَامَكَ اِنَّكَ خَيْرُ الْمُنْعِمِيْنَ وَاجْعَلْ
بَاقِيَ عُمْرِيْ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ يَارَبَّ
الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ
الطَّاهِرِيْنَ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ۔

اور دعائے امام حسین ہے جو درج ذیل ہے۔

دُعَاءِ عَرَفَةِ سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَيْسَ لِقَضَائِهٖ
دَافِعٌ وَلَا لِعَطَائِهٖ مَانِعٌ وَلَا كَصُنْعِهٖ صُنْعُ صَانِعٍ وَهُوَ
الْجَوَادُ الْوَاسِعُ فَطَرَ اَجْنَاسَ الْبَدَائِعِ وَاَتْقَنَ بِحِكْمَتِهِ
الصَّنَائِعَ وَلَا تَخْفٰى عَلَيْهِ الطَّلَائِعُ وَلَا تَضِيْعُ عِنْدَهُ
الْوَدَائِعُ جَازِيْ كُلِّ صَانِعٍ وَرَائِشُ كُلِّ قَانِعٍ وَرَاحِمُ
كُلِّ ضَارِعٍ وَمُنْزِلُ الْمَنَافِعِ وَالْكِتَابِ الْجَامِعِ بِالنُّوْرِ
السَّاطِعِ وَهُوَ لِلدَّعَوَاتِ سَامِعٌ وَلِلْمُطِيْعِيْنَ نَافِعٌ
وَلِلدَّرَجَاتِ رَافِعٌ وَلِلْجَبَابِرَةِ قَامِعٌ وَرَاحِمُ عَبْرَةِ
كُلِّ ضَارِعٍ وَدَافِعُ ضَرْعَةِ كُلِّ ضَارِعٍ فَلَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ
وَلَا شَيْءَ يَعْدِلُهٗ وَلَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ
الْبَصِيْرُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَرْغَبُ اِلَيْكَ وَاَشْهَدُ بِالرُّبُوْبِيَّةِ لَكَ
مُقِرًّا بِاَنَّكَ رَبِّيْ وَاَنَّ اِلَيْكَ مَرَدِّيْ اِبْتَدَاْتَنِيْ
بِنِعْمَتِكَ قَبْلَ اَنْ اَكُوْنَ شَيْئًا مَذْكُوْرًا وَخَلَقْتَنِيْ
مِنَ التُّرَابِ ثُمَّ اَسْكَنْتَنِيَ الْاَصْلَابَ اٰمِنًا لِرَيْبِ الْمَنُوْنِ
وَاخْتِلَافِ الدُّهُوْرِ فَلَمْ اَزَلْ ظَاعِنًا مِنْ صُلْبٍ اِلٰى
رَحِمٍ فِيْ تَقَادُمِ الْاَيَّامِ الْمَاضِيَةِ وَالْقُرُوْنِ الْخَالِيَةِ
لَمْ تُخْرِجْنِيْ لِرَاْفَتِكَ بِيْ وَلُطْفِكَ لِيْ وَاِحْسَانِكَ
اِلَيَّ فِيْ دَوْلَةِ اَيَّامِ الْكَفَرَةِ الَّذِيْنَ نَقَضُوْا عَهْدَكَ
وَكَذَّبُوْا رُسُلَكَ لٰكِنَّكَ اَخْرَجْتَنِيْ رَافَةً مِنْكَ وَ
تَحَنُّنًا عَلَيَّ لِلَّذِيْ سَبَقَ لِيْ مِنَ الْهُدَى الَّذِيْ يَسَّرْتَنِيْ
وَفِيْهِ اَنْشَاْتَنِيْ وَمِنْ قَبْلِ ذٰلِكَ رَؤُفْتَ بِيْ بِجَمِيْلِ صُنْعِكَ
وَسَوَابِغِ نِعْمَتِكَ فَابْتَدَعْتَ خَلْقِيْ مِنْ مَنِيٍّ يُمْنٰى
ثُمَّ اَسْكَنْتَنِيْ فِيْ ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ بَيْنَ لَحْمٍ وَجِلْدٍ وَدَمٍ
لَمْ تُشَهِّرْنِيْ بِخَلْقِيْ وَلَمْ تَجْعَلْ اِلَيَّ شَيْئًا مِنْ اَمْرِيْ
ثُمَّ اَخْرَجْتَنِيْ اِلَى الدُّنْيَا تَامًّا سَوِيًّا وَحَفِظْتَنِيْ فِي الْمَهْدِ
طِفْلًا صَبِيًّا وَرَزَقْتَنِيْ مِنَ الْغِذَاءِ لَبَنًا طَرِيًّا مَرِيًّا وَ
بَسَطْتَ عَلَيَّ قُلُوْبَ الْحَوَاضِنِ وَكَفَّلْتَنِي الْاُمَّهَاتِ الرَّحَائِمَ
وَكَلَاْتَنِيْ مِنْ طَوَارِقِ الْجَانِّ وَسَلَّمْتَنِيْ مِنَ الزِّيَادَةِ

وَالنُّقْصانِ فَتَعالَيْتَ يا رَحيمُ يا رَحْمنُ حَتّى اِذَا اسْتَهْلَلْتُ
ناطِقاً بِالْكَلامِ اَتْمَمْتَ عَلَيَّ سَوابِغَ الاِنْعامِ فَرَبَّيْتَني
زائِداً في كُلِّ عامٍ حَتّى اِذَا اكْتَمَلَتْ فِطْرَتي وَاعْتَدَلَتْ
سَريرَتي اَوْجَبْتَ عَلَيَّ حُجَّتَكَ بِاَنْ اَلْهَمْتَني مَعْرِفَتَكَ
وَرَوَّعْتَني بِعَجائِبِ فِطْرَتِكَ وَاَنْطَقْتَني لِما ذَرَأْتَ
في سَمائِكَ وَاَرْضِكَ مِنْ بَدائِعِ خَلْقِكَ وَنَبَّهْتَني
لِذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَواجِبِ طاعَتِكَ وَعِبادَتِكَ وَفَهَّمْتَني
ما جاءَتْ بِهِ رُسُلُكَ وَيَسَّرْتَ لي تَقَبُّلَ مَرْضاتِكَ وَمَنَنْتَ
عَلَيَّ في جَميعِ ذلِكَ بِعَوْنِكَ وَلُطْفِكَ ثُمَّ اِذْ خَلَقْتَني
مِنْ حُرِّ الثَّرى لَمْ تَرْضَ لي يا اِلهي بِنِعْمَةٍ دُونَ اُخْرى
وَرَزَقْتَني مِنْ اَنْواعِ الْمَعاشِ وَصُنُوفِ الرِّياشِ بِمَنِّكَ
الْعَظيمِ عَلَيَّ وَاِحْسانِكَ الْقَديمِ اِلَيَّ حَتّى اِذا اَتْمَمْتَ
عَلَيَّ جَميعَ النِّعَمِ وَصَرَفْتَ عَنّي كُلَّ النِّقَمِ لَمْ يَمْنَعْكَ
جَهْلي وَجُرْأَتي عَلَيْكَ اَنْ دَلَلْتَني عَلى ما يُقَرِّبُني اِلَيْكَ
وَوَفَّقْتَني لِما يُزْلِفُني لَدَيْكَ فَاِنْ دَعَوْتُكَ اَجَبْتَني
وَاِنْ سَاَلْتُكَ اَعْطَيْتَني وَاِنْ اَطَعْتُكَ شَكَرْتَني وَاِنْ
شَكَرْتُكَ زِدْتَني كُلُّ ذلِكَ اِكْمالاً لاَِنْعُمِكَ عَلَيَّ
وَاِحْسانِكَ اِلَيَّ فَسُبْحانَكَ سُبْحانَكَ مِنْ مُبْدِئٍ

مُعيدٍ حَميدٍ مَجيدٍ تَقَدَّسَتْ اَسْماؤُكَ وَعَظُمَتْ آلاؤُكَ
فَاَيُّ نِعَمِكَ يا اِلهي اُحْصي عَدَداً اَوْ ذِكْراً اَمْ اَيُّ
عَطاياكَ اَقُومُ بِها شُكْراً وَهِيَ يا رَبِّ اَكْثَرُ مِنْ
اَنْ يُحْصِيَهَا الْعادّونَ اَوْ يَبْلُغَ عِلْماً بِهَا الْحافِظُونَ
ثُمَّ ما صَرَفْتَ وَدَرَأْتَ عَنّي اَللّهُمَّ مِنَ الضُّرِّ وَالضَّرّاءِ
اَكْثَرُ مِمّا ظَهَرَ لي مِنَ الْعافِيَةِ وَالسَّرّاءِ وَاَنَا اُشْهِدُكَ
يا اِلهي بِحَقيقَةِ ايماني وَعَقْدِ عَزَماتِ يَقيني وَخالِصِ
صَريحِ تَوْحيدي وَباطِنِ مَكْنُونِ ضَميري وَعَلائِقِ
مَجاري نُورِ بَصَري وَاَساريرِ صَفْحَةِ جَبيني وَخُرْتِ
مَسارِبِ نَفْسي وَخَذاريفِ مارِنِ عِرْنيني وَمَسارِبِ
صِماخِ سَمْعي وَما ضُمَّتْ وَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِ شَفَتايَ وَحَرَكاتِ
لَفْظِ لِساني وَمَغْرَزِ حَنَكِ فَمي وَفَكّي وَمَنابِتِ اَضْراسي
وَبُلُوغِ حَبائِلِ بارِعِ عُنُقي وَمَساغِ مَطْعَمي وَمَشْرَبي
وَحِمالَةِ اُمِّ رَأْسي وَجُمَلِ حَمائِلِ حَبْلِ وَتيني وَما
اشْتَمَلَ عَلَيْهِ تامُورُ صَدْري وَنِياطِ حِجابِ قَلْبي وَ
اَفْلاذِ حَواشي كَبِدي وَما حَوَتْهُ شَراسيفُ اَضْلاعي
وَحِقاقُ مَفاصِلي وَاَطْرافُ اَنامِلي وَقَبْضُ عَوامِلي
وَلَحْمي وَدَمي وَشَعْري وَبَشَري وَعَصَبي وَقَصَبي وَ

عِظَامِي وَ مُخِّي وَ عُرُوقِي وَ جَمِيعُ جَوَارِحِي وَ مَا انْتَسَجَ عَلَى
ذَلِكَ أَيَّامَ رِضَاعِي وَ مَا أَقَلَّتِ الْأَرْضُ مِنِّي وَ نَوْمِي
وَ يَقْظَتِي وَ سُكُونِي وَ حَرَكَاتِ رُكُوعِي وَ سُجُودِي
أَنْ لَوْ حَاوَلْتُ وَ اجْتَهَدْتُ مَدَى الْأَعْصَارِ وَ الْأَحْقَابِ
لَوْ عُمِّرْتُهَا أَنْ أُؤَدِّيَ شُكْرَ وَاحِدَةٍ مِنْ أَنْعُمِكَ مَا
اسْتَطَعْتُ ذَلِكَ إِلَّا بِمَنِّكَ الْمُوجِبِ عَلَيَّ شُكْراً آنِفاً
جَدِيداً وَ ثَنَاءً طَارِفاً عَتِيداً أَجَلْ وَ لَوْ حَرَصْتُ أَنَا
وَ الْعَادُّونَ مِنْ أَنَامِكَ أَنْ نُحْصِيَ مَدَى إِنْعَامِكَ
سَالِفَةً وَ آنِفَةً لَمَا حَصَرْنَاهُ عَدَداً وَ لَا أَحْصَيْنَاهُ أَمَداً
هَيْهَاتَ أَنَّى ذَلِكَ وَ أَنْتَ الْمُخْبِرُ عَنْ نَفْسِكَ فِي
كِتَابِكَ النَّاطِقِ وَ النَّبَإِ الصَّادِقِ وَ إِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ
لَا تُحْصُوهَا صَدَقَ كِتَابُكَ اللَّهُمَّ وَ إِنْبَاؤُكَ وَ بَلَّغَتْ
أَنْبِيَاؤُكَ وَ رُسُلُكَ مَا أَنْزَلْتَ عَلَيْهِمْ مِنْ وَحْيِكَ وَ
شَرَعْتَ لَهُمْ مِنْ دِينِكَ غَيْرَ أَنِّي يَا إِلَهِي أَشْهَدُ
بِجِدِّي وَ جَهْدِي وَ مَبَالِغِ طَاقَتِي وَ وُسْعِي وَ أَقُولُ مُؤْقِناً مُؤْمِناً
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَداً فَيَكُونَ مَوْرُوثاً وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ
فِي الْمُلْكِ فَيُضَادَّهُ فِيمَا ابْتَدَعَ وَ لَا وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ فَيُرْفِدَهُ فِيمَا صَنَعَ
سُبْحَانَهُ سُبْحَانَهُ لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا

وَ وَهْلَةِ الْمُتَعَسِّفِينَ وَ زَلَّةِ الْمَغْرُورِينَ وَ وَرْطَةِ الْهَالِكِينَ
وَ عَافِنِي مِمَّا ابْتَلَيْتَ بِهِ طَبَقَاتِ عَبِيدِكَ وَ إِمَائِكَ
وَ بَلِّغْنِي مَبَالِغَ مَنْ عُنِيتَ بِهِ وَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِ وَ رَضِيتَ
عَنْهُ فَأَعَشْتَهُ حَمِيداً وَ تَوَفَّيْتَهُ سَعِيداً وَ طَوِّقْنِي
طَوْقَ الْإِقْلَاعِ عَمَّا يُحْبِطُ الْحَسَنَاتِ وَ يَذْهَبُ بِالْبَرَكَاتِ
وَ أَشْعِرْ قَلْبِيَ الِازْدِجَارَ عَنْ قَبَائِحِ السَّيِّئَاتِ وَ فَوَاضِحِ
الْحَوْبَاتِ وَ لَا تَشْغَلْنِي بِمَا لَا أُدْرِكُهُ إِلَّا بِكَ عَمَّا
لَا يُرْضِيكَ عَنِّي غَيْرُهُ وَ انْزِعْ مِنْ قَلْبِي حُبَّ دُنْيَا
دَنِيَّةٍ تَنْهَى عَمَّا عِنْدَكَ وَ تَصُدُّ عَنِ ابْتِغَاءِ الْوَسِيلَةِ
إِلَيْكَ وَ تُذْهِلُ عَنِ التَّقَرُّبِ مِنْكَ وَ زَيِّنْ لِيَ التَّفَرُّدَ
بِمُنَاجَاتِكَ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ هَبْ لِي عِصْمَةً تُدْنِينِي
مِنْ خَشْيَتِكَ وَ تَقْطَعُنِي عَنْ رُكُوبِ مَحَارِمِكَ وَ
تَفُكُّنِي مِنْ أَسْرِ الْعَظَائِمِ وَ هَبْ لِيَ التَّطْهِيرَ مِنْ
دَنَسِ الْعِصْيَانِ وَ أَذْهِبْ عَنِّي دَرَنَ الْخَطَايَا وَ سَرْبِلْنِي
بِسِرْبَالِ عَافِيَتِكَ وَ رَدِّنِي رِدَاءَ مُعَافَاتِكَ وَ جَلِّلْنِي
سَوَابِغَ نَعْمَائِكَ وَ ظَاهِرْ لَدَيَّ فَضْلَكَ وَ طَوْلَكَ وَ
أَيِّدْنِي بِتَوْفِيقِكَ وَ تَسْدِيدِكَ وَ أَعِنِّي عَلَى صَالِحِ
النِّيَّةِ وَ مَرْضِيِّ الْقَوْلِ وَ مُسْتَحْسَنِ الْعَمَلِ وَ لَا تَكِلْنِي

فجعلتني سميعا بصيرا ولك الحمد كما خلقتني
فجعلتني حيا سويا رحمة بي وكنت عن خلقي
غنيا رب بما برأتني فعدلت فطرتي رب بما
أنشأتني فأحسنت صورتي رب بما أحسنت إلي وفي
نفسي عافيتني رب بما كلأتني ووفقتني رب
بما أنعمت علي فهديتني رب بما أوليتني ومن
كل خير أتيتني وأعطيتني رب بما أطعمتني
وسقيتني رب بما أغنيتني وأقنيتني رب بما
أعنتني وأعززتني رب بما ألبستني من ذكرك
الصافي ويسرت لي من صنعك الكافي صل على محمد
وآل محمد وأعني على بوائق الدهر وصروف الأيام
والليالي ونجني من أهوال الدنيا وكربات الآخرة
واكفني شر ما يعمل الظالمون في الأرض اللهم
ما أخاف فاكفني وما أحذر فقني وفي نفسي و
ديني فاحرسني وفي سفري فاحفظني وفي أهلي و
مالي وولدي فاخلفني وفيما رزقتني فبارك
لي وفي نفسي فذللني وفي أعين الناس فعظمني
ومن شر الجن والإنس فسلمني وبذنوبي فلا

تفضحني وبسريرتي فلا تخزني وبعملي فلا تبتلني و
نعمك فلا تسلبني وإلى غيرك فلا تكلني إلى من تكلني
إلى القريب يقطعني أم إلى البعيد يتجهمني أم إلى
المستضعفين لي وأنت ربي ومليك أمري أشكو
إليك غربتي وبعد داري وهواني على من ملكته أمري
اللهم فلا تحلل بي غضبك فإن لم تكن غضبت علي
فلا أبالي سواك غير أن عافيتك أوسع لي يا رب
فأسألك بنور وجهك الذي أشرقت له الأرض
والسموات وانكشفت به الظلمات وصلح عليه
أمر الأولين والآخرين أن لا تميتني على غضبك ولا
تنزل بي سخطك لك العتبى حتى ترضى قبل ذلك
لا إله إلا أنت رب البلد الحرام والمشعر الحرام
والبيت العتيق الذي أحللته البركة وجعلته
للناس أمنة يا من عفى عن العظيم من الذنوب
بحلمه يا من أسبغ النعمة بفضله يا من أعطى الجزيل
بكرمه يا عدتي في شدتي يا صاحبي في وحدتي يا غياثي في
كربتي يا مونسي في حفرتي يا ولي نعمتي يا إلهي وإله آبائي
إبراهيم وإسمعيل وإسحق ويعقوب ورب جبرئيل وميكائيل وإسرافيل ورب

محمد خاتم النبيين وآله المنتجبين ومنزل التوراة
والانجيل والزبور والفرقان ومنزل كهيعص وطه ويس
والقرآن الحكيم انت كهفي حين تعييني المذاهب
في سعتها وتضيق علي الارض برحبها ولولا رحمتك
لكنت من الهالكين وانت مقيل عثرتي ولولا سترك
اياي لكنت من المفضوحين وانت مؤيدي بالنصر
على الاعداء ولولا نصرك اياي لكنت من المغلوبين
يا من خص نفسه بالسمو والرفعة فاولياؤه بعزه
يتعززون يا من جعلت له الملوك نير المذلة على
اعناقهم فهم من سطواته خائفون تعلم خائنة
الاعين وما تخفي الصدور وغيب ما تأتي به الازمان
والدهور يا من لا يعلم كيف هو الا هو يا من لا يعلم
ما يعلمه الا هو يا من كبس الارض على الماء وسد
الهواء بالسماء يا من له اكرم الاسماء يا ذا المعروف الذي
لا ينقطع ابدا يا مقيض الركب ليوسف في البلد
القفر ومخرجه من الجب وجاعله بعد العبودية ملكا
يا راد يوسف على يعقوب بعد ان ابيضت عيناه
من الحزن فهو كظيم يا كاشف الضر والبلاء عن ايوب

يا ممسك يدي ابراهيم من الذبح عن ابنه بعد ان
كبر سنه وفنى عمره يا من استجاب لزكريا فوهب
له يحيى ولم يدعه فردا وحيدا يا من اخرج يونس
من بطن الحوت يا من فلق البحر لبني اسرائيل
فانجاهم وجعل فرعون وجنوده من المغرقين
يا من ارسل الرياح مبشرات بين يدي رحمته
يا من لم يعجل على من عصاه من خلقه يا من
استنقذ السحرة من بعد طول الجحود وقد غدوا في
نعمته ياكلون رزقه ويعبدون غيره وقد حادوه
ونادوه وكذبوا رسله يا الله يا بديع لا بدء لك
يا دائما لا نفاد لك يا حي يا قيوم يا محيي الموتى يا من
هو قائم على كل نفس بما كسبت يا من قل له
شكري فلم يحرمني وعظمت خطيئتي فلم يفضحني
وراني على المعاصي فلم يخذلني يا من حفظني في
صغري يا من رزقني في كبري يا من اياديه عندي
لا تحصى يا من نعمه عندي لا تجازى يا من عارضني
بالخير والاحسان وعارضته بالاساءة والعصيان
يا من هداني بالايمان قبل ان اعرف شكر الامتنان

يا من دعوته مريضا فشفاني وعريانا فكساني وجائعا
فاطعمني وعطشانا فارواني وذليلا فاعزني وجاهلا
فعرفني ووحيدا فكثرني وغائبا فردني ومقلا فاغناني
ومنتصرا فنصرني وغنيا فلم يسلبني وامسكت عن
جميع ذالك فابتدأني فلك الحمد يا من اقال عثرتي
ونفس كربتي واجاب دعوتي وستر عورتي وغفر
ذنوبي وبلغني طلبتي ونصرني على عدوي وان اعد
نعمك ومننك وكرائم منحك لا احصيها يا مولاي
انت الذي انعمت انت الذي احسنت انت الذي
اجملت انت الذي افضلت انت الذي مننت
انت الذي اكملت انت الذي رزقت انت
الذي وفقت انت الذي اعطيت انت الذي
اغنيت انت اقنيت انت الذي اويت انت
الذي كفيت انت الذي هديت
انت الذي عصمت انت الذي سترت
انت الذي غفرت انت الذي اقلت
انت الذي مكنت انت الذي اعززت انت الذي
اعنت انت الذي عضدت انت الذي ايدت

انت الذي نصرت انت الذي شفيت انت الذي
عافيت انت الذي اكرمت تباركت ربي وتعاليت
فلك الحمد دائما ولك الشكر واصبا ثم انا يا الهي
المعترف بذنوبي فاغفرها لي انا الذي اسات انا الذي
اخطات انا الذي اغفلت انا الذي جهلت انا الذي
هممت انا الذي سهوت انا الذي اعتمدت انا
الذي تعمدت انا الذي وعدت انا الذي
اخلفت انا الذي نكثت انا الذي اقررت انا يا الهي
اعترف بنعمتك عندي وابوء بذنوبي فاغفرها
لي يا من لا تضره ذنوب عباده وهو الغني عن طاعتهم
والموفق من عمل منهم صالحا بمعونته ورحمته
فلك الحمد يا الهي امرتني فعصيتك ونهيتني
فارتكبت نهيك فاصبحت لا ذا براءة فاعتذر ولا ذا قوة
فانتصر فباي شيء استقبلك يا مولاي ابسمعي ام
ببصري ام بلساني ام بيدي ام برجلي اليس كلها
نعمك عندي وبكلها عصيتك يا مولاي فلك الحجة
والسبيل علي يا من سترني من الآباء والامهات ان
يزجروني ومن العشائر والاخوان ان يعيروني ومن

الرّاجين الرّاغبين لا اله الّا انت سبحانك انّي كنت
من المهلّلين المسبّحين لا اله الّا انت ربّي وربّ
آبائي الاوّلين اللّهمّ هذا ثنائي عليك ممجّدا واخلاصي
لذكرك موحّدا واقراري بآلائك معدّدا وان
كنت مقرّا انّي لا احصيها لكثرتها وسبوغها وتظاهرها
وتقادمها الى حادث ما لم تزل تتعمّدني به معها
مذ خلقتني وبرأتني من اوّل العمر من الاغناء بعد
الفقر وكشف الضّرّ وتسبيب اليسر ودفع العسر
وتفريج الكرب والعافية في البدن والسّلامة في
الدّين ولو رفدني على قدر ذكر نعمك عليّ جميع
العالمين من الاوّلين والآخرين لما قدرت ولا هم
على ذلك تقدّست وتعاليت من ربّ عظيم
كريم رحيم لا تحصى آلاؤك ولا يبلغ ثناؤك ولا
تكافى نعماؤك صلّ على محمّد وآل محمّد
واتمم علينا نعمك واسعدنا بطاعتك سبحانك
لا اله الّا انت اللّهمّ انّك تجيب دعوة المضطرّ اذا
دعاك وتكشف السّوء وتغيث المكروب وتشفي السّقيم
وتغني الفقير وتجبر الكسير وترحم الصّغير وتعين

السّلاطين ان يعاقبوني ولو اطّلعوا يا مولاي على ما
اطّلعت عليه منّي اذا ما انظروني ولرفضوني و
قطعوني فها انا ذا بين يديك يا سيّدي خاضعا
ذليلا حصيرا حقيرا لا ذو براءة فاعتذر ولا ذو قوّة
فانتصر ولا حجّة لي فاحتجّ بها ولا قائل لم اجترح
ولم اعمل سوءا وما عسى الجحود لو جحدت يا مولاي
ينفعني فكيف وانّى ذلك وجوارحي كلّها شاهدة
عليّ بما قد عملت وعلمت يقينا غير ذي شكّ انّك
سائلي عن عظائم الامور وانّك انت الحكيم العدل
الّذي لا يجور وعدلك مهلكي ومن كلّ عدلك مهربي
فان تعذّبني فبذنوبي يا الهي بعد حجّتك عليّ وان
تعف عنّي فبحلمك وجودك وكرمك لا اله الّا انت
سبحانك انّي كنت من الظّالمين لا اله الّا انت سبحانك
انّي كنت من المستغفرين لا اله الّا انت سبحانك
انّي كنت من الموحّدين لا اله الّا انت سبحانك انّي
كنت من الخائفين لا اله الّا انت سبحانك انّي كنت
من الوجلين لا اله الّا انت سبحانك انّي كنت من
السّائلين لا اله الّا انت سبحانك انّي كنت من

الْكَبِيرُ وَلَيْسَ دُونَكَ ظَهِيرٌ وَلَا فَوْقَكَ قَدِيرٌ وَأَنْتَ الْعَلِيُّ
الْكَبِيرُ يَا مُطْلِقَ الْمُكَبَّلِ الْأَسِيرِ يَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِيرِ يَا
عِصْمَةَ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيرِ يَا مَنْ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا وَزِيرَ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْطِنِي فِي هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ
أَفْضَلَ مَا أَعْطَيْتَ وَأَنَلْتَ أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ مِنْ نِعْمَةٍ
تُوَلِّيهَا وَآلَاءٍ تُجَدِّدُهَا وَبَلِيَّةٍ تَصْرِفُهَا وَكُرْبَةٍ تَكْشِفُهَا
وَدَعْوَةٍ تَسْمَعُهَا وَحَسَنَةٍ تَتَقَبَّلُهَا وَسَيِّئَةٍ تَغْفِرُهَا
إِنَّكَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ وَعَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ أَقْرَبُ
مَنْ دُعِيَ وَأَسْرَعُ مَنْ أَجَابَ وَأَكْرَمُ مَنْ عَفَى وَأَوْسَعُ مَنْ
أَعْطَى وَأَسْمَعُ مَنْ سُئِلَ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَرَحِيمَهُمَا لَيْسَ كَمِثْلِكَ مَسْئُولٌ وَلَا سِوَاكَ مَأْمُولٌ
دَعَوْتُكَ فَأَجَبْتَنِي وَسَأَلْتُكَ فَأَعْطَيْتَنِي وَرَغِبْتُ إِلَيْكَ
فَرَحِمْتَنِي وَوَثِقْتُ بِكَ فَنَجَّيْتَنِي وَفَزِعْتُ إِلَيْكَ
فَكَفَيْتَنِي اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ
وَنَبِيِّكَ وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ أَجْمَعِينَ وَتَمِّمْ
لَنَا نَعْمَاءَكَ وَهَنِّئْنَا عَطَاءَكَ وَاجْعَلْنَا لَكَ شَاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ
ذَاكِرِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ مَلَكَ
فَقَدَرَ وَقَدَرَ فَقَهَرَ وَعُصِيَ فَسَتَرَ وَاسْتُغْفِرَ فَغَفَرَ

يَا غَايَةَ رَغْبَةِ الرَّاغِبِينَ وَمُنْتَهَى أَمَلِ الرَّاجِينَ يَا مَنْ
أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَوَسِعَ الْمُسْتَقِيلِينَ رَأْفَةً وَرَحْمَةً
وَحِلْمًا اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ فِي هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ الَّتِي
شَرَّفْتَهَا وَعَظَّمْتَهَا بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ وَخِيَرَتِكَ
مِنْ خَلْقِكَ وَأَمِينِكَ عَلَى وَحْيِكَ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَى الْبَشِيرِ
النَّذِيرِ السِّرَاجِ الْمُنِيرِ الَّذِي أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ
وَجَعَلْتَهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
كَمَا مُحَمَّدٌ أَهْلٌ لِذٰلِكَ يَا عَظِيمُ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
الْمُنْتَجَبِينَ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ أَجْمَعِينَ وَتَغَمَّدْنَا
بِعَفْوِكَ عَنَّا فَإِلَيْكَ عَجَّتِ الْأَصْوَاتُ بِصُنُوفِ اللُّغَاتِ
وَاجْعَلْ لَنَا فِي هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ نَصِيبًا فِي كُلِّ خَيْرٍ تَقْسِمُهُ
وَنُورٍ تَهْدِي بِهِ وَرَحْمَةٍ تَنْشُرُهَا وَعَافِيَةٍ تُجَلِّلُهَا
وَبَرَكَةٍ تُنْزِلُهَا وَرِزْقٍ تَبْسُطُهُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
اَللّٰهُمَّ أَقْلِبْنَا فِي هٰذَا الْوَقْتِ مُنْجِحِينَ مُفْلِحِينَ مَبْرُورِينَ
غَانِمِينَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ وَلَا تُخْلِنَا مِنْ رَحْمَتِكَ
وَلَا تَحْرِمْنَا مَا نُؤَمِّلُهُ مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تَرُدَّنَا خَائِبِينَ
وَلَا مِنْ بَابِكَ مَطْرُودِينَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْ رَحْمَتِكَ مَحْرُومِينَ
وَلَا لِفَضْلِ مَا نُؤَمِّلُهُ مِنْ عَطَايَاكَ قَانِطِينَ

يَا أَجْوَدَ الْأَجْوَدِينَ وَأَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ إِلَيْكَ أَقْبَلْنَا مُؤْمِنِينَ
وَلِبَيْتِكَ الْحَرَامِ آمِّينَ قَاصِدِينَ فَأَعِنَّا عَلَى مَنَاسِكِنَا
وَأَكْمِلْ لَنَا حَجَّنَا وَاعْفُ اَللّٰهُمَّ عَنَّا وَعَافِنَا فَقَدْ مَدَدْنَا إِلَيْكَ
أَيْدِيَنَا وَهِيَ بِذِلَّةِ الْاِعْتِرَافِ مَوْسُومَةٌ اَللّٰهُمَّ فَأَعْطِنَا فِي
هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ مَا سَأَلْنَاكَ وَاكْفِنَا مَا اسْتَكْفَيْنَاكَ فَلَا
كَافِيَ لَنَا سِوَاكَ وَلَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ نَافِذٌ فِينَا حُكْمُكَ
مُحِيطٌ بِنَا عِلْمُكَ عَدْلٌ فِينَا قَضَاؤُكَ اِقْضِ لَنَا الْخَيْرَ
وَاجْعَلْنَا مِنْ أَهْلِ الْخَيْرِ اَللّٰهُمَّ أَوْجِبْ لَنَا بِجُودِكَ عَظِيمَ
الْأَجْرِ وَكَرِيمَ الذُّخْرِ وَدَوَامَ الْيُسْرِ وَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا
أَجْمَعِينَ وَلَا تُهْلِكْنَا مَعَ الْهَالِكِينَ وَلَا تَصْرِفْ عَنَّا رَأْفَتَكَ
بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا فِي هٰذَا الْوَقْتِ
مِمَّنْ سَأَلَكَ فَأَعْطَيْتَهُ وَشَكَرَكَ فَزِدْتَهُ وَتَابَ إِلَيْكَ فَقَبِلْتَهُ
وَتَنَصَّلَ إِلَيْكَ مِنْ ذُنُوبِهِ كُلِّهَا فَغَفَرْتَهَا لَهُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
اَللّٰهُمَّ وَفِقْنَا وَسَدِّدْنَا وَاعْصِمْنَا وَاقْبَلْ تَضَرُّعَنَا يَا خَيْرَ
مَنْ سُئِلَ وَيَا أَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ يَا مَنْ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ
إِغْمَاضُ الْجُفُونِ وَلَا لَحْظُ الْعُيُونِ وَلَا مَا اسْتَقَرَّ فِي الْمَكْنُونِ
وَلَا مَا انْطَوَتْ عَلَيْهِ مُضْمَرَاتُ الْقُلُوبِ أَلَا كُلُّ ذٰلِكَ
قَدْ أَحْصَاهُ عِلْمُكَ وَوَسِعَهُ حِلْمُكَ سُبْحَانَكَ وَتَعَالَيْتَ

عَمَّا يَقُولُ الظَّالِمُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا تُسَبِّحُ لَكَ السَّمٰوَاتُ
السَّبْعُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ
بِحَمْدِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَالْمَجْدُ وَعُلُوُّ الْجَدِّ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْإِكْرَامِ وَالْفَضْلِ وَالْإِنْعَامِ وَالْأَيَادِي الْجِسَامِ وَأَنْتَ
الْجَوَادُ الْكَرِيمُ الرَّؤُوفُ الرَّحِيمُ اَللّٰهُمَّ أَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ
رِزْقِكَ الْحَلَالِ وَعَافِنِي فِي بَدَنِي وَدِينِي وَآمِنْ خَوْفِي
وَأَعْتِقْ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ لَا تَمْكُرْ بِي وَلَا تَسْتَدْرِجْنِي
وَلَا تَخْدَعْنِي وَادْرَأْ عَنِّي شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ پس
اپنے سر اور آنکھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا اور آنکھوں سے آنسو بہائے
مانند دو مشکوں کے اور بلند آواز سے کہا يَا أَسْمَعَ السَّامِعِينَ
وَيَا أَبْصَرَ النَّاظِرِينَ وَيَا أَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ وَيَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ السَّادَةِ الْمَيَامِينِ
وَأَسْأَلُكَ اَللّٰهُمَّ حَاجَتِي الَّتِي إِنْ أَعْطَيْتَنِيهَا
لَمْ يَضُرَّنِي مَا مَنَعْتَنِي وَإِنْ مَنَعْتَنِيهَا لَمْ يَنْفَعْنِي مَا
أَعْطَيْتَنِي أَسْأَلُكَ فَكَاكَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ لَا إِلٰهَ إِلَّا
أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ
وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ اور سنت ہے
کہ یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ فَلَا تَجْعَلْنِي مِنْ أَخْيَبِ وَفْدِكَ

وَارْحَمْ مَسِيْرِيْ اِلَيْكَ مِنَ الْفَجِّ الْعَمِيْقِ اور نیز یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْمَشَاعِرِ كُلِّهَا فُكَّ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَاَوْسِعْ عَلَيَّ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ وَادْرَءْ عَنِّيْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ لَا تَمْكُرْبِيْ وَلَا تَخْدَعْنِيْ وَلَا تَسْتَدْرِجْنِيْ يَا اَسْمَعَ السَّامِعِيْنَ وَيَا اَبْصَرَ النَّاظِرِيْنَ وَيَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اسکے بعد جو چاہے دعا مانگے اور ماں باپ اور برادران ایمانی میں کم سے کم چالیس مومنوں کے لئے دعا کرے۔ اور یہ مؤلف رسالہ اُمیدوار ہے کہ اس عاصی کو بھی فراموش نہ فرمائینگے پھر آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر کہے۔ اَللّٰهُمَّ حَاجَتِيَ الَّتِيْ اِنْ اَعْطَيْتَنِيْهَا لَمْ يَضُرَّنِيْ مَا مَنَعْتَنِيْ وَاِنْ مَنَعْتَنِيْهَا لَمْ يَنْفَعْنِيْ مَا اَعْطَيْتَنِيْ اَسْئَلُكَ خَلَاصَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَمِلْكُ يَدِكَ وَنَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ وَاَجَلِيْ بِعِلْمِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُوَفِّقَنِيْ لِمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ وَاَنْ تُسَلِّمَ مِنِّيْ مَنَاسِكِيَ الَّتِيْ اَرَيْتَهَا اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَدَلَلْتَ عَلَيْهَا حَبِيْبَكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ پھر کہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِمَّنْ رَضِيْتَ عَمَلَهٗ وَاَطَلْتَ عُمُرَهٗ وَاَحْيَيْتَهٗ بَعْدَ الْمَوْتِ حَيٰوةً طَيِّبَةً اس کے بعد وہ دعا پڑھے جو رسول خدا نے جناب امیرؑ کو

تعلیم کی اور فرمایا کہ یہ دعا وہ ہے جو انبیائے سابقین پڑھا کرتے تھے دعا یہ ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ تَقُوْلُ وَخَيْرًا مِمَّا نَقُوْلُ وَفَوْقَ مَا يَقُوْلُ الْقَائِلُوْنَ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَلَكَ بَرَآءَتِيْ وَبِكَ حَوْلِيْ وَمِنْكَ قُوَّتِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَمِنْ شَتَاتِ الْاَمْرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الرِّيَاحِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيَاحُ وَاَسْئَلُكَ خَيْرَ اللَّيْلِ وَخَيْرَ النَّهَارِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَفِيْ لَحْمِيْ وَدَمِيْ وَعِظَامِيْ وَعُرُوْقِيْ وَمَفَاصِلِيْ وَمَقْعَدِيْ وَمَقَامِيْ وَمَدْخَلِيْ وَمَخْرَجِيْ نُوْرًا وَاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا يَا رَبِّ يَوْمَ اَلْقَاكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ۔

عمل دیگر

بروایت ابو بصیر رو بقبلہ ہو کے سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ سو مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سو مرتبہ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے بعد اسکے سو مرتبہ یہ دعا پڑھے

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَيُمِيْتُ وَيُحْيِيْ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ
الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ بعد اسکے دس آیتیں شروع سورہ بقرہ
کی یعنی بسم اللہ کے بعد الٓمٓ سے يُوْقِنُوْنَ تک پڑھے پھر تین مرتبہ قُلْ
هُوَ اللّٰهُ پڑھے پھر ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے اسکے بعد یہ آیہ سخرہ پڑھے
اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا
وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ ط اَلَا لَهُ الْخَلْقُ
وَالْاَمْرُ ط تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ط
اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ٥ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا
وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ط اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ اسکے
بعد سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پڑھے پھر
نعمات خدا کو ایک ایک کرکے یاد کرے اور کہے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى
نَعْمَائِكَ الَّتِيْ لَا تُحْصٰى بِعَدَدٍ وَّلَا تُكَافٰى بِعَمَلٍ پھر ابر صلوات بھیجے
اور آخر سورہ حشر میں جو خدا کے نام ہیں اُنکے واسطہ سے دعا مانگے یعنی هُوَ
اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ج هُوَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِيْمُ ٥ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ
الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا

يُشْرِكُوْنَ ٥ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاءُ
الْحُسْنٰى ط يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ٥ پڑھے پھر کہے اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ
لَكَ وَاَسْئَلُكَ بِقُوَّتِكَ وَقُدْرَتِكَ وَعِزَّتِكَ وَبِجَمِيْعِ مَا
اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ وَبِجَمْعِكَ وَبِاَرْكَانِكَ كُلِّهَا وَبِحَقِّ رَسُوْلِكَ
صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَبِاسْمِكَ الْاَكْبَرِ الْاَكْبَرِ الْاَكْبَرِ وَبِاسْمِكَ
الْعَظِيْمِ الَّذِيْ مَنْ دَعَاكَ بِهٖ كَانَ حَقًّا عَلَيْكَ اَنْ تُجِيْبَهٗ وَبِاسْمِكَ
الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ مَنْ دَعَاكَ بِهٖ كَانَ حَقًّا عَلَيْكَ
اَنْ لَا تَرُدَّهٗ وَاَنْ تُعْطِيَهٗ مَا سَئَلَ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ جَمِيْعَ ذُنُوْبِيْ فِيْ جَمِيْعِ
عِلْمِكَ فِيَّ اسکے بعد جو چاہے دعا مانگے اور دعا کرے کہ خداوند تعالیٰ پھر حج
نصیب کرے اس کے بعد ستر مرتبہ کہے اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ پھر ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ
اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ فُكَّنِيْ مِنَ النَّارِ
وَاَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ وَادْرَءْ عَنِّيْ شَرَّ فَسَقَةِ
الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَشَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ پھر وہ دعا پڑھے جو
جبرئیلؑ نے حضرت آدمؑ کو تعلیم کی تھی جس کی وجہ سے توبہ اُن کی قبول
ہوئی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْءًا
وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّكَ اَنْتَ
خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

عَمِلْتُ سُوْءً اَوْظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اور غروب آفتاب کے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ تَشَتُّتِ الْاَمْرِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَحْدُثُ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ اَمْسٰی ظُلْمِیْ مُسْتَجِیْرًا بِعَفْوِكَ وَاَمْسٰی خَوْفِیْ مُسْتَجِیْرًا بِاَمَانِكَ وَاَمْسٰی ذُلِّیْ مُسْتَجِیْرًا بِعِزِّكَ وَاَمْسٰی وَجْهِیَ الْفَانِیْ مُسْتَجِیْرًا بِوَجْهِكَ الْبَاقِیْ یَاخَیْرَ مَنْ سُئِلَ وَیَا اَجْوَدَ مَنْ اَعْطٰی جَلِّلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ وَاَلْبِسْنِیْ عَافِیَتَكَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ شَرَّ جَمِیْعِ خَلْقِكَ بعد غروب آفتاب یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ هٰذَا الْمَوْقِفِ وَارْزُقْنِیْهِ اَبَدًا مَا اَبْقَیْتَنِیْ وَاقْلِبْنِی الْیَوْمَ مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا لِیْ مَرْحُوْمًا مَغْفُوْرًا لِیْ بِاَفْضَلِ مَا یَنْقَلِبُ بِهِ الْیَوْمَ اَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ وَحُجَّاجِ بَیْتِكَ الْحَرَامِ وَاجْعَلْنِی الْیَوْمَ مِنْ اَكْرَمِ وَفْدِكَ عَلَیْكَ وَاَعْطِنِیْ اَفْضَلَ مَا اَعْطَیْتَ اَحَدًا مِنْهُمْ مِنَ الْخَیْرِ وَالْبَرَكَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ وَالْمَغْفِرَةِ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَرْجِعُ اِلَیْهِ مِنْ اَهْلٍ اَوْ مَالٍ اَوْ قَلِیْلٍ اَوْ كَثِیْرٍ وَبَارِكْ لَهُمْ فِیَّ اور برابر کہتا رہے اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْنِیْ مِنَ النَّارِ اور بعد غروب آفتاب کے جب مشعر الحرام کی طرف روانہ ہو تو استغفار کرے اور سکینہ و وقار سے چلے اور تعجیل و تیزی رفتار میں نہ کرے۔

رکن سوم حکم وقوف مشعر الحرام (مزدلفہ) اور اسکی نیت

حکم وقوف جب مشعر الحرام میں پہونچے جو دسویں شب ذی الحجہ کی ہوگی تو تمام شب طلوع آفتاب تک وہاں قیام کرے اور اس طرح نیت کرے۔

نیت قیام مشعر الحرام اس وقت سے طلوع آفتاب تک مشعر الحرام میں رہتا ہوں میں واسطے حج تمتع حج الاسلام کے واجب قربۃً الی اللہ اور نماز مغرب[۵] و عشا کو ایک اذان و دو اقامت سے ملا کے پڑھے اور قریب طلوع صبح صادق حتیاطاً پھر نیت قیام کی طلوع آفتاب تک اسطرح کرے۔

مشعر الحرام میں رہتا ہوں اور ٹھہرتا ہوں میں اسوقت سے طلوع آفتاب تک واسطے حج تمتع حج الاسلام کے واجب قربۃً الی اللہ

رمی جمرات کے لئے مشعر سے کنکریاں چننے کے بیانیں بہتر یہ ہے کہ قبل طلوع آفتاب کے ستر کنکریاں بلکہ کچھ زیادہ رمی جمرات کے خیال سے مشعر الحرام میں چن کر پاس رکھ لے اور اگر غیر مشعر سے چنے تو چاہیئے کہ حد حرم سے باہر نہ ہو اور چاہیئے کہ یہ کنکریاں طاہر اور نئی ہوں یعنی ایسی نہ ہوں کہ اُن سے رمی جمرات ہو چکی ہو اور مستحب ہے کہ کنکریاں رنگین ہوں بزنگ سرمہ اور نقطہ دار مختلف رنگ کی ہوں بالکل سرخ یا سفید یا سیاہ نہ ہوں اور ایک ایک کر کے اُٹھائے اور رکھے

---

۵ جامع عباسی میں ہے کہ قبل اسباب آثار سفر کے نماز مغرب و عشا ایک اذان و دو اقامت کے ساتھ پڑھے اور نافلہ مغرب بعد ادائے نماز عشا پڑھے۔

نہ اُٹھلے اور بہت بڑی نہ ہوں اور نہ بالکل چھوٹی ہوں بلکہ اوسط درجہ کی ہوں (جیسے انگلی کی پور) اور اُن کنکریوں کو دھو ڈالے کہ صاف ہو جائیں۔

مستحبات مشعر الحرام

مستحب ہے کہ راہ کی داہنی جانب اس صحرا میں اُترے اور غسل کرے اور وضو کر کے قبلہ رُخ ہو اور تمام شب خصوصاً صبح کے وقت عبادت خدا اور دعاؤں میں مشغول رہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ یعنی جب تم لوگ عرفات سے کوچ کرو تو مشعر الحرام میں پہونچکر ذکر خدا کرو اسی سے بعض علماء نے دعا کو واجب جانا ہے بہرکیف جب قیام کرے تو بعد نماز مغربین کے مشغول اذکار ہو اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ جَمْعٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْمَعَ لِي فِيهَا جَوَامِعَ الْخَيْرِ اَللّٰهُمَّ لَا تُؤْيِسْنِي مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي سَاَلْتُكَ اَنْ تَجْمَعَهُ لِي فِي قَلْبِي اَطْلُبُ اِلَيْكَ اَنْ تُعَرِّفَنِي مَا عَرَّفْتَ اَوْلِيَائَكَ فِي مَنْزِلِي هٰذَا وَاَنْ تَقِيَنِي جَوَامِعَ الشَّرِّ اور سنت ہے کہ با غسل ہو اور یہ دعا بھی پڑھے اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَرَبَّ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ وَزَمْزَمَ وَرَبَّ الْاٰيَاتِ الْمَعْلُومَاتِ فُكَّ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ وَاَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ وَادْرَءْ عَنِّي شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَشَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَيْرُ مَطْلُوبٍ اِلَيْهِ وَخَيْرُ مَدْعُوٍّ وَخَيْرُ مَسْئُولٍ وَلِكُلِّ وَافِدٍ جَائِزَةٌ فَاجْعَلْ

جَائِزَتِي فِي مَوْطِنِي هٰذَا اَنْ تُقِيلَنِي عَثْرَتِي وَتَقْبَلَ مَعْذِرَتِي وَتَجَاوَزَ عَنْ خَطِيئَتِي وَتَجْعَلَ التَّقْوٰى مِنَ الدُّنْيَا زَادِي وَتَقْلِبَنِي مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا لِي بِاَفْضَلِ مَا يَرْجِعُ بِهِ اَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ وَحُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ اور اپنے ماں باپ اہل عیال اور برادران مومنین و مومنات کے واسطے بھی دعا کرے (امید ہے کہ اس عاصی کو بھی فراموش نہ کیا جائے گا۔) (دوسری روایت میں ہے) سو مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ سو مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سو مرتبہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي مِنَ الضَّلَالَةِ وَاَنْقِذْنِي مِنَ الْجَهَالَةِ وَاجْمَعْ لِي خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَخُذْ بِنَاصِيَتِي اِلٰى هُدَاكَ وَانْقُلْنِي اِلٰى رِضَاكَ فَقَدْ تَرٰى مَقَامِي بِهٰذَا الْمَشْعَرِ الَّذِي انْخَفَضَ لَكَ فَرَفَعْتَهُ وَذَلَّ لَكَ فَاَكْرَمْتَهُ وَجَعَلْتَهُ عَلَمًا لِلنَّاسِ فَبَلِّغْنِي فِيهِ مُنَايَ وَنَيْلَ رَجَائِي اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِحَقِّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ اَنْ تُحَرِّمَ شَعْرِي وَبَشَرِي عَلَى النَّارِ وَاَنْ تَرْزُقَنِي حَيٰوةً فِي طَاعَتِكَ وَبَصِيرَةً فِي دِينِكَ وَعَمَلًا بِفَرَائِضِكَ وَاتِّبَاعًا لِاَوَامِرِكَ وَخَيْرَ الدَّارَيْنِ وَاَنْ تَحْفَظَنِي فِي نَفْسِي وَوَالِدَيَّ وَوُلْدِي وَاَهْلِي وَاِخْوَانِي وَجِيرَانِي بِرَحْمَتِكَ بعد طلوع آفتاب باطمینان تمام دعا و استغفار کرتا ہوا

منیٰ کو روانہ ہو جب وادی محسّر میں پہونچے تو دوڑ کر جائے اگر سوار ہو تو تیز ہانکے اور دوڑنے کے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَهْدِي وَاقْبَلْ تَوْبَتِي وَاَجِبْ دَعْوَتِي وَاخْلُفْنِي فِيمَنْ تَرَكْتُ بَعْدِي اور یہ بھی کہے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَجَلُّ الْاَكْرَمُ۔

حج تمتع حجۃ الاسلام کے ²بقیہ ارکان

رکن چہارم۔ اعمال روز دہم ذی الحجہ میں۔ اسمیں تین مقام ہیں

مقام اوّل۔ احکام منیٰ اور نیت جمرۂ عقبہ اور احکام و مستحبات رمی جمرات کے بیان میں

احکام منیٰ | دسویں ذی الحجہ کو بعد طلوع آفتاب مشعر الحرام سے منیٰ کو روانہ ہو اور اُسی دن اپنے کو منیٰ میں پہونچائے جس وقت منیٰ میں پہونچے اور قیام کرے تو پہلے وضو کرکے واسطے رمی جمرۂ عقبہ کے جائے اور اس طرح نیت کرے۔

نیت رمی جمرۂ عقبہ | اس جمرۂ عقبہ کو سات کنکریاں مارتا ہوں میں آج کے دن بروز عید قربان حج تمتع میں واجب قربۃً الی اللہ۔

---

۵ الحج سیّد عابد رضا صاحب بدوری سے معلوم ہوا کہ علامہ بروجردی نے زبانی فرمایا کہ نماز عید سنت ہے اور منیٰ پہونچتے پہونچتے زوال ہو جاتا ہے اسلئے اسکا ذکر نہیں کیا جاتا لیکن اگر ہو سکے اور کوئی پڑھلے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

احکام رمی جمرہ | اور نیت کے بعد قبلہ کی طرف پشت کرکے بائیں ہاتھ میں کنکریاں رکھے اور داہنے ہاتھ سے ایک ایک سنگریزہ لیکر عقبہ پر پھینکے اور پھینکنے کے وقت نیت مذکور کو ذہن میں قائم رکھے اور ایسے قرینہ سے پھینکے کہ ہر کنکری عقبہ میں جاکر لگ جایا کرے اگر ایک نہ لگے تو دوسری پھینکے لیکن یہ ضرور ہے کہ سات کنکریاں عقبہ میں جاکر لگیں تب رمی جمرہ تمام سمجھی جائے گی اور اگر کسی کنکری میں شک ہو کہ لگی یا نہیں تو دوسری پھینکے۔

مستحبات رمی جمرات | مستحب ہے کہ اپنے خیمہ سے پیادہ جائے پھینکنے کے وقت بھی پیادہ ہو با وضو ہو جمرہ عقبہ میں پشت بہ قبلہ ہو کے پھینکے باقی جمرات میں جب اُسکا وقت آئے تو قبلہ رخ ہو کے پھینکے دس پندرہ ہاتھ کے فاصلہ سے پھینکے داہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر رکھ کے اسی ہاتھ کی کلمہ یا بیچ کی انگلی کے ناخن سے پھینکے اور رمی جمرہ کے قصد سے جب کنکریوں کو ہاتھ میں لے تو یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ حَصَيَاتِي فَاَحْصِهِنَّ لِي وَارْفَعْهُنَّ فِي عَمَلِي بعد اسکے ہر کنکری پھینکنے کے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ ادْحَرْ عَنِّي الشَّيْطَانَ اَللّٰهُمَّ تَصْدِيقًا بِكِتَابِكَ وَعَلٰى سُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا وَعَمَلًا مَقْبُولًا وَسَعْيًا مَشْكُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا جب منیٰ میں بعد فراغ کے اپنے مقام پر آئے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ بِكَ وَثِقْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَنِعْمَ الرَّبُّ وَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيرُ۔

مقام دوم حکم قربانی اور شرائط اور اسکی نیت اور اسکا مصرف اور مستحبات کے بیان میں

حکم قربانی | بعد فراغت رمی جمرۂ عقبہ کے اُسی دن یعنی دسویں ذی الحجہ کو منیٰ میں قربانی کرنا واجب ہے اگر اونٹ ہو تو نحر کرے اور اگر گوسفند یا بکرا ہو تو ذبح کرے اور اگر خود نہیں ذبح کر سکتا تو کسی دوسرے شخص کو اپنی طرف سے نائب مقرر کرے اور اگر ہو سکے تو ذبح کرنے والے کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دے اور بہتر بلکہ احوط یہ ہے کہ اگر نائب مقرر کرے تو نائب و منوب عنہ دونوں نیت کریں اور عورت کی طرف سے بھی جبکہ وہ خود نہیں ذبح کر سکتی تو دوسرا شخص اسکی طرف سے نائب مقرر ہو کر نیت کر کے ذبح کر دے تو کافی ہے اور اولیٰ یہ ہے کہ خود عورت بھی نیت کرے۔

شرائط قربانی | جانوران قربانی میں شرط یہ ہے کہ عیب دار نہ ہو یعنی کان کٹا سینگ ٹوٹا۔ لنگڑا نہ ہو اور دُبلا بیمار بڈھا نہ ہو اور اندھا کانا آختہ (بدھیا) نہ ہو اگر اونٹ قربانی کرے تو پانچ سال سے زیادہ کا ہو اگر گائے یا بکرا ہو تو دو سال کا ہو چکا ہو اگر گوسفند ہو تو اُسکی عمر ایک سال کی ہو چکی ہو اور نیت اس طرح کرے۔

نیت قربانی | ذبح کرتا ہوں میں (اور اگر اونٹ ہو تو کہے نحر کرتا ہوں میں) اس قربانی کو حج تمتع میں واجب قربۃً الی اللہ پھر دعا پڑھ کے بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کے ذبح کرے۔

نیت نائب کی اگر کسی دوسرے شخص کی جانب سے قربانی کرے | اور نائب اسطرح

نیت کرے ذبح (یا نحر) کرتا ہوں میں اس قربانی کو فلاں شخص کی طرف سے حج تمتع میں واجب قربۃً الی اللہ پھر دعا و بسم اللہ کہہ کے ذبح (یا نحر) کرے۔

مصرف قربانی | بعد قربانی کے گوشت کے تین حصے کرے ایک خود لے دوسرا مومنین کو تحفہ دے تیسرا حصہ فقیر کو تقسیم کرے اور قصاب کو بطور اُجرت وغیرہ کے اس میں سے کچھ نہ دے اور کوئی چیز قربانی کی گوشت و پوست وغیرہ منیٰ سے باہر نہ لے جائے۔

مستحبات قربانی | اگر ہو سکے تو اونٹ نہیں تو گائے نہیں تو گوسفند قربانی کرے۔ خوب تیار و فربہ ہو۔ اونٹ مادہ ہو۔ گوسفند اور گاؤ نر ہو۔ اور گوسفند سیاہ یا ابلق (سیاہ و سفید ملا ہوا) شاخ دار ہو۔ کھال کو تصدق دے۔ ذبح کے وقت یہ دعا پڑھے۔ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اسکے بعد ذبح کرے اور بعد ذبح کے کہے۔ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ اور اگر دوسرے کی طرف سے قربانی کرے تو کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ اور نام اُس کا اور اوسکے باپ کا لے۔

مقام سوم حکم حلق و تقصیر اور نیت حلق و مستحبات حلق کے بیان میں

حکم حلق و تقصیر | قربانی اور گوشت تقسیم کرنے کے بعد اسی دن یعنی دسویں

ذی الحجہ کو سر منڈوائے یا تقصیر کرے اور احوط یہ ہے کہ اگر پہلا حج ہو تو تقصیر پر اکتفا نہ کرے اور اگر پہلا حج نہ ہو تو تقصیر بھی کافی ہے اور احوط یہ ہے کہ ڈاڑھی مونچھ کی بھی اصلاح کرے اور ناخن بھی کاٹ ڈالے اور بہتر یہ ہے کہ حجام بھی نیت کرے اور خود اس طرح نیت کرے۔

نیت حلق یعنی سر منڈانے کی نیت | سر منڈاتا ہوں میں یا تقصیر کرتا ہوں واسطے محل ہونے کے احرام حج تمتع سے واجب قربۃً الی اللہ مگر عورت کے واسطے سر منڈانا حرام ہے اُس کو فقط تقصیر چاہیئے یعنی نیت کر کے کچھ بال و ناخن کاٹ ڈالے اس حلق و تقصیر کے بعد وہ سب چیزیں جو حاجی پر بسبب احرام کے حرام ہو گئی تھیں حلال ہو جائینگی سوائے شکار کے اور بوئے خوش اور عورت کے کہ بوئے خوش تو بعد سعی کے، اور عورت بعد طواف النساء کے حلال ہو گی اگرچہ لباس دوختہ کا پہننا یا سر کا چھپانا قبل طواف حج اور سعی کے مکروہ ہے۔

مستحبات حلق | رو بقبلہ ہو۔ سر کے آگے داہنی جانب سے منڈوانا شروع کرے بال اور ناخن وغیرہ کو منیٰ میں اپنے خیمہ کی جگہ پر دفن کرے سر منڈانے کے وقت بِسْمِ اللّٰهِ کہے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

رکن پنجم

رمی جمرات و قربانی اور حلق و تقصیر کے بعد کے اعمال کا بیان یعنی روانگی

منیٰ سے مکہ معظمہ کیطرف اور طواف حج تمتع حجۃ الاسلام کا اور دو رکعت نماز طواف حج کی اور سعی درمیان صفا و مروہ کے اور طواف النساء اور نماز طواف النساء

اس میں دو امور (رکن) ہیں

امر اول طواف حج تمتع کے بیان میں اور اسمیں دو مقام ہیں

مقام اول حکم طواف اور مستحبات طواف و نیت طواف کے بیان میں

حکم طواف | سر منڈوانے کے بعد منیٰ سے دسویں ذی الحجہ کو اور اگر ممکن نہ ہو تو گیارھویں کو مکہ معظمہ بہ خیال طواف اور سعی وغیرہ کے روانہ ہو۔

مستحبات طواف زیارت | جب منیٰ سے مکہ میں آئے تو سنت ہے کہ غسل کرے قبل مسجد میں داخل ہونے کے بلکہ اگر ممکن ہو تو منیٰ میں غسل کر کے داخل مکہ معظمہ ہو اور صلوات پڑھتا ہوا مسجد الحرام کی طرف روانہ ہو جب دروازہ مسجد پر آئے تو یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى نُسُكِيْ وَسَلِّمْنِيْ لَهٗ وَسَلِّمْهُ لِيْ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْعَلِيْلِ الذَّلِيْلِ الْمُعْتَرِفِ بِذَنْبِهٖ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَاَنْ تُرْجِعَنِيْ بِحَاجَتِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَالْبَلَدُ بَلَدُكَ وَالْبَيْتُ بَيْتُكَ جِئْتُ اَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَاَؤُمُّ طَاعَتَكَ مُتَّبِعًا لِاَمْرِكَ رَاضِيًا بِقَدَرِكَ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمُضْطَرِّ اِلَيْكَ الْمُطِيْعِ لِاَمْرِكَ الْمُشْفِقِ مِنْ عَذَابِكَ الْخَائِفِ لِعُقُوْبَتِكَ اَنْ تُبَلِّغَنِيْ عَفْوَكَ وَتُجِيْرَنِيْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ اس کے بعد باب بنی شیبہ سے داخل مسجد ہو اور حجر اسود کو بوسہ دے اس کے بعد نیت کر کے

مقام اول حکم بیتوتت اور اسکی نیت میں

حکم بیتوتت | بعد فراغ اعمال اور طواف النساء کے اُسی دن مکہ سے بخیال بیتوتت پھر منیٰ کو واپس جائے اور منیٰ جانے کے وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ بِكَ وَثِقْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَنِعْمَ الرَّبُّ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۔ اور گیارھویں شب ذی الحجہ سے بارھویں شب تک ہر روز سرشام نیت کرکے منیٰ میں قیام کرے۔

نیت قیام کی شب یازدہم و دوازدہم کو | آج کی رات منیٰ میں رہتا ہوں میں واسطے حج تمتع کے واجب قربۃً الی اللہ

مقام دوم ۔ حکم رمی جمرات ثلاثہ کا گیارھویں اور بارھویں کو اور اسکی نیت اور اوس کے مستحبات کا بیان

حکم رمی جمرات | گیارھویں اور بارھویں ذی الحجہ کو واجب ہے کہ دن ہی کو ہر روز باوضو تینوں جمروں پر سات سات کنکریاں پھینکے اور بہتر یہ ہے کہ وقت زوال آفتاب کے رمی کرے اور ہر روز اُس جمرہ سے شروع کرے جو مشعر کی سمت ہے یعنی جمرۂ اولیٰ سے شروع کرے اسکے بعد جمرۂ وسطیٰ پر پھینکے اُسکے بعد جمرۂ عقبہ پر تمام کرے اور یہ کنکریاں اُسی فاصلہ اور اُسی عنوان سے مارے جس طرح کہ رمی جمرۂ عقبہ میں دسویں کو پھینکی تھیں اور وہی دعائیں پڑھے جو اُس

روز پڑھی تھیں اور ہر جمرہ پر سات سات کنکریاں مارنے سے پہلے یوں نیت کرے۔

نیت رمی جمرات ثلاثہ ۱۱ و ۱۲ ذی الحجہ کو | سات کنکریاں مارتا ہوں میں اس جمرہ کو واجب قربۃً الی اللہ۔

مستحبات رمی جمرات | جمرۂ اولیٰ اور وسطیٰ قبلہ رُخ کھڑا ہو جمرہ کو داہنے ہاتھ کی طرف رکھے صلوات بھیجے اور یہ کہے اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ۔

مقام سوم تکبیرات کے بیان میں

وہ دُعا جس میں تکبیرات[۵] ہیں پندرہ نمازوں میں (جبکہ منیٰ میں ہو) ہر نماز کے بعد پڑھے دسویں کو نماز ظہر کے بعد سے شروع کرے جو تیرھویں صبح کی نماز تک ختم ہو جائے گی۔ (اگر تیرھویں شب کو منیٰ میں رہ گیا ہو) دعا یہ ہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا رَزَقَنَا مِنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَبْلَانَا۔

فصل پنجم | بیان میں اعمال مستحبّی کے بعد ادائے مناسک حج کے اس میں تین مقام ہیں۔

مقام اول اعمال مسجد خیف میں | مستحب ہے کہ جب منیٰ میں ہو تو مسجد خیف

---

[۵] بعض علما نے ان تکبیرات کو واجب قرار دیا ہے جیسا کہ رسالہ حج علامہ سید حسین بروجردی سے معلوم ہوتا ہے۔

میں جاکر نمازہائے واجبی اور سنتی بجالاوے اگر ہوسکے تو سو رکعت نماز دو دو رکعت کرکے بجالاوے اور سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ سو مرتبہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے کہ بہت ثواب ہے اور جب مکہ روانہ ہونے کا قصد کرے تو چھ رکعت نماز مسجد خیف میں پڑھے بعد اُس کے روانہ ہو۔

مقام دوم منیٰ سے روانگی اور دخول خانۂ کعبہ کے بیانمیں

منیٰ سے روانگی بارھویں ذی الحجہ کو جب رمی جمرات (کنکریاں پھینکنے) سے تینوں جمرات کے فارغ ہو تو اُسکو اختیار ہے کہ بعد دوپہر کے منیٰ سے روانہ ہو مگر جس شخص نے حالت احرام میں شکار سے یا عورت سے پرہیز نہ کیا ہو بارھویں کو غروب تک منیٰ میں رہ گیا ہو تو پھر اس کے لیے تیرھویں شب کو بھی رہنا واجب ہوگا اور تیرھویں تاریخ دن کو بعد رمی جمرات ثلاثہ کے جس وقت چاہے منیٰ سے روانہ ہو اُس کو اختیار ہے جب روانہ ہو تو جو کنکریاں بچ گئی ہیں اُن کو منیٰ ہی میں دفن کرے جب مکہ معظمہ میں داخل ہو تو بہتر یہ ہے کہ مسجد الحرام میں عبادت و تلاوت قرآن مجید وذکر و دعا میں مشغول رہا کرے۔

دخول خانۂ کعبہ خانۂ کعبہ کے اندر داخل ہونا بہت ثواب رکھتا ہے خصوصًا اسکے واسطے جس نے پہلے نہ حج کیا ہو بہت تاکید ہے مگر عورتوں کے واسطے تاکید نہیں ہے جب خانۂ کعبہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو سنت ہے کہ غسل کرے اور ننگے پاؤں داخل ہو اور داخل ہونے کے پہلے دروازہ کے دونوں حلقوں کو پکڑکے کہے۔ اَللّٰھُمَّ اَلْبَیْتُ بَیْتُکَ وَ الْعَبْدُ عَبْدُكَ

وَقَدْ قُلْتَ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا فَاٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِكَ وَاَجِرْنِیْ مِنْ سَخَطِكَ جب داخل خانۂ کعبہ ہو تو کہے اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا فَاٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِكَ عَذَابَ النَّارِ بلکہ چاروں گوشوں میں بھی کہے اور درمیان دوستونوں کے سنگ سرخ پر دو رکعت نماز پڑھے اور چاروں گوشوں میں بھی دو رکعت نماز پڑھے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ مَنْ تَھَیَّاَ اَوْتَعَبَّاَ اَوْاَعَدَّ وَاسْتَعَدَّ لِوِفَادَۃٍ اِلٰی مَخْلُوْقٍ رَجَآءَ رِفْدِہٖ وَجَائِزَتِہٖ وَنَوَافِلِہٖ وَفَوَاضِلِہٖ فَاِلَیْكَ یَاسَیِّدِیْ تَھْیِئَتِیْ وَتَعْبِیَتِیْ وَاِعْدَادِیْ وَاسْتِعْدَادِیْ رَجَآءَ رِفْدِكَ وَنَوَافِلِكَ وَجَائِزَتِكَ فَلَا تُخَیِّبِ الْیَوْمَ رَجَائِیْ یَا مَنْ لَا یَخِیْبُ عَلَیْہِ سَآئِلٌ وَلَا یَنْقُصُہٗ نَائِلٌ فَاِنِّیْ لَمْ اٰتِكَ الْیَوْمَ بِعَمَلٍ صَالِحٍ قَدَّمْتُہٗ وَلَا شَفَاعَۃِ مَخْلُوْقٍ رَجَوْتُہٗ وَلٰكِنْ اَتَیْتُكَ مُقِرًّا بِالظُّلْمِ وَالْاِسَاءَۃِ عَلٰی نَفْسِیْ فَاِنَّہٗ لَا حُجَّۃَ لِیْ وَلَا عُذْرَ فَاَسْئَلُكَ یَا مَنْ ھُوَ كَذٰلِكَ اَنْ تُعْطِیَنِیْ مَسْئَلَتِیْ وَتُقِیْلَنِیْ عَثْرَتِیْ وَتَقْلِبَنِیْ بِرَغْبَتِیْ وَلَا تَرُدَّنِیْ مَجْبُوْھًا مَمْنُوْعًا وَلَا خَائِبًا یَا عَظِیْمُ یَا عَظِیْمُ یَا عَظِیْمُ اَرْجُوْكَ لِلْعَظِیْمِ اَسْئَلُكَ یَا عَظِیْمُ اَنْ تَغْفِرَ لِیَ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اگر بسبب ہجوم کے گوشوں میں نہ جاسکے تو جس جگہ ہو وہیں سے چاروں گوشوں کی طرف رخ کرکے دعا کرے کعبہ کے اندر سجدہ کرے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ لَا یَرُدُّ غَضَبَكَ

الا حلمك ولا ينجي منك الا التضرع اليك فهب لي
يا الهي من لدنك فرجا بالقدرة التي بها تحيي اموات العباد
وبها تنشر ميت البلاد ولا تهلكني يا الهي غما حتى
تستجيب لي وتعرفني الاجابة في دعائي اللهم ارزقني
العافية الى منتهى اجلي ولا تشمت بي عدوي ولا تمكنه
من عنقي من ذا الذي يرفعني ان وضعتني ومن ذا الذي
يضعني ان رفعتني وان اهلكتني فمن ذا الذي يعرض
لك في عبدك او يسئلك عن امرك وقد علمت يا الهي
ان ليس في حكمك ظلم ولا في نقمتك عجلة وانما يعجل
من يخاف الفوت وانما يحتاج الى الظلم الضعيف وقد
تعاليت يا الهي عن ذالك علوا كبيرا فلا تجعلني للبلاء غرضا ولا
لنقمتك نصبا ومهلني ونفسني واقلني عثرتي ولا تتبعني
ببلاء على اثر بلاء فقد ترى ضعفي وقلة حيلتي وتضرعي اليك
ووحشتي من الناس وانسي بك واعوذ بك اليوم فاعذني
واستجير بك فاجرني واستعين بك على الضراء فاعني
واستنصرك فانصرني واتوكل عليك فاكفني واومن
بك فآمني واستهديك فاهدني واسترحمك فارحمني
واستغفرك مما تعلم فاغفر لي واسترزقك من فضلك

الواسع فارزقني ولا حول ولا قوة الا بالله العلي
العظيم۔ اور نکلنے کے وقت تین مرتبہ اللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور یہ دعا پڑھے۔
اللهم لا تجهد بلائنا ربنا ولا تشمت بنا اعدائنا فانك انت
الضار النافع پھر نکلنے کے بعد رو بہ کعبہ ہو اور کعبہ کو بائیں جانب قرار دیکے
نزدیک کعبہ کے دو۲ رکعت نماز پڑھے۔

مقام سوم۔ مکہ معظمہ میں زیارتوں کے مقامات کے بیان میں

مقامات زیارات کا ذکر باب دوم فصل ا صفحات ۱۲ و ۱۳ میں آچکا ہے۔
جن میں سے چند مخصوص باب زیارات مناسک حج مولفہ علامہ سید محسن الامین
الحسینی العاملی مطبوعہ دمشق سے نقل کیجاتی ہیں۔

زیارت عبد مناف جد النبی

السلام عليك ايها السيد النبيل۔ السلام عليك
ايها الغصن المثمر من شجرة ابراهيم الخليل السلام
عليك يا جد خير الورى السلام عليك يا ابن الانبياء
الاصفياء السلام عليك يا ابن
الاوصياء الاولياء السلام عليك يا سيد الحرم السلام
عليك يا وارث مقام ابراهيم السلام عليك
يا صاحب بيت الله العظيم السلام عليك
وعلى آبائك وابنائك الطاهرين ورحمة الله وبركاته

زیارت عبدالمطلب جدّ النبیؐ

السلام علیک یا سید البطحاء السلام علیک
یا من ناداه هاتف الغیب باکرم نداء السلام علیک
یا ابن ابراهیم الخلیل السلام علیک یا وارث الذبیح
اسماعیل السلام علیک یا من اهلک الله بدعائه
اصحاب الفیل وجعل کیدهم فی تضلیل وارسل علیهم
طیرا ابابیل ترمیهم بحجارة من سجیل فجعلهم کعصف
ماکول السلام علیک یا من تضرع فی حاجاته
الی الله وتوسل فی دعائه بنور رسول الله صلی الله
علیه واله وسلم السلام علیک یا من استجاب الله
دعائه ونودی فی الکعبة وبشر بالاجابة فی دعائه
وسجد الله الفیل اکراما واعظاما له السلام علیک
یا من انبع الله له الماء حتی شرب وارتوی فی الارض
القفراء السلام علیک یا ابن الذبیح وابا الذبیح
السلام علیک یا ساقی الحجیج وحافر زمزم السلام
علیک یا من جعل الله فی نسله سید المرسلین
وخیر اهل السموات والارضین السلام علیک یا

من طاف حول الکعبة وجعله سبعة اشواط السلام
علیک یا من رای فی المنام سلسلة النور وعلم انه من
اهل الجنة۔ السلام علیک یا شیبة الحمد السلام علیک
وعلی ابائک وابنائک جمیعا ورحمة الله وبرکاته۔

زیارت ابی طالب عمّ النبیؐ

السلام علیک یا سید البطحا وابن رئیسها السلام علیک
یا وارث الکعبة بعد تاسیسها السلام علیک یا کافل
الرسول وناصره السلام علیک یا عم المصطفی وابا المرتضی
السلام علیک یا بیضة البلد السلام علیک ایها الذاب
عن الدین والباذل نفسه فی نصرة سید المرسلین
السلام علیک وعلی ولدک امیر المؤمنین ورحمة
الله وبرکاته

زیارت آمنہ بنت وہب امّ النبیؐ

السلام علیک ایتها الطاهرة المطهرة السلام علیک یا من
خصها الله باعلی الشرف السلام علیک یا من سطع من جبینها
نور سید الانبیاء فاضاءت به الارض والسماء السلام
علیک یا من نزلت لاجلها الملائکة وضربت لها
حجب الجنة السلام علیک یا من نزلت لخدمتها

لِلْحُوْرِ الْعِيْنِ وَسَقَيْنَهَا مِنْ شَرَابِ الْجَنَّةِ وَبَشَّرْنَهَا بِوِلَادَتِ خَيْرِ الْاَنْبِيَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ حَبِيْبِ اللّٰهِ تَهَنِيًا لَكِ بِمَا آتَاكِ اللّٰهُ مِنْ فَضْلٍ وَالسَّلَامُ عَلَيْكِ وَعَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

زیارت خدیجہ بنت خویلد اُمّ المومنین (رضی اللہ عنہا)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اَوَّلَ الْمُؤْمِنَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ اَنْفَقَتْ مَالَهَا فِيْ نُصْرَةِ سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَنَصَرَتْهُ مَا اسْتَطَاعَتْ وَدَافَعَتْ عَنْهُ الْاَعْدَاءَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ سَلَّمَ عَلَيْهَا جَبْرَائِيْلُ وَبَلَّغَهَا السَّلَامَ مِنَ اللّٰهِ الْجَلِيْلِ فَهَنِيْئًا لَكِ بِمَا اَوْلَاكِ اللّٰهُ مِنْ فَضْلٍ وَالسَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔ نقل کردہ سید رضا صاحب مقیم مکہ معظمہ بتاریخ ۲۰ ستمبر ۱۹۴۷ء مطابق ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۶۶ھ

فصل ششم۔ طواف وداع خانہ کعبہ میں

مکہ معظمہ سے جس دن چلنا ہو یا اس کے پہلے جس کے بعد پھر خانہ کعبہ میں جانے کی امید نہ ہو تو مستحب ہے کہ طواف وداع کے خیال سے غسل کرے اور

طواف آخری خانہ کعبہ کا بجا لاوے اور ہر چوطرف رکن یمانی اور حجر اسود کو مس کرے اور مستجار پر وہ دعائیں پڑھے جو سابق میں مذکور ہوئیں اور دعا کرے کہ خدا پھر حج نصیب کرے اور جہاں تک ہو سکے اپنے لئے اور برادران مومنین کیواسطے دعا کرے انشاء اللہ تعالےٰ خدا قبول کریگا اور یہ مؤلف بھی امید رکھتا ہے کہ اس عاصی کو بھی دعائے مغفرت سے فراموش نہ فرمائینگے جب باہر نکلنے کا ارادہ کرے تو باب حناطین سے جو مقابل رکن شامی کے ہے باہر نکلے اور روانہ ہونے کے وقت ایک درہم کا خرمہ خرید کرکے تصدق کرے شاید کوئی بال ٹوٹا ہو یا جوں پھینکدی ہو تو اس کا کفارہ ہو جائے گا۔

فصل ہفتم خاتمہ حج کے متعلق مسائل ضروریہ کے بیان میں

بیان استطاعت مسئلہ۔ استطاعت جس کے سبب سے حج واجب ہوتا ہے اس سے یہ مراد ہے کہ جو شخص بالغ و عاقل ہو اور جانے اور آنیکا خرچ رکھتا ہو اور واپس آنے تک جو لوگ اُسکے واجب النفقہ ہیں انکو خرچ بھی دے جائے اور ایسا بھی نہ ہو کہ بعد آنے کے بالکل محتاج ہو جائے کہ ذلت سے بسر ہو اور راستہ بھی صاف ہو گمان غالب لٹنے اور مارے جانے کا نہ ہو اور بیمار و معذور بھی نہ ہو تو اس شخص پر حج واجب ہے۔

مسئلہ اگر کسی کے ذمہ حج واجب ہو اور باوجود مقدرت کے حج نکرے اور بعد اسکے محتاج ہو جاوے تو

سے عمارت خانہ کعبہ میں مقام حجر اسود کے علاوہ تین رکن ہیں۔ رکن شامی رکن عراقی اور رکن یمانی

اسکے ذمہ سے حج ساقط نہ ہوگا جسطرح ہو سکے حج کو بجالاوے اگرچہ پیدل ہی جانا ہو۔

مسئلہ۔ اگر کوئی مالدار مستطیع ہونیکے قبل سے قرضدار ہو اور سردست جو اسکے پاس مال ہے اسی قدر دین بھی ہے کہ ادا کرکے کچھ نہیں بچتا تو اسکو چاہئے کہ اگر قرضخواہ طلب کرے تو اس کے دین کو ادا کرے، حج اسپر واجب نہیں ہے اور اگر دین ادا کرنیکے بعد اسقدر بچتا ہو کہ جانے اور آنے اور اہل و عیال کے خرچ کیلئے کافی ہو تو اسپر حج واجب ہوگا

مسئلہ اگر کوئی شخص قبل استطاعت کے حج کر آیا ہو بعد اسکے مستطیع ہو جائے تو پہلا حج کافی نہوگا اسکو چاہئے کہ دوبارہ حجۃ الاسلام بہ نیت وجوب بجالاوے اور قصد قربت احوط ہے۔

مسئلہ اگر کسی کے پاس روپیہ نہ ہو مگر اس کے پاس زمین و املاک اسقدر رہو کہ اسکو بیچ کر جا سکتا ہے اور آسکتا ہے اور بعد آنے کے اسقدر باقی رہیگا کہ عزت و آبرو سے بسر اوقات کرسکیگا تو اسپر حج واجب ہوگا۔

مسئلہ اگر کوئی شخص قربۃً الی اللہ کسی کے آنے اور جانے کے خرچ کا متکفل ہو، اور واپس آنے تک اسکے اہل و عیال کا خرچ بھی دے یا وعدہ وثوق کرے تو اسپر بھی بنابر احتیاط حج کرنا واجب ہو جائے گا اور کفایت خرچ بعد واپس آنیکے اس حالت میں شرط نہ ہوگی

مسئلہ۔ مدینہ منورہ کی زیارت وجوب حج کے لئے شرط نہیں ہے اگر کسی کے پاس اسقدر روپیہ ہو کہ فقط حج بجالاسکتا ہے اور زیارت مدینہ کیلئے نہیں جا سکتا ہے تو وہ بھی مستطیع ہے اسپر واجب ہے کہ جائے اور حج بجالائے۔

مسئلہ۔ اگر عورت پر حج واجب ہے تو اس سفر حج میں شوہر کی رضا ضروری نہیں ہے بہرحال اسکو حج کے لئے جانا چاہئے البتہ اگر عورت اپنی عصمت و آبرو کے خیال سے محتاج کسی محرم کے ساتھ جانیکی ہو تو اسکے آنے جانے کا خرچ بھی (نفقہ) استطاعت میں معتبر (شامل) ہے

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص غیر مستطیع ہے اور کسی عنوان سے گدائی کرتا کسی میقات تک پہونچ گیا اور وہاں پہونچکر کسی نہج سے اسقدر روپیہ اسکے پاس ہوگیا کہ اب وہاں سے باطمینان اپنے خرچ سے مکہ جا سکتا ہے تو اسپر بھی حج واجب ہوگا اور حج اسکا حجۃ الاسلام ہوگا اسی طرح اگر کوئی شخص تجارت کرتا ہوا یا کسی دوسرے ذریعہ سے مکہ سے قریب مثلاً حدیدہ یا جدہ میں پہونچا اور سردست اسکے پاس اسقدر خرچ موجود ہے کہ اگر مکہ جائیگا تو کافی ہوگا اور اگر اپنے شہر کو واپس آئیگا تو کافی نہوگا تو اسپر واجب ہوگا کہ وہیں سے حج کو جائے اور حجۃ الاسلام بجالائے

مسئلہ۔ اگر کسی شخص پر حج واجب اور مستقر ہو چکا ہو مگر قبل ادائے حج وہ بیمار ہوا اور سفر سے عاجز اور مجبور ہو گیا اور بیماری سے اچھے ہونیکی بھی امید نہیں پائی جاتی ہے تو اسکو چاہئے کہ اپنی طرف سے کسیکو نائب قرار دیکے حج ادا کرائے لیکن بعد ادائے حج کے اگر وہ اچھا ہو جائے کہ بغیر تعب و مشقت کے حج کو جا سکتا ہے تو بنابر احوط بلکہ اقوی اسکو لازم ہے کہ خود بھی حج بجالائے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص مستطیع نہیں ہے مگر اپنے شہر میں تجارت یا زراعت

یا کسی پیشہ سے گذران کرتا ہے۔ کوئی شخص اسکو سفر مکہ میں خدمت کیواسطے نوکر رکھ کے لیجائے اور اسکی اجرت اسیقدر دے جو اسکے خرچ راہ کیلئے کافی ہو تو اسپر واجب نہیں ہے کہ قبول کرے لیکن اگر قبول کر لیا تو اسپر حج واجب ہوجائیگا اور حجۃ الاسلام کے لئے بھی کافی ہوگا۔

مسئلہ اگر کسی کے پاس اس قدر روپیہ ہے کہ حج کے لئے کافی ہے اور اپنی یا اپنی اولاد کی شادی کا بھی ارادہ رکھتا ہے یا عتبات عالیات جانے کا قصد رکھتا ہے کہ اگر ان امور میں خرچ کرتا ہے تو پھر کچھ نہیں بچتا ہے تو وہ شخص مستطیع ہے اس پر واجب ہے کہ پہلے حج بجالائے۔

مسئلہ بعد حصول استطاعت و استقرار حج کے جائز نہیں ہے کہ زحمت سفر حج سے بچنے کے خیال سے اپنے مال کو اپنی اولاد یا زوجہ یا کسی دوسرے کو ہبہ کردے اگر ایسا کیا تو اس سے حج ساقط نہ ہوگا اگرچہ بھیک مانگتا ہوا حج کو جائے۔

مسئلہ دخانی جہاز پر (جس پر اکثر خلاصی کفار رہتے ہیں اور جہاز کو شست و شو کیا کرتے ہیں) سفر کرنے میں اگر اسکا احتمال پہلے سے ہو کہ ہم اپنے بدن و لباس ماکول و مشروب کو پاک رکھ سکیں گے تو اسکے لئے سفر جائز ہے اگر وہاں ہو پہنچ کر نجس ہوجائے اور کسیطرح وضو و نماز کے واسطے طہارت ممکن نہو تو اس صورت میں نماز قصر کریگا کیونکہ سفر معصیت نہ تھا البتہ اگر دریا سے پانی کھینچ لینے سے یا کہ مول لینے سے یا اور کسی عنوان سے طہارت ممکن ہو تو اسپر واجب ہوگا کہ طہارت کرے اور جب کسیطرح طہارت ممکن ہی نہ ہو تو خاک پاک پر تیمم

کرکے نمازیں پڑھا کرے اور اسکی نماز صحیح و مجزی ہوگی انشاء اللہ اور اگر پہلے سے جانتا تھا کہ جہاز پر کسی طرح طہارت ممکن نہ ہوگی تو اس صورت میں بہتر ہوگا کہ نماز کو جمع کرے یعنی قصر و اتمام دونوں کرلے اور بعد حصول طہارت نمازوں کو قضا کرے۔

حج کے متعلق مسئلے

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص حج کو جائے اور شرع شریف میں مسائل حج کو نہ جانتا ہو مگر یہ خیال رکھتا ہو کہ جب وقت آئے گا تو موافق حکم شرع کے مطابق اس رسالہ کے جو اسکے پاس ہے بشرطیکہ عمل اسپر جائز ہو یا بموجب کہنے کسی مجتہد جامع الشرائط کے جو اسکے ساتھ ہے عمل کریگا جیسا کہ اکثر عوام کرتے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ حج اسکا صحیح ہوجائیگا۔

مسئلہ جو شخص بعد بجالانے حج واجب کے سنتی حج بجالاوے تو نیت میں حجۃ الاسلام کا لفظ کسی جگہ نہ کہے کیونکہ حجۃ الاسلام حج واجب ہوتا ہے۔

مسئلہ جو شخص کسی کی طرف سے بہ نیابت حج بجالائے تو ہر جگہ ہر عمل میں نیابت کی نیت ضرور کریگا یعنی فلاں بن فلاں کی طرف سے احرام یا وقوف یا طواف بجالاتا ہوں واجب قربۃً الی اللہ اور احتیاطاً ایک طواف النساء خاص اپنی طرف سے بھی کرلے

مسئلہ اگر حج کے واجب اور مستحب ہونے میں اشتباہ ہو تو ہر مقام پر فقط قربت کی نیت کافی ہے

مسئلہ اگر ایام حج میں عورت حائض ہوجائے اور پاک ہونے تک اعمال کیلئے وقت کافی نہ ملے تو کل اعمال حج کو مثل احرام [illegible] بقصد خواہ عمرہ کا ہو خواہ

حج کا) اور وقوف عرفات ومشعر الحرام اور رمی جمرات وغیرہ کے اسی حالت میں بجا لائیگی سوائے طواف و نمازِ طواف کہ اُنکو بعد پاک ہونیکے بجا لائیگی اور اور احرام حج کو مکہ میں اپنے مسکن (ٹھہرنے کی جگہ) میں باندھیگی۔

احرام کے متعلق مسئلے

مسئلہ۔ بمیقات جانا یا محاذات میقات کا یقین حاصل ہونا اگر دشوار ہو تو کفار کے قول سے بھی اگر مظنہ حاصل ہو جائے تو احرام باندھ سکتا ہے جیسا کہ اکثر کپتان انگریز جدہ جانیوالے جہاز پر حجاج کو محاذات یلملم سے خبر دیدیا کرتے ہیں مگر ایسے شخص کے واسطے بہتر یہ ہے کہ قبل از مظنہ محاذات احرام باندھے اور نیت کو مستمر رکھے یہانتک کہ یقین ہو جائے۔ کہ حالت احرام میں مرور محاذات میقات سے ہو گیا لیکن احوط یہ ہے کہ اگر وقت کافی ہے اور ممکن ہو تو پھر ضرور میقات پر جاکے تجدید احرام کرے اور میقات جانے کو بہا امکن ترک نہ کرے۔

مسئلہ۔ جو شخص بعد احرام باندھنے اور حرم مکہ میں داخل ہونیکے مرجائے خواہ محل ہو چکا ہو یا نہیں تو اس کے ذمہ سے حج واجب ساقط ہو جائیگا حدیث میں ہے کہ جو شخص سفر حج میں مرجائے تو وہ ہول قیامت سے بری ہو جائیگا اور اصحاب بدر کے ساتھ محشور ہوگا اور بیحساب داخل بہشت ہوگا۔

مسئلہ سردی کے خیال سے حالت احرام میں کئی چادریں وغیرہ اپنے اوپر ڈال سکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ کوئی کپڑا سیا ہوا نہ ہو۔

مسئلہ ترک احرام کے کفارہ میں جو قربانی کرنی ہوتی ہے تو اگر عمرہ کا احرام ہو

تو مکہ میں اور حج کا احرام ہو تو منیٰ میں قربانی کرے۔

مسئلہ۔ حالت احرام میں جانوران دریائی کا مثل مچھلی وغیرہ کے شکار کرنا جائز ہے اسی طرح مرغی بکری دنبہ وغیرہ جب کہ گھر کا پلا ہو وحشی نہ ہو تو اس کا ذبح کرنا اور کھانا جائز ہے اسی طرح جانوران درندہ (سوائے شیر کے مثل گرگ وسانپ وبچھو وغیرہ کے جبکہ اذیت کا قصد کریں تو اُن کے مار ڈالنے میں کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ۔ جب کہ اسباب کفارات مختلف ہوں مثلاً شکار بھی کیا ہو بوسہ بھی لیا ہو ناخن بھی کاٹا ہو تو ہر ایک کا کفارہ علیحدہ علیحدہ دینا ہوگا

مسئلہ۔ فدیہ اگر حیوان نہیں ہے گیہوں وغیرہ ہے تو راہِ خدا میں تصدق دے اور اگر حیوان ہے تو اس کو بہ نیت کفارہ ذبح کرکے فقرا و مساکین کو جو اس وقت مکہ میں موجود ہوں (اگرچہ وہ رہنے والے دوسری جگہ کے ہوں) تقسیم کر دے۔

مسئلہ۔ جتنے کفارات ہیں سوائے شکار کے یہ سب اُس حال میں ہیں کہ جب جان بوجھ کر کرے اور اگر بھولے سے یا ناوانستگی سے یا بے اختیاری سے کرے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے حالتِ احرام میں لباس دوختہ مکرر پہنا ہو یا خوشبو مکرر استعمال کی ہو یا عورت سے دست بازی یا بوسہ بازی وغیرہ مکرر کی ہو یا سر مکرر چھپایا ہو یا سر پر سایہ مکرر کیا ہو تو ان صورتوں میں مکرر کفارہ دے۔

طواف کے متعلق مسئلے

مسئلہ۔ ماں باپ اور برادران مومنین کی طرف سے بھی طواف کرنا جائز ہے جو لوگ مر گئے ہیں ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے اور طواف کرنے والے کو بھی بہت کچھ ثواب ملتا ہے بلکہ واسطے پیغمبر خدا اور فاطمہ زہرا اور بارہ اماموں کے بھی طواف کرنا بہت ثواب رکھتا ہے اور بعض حدیث میں ہے کہ طواف کرنا واسطے حضرت عبد المطلبؓ و حضرت ابو طالبؓ و حضرت عبد اللہؓ و حضرت آمنہؓ و حضرت فاطمہؓ بنت اسد کے باعث ثواب و حفاظت مال کا ہے۔

مسئلہ۔ مستحب ہے واسطے حاجی کے کہ مدت اقامت مکہ معظمہ میں تین سو ساٹھ ۳۶۰ طواف کرے اگر نہ ہو سکے تو باون ۵۲ طواف کرے۔

مسئلہ۔ اگر طواف کے عدد میں شک کرے تو اس کی کئی صورتیں ہیں اگر بعد فراغت کے جب دوسرے کام میں مشغول ہو جائے اس وقت شک ہو تو اس شک کا اعتبار نہیں طواف اس کا صحیح ہے اسی طرح اگر سات مرتبہ پھرنے کا یقین ہو اور زیادہ پھرنے میں شک ہو تو بھی طواف صحیح ہے اگر اختلاف ساتوں میں شک ہو یعنی نہ معلوم کہ کئے مرتبہ طواف کیا سات مرتبہ یا چھ مرتبہ یا اس کو بھی کم تو وہ طواف باطل ہے پھر سے طواف کرے مگر جب مستحبی طواف میں اس طرح کا شک ہو تو بنا کم پر رکھکے تمام کرے اور اگر شک حالت طواف واجب میں زیادتی کا ہو کہ یہ ساتواں ہے یا آٹھواں تو سات قرار دیکے ختم کرے۔

قربانی کے متعلق مسئلے

مسئلہ۔ قربانی کے تین حصّے کرے ایک میں سے

خود کھائے اور ایک حصّہ برادران مومنین کو ہدیہ دے اور ایک حصّہ فقرائے مومنین کو صدقہ دے مگر اس زمانہ میں کچھ عرب بدوی کھڑے رہتے ہیں بعد ذبح کے فوراً زبردستی چھین لے جاتے ہیں تو اس صورت میں اگر ہو سکے تو یہ ترکیب کرے کہ تھوڑا سا اپنے واسطے لے اور ثلث کسی مومن کو صدقہ دے اور ایک ثلث کسی کو اس مقام پر ہدیہ دے ہر چند جدا نہ کیا ہو اب اگر وہ لوگ ان عربوں کے واسطے چھوڑ دیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اور اگر یہ سب کھنے کے پہلے ہی وہ بدوی لوگ زبردستی لے بھاگیں تو وہ قربانی صحیح ہے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ۔ یہ قربانی حج کی کئی شخص مل کر نہیں کر سکتے مثلاً ایک دنبہ کئی شخص مل کے خرید کریں اور قربانی کریں تو یہ جائز نہیں ہے۔

مسئلہ۔ جس شخص کو قربانی ممکن نہ ہو اور نہ قیمت اس کی رکھتا ہو تو اس کو چاہیئے کہ قربانی کے عوض دس روزے رکھے تین تو وہیں رکھے ساتویں اور آٹھویں اور نویں کو اور اگر نہ ہو سکے تو منیٰ سے مکہ واپس آنے کے بعد فوراً شروع کر دے (اگرچہ آخر ذی الحجہ تک بھی رکھ سکتا ہے) مگر یہ تینوں روزے ایک کے بعد ایک برابر رکھے اور سات روزے گھر پر آکے رکھے اور بہتر یہ ہے کہ یہ ساتوں روزے بھی پے در پے رکھے اور جو شخص قیمت قربانی کی رکھتا ہو لیکن جانور قربانی کا دستیاب نہ ہو تو اس کو چاہیئے کہ قیمت قربانی کی کسی ایسے معتمد کے پاس رکھوا دے کہ وہ اس کی طرف سے ماہ ذی الحجہ میں قربانی کر دے اور اگر

ماہ ذی الحجہ میں ممکن نہ ہو تو پھر سال آئندہ ماہ ذی الحجہ میں قربانی کرے اور احوط اس صورت میں یہ ہے کہ روزہ بھی رکھے۔

بیان کفارات

بیان ان چیزوں کا جن کو حالتِ احرام میں عمل میں لانے سے کفارہ لازم ہوتا ہے	قسم کفارہ
جماع کرنا۔ حالتِ احرام میں عقد پڑھنا کسی مُحرِم کا اگر وہ دخول بھی کرے۔ استمنا (منی نکالنا جس عنوان سے ہو) تین قسمیں جھوٹی کھانا شتر مرغ کا شکار کرنا۔ بشہوت بوسہ لینا۔	شتر پنج سالہ (یا پانچ برس کی اونٹنی)

ف جماع کے بارے میں خاص حکم یہ ہے کہ اگر احرام عمرۂ تمتع کا ہے تو قبل سعی کے اور جو احرام حج کا ہے تو قبل وقوفین کے جماع کیا ہو تو اس صورت میں ایک اونٹ کفارہ میں دیگا اور حج کو تمام کریگا اور پھر سال آئندہ دوبارہ حج کرے گا اور جبتک پہلا حج تمام ہو زن و شوہر دونوں علیحدہ کر دیئے جائیں گے یعنی تخلیہ نہ ہونے دینگے بلکہ اُن کے پاس کوئی ایسا شخص رہا کرے گا جس کے سامنے وہ پھر ایسی شرارت نہ کر سکیں اور اگر بعد وقوف مشعر الحرام اور قبل طواف النساء کے جماع کیا ہو تو اس صورت میں فقط ایک اونٹ کفارہ دینا کافی ہوگا۔

ہرن۔ لومڑی۔ خرگوش۔ کبوتر۔ قمری۔ بلکہ مطلق طیور بط۔ کلنگ۔ وغیرہ کا شکار کرنا علی الاحوط۔ بہت سی ٹڈیاں مارنا کبوتران حرم کو بھگا دینا پس اگر واپس آئیں تو مجموع کے واسطے ایک گوسفند کافی ہے اور اگر پھر کے نہ آئیں تو ہر ایک کے عوض ایک گوسفند۔ عورتوں سے دست بازی کرنا۔ بغیر شہوت کے بوسہ لینا اور احوط شتر ہے کفارہ میں بوسہ لینے کے مطلقاً۔ خوشبو کا استعمال کرنا (جیسے مشک۔ زعفران۔ عود۔ عنبر وغیرہ) جس عنوان سے ہو کھانے میں یا پینے میں یا دوا میں یا سونگھنے میں بلکہ سیب وغیرہ سونگھنے میں بھی احتیاطاً۔ لباس دوختہ پہننا اگرچہ اضطرار و مجبوری سے ہو (جیسے سردی وغیرہ کے خیال سے) سر منڈانا کل ناخن بیک جلسہ کاٹنا۔ تین قسمیں سچی یا ایک قسم جھوٹی کھانا۔ سر پر سایہ کرنا اختیاراً ہو یا اضطراراً۔ بہت سی زنبور (بھڑوں) کو مارنا علی الاحوط ہے دانت اکھاڑنا۔ علی الاحوط سر کا چھپانا جس طرح سے ہو۔ اسی طرح عورت کا اپنے منہ کو چھپانا نقاب وغیرہ سے علی الاحوط چھوٹا درخت حرم کا کاٹنا یا اکھاڑنا۔	گوسفند (دنبہ یا بکری)

ف جو چیزیں علاوہ انکے حالت احرام میں حرام ہیں اور انکے لئے شرع میں کوئی کفارہ معین نہیں ہے تو انمیں بھی بظاہر ایک گوسفند کافی ہوگا۔

دو قسمیں جھوٹی کھانا بڑا درخت حرم کا کاٹنا گائے پہاڑی گائے یا حمار وحشی کا شکار کرنا جھوٹ بولنا یا کسی کو گالی دینا بنا بر احتیاط۔

سوسمار۔ خارپشت (ساہی) موش دشتی۔ (جنگلی چوہا)۔ ان چیزوں کا شکار کرنا۔	بزغالہ بکری کا بچہ نر ۶ یا ۷ ماہ کا
گنجشک کا شکار کرنا۔ متعدد جلسوں میں ناخن کاٹنا۔ بلکہ ہر ناخن کے عوض میں	ایک مد گیہوں (۱۰ ر ار)
سر یا کپڑے کی جوں مارنا یا پھینکنا۔ ایک زنبور مارنا۔ ایک ٹڈی مارنا یا کھانا۔ ہر بال ٹوٹنے کے عوض میں۔	ایک مٹھی گیہوں
مکھی وغیرہ حرام چیزیں مارنا جسکی کوئی قیمت نہ ہو احرم نے کیا ہو مگر اس حیوان کو کوئی ضرر نہ پہنچا ہو ایک یا دو سچی قسمیں کھانا۔	استغفار

نیابت کے متعلق مسئلے

مسئلہ۔ جواز استنابت میں شرط ہے کہ نائب مسائل حج سے جن پر اسکو عمل کرنا ہوگا تفصیلاً یا اجمالاً پہلے سے واقف ہو جیسا کہ اس رسالہ کے آخر میں خود حاجی کیلئے بیان ہوا ہاں نیابت میں عدالت شرط نہیں ہے البتہ اتنا ضرور ہے کہ مستاجر اسپر وثوق کامل رکھتا ہو کہ تمام اعمال حج کو میت کی جانب سے بعنوان صحیح بجا لائیگا پس ہر عامی و جاہل کو جس پر اعتبار نہ رکھتا ہو نائب نہیں قرار دیسکتا ہے

مسئلہ۔ اگر نائب نے جس سال کا حجہ لیا تھا اس سال حج کو نگیا اور دوسرے سال نیابتاً حج ادا کیا تو اگرچہ ذمہ میت بری ہو جائیگا مگر نائب اجرت معینہ کا مستحق نہ ہوگا بلکہ اجرت مثل کا سزاوار ہوگا۔ اسیطرح اگر اجارہ میں زیارت مدینہ

اور اس کے متعلقات مثل زیارت آئمہ بقیع و حضرت حمزہ و شہدائے احد وغیرہ کی شرط ہو اور وہ شخص فقط حج کرکے واپس آئے اور مقامات مذکورہ کے لئے کسی دوسرے کو نائب کرکے بھیجدے تو اس کے اور میت کے ذمہ سے حج تو ساقط ہو جائیگا مگر نائب زیارت مدینہ کا مشغول الذمہ رہیگا اسکو چاہئے کہ اجرت المثل زیارت مدینہ کی مستاجر کو واپس کردے البتہ اگر نائب کو مستاجر نے پہلے سے اسکی اجازت دیدی ہو تو مضائقہ نہیں ہے اجرت مسمی کا مستحق رہیگا۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص حج واجبی کے لئے کسیکا نائب بن جائے تو جائز نہیں ہے کہ اس سال دوسرے کے لئے بھی نائب حج ہو جس طرح شخص مستطیع کیلئے جائز نہیں ہے کہ کسی غیر کا نائب حج ہو ہاں اگر شخص مستطیع اسطور سے اجیر ہو کہ پہلے سال اپنا حجۃ الاسلام بجا لاکر دوسرے سال منوب عنہ کی طرف سے حج بجا لائیگا تو ہوسکتا ہے کہ بذریعہ اجارہ ملے اسکو خرچ کرکے سال اول اپنی طرف سے حجۃ الاسلام بجا لائے اور باقی روپیوں سے دوسرے سال مطابق اجارہ منوب عنہ کی طرف سے حج بجالائے۔

مسئلہ۔ اگر نائب بعد احرام باندھنے اور بعد دخول حرم کے مرجائے تو نائب اور منوب عنہ دونوں بری الذمہ ہو جائینگے اور باقی اعمال مثل عمرہ و سعی حج کے جو رہ گئے ہیں انکی اجرت مثل وارثہ نائب مستاجر کو واپس کرینگے خصوصاً جب کہ اجارہ میں تمام اعمال حج اور زیارت مدینہ وغیرہ بھی شرط ہو۔

مسئلہ۔ حج بلدی میں نائب کو چاہئے کہ اس جگہ سے بقصد نیابت سفر کرے

جہاں منوب عنہ مرا ہے نہ اپنے شہر سے یا میت کے وطن سے۔

مسئلہ نائب کے لئے جائز نہیں ہے کہ اپنا اجارہ کل یا بعض دوسرے کو دیکر منوب عنہ کی طرف سے حج کرائے مگر یہ کہ مستاجر نے اجازت عام دی ہو۔

مسئلہ اگر کوئی شخص میت واجب الحج کیطرف سے تبرعاً واحساناً بغیر کسی اجرت کے قربتہ الی اللہ حج ادا کرے تو ذمہ میت بری ہو جائے گا اگرچہ میت کا ترکہ بقدر حج کے یا اس سے بھی زیادہ موجود ہو۔

مسئلہ اگر میت کے ذمہ دو حج واجب رہ گئے ہوں ایک حجۃ الاسلام دوسرا حج نذری تو جائز ہے کہ ایک ہی سال میں دو شخص کو دونوں حج کیواسطے نائب قرار دے اور اسمیں ترتیب لازم نہیں ہے ہاں اگر وہ خود حج کرتا تو البتہ پہلے سال حجۃ الاسلام بجالاتا اور دوسرے سال حج نذری بجالاتا۔

مسئلہ نائب ایک سال میں دو شخص کی جانب سے حج واجب کیلئے اجیر نہیں ہو سکتا اور حج مستحبی میں ہو سکتا ہے کہ دو شخص کی طرف سے اجیر ہو کر بالاشتراک ایک ہی سال ایک حج میں دونوں کی طرف سے حج مستحبی بجالائے۔

مسئلہ نائب جسوقت کہ احرام باندھے گا اوسپر سب محرمات احرام حرام ہو جائینگے مگر اگر منوب عنہ زندہ ہے جیسا کہ حالت مرض وغیرہ میں بیان ہوا) تو اسپر حالت احرام نائب میں وہ چیزیں حرام نہونگی اور اگر نائب نے طواف النساء نہیں کیا تو اس پر البتہ اسکی زوجہ حرام ہو جائیگی لیکن منوب عنہ پر اپنی زوجہ حرام نہ ہوگی۔

مسئلہ اجیر بلدی اگر نائب راہ میں سفر کے کسی غیر کی خدمت کے لیئے

ترمیمات

باب پنجم۔ زیارات

صفحہ ۲۱۸ سطرہ کالم ۴۔ درست کیجیے ۳۸ھ
اور سطر ۷ کالم ۴۔ لکھیئے ۹۵ھ

صفحہ ۲۷۴ [سطر ۱ کے بعد حسب ذیل عبارت درج کیجائے۔]

"(تنبیہ) زیارات مخصوصہ جناب امیر علیہ السلام مثلاً روز غدیر و عید مولود ۱۷ ربیع الاول و عید مبعث ۲۷ رجب وغیرہ کتب زیارات میں مرقوم ہیں بلحاظ اختصار ترک کیا گیا۔ صرف مخصوص زیارات مطلقہ کو اس رسالہ میں تحریر کیا گیا ہے۔"

صفحہ ۲۷۵ سطر ۱۔ یہ (تمام پڑھے کے بعد اضافہ کیجیے۔

"اور نماز فریضہ اسمیں برابر ہے حج مقبول کے اور نماز نافلہ مساوی ہے عمرہ مقبولہ کے۔ اور ایک نماز مساوی ہے ہزار نمازوں کے۔ امام محمد باقر ع نے فرمایا۔ اگر لوگوں کو فضیلت اس کی معلوم ہو سفر کر کے آئیں اور محل نماز پیغمبران ہے۔ اور امام مہدی آخر الزمان نماز پڑھینگے۔

(سید محمد صاحب)

صفحہ ۲۸۰ سطر ۱۸۔ ارحم الراحمین کے بعد لکھیئے "صاحب مفاتیح الجنان نے لکھا ہے اس مقام کو دکۃ المعراج کہا جاتا ہے۔ بظاہر اسلیئے کہ شب معراج حضرت رسول خدا صلعم نے حق تعالیٰ سے اجازت طلب کی اور یہاں تشریف لائے دو رکعت نماز ادا کی۔

(سید محمد صاحب)

صفحہ ۳۰۲ سطر ۸ (ہو سکتی کے بعد اضافہ کیجیے) "علامہ مجلسیؒ نے کتاب تحفۃ الزائر میں فصل پنجم بیان میں اُن احادیث کے قرار دی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبران اور ان کے اولیا و ائمہ معصومینؑ و ملائکہ زیارت امام حسینؑ بھی شب جمعہ کرتے ہیں"۔ (سید محمد صاحب)

ــــ پنجشنبہ کے بعد "و روز جمعہ" اضافہ کیجئے اور شب کے بعد "و روز" بڑھائیے۔

سطر ۹ میں لفظ زیارت کے بعد "و ادعیہ و اعمال" بڑھائیے۔ اور آخر سطر کے بعد لکھئے۔

"علامہ نوریؒ نے تحیۃ الزائر میں باب آداب زیارت میں تحریر فرمایا ہے سیم وہم بیرون نہ رفتن از بلد امام است پیش از انتظار جمعہ۔ اس کے بعد کتاب تہذیب شیخ طوسیؒ سے یہ حدیث نقل فرمائی ہے کہ جو شخص مکہ یا مدینہ یا مسجد کوفہ یا حائر امام حسینؑ سے باہر جائے قبل انتظار جمعہ کے۔ ملائکہ ندا کرتے ہیں کہاں جاتا ہے خدا تجھ کو واپس آنا نصیب نہ کرے فرمایا ہے علماء نے اس حدیث کے متعلق دو احتمال کئے ہیں ایک یہ کہ قبل نماز جمعہ میں ترک کے سفر قبل زوال کریں ان کے لئے یہ تہدید ہے۔ پس آجکل چونکہ نماز جمعہ نہیں ہوتی ہے ممانعت نہ ہوگی۔ دوسرے یہ کہ جب جمعہ نزدیک ہو انتظار کرے تاکہ فیوضات زیارت و ادعیہ شب و روز جمعہ سے مستفیض ہوئیں روز پنجشنبہ سفر نہ کرے۔ اور احتمال اول اظہر ہے۔ (سید محمد صاحب)

صفحہ ۳۰۳ سطر ۱ میں تَصَدَّقْتُ کے بعد وَلِيِّكَ ؑ دَ بڑھائیے۔

صفحہ ۳۱۹ سطر ۱۲۔ بِفِنَائِكَ ؑ کے بعد وَ اَنَاخَتْ بِرَحْلِكَ ؑ اضافہ کیجئے۔

صفحہ ۳۴۱ سطر ۱۲ کے آخر میں اضافہ کیجئے "اور اولیٰ و مناسب یہ ہے کہ جو طریقہ آقائی حاج محمد علی صاحب طہرانی نے تحریر فرمایا ہے اُسکے مطابق عمل کرے لیکن آخر میں بعد نماز زیارت دعاء علقمہ بھی پڑھے۔ (سید محمد حسین صاحب)

صفحہ ۳۶۹ سطر ۱۵۔ وَالْاُنْسِ کے بجائے وَالْاُنْسُنِ لکھئے۔

صفحہ ۳۸۳ سطر آخر ۱۷۔ بجائے رو بقبلہ کے رو بہ قبر درج کیجئے۔

صفحہ ۳۹۷ سطر ۶ میں روضہ مقدسہ میں کے بعد الفاظ "بائیں پا" بڑھائیے۔

اجیر ہو جائے یا نوکری کرلے تو مضائقہ نہیں ہے۔ ہاں اگر پہلے سے کسی کے ساتھ نوکری کرلے یا خدمت کے لیے سفر حج میں اجیر ہو جائے تو پھر اسکے بعد حج کے لیے غیر کی جانب سے نائب الحج نہیں ہوسکتا البتہ اگر اجیر حج میقاتی ہے تو ہوسکتا ہے۔

مسئلہ - جو اجرت منوب عنہ کی طرف سے نائب کو دی گئی ہے اور سفر حج میں اس کے لیئے وہ کافی نہوئی ہو اور اس کا اپنا روپیہ بھی خرچ ہوگیا ہو تو مستحب ہے کہ اسکی کمی کو منوب عنہ کی طرف سے پورا کردیا جائے۔

مسئلہ - عورت حج کے لیئے کسی مرد کی طرف سے نائب ہوسکتی ہے مگر مکروہ ہے خصوصاً اس حالت میں کہ اُسنے قبل اسکے کبھی حج نہ کیا ہو اور یہ اس کا پہلا حج ہو

باب پنجم

زیارات چہاردہ معصومین و دیگر اکثر انبیاء علیہم السلام صحابہ و نواب و اکثر امام زادگان و علماء کرام در ممالک حجاز و عراق و ایران و شام و بیت المقدس و مصر

فصل اوّل - ثواب زیارت چہاردہ معصومین علیہم السلام

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص میری زیارت کریگا روز قیامت اسکی شفاعت کرنا مجھ پر واجب ہوگی اور جسکی میں شفاعت کرونگا وہ ضرور جنت

میں جائے گا۔ آنحضرت فرماتے ہیں کہ جو لوگ میرے بعد میری قبر کی زیارت کو آئینگے ان کا ایسا حکم ہے کہ گویا وہ دار الکفر سے ہجرت کر کے میرے پاس آئے ہیں اور اگر کسی کو مجھ تک یا میری قبر تک آنے کی استطاعت نہ ہو تو دور سے سلام بھیجیں وہ مجھ کو پہنچ گا۔ آنحضرت سے منقول ہے کہ رسول خدا نے امام حسنؑ کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے فرزند جو شخص میری زندگی میں یا بعد وفات میری قبر کی زیارت کرے یا تیرے والد علی مرتضےٰ کی یا تیرے بھائی حسینؑ کی یا تیری زیارت کرے تو میں دنیا میں اسکی زیارت کرونگا اور اس کو گناہوں سے پاک کر دونگا۔ آنحضرت سے یہ بھی مروی ہے کہ ہر امام کے تابعین پر امام کا ایک عہد ہوتا ہے منجملہ ایفائے عہد کے انکی قبر کی زیارت کرنا بھی ہے پس جو شخص کسی امام کی رغبت سے زیارت کر لے تو وہ امام قیامت کے دن اس کا شفیع ہوگا۔ نیز ایک دفعہ حضرت امام حسنؑ نے رسول خدا سے سوال کیا کہ حق تعالیٰ ہمارے زائرین کو کیا ثواب دیگا۔ آنحضرت نے جواب دیا کہ جو میری یا تیرے باپ کی یا تیرے بھائی کی یا تیری زندگی میں یا بعد موت قبر کی زیارت کریگا ہر آئینہ مجھ پر واجب ہوگا کہ قیامت کے دن آتش دوزخ سے اس کو نجات دونگا۔ نیز آنحضرت نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا کہ اے فاطمہ جو شخص مجھ پر اور تجھ پر تین یوم سلام کرے تو جنت اس پر واجب ہو جائیگی۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ آیا زندگی میں فرمایا کہ نہیں حیات اور ممات دونوں میں۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص جناب امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب کی زیارت پا پیادہ کرے تو حق تعالیٰ ہر ہر قدم کے عوض میں ایک ایک حج

اور ایک ایک عمرہ کا ثواب عطا فرمائے گا اور بعد واپسی حصول زیارت ہر ہر قدم پر دو دو حج اور دو دو عمرہ کا ثواب نامہ اعمال میں لکھے جائینگے نیز فرمایا کہ جو شخص امام حسین علیہ السلام کو امام برحق سمجھ کر انکی زیارت کرے تو حق تعالیٰ حج مقبول اور عمرہ مبرور اس کے نامہ اعمال میں لکھے گا خدا کی قسم جو پاؤں زیارت کی راہ میں گرد آلود ہوئے ہوں خواہ پیدل چل کر یا سواری پر ان کو آتش دوزخ ہرگز نہ ضرر پہنچائے گی۔ نیز یہ بھی ارشاد ہے کہ جو شخص بارہ ائمہ میں سے کسی ایک امام کی زیارت سے مشرف ہوگا تو گویا اس نے خود رسالتمآبؐ کی زیارت کی۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ارشاد ہے آپ نے احمد بزنطی سے ارشاد فرمایا کہ جو بروز عید غدیر امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب کی قبر کی زیارت کی غرض سے حاضر ہو تو حق تعالیٰ ہر مومن اور مومنہ کے آٹھ برس کے گناہ بحل فرماتا ہے یعنی مخصوصی غدیر کی زیارت کا بیحد ثواب ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص ہم امام اثنا عشر سے کسی ایک کی بھی زیارت کرے اور دو رکعت نماز زیارت بجا لائے تو اس کے نامہ اعمال میں ایک حج مبرور لکھا جائیگا اور اگر چار رکعت نماز پڑھے گا تو حج اور عمرہ لکھا جائیگا بالخصوص زیارت امام حسینؑ کا بیحد ثواب ہے بعض روایات میں وارد ہے کہ حضرت کی زیارت ہر مومن مرد اور عورت پر واجب ہے جس نے زیارت کو ترک کیا گویا اس نے خدا اور رسول کو چھوڑ دیا اور رسول خدا کا نافرمان ٹھہرا لہذا اس کے ایمان میں نقص ہے بعض مجتہد دولت مند اشخاص کے لیئے ہر سال زیارت کو جانا واجب جانتے ہیں۔ نیز مروی ہے کہ اگر سال گزر جائے اور زیارت کو نہ جائے تو اسکی عمر سے

ایک سال کم ہوجاتا ہے اور زیارت کرنے سے عمر دراز ہوتی ہے اور جس قدر دن زیارت میں گذرتے
ہیں وہ اسکی عمر میں محسوب نہیں ہوتے اور ہر ہر قدم پر ایک حج مبرور اور ایک ہزار غلام
آزاد کرنے کا ثواب ہوتا ہے جو ایک درہم اس راہ میں صرف کرے تو دو ہزار درہم کے
برابر شمار ہوتا ہے نیز جو شخص امام حسینؑ علیہ السلام کو امام برحق سمجھ کر زیارت کرے گا
خدا تعالٰی گناہائے گزشتہ اور آیندہ عفو فرمائیگا نیز عرفہ کے دن زیارت امام حسین علیہ السلام کا
بجالانا بیس حج اور عمرہ مبرور کے برابر ہے جو کسی نبی یا کسی امام کے ساتھ کیے گئے
ہوں اور بعض روایات میں وارد ہے کہ یوم عرفہ کی زیارت مرد حق شناس کی ایک حج
مقبول اور دس لاکھ جہاد کے برابر ہے جو راہ خدا میں کسی نبی یا امام کے ساتھ کیا ہو نیز یکم رجب کو
زیارت کرنا گناہوں کی مغفرت کا باعث ہے اور جو پندرہ شعبان کو زیارت کرے تو
ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مصافحہ کرتے ہیں اور شب قدر کی زیارت معافی گناہ کا ذریعہ
ہے اور جو شخص ایک سال کے اندر پندرہ شعبان کو اور عید کے دن اور عرفہ کے روز
زیارت بجالائے تو ہزار حج اور ہزار عمرہ مبرور کے برابر ثواب پائے گا اور ہزار
حاجتیں دین و دنیا کی پوری ہونگی اور یوم عاشور کی زیارت ایمان اور معرفت کے ساتھ
عرش پر خدا کی زیارت کے برابر ہے یعنی جو ثواب زیارت خدا کا عرش پر ممکن ہوتا وہی ثواب
زیارت امام حسینؑ کا یوم عاشور کا ہے اور زیارت اربعین یعنی بیسویں صفر کو زیارت کرنا علامت
ایمان سے ہے اور ہر ماہ زیارت کرنے میں ہزار شہید کا ثواب ملتا ہے شہید بھی شہدائے بدر سے
نیز حضرت کی شہادت گاہ میں نماز پڑھنا ہر رکعت پر ہزار حج اور ہزار عمرہ اور ہزار
غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور ہزار پیغمبر مرسل کے ہمراہ راہ خدا میں جہاد کرنیکے

ہم پلہ ہے اور ایک واجب نماز حج کے برابر ہے اور سنتی نماز عمرہ کے مثل ہے جناب امام حسن
عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو امام جعفر صادقؑ کی زیارت کرے کبھی اسکی آنکھیں نہ
دکھیں گی اور نہ بیمار ہوگا نہ کسی بلا میں مبتلا ہو کر مرے گا نیز امام جعفر صادقؑ خود فرماتے ہیں
کہ جو شخص میری زیارت کریگا حق تعالٰی اسکے گناہ بخشدیگا اور فقیر اور محتاج دنیا سے
نہ جائیگا۔ کسی نے امام رضا غریبؑ سے دریافت کیا کہ مولا آپکے والد کی زیارت کا ثواب
امام حسینؑ علیہ السلام کی زیارت کے برابر ہے حضرت نے فرمایا کہ بے شک پھر فرمایا کہ
جو میرے باپ امام موسیٰ کاظمؑ کی زیارت بغداد کرنے آئے تو اس نے رسول خدا اور علیؑ مرتضیٰ کی
زیارت کی امام موسیٰ کاظمؑ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے فرزند علی رضاؑ کی زیارت خدا کے
نزدیک ستر حج مبرور یا ستر ہزار حج کے برابر ہے نیز حضرت امام علی نقیؑ علیہ السلام سے
پوچھا گیا کہ آپکے والد کی زیارت افضل ہے یا امام حسین علیہ السلام کی فرمایا کہ میرے باپ
کی زیارت سوائے مومن فرقہ اثنا عشر کے اور کوئی نہیں کرتا۔ بہتر یہ ہے کہ امام رضاؑ کی
زیارت ماہ رجب میں کرے۔ امام رضا علیہ السلام نے احمد بزنطی کو خط میں تحریر فرمایا کہ
میرے شیعوں کو خبر کر دے کہ میری زیارت خدا کے نزدیک ہزار حج مقبول اور ہزار
عمرۂ مقبولہ کے برابر ہے۔ احمد بزنطی کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد تقیؑ سے پوچھا کہ تمھارے والد
کی زیارت ہزار حج کے برابر ہے حضرت نے جواب دیا بلکہ دس لاکھ حج کے مقابل ہے
امام رضاؑ سے منقول ہے کہ جو شخص راہ دور دراز کو طے کر کے میری زیارت کو آئے تو
اسکی تین مقام پر مدد کرونگا ایک تو جب نامہ اعمال دائیں بائیں جانب سے اڑ اڑ کر دیے
جائینگے۔ دوسرے پل صراط سے گذرنے کے وقت تیسرے جس وقت عمل میزان میں

تو لے جائیں گے روایت میں ہے کہ جو شخص اونچی جگہ پر کھڑا ہو کر آسمان کیطرف سر اُٹھا کر اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ کہے تو حج وعمرہ کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائیگا غرضکہ چہاردہ معصومین کی زیارت کے بیحد ثواب ہیں حتی کہ بعض مجتہدین واجب سمجھتے ہیں بالخصوص زیارت امام مظلوم شہید کربلا کو۔

فصل دوم۔ تاکید زیارت مدینہ منورہ

بعد تمام کرنے حج کے ضرور ہے کہ زیارت جناب رسولخدا اور فاطمۂ زہرا اور ائمہ بقیع علیہما السلام کے خیال سے مدینہ جائے کیونکہ جناب رسولخدا نے فرمایا ہے مَنْ اَتٰى مَكَّةَ حَاجًّا وَلَمْ يَزُرْنِيْ اِلَى الْمَدِيْنَةِ جَفَوْتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ جَاءَنِيْ زَائِرًا وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ وَمَنْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ یعنی جو شخص مکہ میں جا کر حج کرے اور میری زیارت مدینہ میں نہ کرے اسپر میں قیامت کے دن جفا کرونگا (یعنی ہماری شفاعت کا مستحق نہ ہوگا) اور جس نے میری زیارت کی اسکے لئے میری شفاعت واجب ہوئی۔ یعنی میں ضرور بہ اسکی شفاعت کروں گا اور جس کیواسطے میری شفاعت واجب ہوئی پس بہشت اُسکے لئے واجب ہوئی۔ اسی سبب سے شرع میں حکم ہے کہ اگر لوگ زیارت مدینہ کو ترک کردیں تو والی (حاکم شرع) لوگوں کو بجبر (زبردستی) بھیجے گا جس طرح سے اگر لوگ حج کو ترک کر دیں تو والی بجبر حج کو بھیجے گا اگر انکے پاس خرچ نہ ہو تو بیت المال سے دیا جائیگا خداوند عالم سب مومنین کو توفیق عطا کرے کہ وہ بعد حج کے مدینہ منورہ جا کر زیارت سے جناب رسولخدا ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کی مشرف ہوں۔

نقشہ تاریخ ولادت و وفات و تعداد اولاد حضرات چہاردہ معصومین مطابق کتاب جنات الخلود سلطان المطابع لکھنؤ

اسمائے معصومین	حضرت علی ابن ابیطالب	حضرت فاطمہ بنت رسول صلعم	حضرت محمد صلعم ابن عبداللہ
لقب	امیرالمومنین ؑ	زہرا	مصطفٰی
اسم والدہ	حضرت فاطمہ بنت اسد	حضرت خدیجۃ الکبریٰ	حضرت آمنہ
تعداد اولاد	۱۷ پسر - ۱۹ دختر	حسن حسین محسن زینب و ام کلثوم	فاطمہ زہرا - طیب، طاہر، قاسم - ابراہیم
تاریخ ولادت	۱۳ رجب ۳۰ عام الفیل	۲۰ جمادی الثانی ۵ بعثت	۱۷ ربیع الاول ۱ عام الفیل
مقام ولادت	خانہ کعبہ	مکہ معظمہ	شعب ابی طالب
تاریخ وفات	۲۱ رمضان ۴۰ھ	۳ جمادی الثانی ۱۱ھ	۲۸ صفر ۱۱ ہجری بقول ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ
مدت حیات	۶۳ سال	۱۸ سال	۶۳ سال
بادشاہ وقت	ولادت شہریار - شہادت - معاویہ	ولادت یزدجرد - شہادت - ابوبکر	ولادت نوشیروان عادل شہادت ہرقل بادشاہ
سبب شہادت	ضربت ابن ملجم	افتادن در و پہلو شکستن	زہر یہودیہ
جائے دفن	نجف اشرف (عراق)	جنت البقیع (مدینہ)	مدینہ طیبہ
تواریخ مخصوصہ برائے زیارت معہ وجہ خصوصی علاوہ تواریخ ولادت و وفات	یکم ربیع الاول بستر رسول پر سونا - ۱۵ جمادی الاول فتح بصرہ ۲۴ رجب فتح خیبر - ۱۷ رمضان فتح بدر - ۱۹ رمضان شب ضربت - ۲۰ رمضان فتح مکہ و بت شکنی در خانہ کعبہ ۱۷ شوال فتح اُحد - بعد غروب طلوع شمس - ۳ ذی الحجہ حوالگی سورۂ برائت - ۹ ذی الحجہ مسجد نبی میں علاوہ حضرت علی کے سب دروازے بند ہونا - ۱۸ ذی الحجہ یوم غدیر - ۲۴ ذی الحجہ عید مباہلہ و یوم خاتم بخشی - ۲۵ ذی الحجہ نزول سورۂ ہل اتی	یکم رجب یوم عقد - ۱۹ ذی الحجہ شب رخصتی - ۲۴ ذی الحجہ عید مباہلہ - ۲۵ ذی الحجہ نزول سورۂ ہل اتی	یکم ربیع الاول شب ہجرت - ۱۰ ربیع الاول عقد جناب خدیجہ ۱۸ جمادی الآخر جناب آمنہ حاملہ ہوئیں - ۱۵ رجب شعب ابی طالب سے باہر آئے - ۲۴ رجب فتح خیبر - ۲۷ رجب شب معراج ۱۷ رمضان فتح بدر - ۲۰ رمضان فتح مکہ - ۲۴ ذی الحجہ عید مباہلہ

اسمائے معصومین مع ولدیت	حضرت موسیٰ بن جعفرؑ	حضرت جعفر بن محمدؑ	حضرت محمد بن علیؑ	حضرت علی بن الحسینؑ	حضرت حسینؑ ابن علیؑ	حضرت حسنؑ ابن علیؑ
لقب	کاظم	صادق	باقر	زین العابدین	سید الشہداء	مجتبیٰ
امہات	حمیدہ خاتون	ام فروہ بنت قاسم بن محمدؒ	فاطمہ بنت امام حسنؑ	حضرت شہربانو بنت یزدجرد شاہ ایران	حضرت فاطمہ زہراؑ	حضرت فاطمہ زہراؑ
تعداد اولاد	۱۸ پسر ۱۹ دختر	۷ پسر ۳ دختر	۵ پسر ۲ دختر	۱۱ پسر ۵ دختر	۶ پسر ۴ دختر	۸ پسر ۷ دختر
تاریخ ولادت	۷ صفر ۱۲۸ھ	۱۷ ربیع الاول ۸۳ھ	یکم رجب ۵۷ھ	۱۵ جمادی الاول ۳۸ھ / ۱۵ جمادی الثانی	۳ شعبان ۴ھ	۱۵ رمضان ۳ھ
جائے ولادت	ابواء ما بین مکہ و مدینہ	مدینہ منورہ	مدینہ منورہ	مدینہ منورہ	مدینہ منورہ	مدینہ منورہ
تاریخ وفات	۲۵ رجب ۱۸۳ھ	۱۵ شوال ۱۴۸ھ	۷ ذی الحجہ ۱۱۴ھ	۲۵ محرم	۱۰ محرم ۶۱ھ	۲۸ صفر ۵۰ھ
مدت حیات	۵۵ سال	۶۵ سال	۵۷ سال	۵۷ سال	۵۷ سال	۴۷ سال
بادشاہ وقت	و۔ مروان الحمار ش۔ ہارون الرشید	و۔ عبد الملک ش۔ منصور	و۔ معاویہ ش۔ ہشام	و۔ امیر معاویہ ش۔ ولید	ولادت یزدجرد شہادت۔ یزید	ولادت یزدجرد شہادت معاویہ
سبب شہادت	زہر ہارون الرشید	زہر منصور دوانقی	زہر دادن ابراہیم ابن ولید	زہر دادن ولید بن عبد الملک	زخمہائے بیشمار خنجر و شمشیر	زہر دادن جعدہ بحکم معاویہ
جائے دفن	کاظمین (عراق)	جنت البقیع (مدینہ)	جنت البقیع (مدینہ)	جنت البقیع (مدینہ)	کربلائے معلیٰ	جنت البقیع (مدینہ)
تواریخ مخصوص برائے زیارت علاوہ تواریخ ولادت و وفات	۲۵ شوال یوم وصایت	۷ ذی الحجہ یوم وصایت	۲۵ محرم یوم وصایت	۱۰ محرم یوم وصایت	۱۷ ربیع الاول و عید غدیر ۱۸ ذی الحجہ و ۱۵ رجب و ۲۷ رجب و شب قدر ماہ رمضان ۔ ۹ ذی الحجہ یوم عرفہ ۔ ۲۴ ذی الحجہ یوم مباہلہ ۔ ۲۵ ذی الحجہ نزول سورہ ہل اتیٰ	۲۳ ربیع الاول تواریخ مخصوص ۔ ۲۱ رمضان یوم وصایت ۔ ۲۴ ذی الحجہ یوم مباہلہ ۔ ۲۵ ذی الحجہ نزول سورہ ہل اتیٰ

اسمائے معصومین مع ولدیت	حضرت م ح م د ابن حسن عسکریؑ	حضرت حسن بن علیؑ	حضرت علی بن محمدؑ	حضرت محمد بن علیؑ	حضرت علی بن موسیٰ
لقب	المہدی القائمؑ	عسکری	نقی	تقی	رضا
امہات	نرجس خاتون	حدیثہ خاتون	سمانہ خاتون	خیزران خاتون	ام البنین
تعداد اولاد	العلم عند اللہ	حضرت صاحب الامرؑ	امام حسن عسکریؑ حسین محمد ۔ جعفر	دو پسر دو دختر	۵ پسر ایک دختر بقول بعض امام محمد تقیؑ
تاریخ ولادت	۱۵ شعبان ۲۵۶ھ و بقولے ۲۵۵ھ	۸ ربیع الثانی ۲۳۲ھ	۵ رجب ۲۱۲ھ بقولے ۱۵ ذی الحجہ	۱۰ رجب ۱۹۵ھ	۱۱ ذیقعدہ ۱۴۸ھ
جائے ولادت	سر من رائے (عراق)	مدینہ منورہ	حوالی مدینہ منورہ	مدینہ منورہ	مدینہ منورہ
تاریخ وفات	بحکم خدا زندہ ہیں	۸ ربیع الاول ۲۶۰ھ	۳ رجب ۲۵۴ھ	آخر ذیقعدہ یا ۶ ذیقعدہ ۲۲۰ھ	۲۳ ذیقعدہ و بقولے ۱۷ یا آخر صفر ۲۰۳ھ
مدت حیات	ما شاء اللہ	۲۸ سال	۴۰ سال	۲۵ سال	۵۵ سال
بادشاہ وقت	و۔ معتمد باللہ	و۔ واثق باللہ ش۔ معتمد باللہ	و۔ مامون الرشید ش۔ معتز باللہ	و۔ محمد الامین ش۔ معتصم باللہ	و۔ منصور دوانقی ش۔ مامون الرشید
سبب شہادت	×	زہر معتمد باللہ	زہر معتز باللہ	زہر معتصم باللہ	زہر مامون الرشید
جائے دفن	جائے غیبت سر من رائے	سامرہ	سر من رائے مشہور بہ سامرہ (عراق)	کاظمین (عراق)	مشہد مقدس (خراسان)
تواریخ مخصوص برائے زیارت علاوہ تواریخ ولادت و وفات	شبہائے قدر ماہ رمضان	۸ ربیع الاول یوم وصایت	آخر ذیقعدہ یوم وصایت	۲۳ ذیقعدہ یوم وصایت	۲۵ رجب یوم وصایت

ہر امام کی زیارت کے خصوصیات

(ماخوذ از باب یازدھم فصل دوم تحفۃ الزائر علامہ مجلسیؒ ص ۴۹۳)

ابو الوفا شیرازی سے روایت ہے کہ میں بمقام کرمان قید خانہ ابو الیاس میں محبوس تھا اس میں نے خدا سے شکایت کی میں نے خواب میں جناب رسالتمآبؐ کو دیکھا حضرت نے فرمایا کہ درگاہ خدا میں کیوں مجھے اور میرے فرزندان امام حسن اور امام حسین علیہم السلام کو امور دنیا میں شفیع نہیں گردانتا۔ دشمنوں سے انتقام کے لیئے کیوں جناب امیر المومنینؑ کو شفیع نہیں قرار دیتا۔ اسی طرح سلاطین سے نجات پانے اور شیاطین کے گمراہ کرنے سے بچنے کے لیئے امام زین العابدینؑ کو شفیع قرار دے۔ اور امام محمد باقر و جعفر صادق علیہما السلام کو آخرت میں طلب طاعت و خوشنودی خدا کے لیئے۔ اور امام موسیٰ کاظمؑ کو برائے طلب عافیت از بلاہا از خدا۔ و امام رضاؑ کو برائے طلب سلامتی در سفرہا و صحراہا و دریاہا۔ و امام محمد تقیؑ کو از برائے طلب روزی۔ و امام علی نقیؑ کو از برائے عطاہا و برائے طلب نیکی از طاعت حق تعالیٰ۔ و امام حسن عسکریؑ کو از برائے آخرت۔ و یا صاحب الزمانؑ تو ان سے ہر مرد تکلیف کے لیئے استغاثہ کر اور کہہ

یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اَغِثْنِیْ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اَدْرِکْنِیْ

پس میں نے استغاثہ کیا صبح کو بیدار ہوا تو دیکھا کہ موکلان شاہی میرے دست و پا سے زنجیر علیحدہ کر رہے ہیں۔

آداب زیارت بہ نیابت ۔ (منقول از مفاتیح الجنان طبع پنجم صفحہ ۵۹۱)

جاننا چاہیئے کہ ثواب زیارت رسولخداؐ و آئمہ ہداؑ میں سے ہر ایک کے لیئے ہدیہ کیا جاسکتا ہے

اور اسیطرح مومنین میں سے ہر ایک کو ہدیہ کیا جا سکتا ہے اور جانب سے نیابتاً زیارت کی جاسکتی ہے جیسا کہ امام علی نقیؑ کے ارشادات و عمل سے معلوم ہوتا ہے نیز حضرت موسیٰ بن جعفرؑ سے منقول ہے کہ جب زیارت مرقد منور رسول خدا کے لیئے جائے تو اعمال زیارت سے فارغ ہو کر دو رکعت نماز پڑھے اور بالائے سر مرقد منور کھڑا ہو کر کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ مِنْ اَبِیْ وَاُمِّیْ وَزَوْجَتِیْ وَوَلَدِیْ وَحَامَّتِیْ وَمِنْ جَمِیْعِ اَھْلِ بَلَدِیْ حُرِّھِمْ وَعَبْدِھِمْ وَاَبْیَضِھِمْ وَاَسْوَدِھِمْ۔ اسکے بعد اگر وہ کسی اپنے اہل وطن سے کہے کہ میں نے تمہاری نیابت میں رسول خدا کی زیارت پڑھی ہے تو سچ کہے گا۔

دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر انہے بعض آئمہ طاہرینؑ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص مثلاً دو رکعت نماز پڑھے یا روزہ رکھے یا حج یا عمرہ بجالائے یا رسول خدا یا کسی امام کی زیارت کرے اور اسکا ثواب اپنے والدین یا کسی مرد مومن کو ہدیہ کرے تو آیا اسے کوئی ثواب پہونچے گا۔؟ حضرت نے فرمایا کہ بغیر اسکے کہ اس شخص کے ثواب میں کمی ہو جسکو ہدیہ کرے گا اس کو ثواب ملے گا۔ اور شیخ طوسیؒ نے کتاب تہذیب میں فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اجرت پر کسی کی جانب سے زیارت کے لیئے جائے تو غسل زیارت سے فارغ ہونیکے بعد اور بعض کتب کے موافق عمل زیارت سے فارغ ہونیکے بعد کہے اَللّٰھُمَّ مَا اَصَابَنِیْ مِنْ تَعَبٍ اَوْ نَصَبٍ اَوْ شَعَثٍ اَوْ لُغُوْبٍ فَاْجُرْ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْهِ وَاْجُرْنِیْ فِیْ عَنْهُ

پس جب زیارت کرے تو آخر زیارت میں کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَایَ عَنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ اَتَیْتُکَ زَائِرًا عَنْهُ فَاشْفَعْ لَهٗ عِنْدَ رَبِّکَ۔ پس جو دعا چاہے اسکے لیئے کرے۔

آداب زیارات

آداب زیارات بہت ہیں منجملہ ان کے چند مخصوص درج کیئے جاتے ہیں ۔

(۱) قبل سفر زیارت غسل کرنے (۲) بیہودہ و لغو کلام و مخاصمہ و مجادلہ سے اس سفر میں اجتناب کرے (۳) ہر امام کی زیارت کے لیئے غسل کرے اور جو ادعیہ آئمہؑ سے منقول ہیں پڑھے اور عوام و بعض حضرات کی خود ساختہ یا اکثر بہونت کی ہوئی زیارات سے اجتناب کرے (۴) پاک و پاکیزہ لباس پہنے ۔ سفید رنگ بہتر ہے (۵) روضۂ اقدس میں سکون و وقار سے اور بخاضع و خاشع آہستہ آہستہ جائے ۔ اور امام حسینؑ کے روضہ کے علاوہ اور مقامات پر خوشبو لگائے (۶) روضۂ اقدس جاتے ہوئے تکبیر و تحمید و تسبیح و تہلیل و صلوات پڑھے (۷) دروازۂ حرم شریف پر اذن دخول پڑھے (۸) داخلہ حرم میں داہنا پیر پہلے اندر رکھے اور رخصت ہوتے ہوئے بایاں پیر باہر رکھے ۔ (۹) زیارات معصوم پڑھتے وقت پشت بقبلہ اور رو بقبر منور رہے اور کھڑا ہو کر زیارت پڑھے اور بعد زیارت اپنے بدن کا داہنا حصہ ضریح سے مس کرے اور لپٹائے اور داہنا رخسارہ ضریح پر رکھ کر خدا سے دعا کرے بعدہٗ بایاں رخسارہ رکھ کر قبر کا واسطہ دیکر خدا سے دعا کرے کہ خدائے تعالیٰ صاحب قبر کی شفاعت نصیب کرے (زیارت غیر معصوم میں رو بقبلہ ہونا چاہیئے) (۱۰) اسکے بعد قبر کے سرہانے آکر رو بقبلہ ہو کر دعا کرے (۱۱) قبر مطہر کے قریب ہو کر قبل زیارت شروع کرنے کے تکبیر کہے (۱۲) بعد ختم زیارت و دعا وغیرہ دو رکعت زیارت پڑھ کر صاحب قبر کو ہدیہ کرے (۱۳) بقول جناب

شیخ شہید زیارت رسول کے بعد اُن کے حرم مطہر میں نماز زیارت پڑھنی چاہیئے اور آئمہ علیہم السلام کی زیارت کے بعد نماز زیارت بالائے سر پڑھی جائے اگرچہ یہ بھی جائز ہے کہ مسجد مکان یعنی مسجد حرم میں ادا کی جائے لیکن علامہ مجلسی کی رائے ہے کہ نماز زیارت وغیرہ پشت قبر و بالائے قبر و بالائے سر پڑھنا بہتر ہے ۔ ترجیح یہ ہے کہ کسی حالت میں جسد معصوم کے آگے کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھی جائے ۔

(۱۴) شیخ شہید نے فرمایا ہے کہ داخل حرم مطہر ہونے پر اگر نماز جماعت ہو رہی ہے تو نماز میں شریک ہو جائے اور بعدہٗ زیارت پڑھے یا اگر نماز کا وقت ہے تو پہلے نماز ادا کرے بعدہٗ زیارت پڑھے لیکن اگر وقت نماز نہ ہو تو زیارت اولیٰ ہے کیونکہ حاضری کا اصل مقصد زیارت ہے لہٰذا نماز بعد کو پڑھے لیکن اگر دوران زیارت میں نماز قائم ہو جائے تو زائران پر مستحب ہے کہ زیارت قطع کرکے شریک نماز ہو جائیں کیونکہ اسکا ترک کرنا مکروہ ہے (۱۵) ضریح اقدس کے قریب تلاوت قرآن کرکے صاحب قبر کو ہدیہ کرے (۱۶) کلام بیہودہ و لغو وغیرہ سے روضۂ اقدس میں اجتناب کرے (۱۷) زیارت پڑھنے میں آواز زیادہ بلند نہ کرے (۱۸) جب شہر چھوڑ کر باہر چلنے یا واپسی کا قصد ہو تو معصوم علیہ السلام کو وداع کرے (۱۹) خدام روضۂ اقدس کی جسقدر ہو سکے امداد کرے ۔ نیز فقراء و مساکین کو اور سادات و اہل علم وغیرہ کی مدد کرے ۔ (۲۰) روضہ اقدس کی تعظیم و تکریم میں یہ بھی ہے کہ بعد فراغ زیارت باہر چلے جانے میں تعجیل کرے تاکہ دوبارہ زیارت کا شوق باقی رہے ۔

(۲۱) شیخ شہید نے فرمایا ہے کہ مستورات جب زیارت سے مشرف ہونا چاہیں تو چاہیئے

کہ مردوں سے علیحدہ ہوکر تنہا زیارت کریں اور بہتر یہ ہے کہ بوقت شب زیارت کو جائیں۔ اور اپنی وضع بدل ڈالیں یعنی عمدہ لباس اُتار کر معمولی لباس پہنیں تاکہ شناخت نہ ہو سکے۔ عورتیں اپنے مردوں کے ساتھ بھی زیارت کر سکتی ہیں اور یہ جائز ہے لیکن کراہت ہے۔ (۲۳) جب زوار کی کثرت ہو تو جو حضرات ضریح اقدس تک پہونچ گئے ہیں ان کو لازم ہے کہ جلد زیارت سے فراغت حاصل کرکے واپس ہوجائیں تاکہ دوسرے زائرین کو ضریح تک پہونچنے کا موقعہ ملے۔

تخصیص زیارت رسول صلعم | بالعموم آئمہ معصومین کی زیارت پشت بقبلہ پڑھی جاتی ہے لیکن بصراحت بقول آئمہ معصومینؑ زیارت رسول بالائے سر رو بقبلہ پڑھنا چاہیئے اس طرح پر کہ اوس ستون کے قریب رو بقبلہ کھڑا ہو جو قبر منور کی داہنی جانب ہے اور اس طرح پر کہ اپنا بایاں شانہ قبر مطہر کی طرف ہو اور داہنا شانہ بجانب ممبر رسولؐ ہو کہ مقام سر رسول خدا کا ہے لیکن اگر حکومت کے خوف سے ایسا نہ کرسکے تو تقیۃً موافق رواج عام پشت بقبلہ زیارت پڑھ سکتا ہے جیسا کہ تمام حجاج شیعہ کو فی زمانہ پڑھنا پڑتا ہے۔

اعمال روضہ رسول خدا میں اور اسمیں تین مقام ہیں

مقام اوّل زیارت رسول خدا میں | جاننا چاہیئے کہ مثل مکہ معظمہ کے مدینہ منورہ کے واسطے بھی ایک حد حرم ہے جو عائر سے وعیر تک ہے (یہ دو پہاڑ ہیں جو

۵؎ ہر ملک میں سالانہ مندرجہ صفحات ۱۵ لغایت ۲۳ دیکھ لیجئے۔

شرقاً و غرباً مدینہ کو گھیرے ہوئے ہیں اور اُس میں کوہ بھی ہے) اگرچہ اس حد حرم کے داخل ہونے میں احرام واجب نہیں ہے مگر احوط یہ ہے کہ وہاں بھی کسی جانور کا شکار نہ کرے کسی درخت کو نہ کاٹے اور مستحب ہے کہ جب حرم میں داخل ہو تو غسل کرے اور جب اپنے مسکن پر پہونچے اور زیارت رسولؐ کے واسطے جانے کا ارادہ کرے تو پھر دوسرا غسل بہ نیت استحباب کرے اور جب دروازۂ مسجد رسولؐ پر پہونچے تو باب السلام کے پاس کھڑا ہو اور یہ دعائے اذن پڑھے اور اگر در جبریل سے داخل ہو جیسا کہ شیعوں کے لیئے حکم ہے تو اُسی در پر یہ دعائے اذن پڑھے۔

دعائے اذن دخول | اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ قَدْ وَقَفْتُ عَلٰى بَابِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ نَبِيِّكَ وَآلِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَقَدْ مَنَعْتَ النَّاسَ الدُّخُوْلَ اِلٰى بُيُوْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِ نَبِيِّكَ فَقُلْتَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ اَللّٰهُمَّ وَاِنِّيْ اَعْتَقِدُ حُرْمَةَ نَبِيِّكَ فِيْ غَيْبَتِهٖ كَمَا اَعْتَقِدُهَا فِيْ حَضْرَتِهٖ وَاَعْلَمُ اَنَّ رُسُلَكَ وَخُلَفَاءَكَ اَحْيَاءٌ عِنْدَكَ يُرْزَقُوْنَ يَرَوْنَ مَكَانِيْ فِيْ وَقْتِيْ هٰذَا وَزَمَانِيْ وَيَسْمَعُوْنَ كَلَامِيْ فِيْ وَقْتِيْ هٰذَا وَيَرُدُّوْنَ عَلَيَّ سَلَامِيْ وَاَنَّكَ حَجَبْتَ عَنْ سَمْعِيْ كَلَامَهُمْ وَفَتَحْتَ بَابَ فَهْمِيْ بِلَذِيْذِ مُنَاجَاتِهِمْ فَاِنِّيْ اَسْتَاْذِنُكَ يَا رَبِّ اَوَّلًا وَاَسْتَاْذِنُ رَسُوْلَكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهٖ ثَانِيًا وَاَسْتَاْذِنُ خَلِيْفَتَكَ الْمَفْرُوْضَ عَلَيَّ طَاعَتُهٗ فِي الدُّخُوْلِ فِيْ سَاعَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى بَيْتِهٖ وَاَسْتَاْذِنُ

ملائكتك الموكلين بهذه البقعة المباركة المطيعة
لله السامعة السلام عليكم ايتها الملائكة الموكلون بهذه
المشاهد المباركة ورحمة الله وبركاته باذن الله واذن
رسوله واذن خلفائه واذنكم صلوات الله عليكم اجمعين
ادخل هذا البيت متقربا الى الله وبالله ورسوله محمد وآله
الطاهرين فكونوا ملائكة الله اعواني وكونوا انصاري حتى ادخل
هذا البيت وادعو الله بفنون الدعوات واعترف لله بالعبودية
وللرسول ولابنائه صلوات الله عليهم بالطاعة۔ اس کے بعد بسم
اللہ کہہ کے داہنا قدم اندر رکھے اور کہے۔

دعا وقت دخول مسجد | بسم الله وبالله وفي سبيل الله وعلى
ملة رسول الله رب ادخلني مدخل صدق واخرجني مخرج
صدق واجعل لي من لدنك سلطانا نصيرا۔ بعد اسکے ۳۴ مرتبہ
الله اكبر کہے اور دو رکعت نماز تحیۂ مسجد کی ادا کرکے قبر رسولؐ تک آئے
اور سرہانے ستون ثانی کے پاس قبلہ رُخ کھڑا ہو کے بقصد قربت مطلقہ اس طرح زیارت
پڑھے جیسا کہ بعض کتب میں مذکور ہے۔

زیارت رسولؐ | السلام عليك يا رسول الله السلام عليك
يا نبي الله السلام عليك يا خليل الله السلام عليك يا صفي الله
السلام عليك يا رحمة الله السلام عليك يا خيرة الله

السلام عليك يا حبيب الله السلام عليك يا نجيب الله السلام عليك
يا خاتم النبيين السلام عليك يا سيد المرسلين السلام عليك يا قائما
بالقسط السلام عليك يا فاتح الخير السلام عليك يا معدن الوحي
والتنزيل السلام عليك يا مبلغا عن الله السلام عليك ايها السراج
المنير السلام عليك يا بشير السلام عليك يا نذير السلام عليك يا منذر
السلام عليك يا نور الله الذي يستضاء به السلام عليك وعلى
اهل بيتك الطيبين الطاهرين الهادين المهديين السلام
عليك وعلى جدك عبد المطلب وعلى ابيك عبد الله السلام على
امك آمنة بنت وهب السلام على عمك حمزة سيد الشهداء السلام على عمك
وكفيلك ابي طالب السلام على ابن عمك جعفر الطيار في جنان الخلد السلام عليك
يا محمد السلام عليك يا احمد السلام عليك يا حجة الله على الاولين والآخرين
والسابق في طاعة رب العالمين واشهد انك قد بلغت
رسالات ربك ونصحت لامتك وجاهدت في سبيل ربك
وصدعت بامره واحتملت الاذى في جنبه ودعوت الى سبيله
بالحكمة والموعظة الحسنة الجميلة وأديت الحق الذي
كان عليك وانك قد رؤفت بالمؤمنين وغلظت على الكافرين
وعبدت مخلصا حتى اتاك اليقين بابي انت وامي ونفسي
واهلي ومالي وولدي انا اصلي عليك كما صلى الله عليك

وَصَلّٰی عَلَیْکَ مَلٰائِکَتُهٗ وَاَنْبِیَائُهٗ وَرُسُلُهٗ صَلٰوةً مُتَتَابِعَةً وَافِرَةً مُتَوَاصِلَةً لَا انْقِطَاعَ لَهَا وَلَا اَمَدَ وَاَجَلَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِکَ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ کَمَا اَنْتُمْ اَهْلُهٗ۔

(بعد زیارت یہ دعا پڑھے جیسا کہ کافی وغیرہ میں منقول ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّکَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّکَ وَنَصَحْتَ لِاُمَّتِکَ وَجَاهَدْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَعَبَدْتَ اللّٰهَ حَتّٰی اَتَاکَ الْیَقِیْنُ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَاَدَّیْتَ الَّذِیْ عَلَیْکَ مِنَ الْحَقِّ وَاَنَّکَ قَدْ رَؤُفْتَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ وَغَلُظْتَ عَلَی الْکَافِرِیْنَ فَبَلَغَ اللّٰهُ بِکَ اَفْضَلَ شَرَفِ مَحَلِّ الْمُکْرَمِیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی اسْتَنْقَذَنَا بِکَ مِنَ الشِّرْکِ وَالضَّلَالَةِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَصَلَوَاتِ مَلٰائِکَتِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ وَاَنْبِیَائِکَ الْمُرْسَلِیْنَ وَاَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرَضِیْنَ وَمَنْ سَبَّحَ لَکَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَنَبِیِّکَ وَاَمِیْنِکَ وَنَجِیْبِکَ وَحَبِیْبِکَ وَصَفِیِّکَ وَخَاصَّتِکَ وَصَفْوَتِکَ وَخِیَرَتِکَ مِنْ خَلْقِکَ اَللّٰهُمَّ وَاَعْطِهِ الدَّرَجَةَ وَالْوَسِیْلَةَ مِنَ الْجَنَّةِ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا یَغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا وَاِنِّیْ اَتَیْتُکَ نَبِیَّکَ مُسْتَغْفِرًا تَائِبًا مِنْ ذُنُوْبِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِکَ اِلَی اللّٰهِ رَبِّیْ وَرَبِّکَ لِیَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اور اگر یہ زیارت مختصرہ بھی پڑھے تو بہت خوب ہے جیسا کہ تحفۃ الزائرین میں منقول ہے۔

زیارت مختصرہ رسول خدا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا زَیْنَ الْقِیَامَةِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْقِیَامَةِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّکَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ اُمَّتَکَ وَجَاهَدْتَ فِیْ سَبِیْلِ رَبِّکَ حَتّٰی اَتَاکَ الْیَقِیْنُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِکَ طِبْتَ حَیًّا وَطِبْتَ مَیِّتًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَخِیْکَ وَوَصِیِّکَ وَابْنِ عَمِّکَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَعَلَی ابْنَتِکَ سَیِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ وَعَلٰی وَلَدَیْکَ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَفْضَلَ السَّلَامِ وَاَطْیَبَ التَّحِیَّةِ وَاَطْهَرَ الصَّلٰوةِ وَعَلَیْنَا مِنْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ۔

مقام دوم زیارت جناب فاطمہ زہرا میں

بعد فراغت زیارت رسول کے جناب فاطمہؑ کی زیارت دو جگہ پڑھے ایک تو منبر اور قبر رسولؐ کے درمیان جس کے بارے

وارد ہے رَوْضَةٌ مِنْ رِیَاضِ الْجِنَانِ یعنی وہ مقام ایک باغ ہے باغہائے بہشت سے دوسرے یہ کہ اسی جگہ پیغمبر خدا کے جو جناب سیدہ کا گھر تھا اس مکان میں بوت بنا ہوا ہے اور اہل سُنت بھی وہیں زیارت کرتے ہیں اور اس جگہ ایک عظمت و جلالت ایسی ظاہر ہوتی ہے جس سے گمان غالب ہوتا ہے کہ بیشک اسی جگہ وہ معصومہ دفن ہیں مگر با ایں ہمہ چونکہ حسب وصیت جناب فاطمہ جناب امیر نے قبر کا نشان مٹا دیا تھا اس سبب سے زیارت اُن معصومہ کی احتیاطاً پانچ مقام پر پڑھی جاتی ہے۔ دو جگہ تو روضۂ رسول میں جیسا کہ بیان ہوا اور دو جگہ روضہ آئمہ بقیع میں اور ایک جگہ بیت الاحزان میں جیسا کہ آگے بیان ہوگا۔ اور زیارت جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کی اس طرح پڑھے تو خوب ہے جیسا کہ صدوق علیہ الرحمہ نے کتاب من لا یحضرہ الفقیہ میں تحریر فرمایا ہے کہ میں نے اُن معصومہ کی زیارت اس طریق سے پڑھی تھی پس اگر مومنین بھی اس طرح زیارت پڑھیں تو مناسب ہے۔

زیارت جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ نَبِیِّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ حَبِیبِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ خَلِیلِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ صَفِیِّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ اَمِینِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ خَیْرِ خَلْقِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ اَفْضَلِ اَنْبِیَاءِ اللهِ وَرُسُلِهِ وَمَلَائِکَتِهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ خَیْرِ الْبَرِیَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا سَیِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِینَ مِنَ الْاَوَّلِینَ وَالْاٰخِرِینَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا زَوْجَةَ وَلِیِّ اللهِ وَخَیْرِ الْخَلْقِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ سَیِّدَیْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ اَیَّتُهَا الصِّدِّیقَةُ الشَّهِیدَةُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ اَیَّتُهَا الرَّضِیَّةُ الْمَرْضِیَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ اَیَّتُهَا الْفَاضِلَةُ الزَّکِیَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ اَیَّتُهَا الْحُورِیَّةُ الْاِنْسِیَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ اَیَّتُهَا التَّقِیَّةُ النَّقِیَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ اَیَّتُهَا الْمُحَدَّثَةُ الْعَلِیمَةُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ اَیَّتُهَا الْمَظْلُومَةُ الْمَغْصُوبَةُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ اَیَّتُهَا الْمُضْطَهَدَةُ الْمَقْهُورَةُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا فَاطِمَةُ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهُ صَلَّی اللهُ عَلَیْکِ وَعَلٰی رُوحِکِ وَبَدَنِکِ اَشْهَدُ اَنَّکِ مَضَیْتِ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِنْ رَبِّکِ وَاَنَّ مَنْ سَرَّکِ فَقَدْ سَرَّ رَسُولَ اللهِ وَمَنْ جَفَاکِ فَقَدْ جَفَا رَسُولَ اللهِ وَمَنْ اٰذَاکِ فَقَدْ اٰذٰی رَسُولَ اللهِ وَمَنْ وَصَلَکِ فَقَدْ وَصَلَ رَسُولَ اللهِ وَمَنْ قَطَعَکِ فَقَدْ قَطَعَ رَسُولَ اللهِ لِاَنَّکِ بَضْعَةٌ مِنْهُ وَرُوحُهُ الَّتِی بَیْنَ جَنْبَیْهِ کَمَا قَالَ عَلَیْهِ اَفْضَلُ سَلَامِ اللهِ وَصَلَوَاتِهِ اُشْهِدُ اللهَ وَرُسُلَهُ وَمَلَائِکَتَهُ اَنِّی رَاضٍ عَمَّنْ رَضِیتِ عَنْهُ سَاخِطٌ عَلٰی مَنْ سَخِطْتِ عَلَیْهِ مُتَبَرِّئٌ مِمَّنْ تَبَرَّأْتِ مِنْهُ مُوَالٍ لِمَنْ وَالَیْتِ مُعَادٍ لِمَنْ عَادَیْتِ مُبْغِضٌ لِمَنْ اَبْغَضْتِ مُحِبٌّ لِمَنْ اَحْبَبْتِ

وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا وَّحَسِيْبًا وَّجَازِيًا وَّمُثِيْبًا اور یہ زیارت مختصر جناب سیدہ کتب معتبرہ میں منقول ہے اس کو بھی پڑھنا چاہیئے۔

زیارت مختصرہ جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا وَالِدَةَ الْحُجَجِ عَلَى النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَظْلُوْمَةُ الْمَمْنُوْعَةُ حَقُّهَا پس کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَمَتِكَ وَابْنَةِ نَبِيِّكَ وَزَوْجَةِ وَصِيِّ نَبِيِّكَ صَلٰوةً تُزْلِفُهَا فَوْقَ زُلْفٰى عِبَادِكَ الْمُكْرَمِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَاَهْلِ الْاَرَضِيْنَ بعد فراغت زیارت رسولؐ اور زیارت فاطمہؑ کے چار رکعت نماز دو رکعت زیارت نبیؐ اور دو رکعت زیارت فاطمہؑ کی نیت سے پڑھے اور دعا اسے مانگے۔

مقام سوم متفرق دعاؤں میں بعد نماز زیارت کے مقام جبرئیل پر آوے (اسی دروازہ سے حضرت جبرئیل وحی لیکر خانۂ رسول میں جایا کرتے تھے) وہاں یہ دعا پڑھے جیسا کہ کافی میں منقول ہے۔

دعا مقام جبرئیل میں اَيْ جَوَادُ اَيْ كَرِيْمُ اَيْ قَرِيْبُ اَيْ بَعِيْدُ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَنْ تَرُدَّ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ اسکے بعد پھر منبر اور قبر رسولؐ کے درمیان میں آئے اور روبقبلہ ہو کر جو چاہے دعا مانگے اور اگر بقصد قربت یہ دعا پڑھے جو بعض کتب میں مذکور ہے تو مضائقہ نہیں ہے

دعا درمیان منبر وقبر رسولؐ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهٖ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ جَنَّتِكَ وَشُعْبَةٌ مِّنْ شِعَابِ رَحْمَتِكَ الَّتِيْ ذَكَرَهَا رَسُوْلُكَ وَاَبَانَ عَنْ فَضْلِهَا وَشَرَفِ التَّعَبُّدِ لَكَ فِيْهَا قَدْ بَلَّغْتَنِيْهَا فِيْ سَلَامَةِ نَفْسِيْ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا سَيِّدِيْ عَلٰى عَظِيْمِ نِعْمَتِكَ عَلَيَّ فِيْ ذٰلِكَ وَعَلٰى مَا رَزَقْتَنِيْهِ مِنْ طَاعَتِكَ وَطَلَبِ مَرْضَاتِكَ وَتَعْظِيْمِ حُرْمَةِ نَبِيِّكَ بِزِيَارَةِ قَبْرِهٖ وَالتَّسْلِيْمِ عَلَيْهِ وَالتَّرَدُّدِ فِيْ مَشَاهِدِهٖ وَمَوَاقِفِهٖ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا مَوْلَايَ حَمْدًا يَنْتَظِمُ بِهٖ مَحَامِدُ حَمَلَةِ عَرْشِكَ وَسُكَّانِ سَمٰوَاتِكَ وَيَقْصُرُ عَنْهُ حَمْدُ مَنْ مَضٰى وَيَفْضُلُ حَمْدَ مَنْ بَقِيَ مِنْ خَلْقِكَ لَكَ وَلَكَ الْحَمْدُ يَا مَوْلَايَ حَمْدَ مَنْ عَرَفَ الْحَمْدَ لَكَ وَالتَّوْفِيْقَ لِلْحَمْدِ مِنْكَ حَمْدًا يَمْلَاُ مَا خَلَقْتَ وَيَبْلُغُ حَيْثُ مَا اَرَدْتَ وَلَا يُحْجَبُ عَنْكَ وَلَا يَنْقَضِيْ دُوْنَكَ وَيَبْلُغُ اَقْصٰى رِضَاكَ وَلَا يَبْلُغُ اٰخِرَهٗ اَوَائِلُ مَحَامِدِ خَلْقِكَ لَكَ وَلَكَ الْحَمْدُ مَا عُرِفَ الْحَمْدُ وَاُعْتُقِدَ الْحَمْدُ وَجُعِلَ ابْتِدَاءَ الْكَلَامِ اَلْحَمْدُ يَا بَاقِيَ الْعِزِّ وَالْعَظَمَةِ وَدَائِمَ السُّلْطَانِ وَالْقُدْرَةِ وَشَدِيْدَ الْبَطْشِ وَالْقُوَّةِ وَنَافِذَ الْاَمْرِ وَالْاِرَادَةِ وَوَاسِعَ الرَّحْمَةِ وَالْمَغْفِرَةِ وَرَبَّ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ كَمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ لَّكَ

عَلَیَّ یَقْصُرُ عَنْ اَیْسَرِهَا حَمْدِیْ وَلَا یَبْلُغُ اَدْنَاهَا شُكْرِیْ وَكَمْ مِنْ صَنَائِعَ مِنْكَ اِلَیَّ لَا یُحِیْطُ بِكَثِیْرِهَا وَهْمِیْ وَلَا یُقَیِّدُهَا فِكْرِیْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نَبِیِّكَ الْمُصْطَفٰى بَیْنَ الْبَرِیَّةِ طِفْلًا وَخَیْرِهَا شَابًّا وَكَهْلًا اَطْهَرِ الْمُطَهَّرِیْنَ شِیْمَةً وَاَجْوَدِ الْمُسْتَمْطَرِیْنَ دِیْمَةً وَاَعْظَمِ الْخَلْقِ جُرْثُوْمَةً اَلَّذِیْ اَوْضَحْتَ بِهِ الدَّلَالَاتِ وَاَقَمْتَ بِهِ الرِّسَالَاتِ وَخَتَمْتَ بِهِ النُّبُوَّاتِ وَفَتَحْتَ بِهِ الْخَیْرَاتِ وَاَظْهَرْتَهُ مَظْهَرًا وَابْتَعَثْتَهُ نَبِیًّا وَهَادِیًا اَمِیْنًا مَهْدِیًّا وَدَاعِیًا اِلَیْكَ وَدَالًّا عَلَیْكَ وَحُجَّةً بَیْنَ یَدَیْكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْمَعْصُوْمِیْنَ مِنْ عِتْرَتِهِ وَالطَّیِّبِیْنَ مِنْ اُسْرَتِهِ وَشَرِّفْ لَدَیْكَ مَنَازِلَهُمْ وَعَظِّمْ عِنْدَكَ مَرَاتِبَهُمْ وَاجْعَلْ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰى مَجَالِسَهُمْ وَارْفَعْ اِلٰى قُرْبِ رَسُوْلِكَ دَرَجَاتِهِمْ وَتَمِّمْ بِلِقَائِهِ سُرُوْرَهُمْ وَوَفِّرْ بِمَكَانِهِ اُنْسَهُمْ

اسکے بعد جہاں تک ہوسکے مستحبّی نمازیں مسجد رسُول میں پڑھے بعد نماز و دعا کے منبر رسول کے پاس آوے اور دونوں ہاتھوں سے اُسے مس کرے اور نیچے کا زینہ مس کر کے آنکھوں سے ملے کہ آنکھوں کی بیماری کے لیئے باعث شفا ہے اور وہاں بھی حمد و ثنائے الٰہی بجالاوے اور جو کچھ حاجت ہو دنیا یا آخرت کی خدا سے طلب کرے۔ اسکے بعد ستون ابی لبابہ کے پاس جسے ستون توبہ بھی کہتے ہیں آئے بعض کتب میں مذکور ہے کہ وہاں دو رکعت نماز پڑھے لہٰذا بقصد قربت

بجالانا بہتر ہے اور یہ دعا پڑھے۔

دعا نزدیک ستون ابی لبابہ اَللّٰهُمَّ لَا تُهِنِّیْ بِالْفَقْرِ وَلَا تُذِلَّنِیْ بِالدَّیْنِ وَلَا تَرُدَّنِیْ اِلَى الْهَلَكَةِ وَاعْصِمْنِیْ كَیْ اَعْتَصِمَ وَاَصْلِحْنِیْ كَیْ اَنْصَلِحَ وَاهْدِنِیْ كَیْ اَهْتَدِیَ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلَى اجْتِهَادِ نَفْسِیْ وَلَا تُعَذِّبْنِیْ بِسُوْءِ ظَنِّیْ وَلَا تُهْلِكْنِیْ وَاَنْتَ رَجَائِیْ وَاَنْتَ اَهْلٌ اَنْ تُحْسِنَ وَقَدْ اَسَاْتُ وَاَنْتَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ فَوَفِّقْنِیْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَیَسِّرْ لِیَ الْیَسِیْرَ وَجَنِّبْنِیْ كُلَّ عَسِیْرٍ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِیْ بِالْحَلَالِ عَنِ الْحَرَامِ وَبِالطَّاعَاتِ عَنِ الْمَعَاصِیْ وَبِالْغِنٰى عَنِ الْفَقْرِ وَبِالْجَنَّةِ عَنِ النَّارِ وَبِالْاَبْرَارِ عَنِ الْفُجَّارِ یَا مَنْ لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اسکے بعد اور جو چاہے دنیا و آخرت کے لیئے دعا مانگے۔

فصل سوم جنت البقیع کی زیارتوں میں اور اس میں دو مقام ہیں

مقام اول زیارت آئمہ بقیع علیہم السلام میں جب اماموں[۵] کی زیارت کے قصد سے جنّت البقیع میں جائے تو وہاں حلقہ قبور آئمہ کے کنارے پر جہاں سابق میں دروازہ تھا کھڑے ہو کے اذنِ دخول کی دعا پڑھے جیسا کہ تحفۃ الزائر میں منقول ہے۔

---

[۵] آداب زیارت صفحہ ۲۲۲ پر پڑھیئے اور حالات جنت البقیع صفحہ ۱۸ پر پڑھیئے۔

دعائے اذن دخول حرم آئمہ جنت البقیع | یا مَوالِیَّ یا اَبناءَ
رسولِ اللہِ عبدُکم وابنُ اَمَتِکم الذلیلُ بینَ ایدیکم
والمُضعَفُ فی عُلُوِّ قدرِکم والمعترفُ بحقِّکم جاءَکم
مستجیراً بکم قاصداً الی حرمِکم متقرّباً الی مقامِکم
متوسّلاً الی اللہِ بکم ءَاَدخُلُ یا موالیَّ ءَاَدخُلُ یا اولیاءَ اللہِ
ءَاَدخُلُ یا ملائکۃَ اللہِ المُحدِقینَ بھذا الحرمِ المقیمینَ بھذا
المشھدِ اسکے بعد بسم اللہ کہہ کے داہنا قدم اندر رکھے اور یہ دعا پڑھے

دعا وقت دخول تحت قبہ (یعنی جہاں پر قبل میں قبہ تھا) | اللہُ اکبرُ کبیراً والحمدُ للہِ کثیراً وسبحانَ اللہِ بکرۃً
واصیلاً والحمدُ للہِ الفردِ الصمدِ الماجدِ الاحدِ المتفضّلِ
المنّانِ المتطوّلِ الحنّانِ الذی منَّ بطَولِہ وسهّلَ لی
زیارۃَ ساداتی باحسانِہ ولم یجعلنی عن زیارتِہم ممنوعاً
بل تطوّلَ ومنحَ اسکے بعد اماموں کی قبروں کے پاس آئے اور پشت بہ قبلہ
ہو کے قبروں کے سامنے کھڑا ہو اور چاروں امام یعنی امام حسنؑ امام زین العابدینؑ
امام محمد باقرؑ امام جعفر صادق علیہم السلام کی زیارت جامعہ (ایک ساتھ) پڑھے یہ زیارت
نہایت معتبر ہے کافی اور من لا یحضرہ الفقیہ وغیرہ میں منقول ہے۔

زیارت جامعہ مطولہ آئمہ جنت البقیع | السلامُ علیکم ائمّۃَ الھُدی
السلامُ علیکم اھلَ التقوی السلامُ علیکم الحُجّۃَ علی

اھلِ الدنیا السلامُ علیکم ایّھا القُوّامُ فی البریّۃِ بالقسطِ
السلامُ علیکم اھلَ الصفوۃِ السلامُ علیکم آلَ رسولِ
اللہِ السلامُ علیکم اھلَ النجوی اشھدُ انّکم قد بلّغتم
ونصحتم وصبرتم فی ذاتِ اللہِ وکُذِّبتم واُسیءَ
الیکم فغفرتم واشھدُ انّکم الائمّۃُ الراشدونَ المھتدونَ
وانّ طاعتَکم مفروضۃٌ وانّ قولَکم الصدقُ وانّکم
دعوتم فلم تُجابوا وامرتم فلم تُطاعوا وانّکم دعائمُ
الدینِ واَرکانُ الارضِ لم تزالوا بعینِ اللہِ ینسخُکم فی
اصلابِ کلِّ مطھّرٍ وینقُلُکم فی ارحامِ المطھّراتِ لم
تُدنِّسکم الجاھلیّۃُ الجھلاءُ ولم تُشرِک فیکم
فِتَنُ الاھواءِ طِبتم وطابَ منبتُکم منَّ بکم علینا
دیّانُ الدینِ فجعلَکم فی بیوتٍ اذنَ اللہُ ان تُرفعَ ویُذکرَ
فیھا اسمُہ وجعلَ صلواتِنا علیکم رحمۃً لنا وکفّارۃً
لذنوبِنا اذ اختارَکم لنا وطیّبَ خلقَنا بما منَّ بہ علینا من
ولایتِکم وکُنّا عندَہ مُسمّینَ بفضلِکم معترفینَ
بتصدیقِنا ایّاکم وھذا مقامُ من اسرفَ واخطأَ
واستکانَ واقرَّ بما جنی ورجی بمقامِہ الخلاصَ وان
یستنقذَہ بکم مستنقذُ الھلکی من الردی فکونوا

لِي شُفَعَاءَ فَقَدْ وَفَدْتُ اِلَيْكُمْ اِذْ رَغِبَ عَنْكُمْ اَهْلُ الدُّنْيَا وَاتَّخَذُوْا آيَاتِ اللهِ هُزُوًا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا يَا مَنْ هُوَ قَائِمٌ لَا يَسْهُوْ وَدَائِمٌ لَا يَلْهُوْ وَمُحِيْطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ لَكَ الْمَنُّ بِمَا وَفَّقْتَنِيْ وَعَرَّفْتَنِيْ مِمَّا ائْتَمَنْتَنِيْ عَلَيْهِ اِذْ صَدَّ عَنْهُ عِبَادُكَ وَجَهِلُوْا مَعْرِفَتَهُمْ وَاسْتَخَفُّوْا بِحَقِّهِمْ وَمَالُوْا اِلٰى سِوَاهُمْ فَكَانَتِ الْمِنَّةُ مِنْكَ عَلَيَّ مَعَ اَقْوَامٍ خَصَصْتَهُمْ بِمَا خَصَصْتَنِيْ بِهٖ فَلَكَ الْحَمْدُ اِذْ كُنْتُ عِنْدَكَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا مَذْكُوْرًا مَكْتُوْبًا فَلَا تَحْرِمْنِيْ مَا رَجَوْتُ وَلَا تُخَيِّبْنِيْ فِيْمَا دَعَوْتُ صدوق علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ پس آٹھ رکعت نماز زیارت اس مسجد میں پڑھے جو اس مقام پر تھی (اب مسجد و قبہ سب مسمار ہو گئے لہذا اندرون احاطہ یا بیرون احاطہ جہاں ممکن ہو نماز پڑھے یا مسجد رسولؐ میں جا کر یہ نمازیں بھی ادا کرے) اور جو چاہے دعا کرے اگر جلدی ہو تو زیارت جامعہ مختصرہ مندرجہ صفحہ ۴۲۱ کتاب ہذا کو پڑھے

اور جو ہو سکے تو ہر امام کی زیارت نیت کر کے علیحدہ علیحدہ پڑھے۔ بظاہر یہ چاروں زیارتیں علما کی تصنیف کردہ معلوم ہوتی ہیں ان کا پڑھنا بھی خوب ہے۔

زیارت امام حسن علیہ السلام کی

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ نَبِيِّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ

اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْنَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَحَجَّةَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صِرَاطَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا لِسَانَ حِكْمَةِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاصِرَ دِيْنِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السَّيِّدُ الزَّكِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْبَرُّ التَّقِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْقَائِمُ الْاَمِيْنُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَالِمُ بِالتَّنْزِيْلِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَالِمُ بِالتَّاْوِيْلِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْهَادِي الْمَهْدِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْبَاهِرُ الْخَفِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الطَّاهِرُ الزَّكِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّهِيْدُ الصِّدِّيْقُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْحَقُّ الْحَقِيْقُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

زیارت امام زین العابدین علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُتَهَجِّدِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مِدْرَةَ الصَّالِحِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ الْمُسْلِمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قُرَّةَ عُيُوْنِ النَّاظِرِيْنَ الْعَارِفِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلَفَ السَّابِقِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَصِيَّ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَازِنَ وَصَايَا

المرسلين السلام عليك يا ضوء المستوحشين السلام
عليك يا نور المجتهدين السلام عليك يا سراج المرتاضين
السلام عليك يا ذخر المتعبدين السلام عليك يا مصباح
العالمين السلام عليك يا سفينة العلم السلام عليك يا
سكينة الحلم السلام عليك يا ميزان القصاص السلام
عليك يا سفينة الخلاص السلام عليك يا بحر الندى
السلام عليك يا بدر الدجى السلام عليك ايها الاواه
الحليم السلام عليك ايها الصابر الحكيم السلام عليك
يا رئيس البكائين السلام عليك يا مصباح المؤمنين
السلام عليك يا مولاي يا ابا محمد اشهد انك حجة الله
وابن حجته وابو حجته وابن امينه وابو امنائه وانك
ناصحت في عبادة ربك وسارعت في مرضاته وخيبت
اعداءه وسررت اولياءه واشهد انك قد عبدت
الله حق عبادته واتقيته حق تقاته واطعته حق
طاعته حتى اتاك اليقين فعليك يا مولاي يا ابن رسول
الله افضل التحية والسلام ورحمة الله وبركاته

زیارت حضرت امام محمد باقر علیه السلام | السلام عليك ايها
الباقر لعلم الله السلام عليك ايها الفاحص عن دين الله

السلام عليك ايها التبيين لحكم الله السلام عليك ايها القائم
بقسط الله السلام عليك ايها الناصح لعباد الله السلام
عليك ايها الداعي الى الله السلام عليك ايها الدليل
على الله السلام عليك ايها الحبل المتين السلام عليك
ايها الفضل المبين السلام عليك ايها النور الساطع
السلام عليك ايها البدر اللامع السلام عليك ايها الحق
الابلج السلام عليك ايها السراج الاسنى السلام عليك
السلام عليك ايها النجم الازهر السلام عليك ايها الكوكب
الابهر السلام عليك ايها المنزه عن المعضلات السلام
عليك ايها المعصوم من الزلات السلام عليك ايها الزكي
في الحسب السلام عليك ايها الرفيع في النسب السلام عليك
ايها الامام الشفيق السلام عليك ايها القصر المشيد السلام
عليك يا حجة الله على خلقه اجمعين اشهد يا مولاي انك
قد صدعت بالحق صدعا وبقرت العلم بقرا ونثرته نثرا
لم تاخذك في الله لومة لائم وكنت لدين الله مكاتم
وقضيت ما كان عليك واخرجت اولياءك من
ولاية غير الله الى ولاية الله وامرت بطاعة الله ونهيت
عن معصية الله حتى قبضك الله الى رضوانه وذهب بك

إِلَىٰ دَارِ كَرَامَتِهِ وَإِلَىٰ مَسَاكِنِ أَصْفِيَائِهِ وَمُجَاوَرَةِ أَوْلِيَائِهِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

زیارت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی | السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْإِمَامُ الصَّادِقُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْوَصِيُّ النَّاطِقُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْفَاتِقُ الرَّاتِقُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا السَّنَامُ الْأَعْظَمُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الصِّرَاطُ الْأَقْوَمُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مِصْبَاحَ الظُّلُمَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا دَافِعَ الْمُعْضِلَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مِفْتَاحَ الْخَيْرَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَعْدِنَ الْبَرَكَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْحُجَجِ وَالدَّلَالَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْبَرَاهِينِ الْوَاضِحَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاصِرَ دِينِ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاشِرَ حُكْمِ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَاصِلَ الْخِطَابَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَاشِفَ الْكُرُبَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمِيدَ الصَّادِقِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا لِسَانَ النَّاطِقِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلَفَ الْخَائِفِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَعِيمَ الصَّالِحِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُسْلِمِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَهْفَ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا هَادِيَ الْمُضِلِّينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَكَنَ الطَّائِفِينَ أَشْهَدُ يَا مَوْلَايَ أَنَّكَ

عَلَمُ الْهُدَىٰ وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقَىٰ وَشَمْسُ الضُّحَىٰ وَبَحْرُ النَّدَىٰ وَكَهْفُ الْوَرَىٰ وَالْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ صَلَّى اللهُ عَلَىٰ رُوحِكَ وَبَدَنِكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْعَبَّاسِ عَمِّ رَسُولِ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اسکے بعد زیارت جناب فاطمہ بھی پڑھے جو پہلے لکھی گئی ہے پھر رو بقبلہ ہو کے مقابل اس قبر کے بھی جو ایک گوشہ میں ہے زیارت جناب فاطمہ پڑھے اور بعضوں کا خیال ہے کہ یہ قبر فاطمہ بنت اسد اور امیر المومنین علیہ السلام کی ہے بہرکیف بعد سب زیارتوں کے ہر امام کیواسطے دو دو رکعت نماز زیارت کی پڑھے اور دو رکعت نماز زیارت فاطمہ کی بھی پڑھے اور دعا کرے۔

مقام دوم زیارت دیگر حضرات کی جنت البقیع میں | بعد فراغت زیارت ائمہ بقیع کے بیت الاحزان میں جاکر زیارت جناب فاطمہ اور دو رکعت نماز زیارت کی پڑھے پھر قبرستان میں جاکر ابراہیم فرزند رسول اور عبداللہ بن جعفر و عقیل اور فاطمہ بنت اسد اور جملہ قرابتداران رسول اور اصحاب مقبول کی بھی زیارت کرے۔

زیارت حضرت ابراہیم فرزند رسول | (تاریخ ولادت و وفات ۱۸ رجب)

السَّلَامُ عَلَىٰ رَسُولِ اللهِ السَّلَامُ عَلَىٰ نَبِيِّ اللهِ السَّلَامُ عَلَىٰ حَبِيبِ اللهِ السَّلَامُ عَلَىٰ صَفِيِّ اللهِ السَّلَامُ عَلَىٰ نَجِيِّ اللهِ السَّلَامُ عَلَىٰ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَخَاتَمِ

الْمُرْسَلِيْنَ وَخِيَرَةِ اللّٰهِ مِنْ خَلْقِهٖ فِيْ اَرْضِهٖ وَسَمَآئِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى جَمِيْعِ اَنْبِيَآءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَى السُّعَدَآءِ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الرُّوْحُ الزَّاكِيَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الشَّرِيْفَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا السُّلَالَةُ الطَّاهِرَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا النَّسَمَةُ الزَّاكِيَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ خَيْرِ الْوَرٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ النَّبِيِّ الْمُجْتَبٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْمَبْعُوْثِ اِلٰى كَافَّةِ الْوَرٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْمُؤَيَّدِ بِالْقُرْاٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْمُرْسَلِ اِلَى الْاِنْسِ وَالْجَانِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ صَاحِبِ الْعَلَامَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ شَفِيْعِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ مَنْ حَبَاهُ اللّٰهُ بِالْكَرَامَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدِ اخْتَارَ اللّٰهُ لَكَ دَارَ اِنْعَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يَكْتُبَ عَلَيْكَ اَحْكَامَهٗ اَوْ يُكَلِّفَكَ حَلَالَهٗ وَحَرَامَهٗ فَنَقَلَكَ اِلَيْهِ طَيِّبًا زَاكِيًا مَرْضِيًّا طَاهِرًا مِنْ كُلِّ نَجَسٍ مُقَدَّسًا مِنْ كُلِّ دَنَسٍ وَبَوَّاَكَ جَنَّةَ الْمَاْوٰى وَرَفَعَكَ اِلَى الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ صَلٰوةً تَقَرُّ بِهَا عَيْنُ رَسُوْلِهٖ

السلام عليك وعلى آبائها وابنائها الصالحين

وَيُبَلِّغُهُ اَكْبَرَ مَامُوْلِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ وَاَزْكَاهَا وَاَنْمٰى بَرَكَاتِكَ وَاَوْفَاهَا عَلٰى رَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى مَا نَسَلَ مِنْ اَوْلَادِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَعَلٰى مَا خَلَّفَ مِنْ عِتْرَتِهِ الطَّاهِرِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَفِيِّكَ وَاِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ نَبِيِّكَ اَنْ تَجْعَلَ سَعْيِيْ بِهِمْ مَشْكُوْرًا وَذَنْبِيْ بِهِمْ مَغْفُوْرًا وَحَيٰوتِيْ سَعِيْدَةً وَعَاقِبَتِيْ بِهِمْ حَمِيْدَةً وَحَوَآئِجِيْ بِهِمْ مَقْضِيَّةً وَاَفْعَالِيْ بِهِمْ مَرْضِيَّةً وَاُمُوْرِيْ بِهِمْ مَسْعُوْدَةً وَشُئُوْنِيْ بِهِمْ مَحْمُوْدَةً اَللّٰهُمَّ وَاَحْسِنْ لِيَ التَّوْفِيْقَ وَنَفِّسْ عَنِّيْ كُلَّ هَمٍّ وَضِيْقٍ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِيْ عِقَابَكَ وَامْنَحْنِيْ ثَوَابَكَ وَاَسْكِنِّيْ جِنَانَكَ وَارْزُقْنِيْ رِضْوَانَكَ وَاَمَانَكَ وَاَشْرِكْ فِيْ صَالِحِ دُعَآئِيْ وَالِدَيَّ وَوُلْدِيْ وَجَمِيْعَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ وَلِيُّ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

زیارت حضرت فاطمہ بنت اسد والدہ امیر المومنین ع

یہ زیارت دو مقام پر یعنی (۱) مقام قبر مشہور (۲) جنت البقیع میں پڑھنا چاہیے۔

السلام علی نبی الله السلام علی رسول الله السلام علی محمد سید المرسلین السلام علی محمد سید الاولین السلام علی محمد سید الآخرین السلام علی من بعثه الله رحمة للعالمین السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته السلام علی فاطمة بنت اسد الهاشمیة السلام علیك ایتها الصدیقة المرضیة السلام علیك ایتها التقیة النقیة السلام علیك ایتها الکریمة الرضیة السلام علیك یا کافلة محمد خاتم النبیین السلام علیك یا والدة سید الوصیین السلام علیك یا من ظهرت شفقتها علی رسول الله خاتم النبیین السلام علیك یا من تربیتها لولی الله الامین السلام علیك وعلی روحك وبدنك الطاهر السلام علیك وعلی ولدك ورحمة الله وبرکاته اشهد انك احسنت الکفالة وادیت الامانة واجتهدت فی مرضات الله وبالغت فی حفظ رسول الله عارفة بحقه مؤمنة بصدقه معترفة بنبوته مستبصرة بنعمته کافلة بتربیته مشفقة علی نفسه واقفة علی خدمته مختارة رضاه واشهد انك مضیت علی الایمان والتمسك باشرف الادیان راضیة

مرضیة طاهرة زکیة تقیة نقیة فرضی الله عنك وارضاك وجعل الجنة منزلك وماواك اللهم صل علی محمد وآل محمد وانفعنی بزیارتها وثبتنی علی محبتها ولا تحرمنی شفاعتها وشفاعة الائمة من ذریتها وارزقنی مرافقتها واحشرنی معها ومع اولادها الطاهرین اللهم لا تجعله آخر العهد من زیارتی ایاها وارزقنی العود الیها ابدا ما ابقیتنی واذا توفیتنی فاحشرنی فی زمرتها وادخلنی فی شفاعتها برحمتك یا ارحم الراحمین اللهم بحقها عندك ومنزلتها لدیك اغفر لی ولوالدی ولجمیع المؤمنین والمؤمنات وآتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا برحمتك عذاب النار۔

فصل چہارم۔ دوسرے مقامات کی زیارتیں

چاہیے کہ حضرت عبداللہ پدر جناب رسولخدا کی بھی (جن کی قبر شہر میں ہے) زیارت کرے یہ زیارتیں بھی تالیف کردہ علماء سے ہیں مگر پڑھنا انکا خوب ہے۔

زیارت عبداللہ والد رسولخدا | السلام علیك یا صاحب المجد الاصیل السلام علیك یا خیر فرع دوحة الخلیل السلام

عَلَيْكَ يَا مَنْ خَصَّهُ الْجَلِيلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الذَّبِيحِ إِسْمٰعِيلَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سُلَالَةَ الْأَبْرَارِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَمَرَ الْأَقْمَارِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَجْمَ الظَّلَامِ وَشَمْسَ النَّهَارِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ الْأَنْوَارِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَقِيقًا بِالْفَخْرِ وَالْافْتِخَارِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ وَعَمَّ الْوَصِيِّ الْكَرَّارِ وَوَالِدَ الْأَئِمَّةِ الْأَطْهَارِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَضَاءَ بِنُورِ جَبِينِهِ عِنْدَ وِلَادَتِهِ أَطْرَافُ السَّمَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا يُوسُفَ آلِ عَبْدِ مَنَافٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَجَاءَ مَنْ رَجَاهُ وَمَأْمَنَ مَنْ خَافَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ سَلَكَ مَسْلَكَ جَدِّهِ إِسْمٰعِيلَ فَأَسْلَمَ لِأَبِيهِ لِيَذْبَحَهُ ذَبْحَ الْخَلِيلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ فَدَاهُ اللّٰهُ بِمَا فَدَاهُ وَتَقَبَّلَهُ فَأَعْطَاهُ أُمَّهُ وَأَبَاهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَامِلَ نُورِ النُّبُوَّةِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَامِعَ شَمْلِ الْفُتُوَّةِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَشْرَفَ النَّاسِ فِي الْأُبُوَّةِ وَالنُّبُوَّةِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ بَشَّرَ بِمُحَمَّدٍ بِالْبِشَارَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ نُودِيَ لِشُرْبِ الْمَاءِ وَهُوَ عَطْشَانٌ بِالْعَرَفَاتِ وَكَانَ الْمَاءُ أَبْرَدَ مِنَ الثَّلْجِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَطْيَبَ مِنَ الْمِسْكِ فَشَرِبَهُ شَرَبَاتٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَخْلَصَ الْعُبُودِيَّةَ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ

سُمِّيَ عَبْدَ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَالِدَ رَسُولِ اللّٰهِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الطَّاهِرِينَ بَعْدَ الطَّاهِرِينَ وَابْنَ الطَّاهِرِينَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

بیان زیارت مسجد قبا وغیرہ

اسکے بعد کسی روز مسجد قبا (جو اول مسجد ہے جس میں رسول خدا نے بعد ہجرت کے نماز پڑھی تھی اور مدینہ سے تخمیناً دو میل کے فاصلہ پر ہے) جاکر دو رکعت نماز پڑھے اور دعا مانگے وہاں کے ساکنین اکثر شیعہ مذہب نہایت محتاج و نادار ہیں جہاں تک ہو سکے اُن کے ساتھ نیک سلوک کرے اور اُسی مسجد کی پشت پر خانۂ امیر المومنین علیہ السّلام بھی واقع ہے وہاں بھی دو رکعت نماز پڑھے اور دعا مانگے وہاں سے غرفۂ ام ابراہیمؑ میں جہاں رسولخدا رہا کرتے تھے جائے اور دو رکعت نماز پڑھے پھر مسجد فضیخ میں جہاں جناب امیرؑ کے واسطے ردِّ شمس ہوا جاکر دو رکعت نماز پڑھے وہاں کے مومنین بھی اکثر شیعہ ہیں۔ صحن مسجد کے ایک گوشہ میں ایک مدرسہ بھی ہے جس میں شیعوں کے لڑکے تعلیم پاتے ہیں۔ پس جو مومنین زیارت سے مشرف ہوں اُن کو مناسب ہے کہ وہاں کے شیعیان محتاجین کی اعانت کریں۔

بیان زیارت شہدائے اُحد

مسجد قُبا سے واپس آنے کے بعد کسی روز بقصد زیارت جناب حمزہؓ اور شہدائے اُحد کے اُحد جاکر زیارت بجالاوے پہلے اُس مقام پر جائے جہاں مسجد تھی اور مسمار کر دی گئی وہاں جاکر دو رکعت نماز پڑھے اُس کے بعد (چونکہ روضہ مسمار کر دیا گیا لہذا) قبر حضرت حمزہ کے قریب جاکر

اس طرح زیارت پڑھے۔

زیارت حضرت حمزہ | اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ رَسُولِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الشُّهَدَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ الشُّهَدَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَسَدَ اللّٰهِ وَاَسَدَ رَسُولِهٖ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ جَاهَدْتَ فِی اللّٰهِ وَجُدْتَ بِنَفْسِكَ وَنَصَحْتَ رَسُولَ اللّٰهِ وَكُنْتَ فِيمَا عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ رَاغِبًا بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَتَيْتُكَ مُتَقَرِّبًا اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِزِيَارَتِكَ وَمُتَقَرِّبًا اِلٰی رَسُولِهٖ بِذٰلِكَ رَاغِبًا اِلَيْكَ فِی الشَّفَاعَةِ اَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ خَلَاصَ نَفْسِیْ هَارِبًا مِنْ ذُنُوبِیَ الَّتِی اسْتَحَقَّهَا مِثْلِیْ بِمَا جَنَيْتُ عَلٰی نَفْسِیْ هَارِبًا مِنْ ذُنُوبِیَ الَّتِی احْتَطَبْتُهَا عَلٰی ظَهْرِیْ فَزِعًا اِلَيْكَ رَجَاءَ رَحْمَةِ رَبِّیْ اَتَيْتُكَ اَسْتَشْفِعُ بِكَ اِلٰی مَوْلَایَ وَاَتَقَرَّبُ بِنَبِيِّهٖ اِلَيْهِ لِيَقْضِیَ بِكَ حَوَائِجِیْ وَاَتَيْتُ مَا اَخْطَرَنِیْ وَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا اَفْزَعُ اِلَيْهِ خَيْرًا لِیْ مِنْكُمْ اَهْلَ بَيْتِ الرَّحْمَةِ فَكُنْ لِیْ شَفِيعًا يَوْمَ حَاجَتِیْ وَفَقْرِیْ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اور یہ زیارت مختصرہ جو تحفۃ الزائر میں منقول ہے پڑھے۔

زیارت مختصرہ حضرت حمزہؓ | اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ رَسُولِ اللّٰهِ وَخَيْرَ الشُّهَدَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَسَدَ اللّٰهِ وَاَسَدَ رَسُولِهٖ

اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ جَاهَدْتَ فِی اللّٰهِ وَنَصَحْتَ لِرَسُولِ اللّٰهِ وَجُدْتَ بِنَفْسِكَ وَطَلَبْتَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ وَرَغِبْتَ فِيمَا وَعَدَ اللّٰهُ اسکے بعد دو رکعت نماز زیارت پڑھے اور اُسکا ثواب ہدیہ کرے پھر وہاں سے شہدائے اُحد کی قبروں پر آئے اور یہ زیارت پڑھے۔

زیارت شہدائے اُحد | اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الدِّيَارِ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ اسکے بعد کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ اسکے بعد کچھ سورے قرآن کے پڑھ کے اُنکی روحوں کو ثواب بخشدے۔

بیان زیارت مسجد ذو قبلتین وغیرہ | بعد فراغت زیارت شہدائے احد کے بقصد زیارت کے مسجد ذو قبلتین اور مسجد احزاب (جس کو مسجد فتح بھی کہتے ہیں اور وہ ایک ٹیلہ پر ہے) جائے اور وہاں سے مسجد امیر المومنینؑ اور مسجد سلمان فارسیؓ میں بھی جائے اور ان کل مقاموں میں دو دو رکعت نماز پڑھے اور مسجد احزاب میں یہ دعا بھی پڑھے۔

دعائے مسجد احزاب میں | يَا صَرِيخَ الْمَكْرُوبِيْنَ وَيَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ اِكْشِفْ عَنِّیْ غَمِّیْ وَهَمِّیْ وَكَرْبِیْ كَمَا كَشَفْتَ عَنْ نَبِيِّكَ هَمَّهٗ وَغَمَّهٗ وَكَرْبَهٗ وَكَفَيْتَهٗ هَوْلَ عَدُوِّهٖ فِیْ هٰذَا الْمَكَانِ

خاتمہ زیارتوں میں وقت وداع (رخصت کے) زیارت وداع رسولخداؐ

جب مدینہ منورہ سے واپسی کا قصد ہو تو حسب دستور زیارت نماز زیارت

پڑھ کر وداعی زیارت مندرجۂ ذیل پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْبَشِيرُ النَّذِيرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السِّرَاجُ الْمُنِيرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السَّفِيرُ بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَ خَلْقِهٖ اَشْهَدُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنَّكَ كُنْتَ نُورًا فِي الْاَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَالْاَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ بِاَنْجَاسِهَا وَلَمْ تُلْبِسْكَ مِنْ مُدْلَهِمَّاتِ ثِيَابِهَا وَاَشْهَدُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنِّي مُؤْمِنٌ بِكَ وَبِالْاَئِمَّةِ مِنْ اَهْلِ بَيْتِكَ اَعْلَامِ الْهُدٰى وَالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى وَالْحُجَّةِ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَةِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاِنْ تَوَفَّيْتَنِي فَاِنِّي اَشْهَدُ فِي مَمَاتِي عَلٰى مَا اَشْهَدُ عَلَيْهِ فِي حَيَاتِي اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَاَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ اَوْلِيَاۤؤُكَ وَاَنْصَارُكَ وَحُجَجُكَ عَلٰى خَلْقِكَ وَخُلَفَاۤؤُكَ فِي عِبَادِكَ وَاَعْلَامُكَ فِي بِلَادِكَ وَخُزَّانُ عِلْمِكَ وَحَفَظَةُ سِرِّكَ وَتَرَاجِمَةُ وَحْيِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَلِّغْ رُوْحَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ فِي سَاعَتِي وَفِي كُلِّ سَاعَةٍ تَحِيَّةً مِنِّي وَسَلَامًا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ لَا جَعَلَهُ

اللّٰهُ اٰخِرَ تَسْلِيمِي عَلَيْكَ یہ زیارت تحفۃ الزائر وغیرہ میں نہیں ہے بلکہ اس طور سے ہے کہ جب مدینۂ منوّرہ سے رخصت ہونیکا ارادہ ہو تو غسل کرے اور قبر مطہر حضرت رسولؐ پر جائے اور باداب[۵] زیارت پڑھے جب فارغ ہو تو وداع اس طرح کرے اور کہے۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَةِ قَبْرِ نَبِيِّكَ فَاِنْ تَوَفَّيْتَنِي قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنِّي اَشْهَدُ فِي مَمَاتِي عَلٰى مَا شَهِدْتُ عَلَيْهِ فِي حَيَاتِي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ

زیارت وداع ائمہ بقیع

چلنے کے وقت بقیع میں بھی جا کر آخری زیارت ائمہ بقیع (جو اوپر مذکور ہوئی) پڑھے اور آخر زیارت میں یہ فقرات وداعیہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ وَاَقْرَءُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُولِ وَبِمَا جِئْتُمْ بِهٖ وَدَلَلْتُمْ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ اسکے بعد جو چاہے دعا مانگے اور خدا سے دعا کرے کہ خداوند عالم پھر زیارت نصیب کرے اور یہ عاصی بھی امید رکھتا ہے کہ مومنین اس حقیر کو بھی دعائے مغفرت سے فراموش نہ فرمائیں گے۔

---

۵ آداب زیارت مُصرحہ صفحہ ۲۲۲ کتاب ہذا۔

فصل پنجم زیارات ملک عراق میں

(۱) زیارات نجف اشرف؎ و کوفہ

کیفیت زیارت حضرت امیر المومنین ع واضح ہو کہ جب زیارت کا قصد ہو تو غسل کر کے پاکیزہ لباس پہنے اور اگر ممکن ہو تو خوشبو لگائے ورنہ بغیر لگائے مکان سے برآمد ہو اور کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ خَرَجْتُ مِنْ مَنْزِلِیْ اَبْغِیْ فَضْلَکَ وَاَزُوْرُ وَصِیَّ نَبِیِّکَ صَلَوَاتُکَ عَلَیْھِمَا اَللّٰھُمَّ فَیَسِّرْ ذٰلِکَ لِیْ وَسَبِّبِ الْمَزَارَ لَہٗ وَاخْلُفْنِیْ فِیْ عَاقِبَتِیْ وَحُزَانَتِیْ بِاَحْسَنِ الْخِلَافَۃِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔ پس روانہ ہو اور زبان سے یہ پڑھتا جائے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور جب خندق کوفہ کے قریب پہونچے تو ٹھہر جائے اور کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَھْلَ الْکِبْرِیَاءِ وَالْمَجْدِ وَالْعَظَمَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَھْلَ التَّکْبِیْرِ وَالتَّقْدِیْسِ وَالتَّسْبِیْحِ وَالْاٰلَاءِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ عِمَادِیْ وَعَلَیْہِ اَتَوَکَّلُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَجَائِیْ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ وَلِیُّ نِعْمَتِیْ وَالْقَادِرُ عَلٰی طَلِبَتِیْ تَعْلَمُ حَاجَتِیْ وَمَا تُضْمِرُہٗ

(؎ تاریخی حالات صفحہ ۳۰ سے ملاحظہ ہوں)

ھَوَاجِسُ الصُّدُوْرِ وَخَوَاطِرُ النُّفُوْسِ فَاَسْئَلُکَ بِمُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی الَّذِیْ قَطَعْتَ بِہٖ حُجَجَ الْمُحْتَجِّیْنَ وَعُذْرَ الْمُعْتَذِرِیْنَ وَجَعَلْتَہٗ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ اَنْ لَّا تَحْرِمَنِیْ ثَوَابَ زِیَارَۃِ وَلِیِّکَ وَاَخِیْ نَبِیِّکَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَقَصْدَہٗ وَتَجْعَلَنِیْ مِنْ وَفْدِہِ الصَّالِحِیْنَ وَشِیْعَتِہِ الْمُتَّقِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔ اور جب قبہ شریف پر نظر پڑے تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اخْتَصَّنِیْ بِہٖ مِنْ طِیْبِ الْمَوْلِدِ وَاسْتَخْلَصَنِیْ اِکْرَامًا بِہٖ مِنْ مُوَالَاۃِ الْاَبْرَارِ السَّفَرَۃِ الْاَطْھَارِ وَالْخِیَرَۃِ الْاَعْلَامِ اَللّٰھُمَّ فَتَقَبَّلْ سَعْیِیْ اِلَیْکَ وَتَضَرُّعِیْ بَیْنَ یَدَیْکَ وَاغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ لَا تَخْفٰی عَلَیْکَ اِنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الْمَلِکُ الْغَفَّارُ ۔ اور جب دروازہ نجف پر پہونچے تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ھَدَانَا اللّٰہُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَیَّرَنِیْ فِیْ بِلَادِہٖ وَحَمَلَنِیْ عَلٰی دَوَابِّہٖ وَطَوٰی لِیَ الْبَعِیْدَ وَصَرَفَ عَنِّی الْمَحْذُوْرَ وَدَفَعَ عَنِّی الْمَکْرُوْہَ حَتّٰی اَقْدَمَنِیْ حَرَمَ اَخِیْ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ ۔ پس داخل شہر ہو اور کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَدْخَلَنِیْ

هٰذِهِ الْبُقْعَةَ الْمُبَارَكَةَ الَّتِيْ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا
وَاخْتَارَهَا لِوَصِيِّ نَبِيِّهٖ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْهَا شَاهِدَةً
لِيْ ۔ پس جب درگاہ اوّل پر پہونچے تو کہے اَللّٰهُمَّ لِبَابِكَ
وَقَفْتُ وَبِفِنَائِكَ نَزَلْتُ وَبِحَبْلِكَ اعْتَصَمْتُ
وَلِرَحْمَتِكَ تَعَرَّضْتُ وَبِوَلِيِّكَ صَلَوَاتُكَ
عَلَيْهِ تَوَسَّلْتُ فَاجْعَلْهَا زِيَارَةً مَقْبُوْلَةً وَدُعَاءً
مُسْتَجَابًا ۔ پھر جب در صحن پر پہونچے تو کہے اَللّٰهُمَّ اِنَّ
هٰذَا الْحَرَمَ حَرَمُكَ وَالْمَقَامَ مَقَامُكَ وَاَنَا اُدْخُلُ
اِلَيْهِ اُنَاجِيْكَ بِمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ وَمِنْ سِرِّيْ
وَنَجْوَايَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَنَّانِ الْمَنَّانِ الْمُتَطَوِّلِ الَّذِيْ
مِنْ تَطَوُّلِهٖ سَهَّلَ لِيْ زِيَارَةَ مَوْلَايَ بِاِحْسَانِهٖ
وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ عَنْ زِيَارَتِهٖ مَمْنُوْعًا وَلَا عَنْ وِلَايَتِهٖ
مَدْفُوْعًا بَلْ تَطَوَّلَ وَمَنَحَ اَللّٰهُمَّ كَمَا مَنَنْتَ
عَلَيَّ بِمَعْرِفَتِهٖ فَاجْعَلْنِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ وَاَدْخِلْنِي
الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهٖ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔ اس کے
بعد جب داخل صحن ہو تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَكْرَمَنِيْ
بِمَعْرِفَتِهٖ وَمَعْرِفَةِ رَسُوْلِهٖ وَمَنْ فَرَضَ عَلَيَّ
طَاعَتَهٗ رَحْمَةً مِنْهُ لِيْ وَتَطَوُّلًا مِنْهُ عَلَيَّ وَمَنَّ

عَلَيَّ بِالْاِيْمَانِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَدْخَلَنِيْ حَرَمَ اَخِيْ
رَسُوْلِهٖ وَاَرَانِيْهِ فِيْ عَافِيَةٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَنِيْ
مِنْ زُوَّارِ قَبْرِ وَصِيِّ رَسُوْلِهٖ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ جَاءَ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ
اَنَّ عَلِيًّا عَبْدُ اللّٰهِ وَاَخُوْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
عَلٰى هِدَايَتِهٖ وَتَوْفِيْقِهٖ لِمَا دَعَا اِلَيْهِ مِنْ سَبِيْلِهٖ
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَفْضَلُ مَقْصُوْدٍ وَاَكْرَمُ مَاْتِيٍّ وَقَدْ
اَتَيْتُكَ مُتَقَرِّبًا اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَ
بِاَخِيْهِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّلَا تُخَيِّبْ سَعْيِيْ وَانْظُرْ
اِلَيَّ نَظْرَةً رَحِيْمَةً تَنْعَشُنِيْ بِهَا وَاجْعَلْنِيْ عِنْدَكَ
وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۔ پس
جب دروازہ رواق پر پہونچے تو کھڑا ہو اور کہے اَلسَّلَامُ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَمِيْنِ اللّٰهِ عَلٰى وَحْيِهٖ وَعَزَائِمِ
اَمْرِهِ الْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالْفَاتِحِ لِمَا اسْتُقْبِلَ وَ
الْمُهَيْمِنِ عَلٰى ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اَلسَّلَامُ عَلٰی صَاحِبِ السَّکِیْنَۃِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَدْفُوْنِ
بِالْمَدِیْنَۃِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَنْصُوْرِ الْمُؤَیَّدِ اَلسَّلَامُ
عَلٰی اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ
پس رواق میں داخل ہو اور داہنے پاؤں کو مقدم کرے اور یہ
اذن دخول پڑھے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
جَاءَ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِہٖ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِیْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
وَخِیَرَتَہٗ مِنْ خَلْقِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ
عَبْدِ اللّٰہِ وَاَخِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا مَوْلَایَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ
عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ جَاءَکَ
مُسْتَجِیْرًا بِذِمَّتِکَ قَاصِدًا اِلٰی حَرَمِکَ مُتَوَجِّھًا
اِلٰی مَقَامِکَ مُتَوَسِّلًا اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بِکَ ءَاَدْخُلُ
یَا مَوْلَایَ ءَاَدْخُلُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ءَاَدْخُلُ
یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ ءَاَدْخُلُ یَا اَمِیْنَ اللّٰہِ ءَاَدْخُلُ
یَا مَلٰٓئِکَۃَ اللّٰہِ الْمُقِیْمِیْنَ فِیْ ھٰذَا الْمَشْھَدِ یَا
مَوْلَایَ اَتَاْذَنُ لِیْ بِالدُّخُوْلِ اَفْضَلَ مَا اَذِنْتَ
لِاَحَدٍ مِنْ اَوْلِیَآئِکَ فَاِنْ لَّمْ اَکُنْ لَہٗ اَھْلًا

فَاَنْتَ اَھْلٌ لِذٰلِکَ پس چوکھٹ کو بوسہ دے اور داہنا
قدم آگے رکھے اور داخل قبہ ہوتے ہوئے کہے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ
وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ
اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔ پس چلے یہاں تک کہ محاذی
قبر مبارک ہو اور توقف کرے قبل پہونچنے کے قبر مبارک تک
پس قبر مبارک کی طرف رُخ کرکے کہے اَلسَّلَامُ مِنَ اللّٰہِ
عَلٰی مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَمِیْنِ اللّٰہِ عَلٰی وَحْیِہٖ
وَرِسَالَاتِہٖ وَعَزَآئِمِ اَمْرِہٖ وَمَعْدِنِ الْوَحْیِ
وَالتَّنْزِیْلِ الْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالْفَاتِحِ لِمَا
اسْتُقْبِلَ وَالْمُھَیْمِنِ عَلٰی ذٰلِکَ کُلِّہٖ اَلشَّاھِدِ
عَلَی الْخَلْقِ السِّرَاجِ الْمُنِیْرِ وَالسَّلَامُ عَلَیْہِ وَرَحْمَۃُ
اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَھْلِ
بَیْتِہِ الْمَظْلُوْمِیْنَ اَفْضَلَ وَاَکْمَلَ وَاَرْفَعَ وَ
اَشْرَفَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ اَنْبِیَآئِکَ وَ
رُسُلِکَ وَاَصْفِیَآئِکَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ
عَبْدِکَ وَخَیْرِ خَلْقِکَ بَعْدَ نَبِیِّکَ وَاَخِیْ رَسُوْلِکَ
وَوَصِیِّ حَبِیْبِکَ الَّذِی انْتَجَبْتَہٗ مِنْ خَلْقِکَ

وَالدَّلِيلِ عَلَىٰ مَنْ بَعَثْتَهُ بِرِسَالَاتِكَ وَدَيَّانِ الدِّينِ
بِعَدْلِكَ وَفَصْلِ قَضَائِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ وَالسَّلَامُ
عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى
الْاَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهِ الْقَوَّامِينَ بِاَمْرِكَ مِنْ بَعْدِهِ
الْمُطَهَّرِينَ الَّذِينَ ارْتَضَيْتَهُمْ اَنْصَارًا لِدِينِكَ
وَحَفَظَةً لِسِرِّكَ وَشُهَدَاءَ عَلَىٰ خَلْقِكَ وَاَعْلَامًا
لِعِبَادِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ اَلسَّلَامُ
عَلَىٰ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيطَالِبٍ وَصِيِّ رَسُولِ
اللّٰهِ وَخَلِيفَتِهِ وَالْقَائِمِ بِاَمْرِهِ مِنْ بَعْدِهِ
سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ
عَلَىٰ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ
اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِينَ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَئِمَّةِ
الرَّاشِدِينَ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَئِمَّةِ الْمُسْتَوْدَعِينَ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ
خَاصَّةِ اللّٰهِ مِنْ خَلْقِهِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُتَوَسِّمِينَ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ قَامُوا بِاَمْرِهِ
وَوَازَرُوا اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ وَخَافُوا بِخَوْفِهِمْ اَلسَّلَامُ

عَلَى الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ
الصَّالِحِينَ پھر نزدیک قبر کے رُخ قبر کی طرف اور پشت قبلہ کی
طرف کرکے کھڑا ہو اور نیت زیارت کرکے کہے اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ
اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا وَلِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْهُدٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلَمَ
التُّقٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوَصِيُّ الْبَرُّ التَّقِيُّ النَّقِيُّ
الْوَفِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا عَمُودَ الدِّينِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ
الْوَصِيِّينَ وَاَمِينَ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَدَيَّانَ يَوْمِ
الدِّينِ وَخَيْرَ الْمُؤْمِنِينَ وَسَيِّدَ الصِّدِّيقِينَ وَ
الصَّفْوَةَ مِنْ سُلَالَةِ النَّبِيِّينَ وَبَابَ حِكْمَةِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ وَخَازِنَ وَحْيِهِ وَعَيْبَةَ عِلْمِهِ وَالنَّاصِحَ
لِاُمَّةِ نَبِيِّهِ وَالتَّالِيَ لِرَسُولِهِ وَالْمُوَاسِيَ لَهُ
بِنَفْسِهِ وَالنَّاطِقَ بِحُجَّتِهِ وَالدَّاعِيَ اِلَىٰ شَرِيعَتِهِ
وَخَلِيفَتَهُ فِي اُمَّتِهِ وَالْمَاضِيَ عَلَىٰ سُنَّتِهِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَشْهَدُ اَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ عَنْ رَسُولِكَ

مَا حُمِّلَ وَرَعٰى مَا اسْتُحْفِظَ وَحَفِظَ مَا اسْتُوْدِعَ وَ
حَلَّلَ حَلَالَكَ وَحَرَّمَ حَرَامَكَ وَاَقَامَ اَحْكَامَكَ
وَجَاهَدَ النَّاكِثِيْنَ فِيْ سَبِيْلِكَ وَالْقَاسِطِيْنَ فِيْ
حُكْمِكَ وَالْمَارِقِيْنَ عَنْ اَمْرِكَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا
لَا تَاْخُذُهٗ فِيْكَ لَوْمَةُ لَائِمٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ
اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَوْلِيَآئِكَ وَاَصْفِيَآئِكَ
وَاَوْصِيَآءِ اَنْبِيَآئِكَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا قَبْرُ وَلِيِّكَ الَّذِيْ
فَرَضْتَ طَاعَتَهٗ وَجَعَلْتَ فِيْ اَعْنَاقِ عِبَادِكَ مُبَايَعَتَهٗ
وَخَلِيْفَتِكَ الَّذِيْ بِهٖ تَاْخُذُ وَتُعْطِيْ وَبِهٖ تُثِيْبُ
وَتُعَاقِبُ وَقَدْ قَصَدْتُهٗ طَمَعًا لِمَا اَعْدَدْتَهٗ
لِاَوْلِيَآئِكَ فَبِعَظِيْمِ قَدْرِهٖ عِنْدَكَ وَجَلِيْلِ خَطَرِهٖ
لَدَيْكَ وَقُرْبِ مَنْزِلَتِهٖ مِنْكَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَافْعَلْ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ اَهْلُ الْكَرَمِ
وَالْجُوْدِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَعَلٰى ضَجِيْعَيْكَ
اٰدَمَ وَنُوْحٍ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ پس ضریح کو بوسہ
دے اور سرہانے کھڑے ہو کر پڑھے۔ يَا مَوْلَايَ اِلَيْكَ
وُفُوْدِيْ وَبِكَ اَتَوَسَّلُ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ بُلُوْغِ مَقْصُوْدِيْ
وَاَشْهَدُ اَنَّ الْمُتَوَسِّلَ بِكَ غَيْرُ خَائِبٍ وَالطَّالِبَ

بِكَ عَنْ مَعْرِفَةٍ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ اِلَّا بِقَضَآءِ حَوَائِجِهٖ
فَكُنْ لِيْ شَفِيْعًا اِلَى اللّٰهِ رَبِّكَ وَرَبِّيْ فِيْ قَضَآءِ حَوَائِجِيْ
وَتَيْسِيْرِ اُمُوْرِيْ وَكَشْفِ شِدَّتِيْ وَغُفْرَانِ ذَنْبِيْ وَ
سَعَةِ رِزْقِيْ وَتَطْوِيْلِ عُمْرِيْ وَاِعْطَاءِ سُؤْلِيْ فِيْ
اٰخِرَتِيْ وَدُنْيَايَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؑ
اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحَسَنِ ؑ وَالْحُسَيْنِ ؑ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ
الْاَئِمَّةِ وَعَذِّبْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا لَا تُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِنَ
الْعٰلَمِيْنَ عَذَابًا كَثِيْرًا لَا انْقِطَاعَ لَهٗ وَلَا اَجَلَ
وَلَا اَمَدَ بِمَا شَاقُّوْا وُلَاةَ اَمْرِكَ وَاَعِدَّ لَهُمْ
عَذَابًا لَمْ تُحِلَّهٗ بِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ وَاَدْخِلْ
عَلٰى قَتَلَةِ اَنْصَارِ رَسُوْلِكَ وَعَلٰى قَتَلَةِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَعَلٰى قَتَلَةِ الْحَسَنِ ؑ وَالْحُسَيْنِ ؑ وَعَلٰى قَتَلَةِ اَنْصَارِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ؑ وَقَتَلَةِ مَنْ قُتِلَ
فِيْ وَلَايَةِ اٰلِ مُحَمَّدٍ اَجْمَعِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا مُضَاعَفًا
فِيْ اَسْفَلِ دَرْكٍ مِنَ الْجَحِيْمِ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ
وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ مَلْعُوْنُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ
عِنْدَ رَبِّهِمْ قَدْ عَايَنُوا النَّدَامَةَ وَالْخِزْيَ الطَّوِيْلَ
لِقَتْلِهِمْ عِتْرَةَ اَنْبِيَآئِكَ وَرُسُلِكَ وَاَتْبَاعَهُمْ
مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ فِيْ مُسْتَسَرِّ

السِّرِّ وَظَاهِرِ الْعَلَانِيَةِ فِي أَرْضِكَ وَسَمَائِكَ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْ لِي قَدَمَ صِدْقٍ فِي أَوْلِيَائِكَ وَحَبِّبْ
إِلَيَّ مَشَاهِدَهُمْ وَمُسْتَقَرَّهُمْ حَتّٰى تُلْحِقَنِي
بِهِمْ وَتَجْعَلَنِي لَهُمْ تَبَعًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۔ پس ضریح کو بوسہ دے اور پشت
قبلہ کی طرف اور رخ قبر حضرت امام حسینؑ کی طرف کرکے
یہ زیارت پڑھے ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا ابْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ
الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا أَبَا الْأَئِمَّةِ الْهَادِينَ الْمَهْدِيِّينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا صَرِيعَ الدَّمْعَةِ السَّاكِبَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
صَاحِبَ الْمُصِيبَةِ الرَّاتِبَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
وَعَلَى جَدِّكَ وَأَبِيكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى
أُمِّكَ وَأَخِيكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْأَئِمَّةِ
مِنْ بَنِيكَ أَشْهَدُ لَقَدْ طَيَّبَ اللّٰهُ بِكَ التُّرَابَ
وَأَوْضَحَ بِكَ الْكِتَابَ وَجَعَلَكَ وَأَبَاكَ وَجَدَّكَ
وَأَخَاكَ وَبَنِيكَ عِبْرَةً لِأُولِي الْأَلْبَابِ يَا ابْنَ

الْمَيَامِينِ الْأَطْيَابِ التَّالِينَ الْكِتَابَ وَجَّهْتُ سَلَامِي
إِلَيْكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ وَجَعَلَ
أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْكَ مَا خَابَ مَنْ تَمَسَّكَ
بِكَ وَلَجَأَ إِلَيْكَ ۔ بعد اس کے پائین قبر کھڑے ہو کر یہ
زیارت پڑھے ۔ اَلسَّلَامُ عَلَى أَبِي الْأَئِمَّةِ وَخَلِيلِ
النُّبُوَّةِ وَالْمَخْصُوصِ بِالْأُخُوَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَى
يَعْسُوبِ الدِّينِ وَالْإِيمَانِ وَكَلِمَةِ الرَّحْمٰنِ وَكَهْفِ
الْأَنَامِ اَلسَّلَامُ عَلَى مِيزَانِ الْأَعْمَالِ وَمُقَلِّبِ
الْأَحْوَالِ وَسَيْفِ ذِي الْجَلَالِ وَسَاقِي السَّلْسَبِيلِ
الزُّلَالِ اَلسَّلَامُ عَلَى صَالِحِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَارِثِ
عِلْمِ النَّبِيِّينَ وَالْحَاكِمِ يَوْمَ الدِّينِ اَلسَّلَامُ
عَلَى شَجَرَةِ التَّقْوَى وَسَامِعِ السِّرِّ وَالنَّجْوَى
وَمُنْزِلِ الْمَنِّ وَالسَّلْوَى اَلسَّلَامُ عَلَى حُجَّةِ اللّٰهِ الْبَالِغَةِ
وَنِعْمَتِهِ السَّابِغَةِ وَنِقْمَتِهِ الدَّامِغَةِ اَلسَّلَامُ
عَلَى الصِّرَاطِ اللّٰهِ الْوَاضِحِ وَالنَّجْمِ اللَّائِحِ وَالْإِمَامِ
النَّاصِحِ وَالزِّنَادِ الْقَادِحِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ
بعد اس کے کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخِي نَبِيِّكَ وَوَلِيِّهِ وَنَاصِرِهِ

وَوَصِيِّهِ وَوَزِيرِهِ وَمُسْتَوْدَعِ عِلْمِهِ وَمَوْضِعِ
سِرِّهِ وَبَابِ حِكْمَتِهِ وَالنَّاطِقِ بِحُجَّتِهِ وَالدَّاعِيْ
اِلٰى شَرِيْعَتِهِ وَخَلِيْفَتِهِ فِيْ اُمَّتِهِ وَمُفَرِّجِ الْكَرْبِ
عَنْ وَجْهِهِ قَاصِمِ الْكَفَرَةِ وَمُرْغِمِ الْفَجَرَةِ
الَّذِىْ جَعَلْتَهُ مِنْ نَبِيِّكَ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُوْسٰى
اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ
نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ وَالْعَنْ مَنْ نَصَبَ لَهُ
الْعَدَاوَةَ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَصَلِّ عَلَيْهِ
اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَوْصِيَآءِ اَنْبِيَآئِكَ
يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ بعداس کے بالین سرجا کر زیارت
حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ پڑھے۔ زیارت حضرت آدم
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا اَمِيْنَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ
اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْبَشَرِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى رُوْحِكَ وَبَدَنِكَ وَ
عَلَى الطَّاهِرِيْنَ مِنْ وُلْدِكَ وَذُرِّيَّتِكَ صَلٰوةً
لَا يُحْصِيْهَا اِلَّا هُوَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

بعداس کے زیارت حضرت نوحؑ پڑھے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَيْخَ الْمُرْسَلِيْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا اَمِيْنَ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ
سَلَامُهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى رُوْحِكَ وَبَدَنِكَ وَعَلَى
الطَّاهِرِيْنَ مِنْ وُلْدِكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔
بعد اُس کے دو رکعت نماز زیارت حضرت امیر المومنینؑ پڑھے اگر
ممکن ہو تو اس نماز کی رکعت اول میں بعد سورۂ حمد کے سورۂ
رحمٰن اور دوسری رکعت میں بعد سورۂ حمد کے سورۂ یٰسین پڑھے
جب نماز سے فارغ ہو تو تسبیح حضرت فاطمہ زہراؑ پڑھ کر دعا کرے
اور خدا سے طلب مغفرت کرے پھر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
صَلَّيْتُ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ هَدِيَّةً مِنِّيْ اِلٰى
سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ وَلِيِّكَ وَاَخِيْ رَسُوْلِكَ اَمِيْرِ
الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهِ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّيْ وَاجْزِنِيْ عَلٰى ذٰلِكَ جَزَآءَ الْمُحْسِنِيْنَ
اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَّيْتُ وَلَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ سَجَدْتُ وَحْدَكَ

لَا شَرِيكَ لَكَ لِاَنَّهُ لَا تَكُونُ الصَّلٰوةُ وَالرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ اِلَّا لَكَ لِاَنَّكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ زِيَارَتِيْ وَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ بِمُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ ۔ پھر چار رکعت نماز اور پڑھے دو دو رکعت کرکے دو رکعت نماز ہدیۂ حضرت آدمؑ اور دو رکعت ہدیۂ حضرت نوحؑ بعد اس کے سجدۂ شکر کرے اور سجدہ میں یہ دعا پڑھے ۔ اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ ثِقَتِيْ وَرَجَائِيْ فَاكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ وَمَا لَا يُهِمُّنِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَقَرِّبْ فَرَجَهُمْ ۔ بعد اس کے داہنا رخسارہ زمین پر رکھے اور کہے اِرْحَمْ ذُلِّيْ بَيْنَ يَدَيْكَ وَتَضَرُّعِيْ اِلَيْكَ وَوَحْشَتِيْ مِنَ النَّاسِ وَاُنْسِيْ بِكَ يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ پھر بایاں رخسارہ زمین پر رکھے اور کہے ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّيْ حَقًّا حَقًّا سَجَدْتُ لَكَ يَا رَبِّ تَعَبُّدًا وَرِقًّا اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَمَلِيْ ضَعِيْفٌ فَضَاعِفْهُ لِيْ يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ پھر سجدہ میں جائے اور سو مرتبہ شُكْرًا شُكْرًا کہے اور کوشش کرے دعا کرنے میں

کہ یہ مقام حوائج کے طلب کرنے کا ہے اور طلب مغفرت اپنے گناہوں کے لئے کرے کہ جگہ گناہوں کی بخشش کے لئے ہے اور اپنی حاجتوں کو ذکر کرے کہ محل استجابت دعا ہے ۔ یہ بھی مستحب ہے کہ ختم زیارت امیرالمومنینؑ کے بعد دعائے صفوان بھی پڑھے جو دعائے علقمہ کے نام سے موسوم ہے اور جس کا ذکر اعمال عاشورہ کے سلسلہ میں صفحہ ۳۲۴ پر ہے ۔

زیارت مختصرہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام

جو بعض کتب معتبرۂ قدیمہ میں صفوان جمال سے منقول ہے اور جس کو مجلسیؒ نے زیارت ہفتم قرار دیا ہے ۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْاَئِمَّةِ وَمَعْدِنَ النُّبُوَّةِ وَالْمَخْصُوْصَ بِالْاُخُوَّةِ اَلسَّلَامُ عَلٰى يَعْسُوْبِ الدِّيْنِ وَالْاِيْمَانِ وَكَلِمَةِ الرَّحْمٰنِ وَكَهْفِ الْاَنَامِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مِيْزَانِ الْاَعْمَالِ وَمُقَلِّبِ الْاَحْوَالِ وَسَيْفِ ذِي الْجَلَالِ اَلسَّلَامُ عَلٰى صَالِحِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَارِثِ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ وَالْحَاكِمِ يَوْمَ الدِّيْنِ اَلسَّلَامُ عَلٰى شَجَرَةِ التَّقْوٰى وَسَامِعِ السِّرِّ وَالنَّجْوٰى وَمُنْزِلِ الْمَنِّ وَالسَّلْوٰى اَلسَّلَامُ عَلٰى حُجَّةِ اللّٰهِ الْبَالِغَةِ وَنِعْمَتِهِ السَّابِغَةِ وَنِقْمَتِهِ الدَّامِغَةِ اَلسَّلَامُ عَلٰى

إِسْرَائِيلَ الْأُمَّةِ وَبَابَ الرَّحْمَةِ وَأَبَى الْأَئِمَّةِ اَلسَّلَامُ
عَلَىٰ صِرَاطِ اللّٰهِ الْوَاضِحِ وَالنَّجْمِ اللَّائِحِ وَالْإِمَامِ النَّاصِحِ وَالزِّنَادِ
الْقَادِحِ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ وَجْهِ اللّٰهِ الَّذِي مَنْ آمَنَ بِهِ أَمِنَ
اَلسَّلَامُ عَلَىٰ نَفْسِ اللّٰهِ الْقَائِمَةِ فِيهِ بِالسُّنَنِ وَعَيْنِهِ
الَّتِي مَنْ عَرَفَهَا اطْمَأَنَّ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ أُذُنِ اللّٰهِ
الْوَاعِيَةِ فِي الْأُمَمِ وَيَدِهِ الْبَاسِطَةِ بِالنِّعَمِ وَجَنْبِهِ
الَّذِي مَنْ فَرَّطَ فِيهِ نَدِمَ أَشْهَدُ أَنَّكَ مُجَازِي الْخَلْقِ
وَشَافِعُ الرِّزْقِ وَالْحَاكِمُ بِالْحَقِّ بَعَثَكَ اللّٰهُ عَلَمًا لِعِبَادِهِ
فَوَفَّيْتَ بِمُرَادِهِ وَجَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ فَصَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْكُمْ وَجَعَلَ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْكُمْ
فَالْخَيْرُ مِنْكَ وَإِلَيْكَ عَبْدُكَ الزَّائِرُ لِحَرَمِكَ اللَّائِذُ
بِكَرَمِكَ الشَّاكِرُ لِنِعَمِكَ قَدْ هَرَبَ إِلَيْكَ مِنْ
ذُنُوبِهِ وَرَجَاكَ لِكَشْفِ كُرُوبِهِ وَأَنْتَ سَاتِرُ
عُيُوبِهِ فَكُنْ لِي إِلَى اللّٰهِ سَبِيلًا وَمِنَ النَّارِ مُقِيلًا
وَلِمَا أَرْجُو فِيكَ كَفِيلًا أَنْجُو نَجَاءَ مَنْ وَصَلَ حَبْلَهُ
بِحَبْلِكَ وَسَلَكَ بِكَ إِلَى اللّٰهِ سَبِيلًا فَأَنْتَ سَامِعُ
الدُّعَاءِ وَوَلِيُّ الْجَزَاءِ عَلَيْنَا مِنْكَ السَّلَامُ وَأَنْتَ
السَّيِّدُ الْكَرِيمُ وَالْإِمَامُ الْعَظِيمُ فَكُنْ بِنَا رَحِيمًا

يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ۔ خواہ
زیارت جناب امیر علیہ السّلام موسوم بہ زیارت امین اللہ پڑھی جائے
جو نہایت معتبر ہے اور جسے علامہ مجلسیؒ نے فرمایا ہے کہ بلحاظ متن و
سند بہترین زیارت ہے اور جسے ہر روضۂ اقدس میں پڑھنا چاہیے

زیارت معروفہ بہ امین اللہ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِينَ اللّٰهِ
فِي أَرْضِهِ وَحُجَّتَهُ عَلَىٰ عِبَادِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَشْهَدُ أَنَّكَ جَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ
حَقَّ جِهَادِهِ وَعَمِلْتَ بِكِتَابِهِ وَاتَّبَعْتَ سُنَنَ نَبِيِّهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ حَتَّىٰ دَعَاكَ اللّٰهُ إِلَىٰ جِوَارِهِ
فَقَبَضَكَ إِلَيْهِ بِاخْتِيَارِهِ وَأَلْزَمَ أَعْدَاءَكَ الْحُجَّةَ
مَعَ مَا لَكَ مِنَ الْحُجَجِ الْبَالِغَةِ عَلَىٰ جَمِيعِ خَلْقِهِ اَللّٰهُمَّ
فَاجْعَلْ نَفْسِي مُطْمَئِنَّةً بِقَدَرِكَ رَاضِيَةً بِقَضَائِكَ
مُولَعَةً بِذِكْرِكَ وَدُعَائِكَ مُحِبَّةً لِصَفْوَةِ أَوْلِيَائِكَ
مَحْبُوبَةً فِي أَرْضِكَ وَسَمَائِكَ صَابِرَةً عَلَىٰ نُزُولِ
بَلَائِكَ شَاكِرَةً لِفَوَاضِلِ نَعْمَائِكَ ذَاكِرَةً لِسَوَابِغِ
آلَائِكَ مُشْتَاقَةً إِلَىٰ فَرْحَةِ لِقَائِكَ مُتَزَوِّدَةً التَّقْوَىٰ
لِيَوْمِ جَزَائِكَ مُسْتَنَّةً بِسُنَنِ أَوْلِيَائِكَ مُفَارِقَةً
لِأَخْلَاقِ أَعْدَائِكَ مَشْغُولَةً عَنِ الدُّنْيَا بِحَمْدِكَ وَثَنَائِكَ ۔

پس اپنا چہرہ ضریح مبارک پر رکھے اور کہے اَللّٰھُمَّ اِنَّ
قُلُوْبَ الْمُخْبِتِیْنَ اِلَیْکَ وَالِھَۃٌ وَسُبُلَ الرَّاغِبِیْنَ
اِلَیْکَ شَارِعَۃٌ وَاَعْلَامَ الْقَاصِدِیْنَ اِلَیْکَ وَاضِحَۃٌ
وَاَفْئِدَۃَ الْعَارِفِیْنَ مِنْکَ فَازِعَۃٌ وَاَصْوَاتَ الدَّاعِیْنَ
اِلَیْکَ صَاعِدَۃٌ وَاَبْوَابَ الْاِجَابَۃِ لَھُمْ مُفَتَّحَۃٌ
وَدَعْوَۃَ مَنْ نَاجَاکَ مُسْتَجَابَۃٌ وَتَوْبَۃَ مَنْ اَنَابَ
اِلَیْکَ مَقْبُوْلَۃٌ وَعَبْرَۃَ مَنْ بَکٰی مِنْ خَوْفِکَ مَرْحُوْمَۃٌ
وَالْاِغَاثَۃَ لِمَنِ اسْتَغَاثَ بِکَ مَوْجُوْدَۃٌ وَالْاِعَانَۃَ
لِمَنِ اسْتَعَانَ بِکَ مَبْذُوْلَۃٌ وَعِدَاتِکَ لِعِبَادِکَ
مُنْجَزَۃٌ وَزَلَلَ مَنِ اسْتَقَالَکَ مُقَالَۃٌ وَاَعْمَالَ
الْعَامِلِیْنَ لَدَیْکَ مَحْفُوْظَۃٌ وَاَرْزَاقَکَ اِلَی الْخَلَائِقِ
مِنْ لَدُنْکَ نَازِلَۃٌ وَعَوَائِدَ الْمَزِیْدِ اِلَیْھِمْ وَاصِلَۃٌ
وَذُنُوْبَ الْمُسْتَغْفِرِیْنَ مَغْفُوْرَۃٌ وَحَوَائِجَ خَلْقِکَ
عِنْدَکَ مُقْضِیَّۃٌ وَجَوَائِزَ السَّائِلِیْنَ عِنْدَکَ
مُوَفَّرَۃٌ وَعَوَائِدَ الْمَزِیْدِ مُتَوَاتِرَۃٌ وَمَوَائِدَ
الْمُسْتَطْعِمِیْنَ مُعَدَّۃٌ وَمَنَاھِلَ الظِّمَآءِ مُتْرَعَۃٌ
اَللّٰھُمَّ فَاسْتَجِبْ دُعَائِیْ وَاقْبَلْ ثَنَائِیْ وَاجْمَعْ بَیْنِیْ
وَبَیْنَ اَوْلِیَائِیْ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ

وَالْحُسَیْنِ اِنَّکَ وَلِیُّ نَعْمَائِیْ وَمُنْتَھٰی مُنَایَ وَغَایَۃُ
رَجَائِیْ فِیْ مُنْقَلَبِیْ وَمَثْوَایَ ۔ اور کامل الزیارۃ میں
بعد اس زیارت کے حسب ذیل فقرات بھی ہیں ان کو بھی
پڑھے ۔ اَنْتَ اِلٰھِیْ وَسَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ اغْفِرْ
لِاَوْلِیَائِنَا وَکُفَّ عَنَّا اَعْدَائَنَا وَاشْغَلْھُمْ عَنْ
اَذَانَا وَاَظْھِرْ کَلِمَۃَ الْحَقِّ وَاجْعَلْھَا الْعُلْیَا
وَاَدْحِضْ کَلِمَۃَ الْبَاطِلِ وَاجْعَلْھَا السُّفْلٰی اِنَّکَ
عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ ۔ یہ زیارت اوقات مخصوصہ
میں مثل یوم غدیر وغیرہ کے بھی پڑھی جاسکتی ہے جس روضہ
اقدس میں چاہے پڑھے خوب ہے ۔ آخر میں جب حضرت
سے رخصت ہونا چاہے تو وقت وداع یہ زیارت پڑھے ۔
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَسْتَوْدِعُکَ
اللّٰہَ وَاَسْتَرْعِیْکَ وَاَقْرَءُ عَلَیْکَ السَّلَامَ اٰمَنَّا
بِاللّٰہِ وَبِالرُّسُلِ وَبِمَا جَائَتْ بِہٖ وَدَعَتْ اِلَیْہِ
وَدَلَّتْ عَلَیْہِ فَاکْتُبْنَا مَعَ الشَّاھِدِیْنَ اَللّٰھُمَّ
لَا تَجْعَلْہُ اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنْ زِیَارَتِیْ اِیَّاہُ فَاِنْ
تَوَفَّیْتَنِیْ قَبْلَ ذٰلِکَ فَاِنِّیْ اَشْھَدُ فِیْ مَمَاتِیْ
عَلٰی مَا شَھِدْتُ عَلَیْہِ فِیْ حَیٰوتِیْ اَشْھَدُ اَنَّ

اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیًّا وَالْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَعَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَی بْنَ جَعْفَرٍ وَعَلِیَّ بْنَ مُوْسٰی وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَعَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ وَالْحُجَّةَ بْنَ الْحَسَنِ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ اَئِمَّتِیْ وَاَشْهَدُ اَنَّ مَنْ قَتَلَهُمْ وَحَارَبَهُمْ مُشْرِكُوْنَ وَمَنْ رَدَّ عَلَیْهِمْ فِیْ اَسْفَلِ دَرَكٍ مِنَ الْجَحِیْمِ وَاَشْهَدُ اَنَّ مَنْ حَارَبَهُمْ لَنَا اَعْدَآءُ وَنَحْنُ مِنْهُمْ بُرَآءُ وَاَنَّهُمْ حِزْبُ الشَّیْطٰنِ وَعَلٰی مَنْ قَتَلَهُمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ وَمَنْ شَرِكَ فِیْهِمْ وَمَنْ سَرَّهُ قَتْلُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِیْمِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلِیٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیٍّ وَمُحَمَّدٍ وَجَعْفَرٍ وَمُوْسٰی وَعَلِیٍّ وَمُحَمَّدٍ وَعَلِیٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُجَّةِ وَلَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِیَارَتِهٖ فَاِنْ جَعَلْتَهٗ فَاحْشُرْنِیْ مَعَ هٰٓؤُلَآءِ الْمُسَمَّیْنَ الْاَئِمَّةِ اَللّٰهُمَّ وَذَلِّلْ قُلُوْبَنَا لَهُمْ بِالطَّاعَةِ وَالْمُنَاصَحَةِ وَالْمَحَبَّةِ وَحُسْنِ الْمُوَازَرَةِ وَالتَّسْلِیْمِ ــــ

اعمال مسجد کوفہ[۵]

جاننا چاہیے کہ یہ مسجد اُن مقامات میں سے ہے جہاں مومن کو اختیار رہے کہ نماز فریضہ

۵ حالات تاریخی صفحات ۳۴ پر ملاحظہ ہوں۔
نوٹ: مسجد کوفہ کے ہر مقام کا نام تحریر کندہ ہے جس سے زائر خود اس مقام کو معلوم کر سکتا ہے۔

قصر کرے یا باتمام پڑھے اور روایت معتبرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جانب راست مسجد کا افضل ہے جانب چپ سے اور بہتر ہے کہ اس در سے جو پشت مسجد کی طرف ہے جو مشہور بنام باب الفیل ہے داخل ہو جیسا کہ امیرالمومنینؑ نے فرمایا ہے کہ داخل مسجد ہو در بزرگ سے کہ وہ ایک باغ ہے باغہائے بہشت سے مصباح الزائر میں ہے کہ جب کوفہ پہونچے تو کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبَارَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ پس مسجد کوفہ کی جانب روانہ ہو اور کہتا جائے اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ یہاں تک کہ دروازۂ مسجد پر پہونچ جائے تو دروازہ موسومہ بہ باب الفیل پر ٹھہر جائے اور کہے اَلسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَعَلٰی مَجَالِسِهٖ وَمَشَاهِدِهٖ وَمَقَامِ حِكْمَتِهٖ وَاٰثَارِ اٰبَآئِهٖ اٰدَمَ وَنُوْحٍ وَاِبْرَاهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَتِبْیَانِ بَیِّنَاتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاِمَامِ الْحَكِیْمِ الْعَدْلِ الصِّدِّیْقِ الْاَكْبَرِ الْفَارُوْقِ بِالْقِسْطِ

الَّذِی فَرَّقَ اللّٰہُ بِہٖ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَالْکُفْرِ
وَالْاِیْمَانِ وَالشِّرْکِ وَالتَّوْحِیْدِ لِیَھْلِکَ مَنْ ھَلَکَ
عَنْ بَیِّنَۃٍ وَیَحْیٰی مَنْ حَیَّ عَنْ بَیِّنَۃٍ اَشْھَدُ اَنَّکَ
اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَخَاصَّۃُ نَفْسِ الْمُنْتَجَبِیْنَ وَزَیْنُ
الصِّدِّیْقِیْنَ وَصَابِرُ الْمُمْتَحَنِیْنَ وَاَنَّکَ حَکَمُ
اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ وَقَاضِیْ اَمْرِہٖ وَبَابُ حِکْمَتِہٖ وَ
عَاقِدُ عَھْدِہٖ وَالنَّاطِقُ بِوَعْدِہٖ وَالْحَبْلُ الْمَوْصُوْلُ
بَیْنَہٗ وَبَیْنَ عِبَادِہٖ وَکَھْفُ النَّجَاۃِ وَمِنْھَاجُ التُّقٰی
وَالدَّرَجَۃُ الْعُلْیَا وَمُھَیْمِنُ الْقَاضِی الْاَعْلٰی
یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِکَ اَتَقَرَّبُ اِلَی اللّٰہِ زُلْفٰی اَنْتَ
وَلِیِّیْ وَسَیِّدِیْ وَوَسِیْلَتِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔
اُس کے بعد باب فیل سے داخل مسجد ہو اور کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ
اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِاللّٰہِ وَبِمُحَمَّدٍ
حَبِیْبِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَبِوِلَایَۃِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْاَئِمَّۃِ الْمَھْدِیِّیْنَ الصَّادِقِیْنَ النَّاطِقِیْنَ الرَّاشِدِیْنَ
الَّذِیْنَ اَذْھَبَ اللّٰہُ عَنْھُمُ الرِّجْزَ وَطَھَّرَھُمْ تَطْھِیْرًا
رَضِیْتُ بِھِمْ اَئِمَّۃً وَھُدَاۃً وَمَوَالِیَّ سَلَّمْتُ
لِاَمْرِ اللّٰہِ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَلَا اَتَّخِذُ مَعَ اللّٰہِ وَلِیًّا

کَذَبَ الْعَادِلُوْنَ بِاللّٰہِ وَضَلُّوْا ضَلَالًا بَعِیْدًا
حَسْبِیَ اللّٰہُ وَاَوْلِیَاءُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ
وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَنَّ عَلِیًّا وَالْاَئِمَّۃَ
الْمَھْدِیِّیْنَ مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ اَوْلِیَائِیْ
وَحُجَّۃُ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ۔ اس کے بعد جانب چپ سے چار
ستون شمار کر کے نزدیک ستون چہارم کے چار رکعت نماز پڑھے
اس طرح کہ پہلی دو رکعتوں میں بعد سورۂ حمد سورہ قُلْ ھُوَ
اللّٰہُ اَحَدٌ و بقیہ دو رکعتوں میں بعد سورۂ حمد سورۂ اِنَّا
اَنْزَلْنَاہُ پڑھے۔ بعد فراغت تسبیح جناب سیدہ پڑھے
اور کہے اَلسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ الرَّاشِدِیْنَ
الَّذِیْنَ اَذْھَبَ اللّٰہُ عَنْھُمُ الرِّجْسَ وَطَھَّرَھُمْ
تَطْھِیْرًا وَجَعَلَھُمْ اَنْبِیَاءَ مُرْسَلِیْنَ وَحُجَّۃً
عَلَی الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ
اور سات مرتبہ کہے سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ پھر
کہے نَحْنُ عَلٰی وَصِیَّتِکَ یَا وَلِیَّ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّتِیْ اَوْصَیْتَ
بِھَا ذُرِّیَّتَکَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَنَحْنُ

مِنْ شِيعَتِكَ وَشِيعَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَيْكَ
وَعَلَى جَمِيعِ الْمُرْسَلِينَ وَالْاَنْبِيَاۤءِ وَالصَّادِقِينَ وَنَحْنُ
عَلَى مِلَّةِ اِبْرَاهِيمَ وَدِينِ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَالْاَئِمَّةِ
الْمَهْدِيِّينَ وَوِلَايَةِ مَوْلَانَا عَلِيٍّ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْبَشِيرِ النَّذِيرِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ
رَحْمَتُهُ وَرِضْوَانُهُ وَبَرَكَاتُهُ وَعَلَى وَصِيِّهِ وَخَلِيفَتِهِ
الشَّاهِدِ لِلّٰهِ مِنْ بَعْدِهِ عَلَى خَلْقِهِ عَلِيٍّ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
الصِّدِّيقِ الْاَكْبَرِ وَالْفَارُوقِ الْمُبِينِ الَّذِي اَخَذْتَ
بَيْعَتَهُ عَلَى الْعَالَمِينَ رَضِيتُ بِهِمْ اَوْلِيَاۤءَ وَ
مَوَالِيَ وَحُكَّامًا فِي نَفْسِي وَوَلَدِي وَاَهْلِي وَمَالِي وَ
قِسْمِي وَحِلِّي وَاِحْرَامِي وَاِسْلَامِي وَدِينِي وَدُنْيَايَ
وَآخِرَتِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي اَنْتُمُ الْاَئِمَّةُ فِي الْكِتَابِ
وَفَصْلُ الْمَقَامِ وَفَصْلُ الْخِطَابِ وَاَعْيُنُ الْحَيِّ الَّذِي
لَا يَنَامُ وَاَنْتُمْ حُكَمَاۤءُ اللّٰهِ وَبِكُمْ حَكَمَ اللّٰهُ وَبِكُمْ
عُرِفَ حَقُّ اللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ اَنْتُمْ نُورُ
اللّٰهِ مِنْ بَيْنِ اَيْدِينَا وَمِنْ خَلْفِنَا اَنْتُمْ سُنَّةُ اللّٰهِ الَّتِي
بِهَا سَبَقَ الْقَضَاۤءُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَنَا لَكُمْ مُسَلِّمٌ
تَسْلِيمًا لَا اُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا اَتَّخِذُ مِنْ دُونِهِ وَلِيًّا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانِي بِكُمْ وَمَا كُنْتُ لِاَهْتَدِيَ لَوْلَا
اَنْ هَدَانِيَ اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
عَلَى مَا هَدَانَا کیونکہ حدیث معتبر میں ہے کہ حضرت صادقؑ نے
اُس ستون کے نزدیک نماز پڑھی ہے اور بعض روایات سے ثابت ہوتا
ہے کہ یہ وہ ستون ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اس کے نزدیک نماز
ادا کی ہے۔ پھر دِکّة الصفا پر جائے اور وہاں دو رکعت نماز
پڑھے بعدہٗ تسبیح جناب سیدہؑ پڑھ کر یہ دعا پڑھے يَا مَالِكِي وَمُمَلِّكِي
وَمُتَغَمِّدِي بِالنِّعَمِ الْجِسَامِ مِنْ غَيْرِ اسْتِحْقَاقٍ وَجْهِي
خَاضِعٌ لِمَا تَعْلُوهُ الْاَقْدَامُ لِجَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ
لَا تَجْعَلْ هٰذِهِ الشِّدَّةَ وَلَا هٰذِهِ الْمِحْنَةَ مُتَّصِلَةً
بِاسْتِيصَالِ الشَّافَةِ وَامْنَحْنِي مِنْ فَضْلِكَ مَا لَمْ تَمْنَحْ
بِهِ اَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ اَنْتَ الْقَدِيمُ الْاَوَّلُ الَّذِي
لَمْ تَزَلْ وَلَا تَزَالُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِي
وَارْحَمْنِي وَزَكِّ عَمَلِي وَبَارِكْ لِي فِي اَجَلِي وَاجْعَلْنِي
مِنْ عُتَقَاۤئِكَ وَطُلَقَاۤئِكَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ۔ پھر بیت الطشت میں جا کر دو رکعت نماز پڑھے
بعدہٗ تسبیح جناب سیدہؑ پڑھ کر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّي ذَخَرْتُ
تَوْحِيدِي اِيَّاكَ وَمَعْرِفَتِي بِكَ وَاِخْلَاصِي لَكَ وَ

اِقْرَارِیْ بِرُبُوْبِیَّتِكَ وَذَخَرْتُ وِلَایَةَ مَنْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ بِمَعْرِفَتِهِمْ مِنْ بَرِیَّتِكَ مُحَمَّدٍ وَعِتْرَتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِمْ لِیَوْمِ فَزَعِیْ اِلَیْكَ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا وَقَدْ فَزِعْتُ اِلَیْكَ وَاِلَیْهِمْ یَا مَوْلَایَ فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ وَفِیْ مَوْقِفِیْ هٰذَا وَسَئَلْتُكَ مَادَّتِیْ مِنْ نِعْمَتِكَ وَاِزَاحَةَ مَا اَخْشَاهُ مِنْ نِقْمَتِكَ وَالْبَرَكَةَ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْهِ وَتَحْصِیْنَ صَدْرِیْ مِنْ كُلِّ هَمٍّ وَّجَائِحَةٍ وَّمَعْصِیَةٍ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ کیونکہ حضرت صادقؑ نے بیت الطشت میں دو رکعت نماز ادا فرمائی ہے بعدہٗ اُس دکہ میں جو درمیان مسجد کے ہے جائے اور اس کے وسط میں دو رکعت نماز پڑھے اس طرح کہ رکعت اوّل میں حمد و قل ہو اللہ در رکعت دوم میں حمد اور قل یا ایہا الکافرون بعد سلام تسبیح جناب زہراؑ پڑھے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ یَعُوْدُ السَّلَامُ وَدَارُكَ دَارُ السَّلَامِ حَیِّنَا رَبَّنَا مِنْكَ بِالسَّلَامِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ صَلَّیْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ ابْتِغَاءَ رَحْمَتِكَ وَرِضْوَانِكَ وَمَغْفِرَتِكَ وَتَعْظِیْمًا لِمَسْجِدِكَ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْفَعْهَا فِیْ عِلِّیِّیْنَ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ بعد اس کے نزدیک ستون ہفتم جائے

کہ احادیث اس ستون کی فضیلت میں بکثرت وارد ہیں اور روایت معتبر میں ہے کہ حضرت امیر المومنینؑ نے اس مقام پر نماز ادا فرمائی ہے اور روایت معتبر میں ہے کہ ہر شب ساٹھ ہزار ملائکہ آسمان سے نازل ہوتے ہیں اور نزدیک ستون ہفتم کے نماز ادا کرتے ہیں اور دوسری شب میں اسی قدر ملائکہ آسمان سے نازل ہوتے ہیں اور واپس نہیں آتے تا روز قیامت اور حدیث معتبر میں حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ ستون ہفتم مقام حضرت ابراہیمؑ ہے اور اصبغ بن نباتہ سے منقول ہے کہ یہ ستون مقام حضرت امیر المومنینؑ ہے کہ وہ جناب نزدیک اس کے نماز پڑھا کرتے تھے اور جب وہ جناب نہ ہوتے تھے تو حضرت امام حسنؑ اس مقام پر نماز ادا کرتے تھے یہ مقام حضرت خضرؑ بھی کہلاتا ہے اور اس جگہ جناب خضرؑ نے جناب امیر علیہ السلام سے ملاقات کی ہے۔ اور سنت ہے کہ نزدیک ستون ہفتم کے چار رکعت نماز دو دو رکعت کر کے پڑھے[۵] اُس کے بعد دعا پڑھے جیسا کہ حدیث معتبر میں ابو حمزہ ثمالی سے منقول ہے کہ بیان کیا انھوں نے کہ ایک روز میں مسجد کوفہ میں بیٹھا ہوا تھا ناگاہ دیکھا میں نے ایک شخص درِ کندہ سے داخل مسجد ہوا جو نہایت حسین اور پاکیزہ لباس پہنے ہوئے خوشبو لگائے ہوئے عمامہ سر پر نعل عربی پائے مبارک میں، پس نعلین کو اتار کر نزدیک ستون ہفتم کے کھڑے ہوئے

۵ جس کا طریقہ نماز و دعا صفحہ ۴۸۸ مفاتیح الجنان میں ہے۔

اور ہاتھوں کو کانوں تک بلند کر کے تکبیر کہی کہ رونگٹے میرے اُن کی دہشت سے کھڑے ہو گئے پس چار رکعت نماز ادا کی اور رکوع و سجود کو نہایت عمدہ طور سے بجالائے اور بعد اُس کے یہ دعا پڑھی۔ اِلٰهِیْ اِنْ كُنْتُ قَدْ عَصَيْتُكَ فَقَدْ اَطَعْتُكَ فِیْ اَحَبِّ الْاَشْيَاءِ اِلَيْكَ الْاِيْمَانِ بِكَ مَنًّا مِنْكَ بِهٖ عَلَیَّ لَا مَنًّا مِنِّیْ بِهٖ عَلَيْكَ لَمْ اَتَّخِذْ لَكَ وَلَدًا وَلَمْ اَدْعُ لَكَ شَرِيْكًا وَقَدْ عَصَيْتُكَ عَلٰى غَيْرِ وَجْهِ الْمُكَابَرَةِ وَلَا الْخُرُوْجِ عَنْ عُبُوْدِيَّتِكَ وَلَا الْجُحُوْدِ لِرُبُوْبِيَّتِكَ وَلٰكِنِ اتَّبَعْتُ هَوَایَ وَاَزَلَّنِیَ الشَّيْطَانُ بَعْدَ الْحُجَّةِ عَلَیَّ وَالْبَيَانِ فَاِنْ تُعَذِّبْنِیْ فَبِذُنُوْبِیْ غَيْرَ ظَالِمٍ لِیْ وَاِنْ تَعْفُ عَنِّیْ فَبِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ يَا كَرِيْمُ بعد اس کے سجدے میں گئے اور بقدر ایک سانس کے یَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ کہتے رہے پھر سجدہ میں یہ دعا پڑھی يَا مَنْ يَقْدِرُ عَلٰى حَوَائِجِ السَّائِلِيْنَ يَا مَنْ يَعْلَمُ ضَمِيْرَ الصَّامِتِيْنَ يَا مَنْ لَا يَحْتَاجُ اِلٰى تَفْسِيْرٍ يَا مَنْ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ وَيَا مَنْ اَنْزَلَ الْعَذَابَ عَلٰى قَوْمِ يُوْنُسَ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يُعَذِّبَهُمْ فَدَعَوْهُ وَتَضَرَّعُوْا اِلَيْهِ فَكَشَفَ عَنْهُمُ الْعَذَابَ وَمَتَّعَهُمْ اِلٰى حِيْنٍ قَدْ

تَرٰى مَكَانِیْ وَتَسْمَعُ كَلَامِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاكْفِنِیْ مَا اَهَمَّنِیْ مِنْ اَمْرِ دِيْنِیْ وَدُنْيَایَ وَاٰخِرَتِیْ يَا سَيِّدِیْ۔ ستر مرتبہ یَا سَيِّدِیْ کہا جب سر سجدہ سے اُٹھایا تو میں نے بغور دیکھا معلوم ہوا وہ جناب حضرت امام زین العابدینؑ ہیں پس میں نے اُن کے ہاتھوں پر بوسہ دیا اور پوچھا کہ آپ یہاں کیوں تشریف لائے فرمایا کہ نماز پڑھنے کے واسطے مسجد کوفہ میں اور منجملہ مقامات ممتاز مسجد کوفہ کے مقام ستون پنجم ہے اس کے نزدیک بھی دو رکعت نماز پڑھے اور اگر چاہے تو دعا بعد نماز مفاتیح الجنان صفحہ ۴۱۹ سے پڑھے اور اپنے حاجات خدا سے طلب کرے کیونکہ روایات معتبرہ میں وارد ہے کہ ستون پنجم بھی محل نماز حضرت ابراہیمؑ ہے اور حدیث معتبر میں حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ ستون پنجم مقام حضرت جبرئیلؑ ہے اور حدیث اصبغ بن نباتہ میں وارد ہے کہ مقام حضرت امام حسنؑ ہے پس احادیث سے ثابت ہوا کہ ستون ہفتم و ستون پنجم تمام مقامات مسجد سے اشرف و افضل ہیں اور علماء نے فرمایا ہے کہ نزدیک ستون سوم مقام حضرت امام زین العابدینؑ ہے اور دو رکعت نماز نزدیک ستون سوم کے پڑھنے کو سنّت فرمایا ہے اور علماء نے فرمایا ہے کہ اس دالان کے قریب جائے جو متصل اُس در مسجد کے ہے جو خانہ امیر المومنینؑ کی طرف کھلتا ہے اور وہاں چار رکعت نماز پڑھے اور دعا

کرے اور اسی طرح اس محراب میں نماز پڑھے کہ جہاں وہ جناب شہید ہوئے
ہیں اور بعد تسبیح زہراؑ یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَاقْضِ حَاجَتِیْ یَا اَللّٰهُ یَا مَنْ لَّا یُخَیِّبُ سَائِلَهٗ وَلَا یَنْفَدُ
نَائِلُهٗ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ یَا مُجِیْبَ الدَّعَوَاتِ یَا رَبَّ
الْاَرَضِیْنَ وَالسَّمٰوٰتِ یَا كَاشِفَ الْكُرُبَاتِ یَا وَاسِعَ
الْعَطِیَّاتِ یَا دَافِعَ النَّقِمَاتِ یَا مُبَدِّلَ السَّیِّئَاتِ حَسَنَاتٍ
عُدْ عَلَیَّ بِطَوْلِكَ وَفَضْلِكَ وَاِحْسَانِكَ وَاسْتَجِبْ دُعَائِیْ
فِیْمَا سَئَلْتُكَ وَطَلَبْتُ مِنْكَ بِحَقِّ نَبِیِّكَ وَوَصِیِّكَ
وَاَوْلِیَائِكَ الصَّالِحِیْنَ اور دعا کرے ۔ اس کے بعد دکۂ حضرت
صادقؑ میں جائے جو روضۂ جناب مسلمؑ کے قریب ہے اور دو رکعت نماز
پڑھے اور دعا پڑھے طریقۂ نماز و دعا صفحہ ۵۰۰ مفاتیح الجنان پر ملاحظہ ہو
اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جس کو خدا سے کوئی حاجت
ہو چاہیئے کہ وہ مسجد کوفہ میں جائے اور وضو کامل کرے اور مسجد میں دو
رکعت نماز بجالائے اور ہر رکعت میں سورۂ حمد اور سورۂ قل اعوذ
برب الفلق اور سورۂ قل اعوذ برب الناس اور سورۂ قل ھو اللہ احد
اور سورۂ قل یا ایہا الکافرون اور سورۂ اذا جاء نصر اللہ اور سورۂ
سبح اسم ربک الاعلیٰ اور سورۂ انا انزلناہ ہر ایک کو ایک مرتبہ پڑھے
جب نماز سے فارغ ہو تو تسبیح زہراؑ پڑھ کر حاجت اپنی خدا سے طلب

کرے انشاء اللہ تعالیٰ حاجت برآئے گی ۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے اس
نماز کو پڑھا اور حاجت خدا سے طلب کی ۔ روزی میری کشادہ ہوگئی اور
حج خانۂ کعبہ کے لئے دعا کی حج سے مشرف ہوا اور ایک دوسرے شخص
کو میں نے یہی نماز تعلیم کی کہ روزی اُس کی تنگ تھی وہ بھی یہ نماز بجالایا
حق تعالیٰ نے اُس کی روزی بھی کشادہ کردی اور علماء نے فرمایا ہے کہ:-

زیارت حضرت مسلم بن عقیلؑ } پہلوئے مسجد کوفہ میں بجالانا مستحب ہے
اور فضیلت زیارت حضرت مسلمؑ محتاج بیان نہیں ہے پس اس طرح زیارت
اُن جناب کی بجالائے نزدیک دروازۂ روضہ پر کھڑے ہو کر کہے:-
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِیْنِ الْمُتَصَاغِرِ لِعَظَمَتِهٖ جَبَابِرَةُ
الطَّاغِیْنَ الْمُعْتَرِفِ بِرُبُوْبِیَّتِهٖ جَمِیْعُ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرَضِیْنَ الْمُقِرِّ بِتَوْحِیْدِهٖ سَائِرُ الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ وَصَلَّی
اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاَهْلِ بَیْتِهِ الْكِرَامِ صَلٰوةً تَقَرُّ بِهَا
اَعْیُنُهُمْ وَیُرْغَمُ بِهَا اَنْفُ شَانِئِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
اَجْمَعِیْنَ سَلَامُ اللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَسَلَامُ مَلٰٓئِكَتِهِ
الْمُقَرَّبِیْنَ وَاَنْبِیَائِهِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاَئِمَّتِهِ الْمُنْتَجَبِیْنَ وَعِبَادِهِ
الصَّالِحِیْنَ وَجَمِیْعِ الشُّهَدَآءِ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالتَّحِیَّاتُ
الزَّاكِیَاتُ الطَّیِّبَاتُ فِیْمَا تَغْتَدِیْ وَتَرُوْحُ عَلَیْكَ یَا
مُسْلِمَ بْنَ عَقِیْلِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

أَشْهَدُ أَنَّكَ أَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَآتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَأَمَرْتَ
بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَجَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ
جِهَادِهِ وَقُتِلْتَ عَلٰى مِنْهَاجِ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ
حَتّٰى لَقِيتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ وَأَشْهَدُ
أَنَّكَ وَفَيْتَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَبَذَلْتَ نَفْسَكَ فِي نُصْرَةِ
حُجَّةِ اللّٰهِ وَابْنِ حُجَّتِهِ حَتّٰى أَتَاكَ الْيَقِينُ أَشْهَدُ لَكَ
بِالتَّسْلِيمِ وَالْوَفَاءِ وَالنَّصِيحَةِ لِخَلَفِ النَّبِيِّ الْمُرْسَلِ
وَالسِّبْطِ الْمُنْتَجَبِ وَالدَّلِيلِ الْعَالِمِ وَالْوَصِيِّ الْمُبَلِّغِ
وَالْمَظْلُومِ الْمُهْتَضَمِ فَجَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ رَسُولِهِ وَعَنْ
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَعَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَفْضَلَ الْجَزَاءِ بِمَا
صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ وَأَعَنْتَ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ لَعَنَ
اللّٰهُ مَنْ قَتَلَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ أَمَرَ بِقَتْلِكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ
مَنْ ظَلَمَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنِ افْتَرٰى عَلَيْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ
مَنْ جَهِلَ حَقَّكَ وَاسْتَخَفَّ بِحُرْمَتِكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ
بَايَعَكَ وَغَشَّكَ وَخَذَلَكَ وَأَسْلَمَكَ وَمَنْ أَلَّبَ
عَلَيْكَ وَلَمْ يُعِنْكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ النَّارَ مَثْوَاهُمْ
وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ أَشْهَدُ أَنَّكَ قُتِلْتَ مَظْلُومًا وَأَنَّ
اللّٰهَ مُنْجِزٌ لَكُمْ مَا وَعَدَكُمْ جِئْتُكَ زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّكُمْ

مُسَلِّمًا لَكُمْ تَابِعًا لِسُنَّتِكُمْ وَنُصْرَتِي لَكُمْ مُعَدَّةٌ حَتّٰى يَحْكُمَ
اللّٰهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا مَعَ عَدُوِّكُمْ
صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى أَرْوَاحِكُمْ وَأَجْسَادِكُمْ وَ
شَاهِدِكُمْ وَغَائِبِكُمْ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهُ قَتَلَ اللّٰهُ أُمَّةً قَتَلَتْكُمْ بِالْأَيْدِي وَالْأَلْسُنِ
بعد اس کے ضریح سے لپٹ کر کہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَبْدُ
الصَّالِحُ الْمُطِيعُ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْحَسَنِ
وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى
عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ وَعَلٰى رُوحِكَ
وَبَدَنِكَ أَشْهَدُ أَنَّكَ مَضَيْتَ عَلٰى مَا مَضٰى عَلَيْهِ
الْبَدْرِيُّونَ الْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الْمُبَالِغُونَ
فِي جِهَادِ أَعْدَائِهِ وَنُصْرَةِ أَوْلِيَائِهِ فَجَزَاكَ اللّٰهُ أَفْضَلَ
الْجَزَاءِ وَأَكْثَرَ الْجَزَاءِ وَأَوْفَرَ جَزَاءِ أَحَدٍ مِمَّنْ وَفٰى
بِبَيْعَتِهِ وَاسْتَجَابَ لَهُ دَعْوَتَهُ وَأَطَاعَ وُلَاةَ أَمْرِهِ
أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَالَغْتَ فِي النَّصِيحَةِ وَأَعْطَيْتَ غَايَةَ الْمَجْهُودِ
حَتّٰى بَعَثَكَ اللّٰهُ فِي الشُّهَدَاءِ وَجَعَلَ رُوحَكَ مَعَ أَرْوَاحِ
السُّعَدَاءِ وَأَعْطَاكَ مِنْ جِنَانِهِ أَفْسَحَهَا مَنْزِلًا وَأَفْضَلَهَا

غُرَفًا وَ رَفَعَ ذِكْرَكَ فِي الْعِلِّيِّينَ وَحَشَرَكَ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيقًا اَشْهَدُ اَنَّكَ لَمْ تَهِنْ وَلَمْ تَنْكُلْ وَاَنَّكَ قَدْ مَضَيْتَ عَلٰى بَصِيرَةٍ مِنْ اَمْرِكَ مُقْتَدِيًا بِالصَّالِحِينَ وَمُتَّبِعًا لِلنَّبِيِّينَ فَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ وَبَيْنَ رَسُولِهٖ وَ اَوْلِيَآئِهٖ فِي مَنَازِلِ الْمُخْبِتِينَ فَاِنَّهٗ اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ۔

بعد اس کے دو ۲ رکعت نماز ہدیۃً پڑھے اس کے بعد وہ دعا پڑھے جس کی ابتدا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا ہے اور جو حضرت عباس علیہ السلام کی زیارت کے بعد پڑھی جاتی ہے اور وہی دعا وداع کے وقت پڑھے جو حضرت عباس علیہ السلام کے لئے ہے اور بعد اس کے۔

زیارت حضرت ہانی بن عروۃ

پڑھے اس طرح سے کہ نزدیک قبر کے کھڑے ہو کر کہے سَلَامُ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَصَلَوَاتُهٗ عَلَيْكَ يَا هَانِيَ بْنَ عُرْوَةَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ النَّاصِحُ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهٖ وَلِاَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَشْهَدُ اَنَّكَ قُتِلْتَ مَظْلُومًا فَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَكَ وَاسْتَحَلَّ دَمَكَ وَحَشٰى قُبُورَهُمْ نَارًا اَشْهَدُ اَنَّكَ لَقِيتَ اللّٰهَ وَهُوَ رَاضٍ عَنْكَ بِمَا فَعَلْتَ وَنَصَحْتَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ دَرَجَةَ الشُّهَدَآءِ

وَجَعَلَ رُوحَكَ مَعَ اَرْوَاحِ السُّعَدَآءِ بِمَا نَصَحْتَ لِلّٰهِ وَ لِرَسُولِهٖ مُجْتَهِدًا وَبَذَلْتَ نَفْسَكَ فِي ذَاتِ اللّٰهِ وَمَرْضَاتِهٖ فَرَحِمَكَ اللّٰهُ وَرَضِيَ عَنْكَ وَحَشَرَكَ مَعَ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ الطَّاهِرِينَ وَجَمَعَنَا وَاِيَّاكَ مَعَهُمْ فِي دَارِ النَّعِيمِ وَسَلَامٌ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ پس دو ۲ رکعت نماز پڑھ کر روح ہانی ابن عروہ کو ہدیہ دے۔ اور جس طرح جناب مسلم علیہ السلام کو وداع کیا ہے اسی طرح وداع کرے۔

مقام جناب مختار رحمۃ اللہ علیہ – روضۂ جناب مسلم علیہ السلام کے اندر ایک دروازہ ہے جس سے گذر کر بغل میں مقام جناب مختار رحمۃ اللہ علیہ ہے جہاں ان کی ایک زیارت کا کتبہ ہے زائر اسے بھی پڑھ سکتا ہے۔ لیکن کتب زیارات میں اس کا کوئی حال مجھے نہیں ملا۔

اعمال مسجد سہلہ

دو رکعت نماز درمیان نماز مغربین کے پڑھنا سنت ہے۔ چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو غم زدہ مسجد سہلہ میں جائے اور دو ۲ رکعت نماز مابین مغربین کے پڑھے اور دعا کرے ضرور حق تعالیٰ اُس کے غم کو دور اور بلا کو دفع فرمائے گا اور اُس کی حاجت کو بر لائے گا۔ بعض کتب میں ہے کہ جب مسجد میں داخل ہونا چاہے تو دروازہ پر یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَاِلَى اللّٰهِ وَمَا شَآءَ اللّٰهُ وَخَيْرُ الْاَسْمَآءِ لِلّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ
مِنْ عُمَّارِ مَسَاجِدِكَ وَبُیُوْتِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ
بِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاُقَدِّمُهُمْ بَیْنَ یَدَیْ حَوَائِجِیْ فَاجْعَلْنِیْ اَللّٰهُمَّ بِهِمْ عِنْدَكَ
وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتِیْ بِهِمْ
مَقْبُوْلَةً وَّذَنْبِیْ بِهِمْ مَغْفُوْرًا وَّرِزْقِیْ بِهِمْ مَبْسُوْطًا وَّدُعَائِیْ بِهِمْ مُسْتَجَابًا وَّحَوَائِجِیْ بِهِمْ
مَقْضِیَّةً وَّانْظُرْ اِلَیَّ بِوَجْهِكَ الْكَرِیْمِ نَظْرَةً رَحِیْمَةً اَسْتَوْجِبُ
بِهَا الْكَرَامَةَ عِنْدَكَ ثُمَّ لَا تَصْرِفْهُ عَنِّیْ اَبَدًا بِرَحْمَتِكَ
یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ ثَبِّتْ
قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ وَدِیْنِ نَبِیِّكَ وَوَلِیِّكَ وَلَا تُزِغْ قَلْبِیْ
بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنِیْ وَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ
الْوَهَّابُ اَللّٰهُمَّ اِلَیْكَ تَوَجَّهْتُ وَمَرْضَاتَكَ طَلَبْتُ
وَثَوَابَكَ ابْتَغَیْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ اَللّٰهُمَّ
فَاَقْبِلْ بِوَجْهِكَ اِلَیَّ وَاَقْبِلْ بِوَجْهِیْ اِلَیْكَ۔ بعد اس کے
آیۃ الکرسی و معوذتین پڑھے اور سات سات مرتبہ سبحان اللہ۔ والحمدللہ
ولا الہ الا اللہ۔ واللہ اکبر ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ پڑھے۔ پس یہ دعا پڑھے
اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی مَا هَدَیْتَنِیْ وَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰی مَا
فَضَّلْتَنِیْ وَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰی مَا شَرَّفْتَنِیْ وَلَكَ الْحَمْدُ
عَلٰی كُلِّ بَلَاۤءٍ حَسَنٍ ابْتَلَیْتَنِیْ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ صَلٰوتِیْ

وَدُعَائِیْ وَطَهِّرْ قَلْبِیْ وَاشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَتُبْ
عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔ اور حسب ارشاد
سید ابن طاؤسؒ بہتر ہے کہ شب چہار شنبہ کو بعد نماز مغرب و نوافل مغرب
یہ نماز ادا کرے یہ نماز استخارہ کے نام سے مشہور ہے۔ پس چاہیئے کہ دو[2]
رکعت نماز پڑھے اور بعد نماز اس دعا کو پڑھے جیسا کہ حضرت صادقؑ[3]
نے عمل کیا ہے بنا بر روایت بشار کہ حضرت صادقؑ نے بعد نماز دونوں
ہاتھ آسمان کی طرف بلند کئے اور یہ دعا پڑھی۔
اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ مُبْدِئُ الْخَلْقِ وَمُعِیْدُهُمْ وَ
اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَالِقُ الْخَلْقِ وَرَازِقُهُمْ وَاَنْتَ
اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ مُدَبِّرُ الْاُمُوْرِ وَبَاعِثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ وَاَنْتَ وَارِثُ
الْاَرْضِ وَمَنْ عَلَیْهَا اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْمَخْزُوْنِ الْمَكْنُوْنِ
الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَالِمُ السِّرِّ وَاَخْفٰی
اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ اِذَا دُعِیْتَ بِهٖ اَجَبْتَ وَاِذَا سُئِلْتَ
بِهٖ اَعْطَیْتَ وَاَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَیْتِهٖ وَبِحَقِّهِمُ
الَّذِیْ اَوْجَبْتَهٗ عَلٰی نَفْسِكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَاَنْ تَقْضِیَ لِیْ حَاجَتِی السَّاعَةَ السَّاعَةَ یَا سَامِعَ الدُّعَاۤءِ
یَا سَیِّدَاهُ یَا مَوْلَاهُ یَا غِیَاثَاهُ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ سَمَّیْتَ

بِهٖ نَفْسَكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تُعَجِّلَ فَرَجَنَا السَّاعَةَ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ یَا سَمِیْعَ الدُّعَآءِ ۔ اس کے بعد اپنی حاجتیں بیان کرے اور سجدے میں جائے اور اپنے مطالب کے لئے دعا کرے اور حدیث میں ہے کہ گوشہائے مسجد سہلہ مقام و محل پیغمبران ہیں اور یہ سبب فضیلت عظیم مسجد کا ہے اور علماء نے نماز پڑھنے کو تین گوشوں میں مسجد سہلہ کے ارشاد کیا ہے پہلے اُس گوشہ میں جو خلاف جہت قبلہ داہنی طرف مسجد کے واقع ہے بعد اُس کے اُس گوشہ میں جو پیش قبلہ داہنی طرف واقع ہے پھر اُس گوشہ میں جو پیش قبلہ بائیں طرف واقع ہے چنانچہ شیخ شہید اور محمد بن مشہدیؒ نے روایت کی ہے ابن بابویہؒ سے اور اُنھوں نے کلینیؒ سے اور اُنھوں نے علی بن ابراہیم سے اور اُنھوں نے اپنے پدر بزرگوار سے کہ کہا اُنھوں نے کہ میں بعد مراجعت حج خانہ کعبہ وارد کوفہ ہوا اور مسجد سہلہ میں گیا پس دیکھا میں نے ایک بزرگوار کو کہ مشغول نماز ہیں۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو اُس دعا کو پڑھا جو صفحہ ۲۹۱ پر مذکور ہوئی۔ بعد اُس کے وہ بزرگوار اُٹھے اور مغربی شمالی گوشہ مسجد میں گئے اور ۲ دو رکعت نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو تسبیح پڑھ کر یہ دعا پڑھی۔

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذِهِ الْبُقْعَةِ الشَّرِیْفَةِ وَبِحَقِّ مَنْ تَعَبَّدَ لَكَ

فِیْهِمَا قَدْ عَلِمْتَ حَوَائِجِیْ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اقْضِهَا وَقَدْ اَحْصَیْتَ ذُنُوْبِیْ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهَا لِیْ اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مَا كَانَتِ الْحَیٰوةُ خَیْرًا لِّیْ وَ تَوَفَّنِیْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَیْرًا لِّیْ عَلٰی مُوَالَاةِ اَوْلِیَآئِكَ وَ مُعَادَاةِ اَعْدَآئِكَ وَافْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔ بعد اس کے وہ بزرگ اُٹھے میں نے اُن سے پوچھا کہ یہ کون مقام ہے فرمایا اُنھوں نے یہ خانہ حضرت ابراہیمؑ خلیل ہے کہ اس مقام سے جنگ عمالقہ کے لئے گئے تھے۔ بعد اُس کے اُس گوشہ مسجد میں گئے جو مغرب و قبلہ کی طرف ہے اور وہاں ۲ دو رکعت نماز پڑھی پھر ہاتھ اُٹھا کر یہ دعا پڑھی۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ صَلَّیْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِكَ وَطَلَبَ نَائِلِكَ وَرَجَآءَ رِفْدِكَ وَجَوَائِزِكَ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ تَقَبَّلْهَا مِنِّیْ بِاَحْسَنِ قَبُوْلٍ وَّ بَلِّغْنِیْ بِرَحْمَتِكَ الْمَامُوْلَ وَافْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ بعد اس کے وہ بزرگ اُٹھ کر اُس گوشہ مسجد میں گئے جو مشرق کی جانب ہے اور دو رکعت نماز ادا کی اور ہاتھوں کو کشادہ کر کے یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتِ الذُّنُوْبُ وَالْخَطَایَا قَدْ اَخْلَقَتْ وَجْهِیْ عِنْدَكَ فَلَمْ تَرْفَعْ لِیْ اِلَیْكَ صَوْتًا وَّلَمْ تَسْتَجِبْ لِیْ دَعْوَةً فَاِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِكَ یَا اَللّٰهُ فَاِنَّهٗ لَیْسَ مِثْلَكَ اَحَدٌ

و اتوسل الیک بمحمد و آلہ ان تصلی علی محمد
و آل محمد و ان تقبل الی بوجہک الکریم و تقبل
بوجہی الیک و لا تخیبنی حین ادعوک و لا تحرمنی
حین ارجوک یا ارحم الراحمین پھر سجدہ میں گئے
اور داہنے اور بائیں رخسارے کو خاک پر رکھا بعد اس کے کھڑے
ہوئے اور مسجد کے باہر آئے۔ راوی کہتا ہے میں نے ان بزرگوار سے
پوچھا کہ یہ کون مقام ہے اور کیا نام ہے اس مقام کا۔ فرمایا یہ مقام
پیغمبروں اور مرسلوں اور صالحین کا ہے۔ بعض کتب میں ہے کہ بعد
اس کے دوسرے گوشہ شرقی میں جا کر ۲ دو رکعت نماز پڑھے اور یہ دعا پڑھے
اللھم انی اسئلک باسمک یا اللہ ان تصلی علی محمد
و آل محمد و ان تجعل خیر عمری آخرہ و خیر اعمالی
خواتیمہا و خیر ایامی یوم القاک فیہ انک علی کل
شیء قدیر اللھم تقبل دعائی و اسمع نجوای یا علی
یا عظیم یا قادر یا قاہر یا حیا لا یموت صل علی
محمد و آل محمد و اغفر لی الذنوب التی بینی و بینک
و لا تفضحنی علی رؤس الاشہاد و احرسنی بعینک
التی لا تنام و ارحمنی بقدرتک علی یا ارحم الراحمین
و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ الطاہرین یا رب العالمین۔

بعد اس کے وسط مسجد میں ۲ دو رکعت نماز پڑھے اور یہ دعا پڑھے۔ یا
من ہو اقرب الی من حبل الورید یا فعالا لما یرید
یا من یحول بین المرء و قلبہ صل علی محمد و آلہ و حل
بیننا و بین من یؤذینا بحولک و قوتک یا کافی من
کل شیء و لا یکفی منہ شیء اکفنا المہم من امر الدنیا
و الآخرۃ یا ارحم الراحمین ۔ اس کے بعد دونوں رخسار خاک
پر رکھے۔ یہ مکان فی زمانہ مقام امام زین العابدینؑ کے نام سے موسوم ہے
اسی کے قریب ایک جگہ حضرت حجۃ علیہ السلام کا مقام کہلاتی ہے وہاں
پر بھی مناسب ہے کہ دو رکعت نماز و حضرت کی زیارت پڑھے۔ بعد
اس کے وہ بزرگوار اس مسجد زید ابن صوحان میں جو مسجد سہلہ کے سامنے
ہے گئے اور وہاں دو رکعت نماز با سکینہ و وقار ادا کی پھر ہاتھوں کو
دعا کے لئے کشادہ کیا اور یہ دعا پڑھی ۔ الہی قد مد الیک
الخاطی المذنب یدیہ بحسن ظنہ بک الہی قد
جلس المسیء بین یدیک مقرا لک بسوء عملہ و
راجیا منک الصفح عن زللہ و رفع الیک الظالم
کفیہ راجیا لما لدیک فلا تخیبہ برحمتک من فضلک
الہی قد جثا العائد الی المعاصی بین یدیک خائفا
من یوم یجثو فیہ الخلائق بین یدیک الہی قد جاءک

اَلْعَبْدُ الْخَاطِئُ فَزِعًا مُشْفِقًا وَرَفَعَ اِلَيْكَ طَرْفَهُ حَذِرًا
رَاجِيًا وَفَاضَتْ عَبْرَتُهُ مُسْتَغْفِرًا نَادِمًا وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ
مَا اَرَدْتُ بِمَعْصِيَتِيْ مُخَالَفَتَكَ وَمَا عَصَيْتُكَ اِذْ
عَصَيْتُكَ وَاَنَا بِكَ جَاهِلٌ وَلَا لِعُقُوْبَتِكَ مُتَعَرِّضٌ
وَلَا لِنَظَرِكَ مُسْتَخِفٌّ وَلٰكِنْ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ وَاَعَانَتْنِيْ
عَلٰى ذٰلِكَ شِقْوَتِيْ وَغَرَّنِيْ سِتْرُكَ الْمُرْخٰى عَلَيَّ
فَمِنَ الْاٰنَ مِنْ عَذَابِكَ مَنْ يَسْتَنْقِذُنِيْ وَبِحَبْلِ مَنْ اَعْتَصِمُ
اِنْ قَطَعْتَ حَبْلَكَ عَنِّيْ فَيَا سَوْءَتَاهُ غَدًا مِنَ الْوُقُوْفِ
بَيْنَ يَدَيْكَ اِذَا قِيْلَ لِلْمُخِفِّيْنَ جُوْزُوْا وَلِلْمُثْقِلِيْنَ
حُطُّوْا اَفَمَعَ الْمُخِفِّيْنَ اَجُوْزُ اَمْ مَعَ الْمُثْقِلِيْنَ اَحُطُّ
وَيْلِيْ كُلَّمَا كَبُرَ سِنِّيْ كَثُرَتْ ذُنُوْبِيْ وَيْلِيْ كُلَّمَا
طَالَ عُمْرِيْ كَثُرَتْ مَعَاصِيْ فَكَمْ اَتُوْبُ وَكَمْ
اَعُوْدُ اَمَا اٰنَ لِيْ اَنْ اَسْتَحْيِيَ مِنْ رَبِّيْ اَللّٰهُمَّ فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ
وَاٰلِ مُحَمَّدٍ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَخَيْرَ
الْغَافِرِيْنَ ۔ پس گریہ کیا اور پیشانی زمین پر رکھ کر کہا اِرْحَمْ
مَنْ اَسَاءَ وَاقْتَرَفَ وَاسْتَكَانَ وَاعْتَرَفَ پھر داہنا
رخسارہ خاک پر رکھا اور کہا اِنْ كُنْتُ بِئْسَ الْعَبْدُ فَاَنْتَ
نِعْمَ الرَّبُّ ۔ پھر بایاں رخسارہ زمین پر رکھ کر کہا عَظُمَ الذَّنْبُ

مِنْ عَبْدِكَ فَلْيَحْسُنِ الْعَفْوُ مِنْ عِنْدِكَ يَا كَرِيْمُ اس کے
بعد پیشانی رکھ کر سو مرتبہ کہے اَلْعَفْوُ اَلْعَفْوُ ۔ بعد اس کے وہ بزرگوار
مسجد سے باہر آئے، میں نے پوچھا اے آقا یہ کون سا مقام ہے
فرمایا یہ مسجد زید بن صوحان ہے جو اصحاب امیر المومنین علیہ السّلام
سے تھے اور جنگ جمل میں حضرت کے ساتھ شہید ہوئے اور یہ دعا
اُن کی ہے کہ نماز شب میں وہ پڑھا کرتے تھے ۔ یہ کہہ کر وہ بزرگ
غائب ہو گئے ۔ میرے رفیق نے مجھ سے کہا کہ یہ بزرگ حضرت خضرؑ تھے ۔

اعمال مسجد صعصعہ بن صوحان

اور از جملہ مساجد مشہورہ مسجد صعصعہ بن صوحان ہے کہ حضرت امیر المومنین
علیہ السّلام نے اس میں نماز پڑھی ہے اور دیگر ائمہ علیہم السّلام نے اس مسجد
کو اپنے قدمہائے مبارک سے شرف یاب فرمایا ہے اور اس میں نماز
پڑھی ہے جیسا کہ علی بن محمد بن عبد الرحمٰن بن شوستری سے روایت ہے
وہ کہتے ہیں کہ میں گروہ بنی رواس کی طرف سے گذرا ہیں ایک شخص نے
اُن میں سے کہا کہ آؤ چلیں مسجد صعصعہ میں اور اُس میں نماز پڑھیں اس
لئے کہ یہ ماہ رجب ہے ۔ اور سنّت ہے اس مہینے میں زیارت اُن مقامات
مشرفہ کی کہ ہمارے اماموں کے قدم ان مقامات تک پہونچے ہیں اور
اُن حضرات نے اس میں نماز ادا فرمائی ہے ۔ پس میں اُس مسجد کی طرف
گیا، دیکھا میں نے ایک ناقہ کو کہ دروازۂ مسجد پر بندھا ہوا ہے

داخل مسجد ہوا دیکھا میں نے کہ ایک بزرگوار لباس و عمامہ مثل اہل حجاز کے پہنے ہوئے ہیں اور بیٹھے ہوئے اس دعا کو پڑھ رہے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ یا ذَا الْمِنَنِ السّابِغَةِ وَالْآلاءِ الْوازِعَةِ وَالرَّحْمَةِ الْواسِعَةِ وَالْقُدْرَةِ الْجامِعَةِ وَالنِّعَمِ الْجَسیمَةِ وَالْمَواھِبِ الْعَظیمَةِ وَالْاَیادِی الْجَمیلَةِ وَالْعَطایا الْجَزیلَةِ یا مَنْ لا یُنْعَتُ بِتَمْثیلٍ وَلا یُمَثَّلُ بِنَظیرٍ وَلا یُغْلَبُ بِظَھیرٍ یا مَنْ خَلَقَ فَرَزَقَ وَاَلْھَمَ فَاَنْطَقَ وَابْتَدَعَ فَشَرَعَ وَعَلا فَارْتَفَعَ وَقَدَّرَ فَاَحْسَنَ وَصَوَّرَ فَاَتْقَنَ وَاحْتَجَّ فَاَبْلَغَ وَاَنْعَمَ فَاَسْبَغَ وَاَعْطیٰ فَاَجْزَلَ وَمَنَحَ فَاَفْضَلَ یا مَنْ سَمیٰ فِی الْعِزِّ فَفاتَ خَواطِرَ الْاَبْصارِ وَدَنا فِی اللُّطْفِ فَجازَ ھَواجِسَ الْاَفْکارِ یا مَنْ تَوَحَّدَ بِالْمُلْکِ فَلا نِدَّ لَهُ فی مَلَکُوتِ سُلْطانِهِ وَتَفَرَّدَ بِالْآلاءِ وَالْکِبْرِیاءِ فَلا ضِدَّ لَهُ فی جَبَرُوتِ شَانِهِ یا مَنْ حارَتْ فی کِبْرِیاءِ ھَیْبَتِهِ دَقائِقُ لَطائِفِ الْاَوْھامِ وَانْحَسَرَتْ دُونَ اِدْراکِ عَظَمَتِهِ خَطائِفُ اَبْصارِ الْاَنامِ یا مَنْ عَنَتِ الْوُجُوهُ لِھَیْبَتِهِ وَخَضَعَتِ الرِّقابُ لِعَظَمَتِهِ وَوَجِلَتِ الْقُلُوبُ مِنْ خیفَتِهِ اَسْئَلُکَ بِھٰذِهِ الْمِدْحَةِ الَّتی لا تَنْبَغی اِلّا لَکَ وَبِما وَعَدْتَ بِهِ عَلیٰ نَفْسِکَ لِداعیکَ مِنَ الْمُؤْمِنینَ

وَبِما ضَمِنْتَ الْاِجابَةَ فیهِ عَلیٰ نَفْسِکَ لِلدّاعینَ یا اَسْمَعَ السّامِعینَ وَاَبْصَرَ النّاظِرینَ وَاَسْرَعَ الْحاسِبینَ یا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتینِ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ خاتَمِ النَّبِیّینَ وَعَلیٰ اَھْلِ بَیْتِهِ وَاقْسِمْ لی فی شَھْرِنا ھٰذا خَیْرَ ما قَسَمْتَ وَاحْتِمْ لی فی قَضائِکَ خَیْرَ ما حَتَمْتَ وَاخْتِمْ لی بِالسَّعادَةِ فیمَنْ خَتَمْتَ وَاَحْیِنی ما اَحْیَیْتَنی مَوْفُوراً وَاَمِتْنی مَسْرُوراً وَمَغْفُوراً وَتَوَلَّ اَنْتَ نَجاتی مِنْ مُسائَلَةِ الْبَرْزَخِ وَادْرَأْ عَنّی مُنْکَراً وَنَکیراً وَاَرِ عَیْنی مُبَشِّراً وَبَشیراً وَاجْعَلْ لی اِلیٰ رِضْوانِکَ وَجِنانِکَ مَصیراً وَعَیْشاً قَریراً وَمُلْکاً کَبیراً وَصَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ کَثیراً۔

بعد اس کے سجدہ طولانی کیا پھر اٹھ کر ناقہ پر سوار ہو کر چلے گئے میرے رفیق نے مجھ سے کہا کہ یہ حضرت خضرؑ تھے ہم نے اُن سے کلام کیوں نہ کیا گویا زبان ہماری بند ہو گئی تھی جب میں باہر آیا ابن ابی داؤد روای نے مجھ سے مل کر کہا کہ کہاں سے آتے ہو میں نے جواب دیا کہ مسجد صعصعہ سے اور یہ خبر اُن سے بیان کی اُنھوں نے مجھ سے کہا یہ سوار ہر دوسرے یا تیسرے روز اس مسجد میں آتے ہیں اور کسی سے کلام نہیں کرتے بعد اس کے مجھ سے پوچھا کہ تمھارے گمان میں یہ کون بزرگوار ہیں میں نے کہا کہ میرے نزدیک تو یہ خضر ہوں گے اُنھوں نے کہا قسم بخدا میں تو یہ جانتا

ہوں کہ یہ وہ بزرگوار ہیں کہ جن کے محتاج حضرت خضرؑ بھی ہیں یعنی حضرت حجّت عجّل اللہ فرجہم۔

(نوٹ) علاوہ اس کے دیگر مقامات زیارت نجف اشرف وکوفہ میں جاکر جن کی فہرست باب دوم کے فصل دوم ص ۳۳-۳۴ میں دی گئی ہے وہاں جو زیارتیں تختی پر لکھی ہوتی ہیں پڑھ لے۔ یا وہاں کے خدام سے کہے وہ پڑھا دینگے۔

فصل ششم۔ زیارت کربلائے معلّٰے (ملک عراق)

فضیلت زیارت فضائل زیارت امام حسین علیہ السّلام اتنی کثرت سے ہیں جن کا ذکر یہاں نہیں ہو سکتا۔ مفاتیح الجنان وغیرہ میں ملاحظہ ہوں۔ مختصر یہ ہے کہ علماء نے بلحاظ اقوال ائمہ پہلی زیارت کو قریب بوجوب قرار دیا ہے۔

آداب زیارت عام آداب زیارت صفحہ ۲۲۲ پر ملاحظہ ہوں۔ آداب جو زیارت امام حسینؑ کے لئے مخصوص ہیں یہ ہیں:-

(۱) قبل اس کے کہ اپنے مکان سے زیارت کے لئے روانہ ہو تین روز روزہ رکھے اور تیسرے روز غسل کرے (ملاحظہ ہوں آداب سفر صفحہ ۹۵-۹۶)

(۲) حضرت کی زیارت کے لئے محزون وغمناک۔ بال پریشان وغبار آلود وگرسنہ وتشنہ جانا چاہیئے کیونکہ حضرت کی شہادت اسی حال میں ہوئی تھی۔

اور اپنی حاجات طلب کرکے واپس جائے۔

(۳) اس سفر میں لذیذ غذاؤں کا ناشتہ نہ لے جائیں کیونکہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہے کہ اس طرح زیارت کرنے سے زیارت نہ کرنا بہتر ہے۔ اسی بنا پر صاحب مفاتیح الجنان نے کہا ہے کہ اس سفر میں عمدہ غذاؤں کی دعوت سے انکار و عذر کر دینا چاہیئے یہ کہہ کر کہ ہم لوگ کربلا کے مسافر ہیں اور مناسب نہیں ہے کہ ہم عمدہ غذائیں کھائیں۔

(۴) اس سفر میں تواضع و فروتنی وخشوع ہونا چاہیئے اور بندۂ ذلیل کی طرح سفر کرنا چاہیئے تاکہ تکبّر وتجبر کی بو نہ آنے پائے۔ اور غربا زائرین کے مقابلے میں اظہار بزرگی وشان نہ ہو۔

(۵) راہ میں اگر کوئی زائر کسی تکلیف میں مبتلا ہو تو حتی الامکان اس کی مدد و ہمدردی کرے۔

(۶) کربلا پہونچنے پر نہ تیل لگایا جائے نہ سرمہ اور نہ دوران قیام کربلا میں گوشت کھایا جائے۔

(۷) آب فرات سے غسل کرکے زیارت کرے تاکہ تمام گناہ بخش دیئے جائیں۔ اور جب فرات پر جائے تو سو مرتبہ اللہ اکبر۔ سو مرتبہ لا الٰہ الّا اللہ اور سو مرتبہ صلوات محمدؐ و آل محمدؐ پر بھیجے۔ اور نہر فرات میں محاذ قبر امام حسینؑ غسل کرے۔

(۸) نماز زیارت وغیرہ خواہ عقب قبر آنحضرتؑ پڑھے خواہ بالائے سر لیکن بالائے سر پڑھنے میں اس امر کا لحاظ رکھے کہ اصل قبر مقدس کے بالکل

حائز میں نہ کھڑا نہ ہو بلکہ کچھ عقب میں کھڑا ہو۔

(۹) سر اقدس کے قریب دو۲ رکعت نماز پڑھے۔ اس طرح کہ رکعت اوّل میں بعد سورۂ حمد سورۂ یٰسین اور رکعت دویم میں بعد سورۂ حمد کے سورۂ الرحمٰن پڑھے۔ یہ نماز پشت قبر پر بھی پڑھ سکتا ہے۔ لیکن بالائے سر بہتر ہے۔

نوٹ:۔ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ زائر شب جمعہ کچھ دیر روضۂ اقدس میں ضرور گذارے کیونکہ اس طرح پر حضرت حجّۃ عجل اللہ فرجہ کی زیارت کی امید ہوسکتی ہے۔ نیز پنجشنبہ کو کربلائے معلّٰی سے سفر نہ اختیار کرے کیونکہ شب جمعہ کی زیارت سے محروم رہے گا۔

کیفیت زیارت امام حسین علیہ السلام

واضح ہو کہ صفوان جمال نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے طریقۂ زیارت حضرت امام حسینؑ دریافت کیا حضرت صادقؑ نے بعد تعلیم آداب سفر ارنتا د فرمایا اے صفوان جب نہر فرات پر پہونچو کنارۂ نہر علقمہ تو یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ خَیْرُ مَنْ وَفَدَتْ اِلَیْہِ الرِّجَالُ وَشُدَّتْ اِلَیْہِ الرِّحَالُ وَاَنْتَ سَیِّدِیْ اَکْرَمُ مَقْصُوْدٍ وَاَفْضَلُ مَزُوْرٍ وَقَدْ جَعَلْتَ لِکُلِّ زَائِرٍ کَرَامَۃً وَلِکُلِّ وَافِدٍ تُحْفَۃً فَاَسْئَلُکَ اَنْ تَجْعَلَ تُحْفَتَکَ اِیَّایَ فِکَاکَ رَقَبَتِیْ

مِنَ النَّارِ فَقَدْ قَصَدْتُ اِبْنَ نَبِیِّکَ وَصَفِیِّکَ یَا ابْنَ صَفِیِّکَ وَنَجِیِّکَ وَابْنَ نَجِیِّکَ وَحَبِیْبَکَ وَابْنَ حَبِیْبِکَ اَللّٰھُمَّ فَاشْکُرْ سَعْیِیْ وَارْحَمْ مَسِیْرِیْ اِلَیْکَ بِغَیْرِ مَنٍّ مِّنِّیْ عَلَیْکَ بَلْ لَکَ الْمَنُّ عَلَیَّ اِذْ جَعَلْتَ لِیَ السَّبِیْلَ اِلٰی زِیَارَتِہٖ وَعَرَّفْتَنِیْ فَضْلَہٗ وَحَفِظْتَنِیْ فِی اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ حَتّٰی بَلَّغْتَنِیْ ھٰذَا الْمَکَانَ اَللّٰھُمَّ فَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی نَعْمَآئِکَ کُلِّھَا وَلَکَ الشُّکْرُ عَلٰی مِنَنِکَ کُلِّھَا۔

بعد اس کے غسل کر لیکن اس زمانہ میں فرات بہت دور ہے لہٰذا حمام شیر میں کہ اس میں فرات سے پانی لیا جاتا ہے وہاں غسل کرے، اور بوقت غسل کہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ نُوْرًا وَطَھُوْرًا وَحِرْزًا وَشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ وَاٰفَۃٍ وَسُقْمٍ وَعَاھَۃٍ اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ بِہٖ قَلْبِیْ وَاشْرَحْ بِہٖ صَدْرِیْ وَسَھِّلْ بِہٖ اَمْرِیْ۔

جب غسل سے فارغ ہو تو دو۲ لباس پاکیزہ پہن اور دو۲ رکعت نماز پڑھ کنارۂ فرات پر کہ حق تعالیٰ نے اس مقام کی مدح قرآن مجید میں فرمائی ہے پس جب نماز سے فارغ ہو روانہ ہو طرف حائر کے یاد خدا کرتا جا اور قدم کو آہستہ آہستہ اٹھا کہ حق تعالیٰ ہر قدم پر ثواب حج و عمرہ کا لکھتا ہے اور راہ کو بخشوع قلب و با دیدۂ گریاں طے کر اور بکثرت اَللّٰہُ اَکْبَرُ

و لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور ثنائے خدا اور درود حضرت رسولِ خدا اور صلوات امام حسینؑ پر خصوصاً اور لعنت و بیزاری اُن کے قاتلوں سے چاہے۔ پس جب دروازۂ حائر پر پہونچے تو کہے۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ۔ بعد اس کے دروازۂ حرم پر کھڑے ہوکر پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْاَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَصِيَّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ الشَّهِيْدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مَلٰٓئِكَةَ اللّٰهِ الْمُقِيْمِيْنَ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ الشَّرِيْفِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مَلٰٓئِكَةَ رَبِّيَ الْمُحْدِقِيْنَ بِقَبْرِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ

السَّلَامُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ مِنِّيْ اَبَدًا مَا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ۔ پھر بہ اذن دخول پڑھے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ الْمُقِرُّ بِالرِّقِّ لَكُمْ وَالتَّارِكُ لِلْخِلَافِ عَلَيْكُمْ وَالْمُوَالِيْ لِوَلِيِّكُمْ وَالْمُعَادِيْ لِعَدُوِّكُمْ قَصَدَ حَرَمَكَ وَاسْتَجَارَ بِمَشْهَدِكَ وَتَقَرَّبَ اِلَيْكَ بِقَصْدِهٖ ءَاَدْخُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ءَاَدْخُلُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ءَاَدْخُلُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ءَاَدْخُلُ يَا سَيِّدَ الْوَصِيِّيْنَ ءَاَدْخُلُ يَا فَاطِمَةُ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ ءَاَدْخُلُ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ ءَاَدْخُلُ يَا مَوْلَايَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ پس اگر تو با خشوع قلب و باچشم گریاں ہوگا تو یہ علامت اجازت دخول ہے پس داخل ہو، اور کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ الَّذِيْ هَدَانِيْ لِوِلَايَتِكَ وَخَصَّنِيْ بِزِيَارَتِكَ وَسَهَّلَ لِيْ قَصْدَكَ۔ پھر روضۂ اقدس میں جائے اور بالائے سر کھڑے ہوکر اس طرح پر کہ رو قبر شریف کی جانب اور پشت قبلہ کی طرف ہو یہ زیارت پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اٰدَمَ صَفْوَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيْمَ

خَلِيلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوسٰى كَلِيمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيسٰى رُوحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ
مُحَمَّدٍ حَبِيبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
وَلِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ عَلِيِّ
نِ الْمُرْتَضٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ
خَدِيجَةَ الْكُبْرٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثَارِهٖ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُورَ اَشْهَدُ اَنَّكَ
قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَاَطَعْتَ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِينُ فَلَعَنَ اللّٰهُ
اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً
سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
اَشْهَدُ اَنَّكَ كُنْتَ نُورًا فِي الْاَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَالْاَرْحَامِ
الْمُطَهَّرَةِ لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ بِاَنْجَاسِهَا وَلَمْ تُلْبِسْكَ
مِنْ مُدْلَهِمَّاتِ ثِيَابِهَا وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ دَعَائِمِ الدِّينِ
وَاَرْكَانِ الْمُؤْمِنِينَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ الْاِمَامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ الرَّضِيُّ
الزَّكِيُّ الْهَادِي الْمَهْدِيُّ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ
كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَاَعْلَامُ الْهُدٰى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَالْحُجَّةُ
عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا وَاُشْهِدُ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ وَاَنْبِيَائَهٗ
وَرُسُلَهٗ اَنِّي بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَبِاِيَابِكُمْ مُوقِنٌ بِشَرَائِعِ

دِينِي وَخَوَاتِيمِ عَمَلِي وَقَلْبِي لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ وَاَمْرِي لِاَمْرِكُمْ
مُتَّبِعٌ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى اَرْوَاحِكُمْ وَعَلٰى اَجْسَادِكُمْ
وَعَلٰى اَجْسَامِكُمْ وَعَلٰى شَاهِدِكُمْ وَعَلٰى غَائِبِكُمْ وَعَلٰى
ظَاهِرِكُمْ وَعَلٰى بَاطِنِكُمْ۔

بعد اس کے ضریح سے لپٹ کر بوسہ دے اور کہے ۔ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي
يَا بْنَ رَسُولِ اللّٰهِ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ لَقَدْ
عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّتِ الْمُصِيبَةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلٰى
جَمِيعِ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اَسْرَجَتْ
وَاَلْجَمَتْ وَتَهَيَّاَتْ لِقِتَالِكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَصَدْتُ
حَرَمَكَ وَاَتَيْتُ اِلٰى مَشْهَدِكَ اَسْئَلُ اللّٰهَ بِالشَّاْنِ
الَّذِي لَكَ عِنْدَهٗ وَبِالْمَحَلِّ الَّذِي لَكَ لَدَيْهِ اَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ يَجْعَلَنِي مَعَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

پھر آن حضرت کے بالائے سر اقدس دو رکعت نماز[5] پڑھے جس سورہ سے چاہے
اور بعد نماز اس دعا کو پڑھے ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّي صَلَّيْتُ وَرَكَعْتُ
وَسَجَدْتُ لَكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لِاَنَّ الصَّلٰوةَ وَالرُّكُوعَ
وَالسُّجُودَ لَا تَكُونُ اِلَّا لَكَ لِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَبْلِغْهُمْ عَنِّي اَفْضَلَ
السَّلَامِ وَالتَّحِيَّةِ وَارْدُدْ عَلَيَّ مِنْهُمُ السَّلَامَ اَللّٰهُمَّ

۵ آداب زیارت صفحہ ۳۰ کا لحاظ رہے

فَهَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ هَدِيَّةٌ مِنِّيْ اِلٰى مَوْلَايَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ وَاْجُرْنِيْ عَلٰى ذٰلِكَ بِاَفْضَلِ اَمَلِيْ وَرَجَائِيْ فِيْكَ وَفِيْ وَلِيِّكَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ ـ

پھر اُٹھکر پائین قبر اُن حضرت کے کھڑا ہو اور زیارت حضرت علی بن الحسینؑ پڑھ ـ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّهِيْدُ وَابْنُ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمَظْلُوْمُ وَابْنُ الْمَظْلُوْمِ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ ـ

پھر قبر سے لپٹ اور بوسہ دے ضریح کو اور کہہ ـ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ وَابْنَ وَلِيِّهٖ لَقَدْ عَظُمَتِ الْمُصِيْبَةُ وَجَلَّتِ الرَّزِيَّةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلٰى جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَاَبْرَءُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكَ مِنْهُمْ ـ

بعد اس کے پائین حضرت علی بن الحسینؑ جا اور متوجہ تمام شہداءؓ کی طرف ہوکر یہ زیارت اُن کی پڑھ ـ

(نوٹ) حضرات علماء اعلام و اہل خبرہ با احتیاط فرماتے ہیں کہ زیارت

شہداء جناب علی اکبرؑ کی ضریح مبارک کے قریب ہی سے پڑھتے ہیں اور ضریح شہداء کے قریب نہیں جاتے کیونکہ غالباً تمام اراضی پر شہداء کے قبور ہیں۔ اُن کو کچلنا خلاف احترام ہے لہذا زائرین کو بھی اس امر میں احتیاط برتنا لازم ہے ـ اور خدام کی پیروی اس امر میں نہ کرنا چاہیئے ـ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ وَاَحِبَّاءَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَصْفِيَاءَ اللّٰهِ وَاَوِدَّاءَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ دِيْنِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ اَبِيْ مُحَمَّدِنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّنِ الزَّكِيِّ النَّاصِحِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَاُمِّيْ طِبْتُمْ وَطَابَتِ الْاَرْضُ الَّتِيْ فِيْهَا دُفِنْتُمْ وَفُزْتُمْ فَوْزًا عَظِيْمًا فَيَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَكُمْ فَاَفُوْزَ مَعَكُمْ ـ

بعد اس کے بالین سر حضرت امام حسینؑ جا اور بکثرت دعا کر اپنے لئے اور اپنے والدین اور اہل و عیال اور برادران مومنین کے لئے کہ اُن حضرت کے روضۂ اقدس میں دعا کرنے والے کی دعا رد نہیں ہوتی ـ اور اسی زیارت کو اور ایام مخصوصہ میں بھی پڑھ سکتا ہے ـ مثل روز عیدین وغیرہ

کے اور جب تو ارادہ باہر جانے اور واپس ہونے کا کرے تو قبر اقدس سے لپٹ کر یہ زیارت رخصت ہونے کی غرض سے پڑھ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَایَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاصَّةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَالِصَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْنَ اللّٰهِ سَلَامُ مُوَدِّعٍ وَلَا قَالٍ وَلَا سَئِمٍ فَاِنْ اَمْضِ فَلَا عَنْ مَلَالَةٍ وَاِنْ اُقِمْ فَلَا عَنْ سُوْءِ ظَنٍّ بِمَا وَعَدَ اللّٰهُ الصَّابِرِیْنَ وَلَا جَعَلَهُ اللّٰهُ یَا مَوْلَایَ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّیْ لِزِیَارَتِکَ وَرَزَقَنِیَ الْعَوْدَ اِلٰی مَشْهَدِکَ وَالْمَقَامَ فِیْ حَرَمِکَ وَاِیَّاهُ اَسْئَلُ اَنْ یُسْعِدَنِیْ بِکَ وَبِالْاَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِکَ وَیَجْعَلَنِیْ مَعَکُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔

پھر اُٹھ اور روضۂ اقدس سے باہر جا اس طرح سے کہ پشت ضریح اقدس کی طرف نہ ہو اور بکثرت کہہ کلمۂ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ یعنی ہم خدا کے لئے ہیں اور خدا ہی کی طرف واپس ہونے والے ہیں۔ یہاں تک کہ قبر انور سے اس قدر دور ہو جائے کہ دکھائی نہ دے۔ حضرت صادقؑ فرماتے ہیں کہ جو شخص اس عنوان سے زیارت بجا لائے حق تعالیٰ اُس کے لئے تحریر فرمائے گا بعوض ہر قدم کے ایک لاکھ حسنہ اور محو کرے گا اُس سے ایک لاکھ گناہ اور بلند کرے گا اس کے لئے ایک لاکھ درجہ

اور بر لائے گا اُس کی ایک لاکھ حاجتیں کہ کمتر اُن حاجتوں سے یہ ہے کہ اُس کو آزاد کر دے گا آتش جہنم سے اور وہ شخص مثل اس کے ہو گا کہ جو حضرت امام حسینؑ کے ساتھ شہید ہوا ہو تاکہ شریک ہو شہدائے کربلا کے ساتھ اُن کے درجات میں۔

روضۂ حضرت امام حسینؑ سے رخصت ہو کر جب رواق اوّل میں قریب ضریح حضرت حبیب ابن مظاہر پہونچے تو یہ زیارت پڑھے جو وہاں تختی پر لکھی ہوئی ملے گی۔ لیکن اس کا ماخذ میرے علم میں نہیں ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الْمُطِیْعُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْفَاطِمَةِ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ الْغَرِیْبِ الْمُوَاسِیْ اَشْهَدُ اَنَّکَ جَاهَدْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَنَصَرْتَ الْحُسَیْنَ ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَوَاسَیْتَ بِنَفْسِکَ وَبَذَلْتَ مُهْجَتَکَ فَعَلَیْکَ مِنَ اللّٰهِ السَّلَامُ التَّامُّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الْقَمَرُ الزَّاهِرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ ابْنَ مَظَاهِرَ الْاَسَدِیِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

کیفیت زیارت

حضرت ابوالفضل العباس علیہ السلام

بسند معتبر ابوحمزہ ثمالی سے منقول ہے کہ فرمایا حضرت امام جعفر صادق نے کہ جب ارادہ کرے تو زیارت قبر حضرت عباس بن علی علیہ السلام کا کہ جو کنارہ نہر فرات واقع ہے پس در روضۂ اقدس پر کھڑے ہو کر کہے۔

سَلَامُ اللهِ وَسَلَامُ مَلَائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ وَاَنْبِيَائِهِ الْمُرْسَلِينَ وَعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ وَجَمِيعِ الشُّهَدَاءِ وَالصِّدِّيقِينَ وَالتَّحِيَّاتُ الزَّاكِيَاتُ الطَّيِّبَاتُ فِيمَا تَغْتَدِي وَتَرُوحُ عَلَيْكَ يَابْنَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اَشْهَدُ لَكَ بِالتَّسْلِيمِ وَالتَّصْدِيقِ وَالْوَفَاءِ وَالنَّصِيحَةِ لِخَلَفِ النَّبِيِّ الْمُرْسَلِ وَالسِّبْطِ الْمُنْتَجَبِ وَالدَّلِيلِ الْعَالِمِ وَالْوَصِيِّ الْمُبَلِّغِ وَالْمَظْلُومِ الْمُهْتَضَمِ فَجَزَاكَ اللهُ عَنْ رَسُولِهِ وَعَنْ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَعَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَفْضَلَ الْجَزَاءِ بِمَا صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ

وَاَعَنْتَ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ لَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ جَهِلَ حَقَّكَ وَاسْتَخَفَّ بِحُرْمَتِكَ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ حَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَاءِ الْفُرَاتِ اَشْهَدُ اَنَّكَ قُتِلْتَ مَظْلُومًا وَاَنَّ اللهَ مُنْجِزٌ لَكُمْ مَا وَعَدَكُمْ جِئْتُكَ يَابْنَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَافِدًا اِلَيْكُمْ وَقَلْبِي مُسَلِّمٌ لَكُمْ وَتَابِعٌ وَاَنَا لَكُمْ تَابِعٌ وَنُصْرَتِي لَكُمْ مُعَدَّةٌ حَتَّى يَحْكُمَ اللهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا مَعَ عَدُوِّكُمْ اِنِّي بِكُمْ وَبِاِيَابِكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَبِمَنْ خَالَفَكُمْ وَقَتَلَكُمْ مِنَ الْكَافِرِينَ قَتَلَ اللهُ اُمَّةً قَتَلَتْكُمْ بِالْاَيْدِي وَالْاَلْسُنِ۔

پس داخل روضۂ اقدس ہو کر ضریح سے لپٹ کر یہ زیارت پڑھے۔

(نوٹ) بہتر ہے کہ یہ زیارت قبر اقدس کے سرہانے جانب پشت حضرت رو بقبلہ ہو کر پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الْمُطِيعُ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِاَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ وَرِضْوَانُهُ وَعَلَى رُوحِكَ وَبَدَنِكَ اَشْهَدُ وَاُشْهِدُ اللهَ اَنَّكَ مَضَيْتَ عَلَى مَا مَضَى بِهِ الْبَدْرِيُّونَ وَالْمُجَاهِدُونَ

في سبيل الله المناصحون له في جهاد أعدائه المبالغون
في نصرة أوليائه الذابون عن أحبائه فجزاك الله
أفضل الجزاء وأكثر الجزاء وأوفر الجزاء وأوفى جزاء
أحد ممن وفى ببيعته واستجاب له دعوته وأطاع
ولاة أمره أشهد أنك قد بالغت في النصيحة وأعطيت
غاية المجهود فبعثك الله في الشهداء وجعل روحك
مع أرواح السعداء وأعطاك من جنانه أفسحها منزلا
وأفضلها غرفا ورفع ذكرك في عليين وحشرك مع
النبيين والصديقين والشهداء والصالحين وحسن
أولئك رفيقا أشهد أنك لم تهن ولم تنكل وأنك
مضيت على بصيرة من أمرك مقتديا بالصالحين و
متبعا للنبيين فجمع الله بيننا وبينك وبين رسوله
وأوليائه في منازل المخبتين فإنه أرحم الراحمين۔

بعد اس کے بالائے سر دو رکعت نماز پڑھے اور دعا کرے اور یہ دعا پڑھے۔

اللهم صل على محمد وآل محمد ولا تدع لي في هذا
المكان المكرم والمشهد المعظم ذنبا إلا غفرته ولا هما
إلا فرجته ولا مرضا إلا شفيته ولا عيبا إلا سترته ولا
رزقا إلا بسطته ولا خوفا إلا آمنته ولا شملا إلا جمعته

ولا غائبا إلا حفظته وأديته ولا حاجة من حوائج الدنيا
والآخرة لك فيها رضى ولي فيها صلاح إلا قضيتها يا
أرحم الراحمين۔

بعد اس کے پائیں پا کھڑے ہو کر یہ زیارت پڑھے۔ السلام عليك
يا أبا الفضل العباس بن أمير المؤمنين السلام عليك
يا ابن سيد الوصيين السلام عليك يا ابن أول القوم
إسلاما وأقدمهم إيمانا وأقومهم بدين الله و
أحوطهم على الإسلام أشهد لقد نصحت لله ولرسوله
ولأخيك فنعم الأخ المواسي لأخيه فلعن الله أمة
قتلتك ولعن الله أمة ظلمتك ولعن الله أمة استحلت
منك المحارم وانتهكت في قتلك حرمة الإسلام فنعم
الصابر المجاهد المحامي الناصر والأخ الدافع عن
أخيه المجيب إلى طاعة ربه الراغب فيما زهد فيه غيره
من الثواب الجزيل والثناء الجميل فألحقك الله بدرجة
آبائك في دار جنات النعيم اللهم إني تعرضت لزيارة
أوليائك رغبة في ثوابك ورجاء لمغفرتك وجزيل
إحسانك فأسئلك أن تصلي على محمد وآله الطاهرين
وأن تجعل رزقي بهم دارا وعيشي بهم قارا وزيارتي

بِهِمْ مَقْبُولَةً وَحَيَاتِي بِهِمْ طَيِّبَةً وَأَدْرِجْنِي إِدْرَاجَ الْمُكْرَمِينَ وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ يَنْقَلِبُ مِنْ زِيَارَةِ مَشَاهِدِ أَحِبَّائِكَ مُنْجِحًا قَدِ اسْتَوْجَبَ غُفْرَانَ الذُّنُوبِ وَسَتْرَ الْعُيُوبِ وَكَشْفَ الْكُرُوبِ إِنَّكَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۔

اور جب تو چاہے کہ رخصت ہو اور وداع کرے تو قریب قبر مطہر کے کھڑے ہو کر یہ زیارت وداع پڑھے۔

أَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ وَأَسْتَرْعِيكَ وَأَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ وَبِكِتَابِهِ وَبِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ اكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِي قَبْرَ ابْنِ أَخِي رَسُولِكَ وَارْزُقْنِي زِيَارَتَهُ أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي وَاحْشُرْنِي مَعَهُ وَمَعَ آبَائِهِ فِي الْجِنَانِ وَعَرِّفْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِكَ وَأَوْلِيَائِكَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَوَفَّنِي عَلَى الْإِيمَانِ بِكَ وَالتَّصْدِيقِ بِرَسُولِكَ وَالْوِلَايَةِ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهِ وَالْبَرَاءَةِ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَإِنِّي قَدْ رَضِيتُ يَا رَبِّي بِذٰلِكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ۔ پس اپنے لئے اور اپنے ماں باپ و مومنین و مسلمین وغیرہ کے لئے جو چاہے دعا کرے۔

(نوٹ) دیگر مقامات زیارت ہیں جن کی تفصیل باب دوم فصل دوم

میں موجود ہے جا کر وہاں کی تختیوں میں جو زیارت لکھی ہو اُسے پڑھ لے یا خدام پڑھا دیں گے۔

کیفیت زیارت روز عاشورا حضرت امام حسین علیہ السلام

حدیث معتبر میں آیا ہے کہ سیف بن عمیرہ و صالح بن عقبہ نے محمد بن اسمٰعیل و علقمہ بن محمد حضرمی سے اور اُن دونوں نے مالک جہنی سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جو زیارت کرے امام حسینؑ کی دہم محرم روز عاشورا نزدیک اُن حضرت کی قبر شریف کے بگریہ و زاری خداوند عالم عطا کرے گا اُس کو بروز قیامت ثواب ہزار حج اور عمرہ اور جہاد کا جو ساتھ جناب رسول خدا اور ائمہ طاہرین کے بجا لایا ہو۔ مالک نے عرض کیا فدا ہوں میں آپ پر اُس شخص کے لئے کیا ثواب ہے جو شہر ہائے دور دراز میں ہو اور اُس کو قبر اقدس پر جانا میسر نہ ہو۔ فرمایا حضرت نے جب روز عاشورا آئے تو صحرا کی طرف جائے یا بالاخانہ پر یا سقف مکان پر اپنے جائے اور اشارہ کرے اُن جناب کی قبر کی طرف اور کوشش کرے اُن حضرت کے قاتلوں پر نفرین کرنے کی بعد اس کے دو رکعت نماز پڑھے اور اس عمل کو قبل زوال آفتاب کچھ دن چڑھے بجا لائے اور اُن حضرت کی مصیبت میں گریہ و زاری میں تقیہ نہ کرے۔ اور جو لوگ اُس کے مکان میں ہوں اُن کو حکم کرے کہ گریہ و بکا میں تقیہ نہ کریں اور آنحضرت

کے مصائب پر اظہار رنج و ملال کرے اور ایک شخص جب دوسرے سے
ملاقات کرے تو ایک دوسرے کو تعزیت دے اُن جناب کی مصیبت
میں پس میں ضامن ہوں اس کے لئے اس امر کا کہ جو ایسا کرے گا خداوند
عالم اُس کو یہ ثواب عطا فرمائے گا مالک نے عرض کیا آپ ضامن و کفیل
ہیں اس ثواب کے فرمایا امام محمد باقرؑ نے ہاں عرض کیا مالک نے کیونکر ایک
دوسرے کو تعزیت دے فرمایا اس طرح کہے۔

عَظَّمَ اللّٰهُ اُجُوْرَنَا بِمُصَابِنَا بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَجَعَلَنَا وَاِيَّاكُمْ مِنَ الطَّالِبِيْنَ بِثَارِهٖ مَعَ وَلِيِّهِ الْاِمَامِ
الْمَهْدِيِّ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ۔ اور جہاں تک
ہو سکے کسی کارِ دنیوی کے لئے گھر سے باہر نہ جا کہ یہ روز نحس ہے کسی مومن
کی کوئی حاجت اس روز بر نہ آئے گی اور اگر حاجت بر بھی آئے تو مبارک
نہ ہوگی۔ اور کوئی چیز اس روز گھر کے لئے مہیا نہ کر اس لئے کہ مبارک نہ ہوگا
نہ اُس کے لئے نہ اس کے اہل کے لئے پس جو شخص ایسا کرے گا حق تعالیٰ
اُس کے لئے ثواب ہزار ہزار حج اور ہزار عمرہ اور ہزار ہزار جہاد کا لکھے گا
جو ہمراہ جناب رسولخداؐ کے بجا لایا ہو اور اُس کو ثواب مصیبت ہر پیغمبر و
رسول اور صدیق و شہید کا حاصل ہوگا جو قتل کیا گیا ہو ابتدائے خلقتِ
دنیا سے روزِ قیامت تک۔ علقمہ بن محمد کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا حضرت
امام محمد باقرؑ سے کہ مجھ کو تعلیم فرمائیے اُس دعا کو جو اُس روز میں پڑھوں

اور زیارت اُن حضرت کی بجا لاؤں نزدیک سے اور وہ دعا تعلیم کیجئے جو شہر سے
دور سے پڑھوں اور اشارہ کروں اور اُن حضرت کی زیارت کروں۔ فرمایا
حضرت نے اے علقمہ جب تو پڑھے گا دو رکعت نماز کو بعد اُس کے کہ اشارہ
کیا ہو تو نے اُن جناب کی قبر کی طرف ساتھ سلام کے اور کہا ہو تو نے اُس قول
کو جو مذکور ہوگا تو لکھے گا خدا تیرے لئے اُس زیارت کے سبب سے ایک لاکھ
حسنہ اور دور کرے گا تجھ سے ایک لاکھ گناہ اور بلند کرے گا تیرے لئے
ایک لاکھ درجے بہشت میں اور تو اُن شہداء میں سے ہوگا جو اُن حضرت
کے ساتھ شہید ہوئے ہیں اور تیرے لئے ثواب ہر پیغمبر و رسول اور ثواب
زیارت اُس شخص کا جس نے اُن حضرت کی زیارت کی ہے لکھے گا اُس روز
سے کہ وہ جناب شہید ہوئے ہیں پس کہہ تو۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَابْنَ سَيِّدِ
الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَاۤءِ
الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثَارِهٖ وَالْوِتْرَ
الْمَوْتُوْرَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِیْ حَلَّتْ
بِفِنَاۤئِكَ عَلَيْكُمْ مِنِّیْ جَمِيْعًا سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَا بَقِيْتُ
وَبَقِیَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ
وَجَلَّتِ الْمُصِيْبَةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ

وَجَلَّتْ وَعَظُمَتْ مُصِيبَتُكَ فِي السَّمٰوَاتِ عَلٰى جَمِيعِ اَهْلِ
السَّمٰوَاتِ فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اَسَّسَتْ اَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ
عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً دَفَعَتْكُمْ عَنْ مَقَامِكُمْ
وَاَزَالَتْكُمْ عَنْ مَرَاتِبِكُمُ الَّتِي رَتَّبَكُمُ اللّٰهُ فِيهَا وَلَعَنَ
اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكُمْ وَلَعَنَ اللّٰهُ الْمُمَهِّدِينَ لَهُمْ بِالتَّمْكِينِ
مِنْ قِتَالِكُمْ بَرِئْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ مِنْهُمْ وَمِنْ اَشْيَاعِهِمْ
وَاَتْبَاعِهِمْ وَاَوْلِيَائِهِمْ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اِنِّي سِلْمٌ لِمَنْ
سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَعَنَ اللّٰهُ
اٰلَ زِيَادٍ وَاٰلَ مَرْوَانَ وَلَعَنَ اللّٰهُ بَنِي اُمَيَّةَ قَاطِبَةً وَلَعَنَ
اللّٰهُ ابْنَ مَرْجَانَةَ وَلَعَنَ اللّٰهُ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَلَعَنَ اللّٰهُ
شِمْرًا وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اَسْرَجَتْ وَاَلْجَمَتْ وَتَنَقَّبَتْ وَ
تَهَيَّاَتْ لِقِتَالِكَ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي لَقَدْ عَظُمَ مُصَابِي
بِكَ فَاَسْئَلُ اللّٰهَ الَّذِي اَكْرَمَ مَقَامَكَ وَاَكْرَمَنِي بِكَ
اَنْ يَرْزُقَنِي طَلَبَ ثَارِكَ مَعَ اِمَامٍ مَنْصُورٍ مِنْ اَهْلِ
بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي
عِنْدَكَ وَجِيهًا بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
اِنِّي اَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُولِهِ وَاِلٰى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
وَاِلٰى فَاطِمَةَ وَاِلَى الْحَسَنِ وَاِلَيْكَ بِمُوَالَاتِكَ وَبِالْبَرَائَةِ

مِمَّنْ قَاتَلَكَ وَنَصَبَ لَكَ الْحَرْبَ وَبِالْبَرَائَةِ مِمَّنْ اَسَّسَ
اَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ عَلَيْكُمْ وَاَبْرَاُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُولِهِ
مِمَّنْ اَسَّسَ اَسَاسَ ذٰلِكَ وَبَنٰى عَلَيْهِ بُنْيَانَهُ وَجَرٰى فِي
ظُلْمِهِ وَجَوْرِهِ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى اَشْيَاعِكُمْ بَرِئْتُ اِلَى اللّٰهِ
وَاِلَيْكُمْ مِنْهُمْ وَاَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ اِلَيْكُمْ بِمُوَالَاتِكُمْ
وَمُوَالَاةِ وَلِيِّكُمْ وَبِالْبَرَائَةِ مِنْ اَعْدَائِكُمْ وَالنَّاصِبِينَ
لَكُمُ الْحَرْبَ وَبِالْبَرَائَةِ مِنْ اَشْيَاعِهِمْ وَاَتْبَاعِهِمْ اِنِّي
سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ وَوَلِيٌّ لِمَنْ
وَالَاكُمْ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاكُمْ فَاَسْئَلُ اللّٰهَ الَّذِي اَكْرَمَنِي
بِمَعْرِفَتِكُمْ وَمَعْرِفَةِ اَوْلِيَائِكُمْ وَرَزَقَنِيَ الْبَرَائَةَ مِنْ
اَعْدَائِكُمْ اَنْ يَجْعَلَنِي مَعَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَنْ يُثَبِّتَ
لِي عِنْدَكُمْ قَدَمَ صِدْقٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَسْئَلُهُ اَنْ
يُبَلِّغَنِيَ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَنْ يَرْزُقَنِي طَلَبَ
ثَارِي مَعَ اِمَامٍ مَهْدِيٍّ ظَاهِرٍ نَاطِقٍ مِنْكُمْ وَاَسْئَلُ اللّٰهَ
بِحَقِّكُمْ وَبِالشَّاْنِ الَّذِي لَكُمْ عِنْدَهُ اَنْ يُعْطِيَنِي بِمُصَابِي
بِكُمْ اَفْضَلَ مَا يُعْطِي مُصَابًا بِمُصِيبَتِهِ يَا لَهَا مِنْ مُصِيبَةٍ
مَا اَعْظَمَهَا وَاَعْظَمَ رَزِيَّتَهَا فِي الْاِسْلَامِ وَفِي جَمِيعِ اَهْلِ
السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِي مَقَامِي هٰذَا مِمَّنْ

تَنَالُهُ مِنْكَ صَلَوَاتٌ وَرَحْمَةٌ وَمَغْفِرَةٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
مَحْيَايَ مَحْيَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَمَمَاتِيْ مَمَاتَ مُحَمَّدٍ وَ
وَاٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ تَبَرَّكَتْ بِهٖ بَنُوْ اُمَيَّةَ
وَابْنُ اٰكِلَةِ الْاَكْبَادِ اللَّعِيْنُ بْنُ اللَّعِيْنِ عَلٰى لِسَانِكَ وَلِسَانِ
نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ فِيْ كُلِّ مَوْطِنٍ وَمَوْقِفٍ
وَقَفَ فِيْهِ نَبِيُّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ
اَبَا سُفْيَانَ وَمُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ وَيَزِيْدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ
عَلَيْهِمْ مِنْكَ اللَّعْنَةُ اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ وَهٰذَا يَوْمٌ فَرِحَتْ
بِهٖ اٰلُ زِيَادٍ وَاٰلُ مَرْوَانَ بِقَتْلِهِمُ الْحُسَيْنَ صَلَوَاتُكَ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ فَضَاعِفْ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَ مِنْكَ وَالْعَذَابَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ مَوْقِفِيْ هٰذَا
وَاَيَّامِ حَيَاتِيْ بِالْبَرَاءَةِ مِنْهُمْ وَاللَّعْنَةِ عَلَيْهِمْ وَبِالْمُوَالَاةِ
لِنَبِيِّكَ وَاٰلِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ۔

بعد اس کے سو مرتبہ پڑھ ۔ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ
حَقَّ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاٰخِرَ تَابِعٍ لَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ
الْعَنِ الْعِصَابَةَ الَّتِيْ جَاهَدَتِ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ
شَايَعَتْ وَبَايَعَتْ وَتَابَعَتْ عَلٰى قَتْلِهٖ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ
جَمِيْعًا ۔ بعد اس کے سو مرتبہ کہہ ۔

[illegible]

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِيْ حَلَّتْ
بِفِنَائِكَ وَاَنَاخَتْ بِرَحْلِكَ عَلَيْكَ مِنِّيْ سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا
مَا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ
مِنِّيْ لِزِيَارَتِكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ وَعَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ
وَعَلٰى اَوْلَادِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ ۔

بعد اس کے کہہ ۔ اَللّٰهُمَّ خُصَّ اَنْتَ اَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ
مِنِّيْ وَابْدَاْ بِهٖ اَوَّلًا ثُمَّ الثَّانِيْ ثُمَّ الثَّالِثَ ثُمَّ الرَّابِعَ
اَللّٰهُمَّ الْعَنْ يَزِيْدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ خَامِسًا وَالْعَنْ عُبَيْدَ اللّٰهِ
بْنَ زِيَادٍ وَابْنَ مَرْجَانَةَ وَعُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَشِمْرًا وَاٰلَ
اَبِيْ سُفْيَانَ وَاٰلَ زِيَادٍ وَاٰلَ مَرْوَانَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۔

پھر سجدہ میں جا اور کہہ ۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدَ الشَّاكِرِيْنَ
لَكَ عَلٰى مُصَابِهِمْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى عَظِيْمِ رَزِيَّتِيْ اَللّٰهُمَّ
ارْزُقْنِيْ شَفَاعَةَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ الْوُرُوْدِ وَ
ثَبِّتْ لِيْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَكَ مَعَ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِ
الْحُسَيْنِ الَّذِيْنَ بَذَلُوْا مُهَجَهُمْ دُوْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۔

علقمہ کہتا ہے کہ فرمایا امام محمد باقرؑ نے اگر تو چاہے تو ہر روز اُن
جناب کی زیارت اسی طرح کیا کرے کہ تمام یہ سب ثواب تجھ کو درگاہ
الٰہی سے عطا ہوگا ۔ بعد اس کے بہتر ہے کہ دعائے علقمہ پڑھے ۔

دعائے علقمہ

یا اللهُ یا اللهُ یا اللهُ یا مُجیبَ دَعوَةِ المُضطَرّینَ
یا کاشِفَ کُرَبِ المَکرُوبینَ یا غِیاثَ
المُستَغیثینَ یا صَریخَ المُستَصرِخینَ وَیا مَن هُوَ اَقرَبُ
اِلَیَّ مِن حَبلِ الوَریدِ وَیا مَن یَحُولُ بَینَ المَرءِ وَقَلبِهِ
وَیا مَن هُوَ بِالمَنظَرِ الاَعلیٰ وَبِالاُفُقِ المُبینِ وَیا مَن هُوَ
الرَّحمٰنُ الرَّحیمُ عَلَی العَرشِ استَویٰ وَیا مَن یَعلَمُ
خائِنَةَ الاَعیُنِ وَما تُخفِی الصُّدُورُ وَیا مَن لا یَخفیٰ عَلَیهِ
خافِیَةٌ یا مَن لا تَشتَبِهُ عَلَیهِ الاَصواتُ وَیا مَن لا تُغَلِّطُهُ
الحاجاتُ وَیا مَن لا یُبرِمُهُ اِلحاحُ المُلِحّینَ یا مُدرِکَ
کُلِّ فَوتٍ وَیا جامِعَ کُلِّ شَملٍ وَیا بارِئَ النُّفُوسِ بَعدَ
المَوتِ یا مَن هُوَ کُلَّ یَومٍ فی شَأنٍ یا قاضِیَ الحاجاتِ یا
مُنَفِّسَ الکُرُباتِ یا مُعطِیَ السُّؤُلاتِ یا وَلِیَّ الرَّغَباتِ
یا کافِیَ المُهِمّاتِ یا مَن یَکفی مِن کُلِّ شَیءٍ وَلا یَکفی مِنهُ
شَیءٌ فِی السَّمٰواتِ وَالاَرضِ اَسئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ خاتَمِ
النَّبِیّینَ وَعَلِیٍّ اَمیرِ المُؤمِنینَ وَبِحَقِّ فاطِمَةَ بِنتِ نَبِیِّکَ
وَبِحَقِّ الحَسَنِ وَالحُسَینِ فَاِنّی بِهِم اَتَوَجَّهُ اِلَیکَ فی مَقامی
هٰذا وَبِهِم اَتَوَسَّلُ وَبِهِم اَتَشَفَّعُ اِلَیکَ وَبِحَقِّهِم
اَسئَلُکَ وَاُقسِمُ وَاَعزِمُ عَلَیکَ وَبِالشَّأنِ الَّذی لَهُم

عِندَکَ وَبِالقَدرِ الَّذی لَهُم عِندَکَ وَبِالَّذی فَضَّلتَهُم
عَلَی العالَمینَ وَبِاسمِکَ الَّذی جَعَلتَهُ عِندَهُم وَبِهِ خَصَصتَهُم
دُونَ العالَمینَ وَبِهِ اَبَنتَهُم وَاَبَنتَ فَضلَهُم مِن فَضلِ
العالَمینَ حَتّیٰ فاقَ فَضلُهُم فَضلَ العالَمینَ جَمیعاً
اَسئَلُکَ اَن تُصَلِّیَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَن تَکشِفَ عَنّی
غَمّی وَهَمّی وَکَربی وَتَکفِیَنِی المُهِمَّ مِن اُمُوری وَتَقضِیَ
عَنّی دَینی وَتُجیرَنی مِنَ الفَقرِ وَتُجیرَنی مِنَ الفاقَةِ
وَتُغنِیَنی عَنِ المَسئَلَةِ اِلَی المَخلُوقینَ وَتَکفِیَنی هَمَّ مَن
اَخافُ هَمَّهُ وَعُسرَ مَن اَخافُ عُسرَهُ وَحُزُونَةَ مَن اَخافُ
حُزُونَتَهُ وَشَرَّ مَن اَخافُ شَرَّهُ وَمَکرَ مَن اَخافُ
مَکرَهُ وَبَغیَ مَن اَخافُ بَغیَهُ وَجَورَ مَن اَخافُ جَورَهُ وَسُلطانَ
مَن اَخافُ سُلطانَهُ وَکَیدَ مَن اَخافُ کَیدَهُ وَمَقدُرَةَ
مَن اَخافُ مَقدُرَتَهُ عَلَیَّ وَتَرُدَّ عَنّی کَیدَ الکَیَدَةِ وَ
مَکرَ المَکَرَةِ اَللّٰهُمَّ مَن اَرادَنی فَاَرِدهُ وَمَن کادَنی فَکِدهُ
وَاصرِف عَنّی کَیدَهُ وَمَکرَهُ وَبَأسَهُ وَاَمانِیَّهُ وَامنَعهُ
عَنّی کَیفَ شِئتَ وَاَنّیٰ شِئتَ اَللّٰهُمَّ اشغَلهُ عَنّی بِفَقرٍ
لا تَجبُرُهُ وَبِبَلاءٍ لا تَستُرُهُ وَبِفاقَةٍ لا تَسُدُّها وَبِسُقمٍ
لا تُعافیهِ وَذُلٍّ لا تُعِزُّهُ وَبِمَسکَنَةٍ لا تَجبُرُها اَللّٰهُمَّ اضرِب

بِاللهِ لِنَصَبِ عَيْنَيْهِ وَاَدْخِلْ عَلَيْهِ الْفَقْرَ فِي مَنْزِلِهِ وَالْعِلَّةَ
وَالسُّقْمَ فِي بَدَنِهِ حَتّٰى تَشْغَلَهُ عَنِّي بِشُغْلٍ شَاغِلٍ لَا فَرَاغَ
لَهُ وَاَنْسِهِ ذِكْرِي كَمَا اَنْسَيْتَهُ ذِكْرَكَ وَخُذْ عَنِّي بِسَمْعِهِ وَ
بَصَرِهِ وَلِسَانِهِ وَيَدِهِ وَرِجْلِهِ وَقَلْبِهِ وَجَمِيْعِ جَوَارِحِهِ
وَاَدْخِلْ عَلَيْهِ فِي جَمِيْعِ ذَالِكَ السُّقْمَ وَلَا تَشْفِهِ حَتّٰى تَجْعَلَ
ذَالِكَ لَهُ شُغْلًا شَاغِلًا بِهِ عَنِّي وَعَنْ ذِكْرِي وَاكْفِنِي يَا
كَافِيَ مَا لَا يَكْفِي سِوَاكَ فَاِنَّكَ الْكَافِي لَا كَافِيَ سِوَاكَ وَمُفَرِّجٌ
لَا مُفَرِّجَ سِوَاكَ وَمُغِيْثٌ لَا مُغِيْثَ سِوَاكَ وَجَارٌ لَا جَارَ
سِوَاكَ خَابَ مَنْ كَانَ جَارُهُ سِوَاكَ وَمُغِيْثُهُ سِوَاكَ وَ
مَفْزَعُهُ اِلٰى سِوَاكَ وَمَهْرَبُهُ اِلٰى سِوَاكَ وَمَلْجَأُهُ اِلٰى غَيْرِكَ
وَمَنْجَاهُ مِنْ مَخْلُوْقٍ غَيْرِكَ فَاَنْتَ ثِقَتِي وَرَجَائِي وَمَفْزَعِي
وَمَهْرَبِي وَمَلْجَئِي وَمَنْجَايَ فَبِكَ اَسْتَفْتِحُ وَبِكَ اَسْتَنْجِحُ
وَبِمُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ وَاَتَوَسَّلُ وَاَتَشَفَّعُ
فَاَسْئَلُكَ يَا اَللهُ يَا اَللهُ يَا اَللهُ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ
وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ فَاَسْئَلُكَ يَا اَللهُ يَا اَللهُ يَا اَللهُ
بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَكْشِفَ عَنِّي غَمِّي وَهَمِّي
وَكَرْبِي فِي مَقَامِي هٰذَا كَمَا كَشَفْتَ عَنْ نَبِيِّكَ هَمَّهُ وَغَمَّهُ
وَكَرْبَهُ وَكَفَيْتَهُ هَوْلَ عَدُوِّهِ فَاكْشِفْ عَنِّي كَمَا كَشَفْتَ

عَنْهُ وَفَرِّجْ عَنِّي كَمَا فَرَّجْتَ عَنْهُ وَاكْفِنِي كَمَا كَفَيْتَهُ وَاصْرِفْ
عَنِّي هَوْلَ مَا اَخَافُ هَوْلَهُ وَمَؤُنَةَ مَا اَخَافُ مَؤُنَتَهُ وَهَمَّ
مَا اَخَافُ هَمَّهُ بِلَا مَؤُنَةٍ عَلٰى نَفْسِي مِنْ ذَالِكَ وَاصْرِفْنِي
بِقَضَاءِ حَوَائِجِي وَكِفَايَةِ مَا اَهَمَّنِي هَمُّهُ مِنْ اَمْرِ اٰخِرَتِي وَ
دُنْيَايَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيَا اَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْكَ مِنِّي
سَلَامُ اللهِ اَبَدًا مَا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا جَعَلَهُ اللهُ
اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِكُمَا وَلَا فَرَّقَ اللهُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمَا اَللّٰهُمَّ
اَحْيِنِي حَيٰوةَ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ وَاَمِتْنِي مَمَاتَهُمْ وَتَوَفَّنِي عَلٰى
مِلَّتِهِمْ وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَتِهِمْ وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ
طَرْفَةَ عَيْنٍ اَبَدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيَا
اَبَا عَبْدِ اللهِ اَتَيْتُكُمَا زَائِرًا وَمُتَوَسِّلًا اِلَى اللهِ رَبِّي وَرَبِّكُمَا
وَمُتَوَجِّهًا اِلَيْهِ بِكُمَا وَمُسْتَشْفِعًا بِكُمَا اِلَى اللهِ فِي حَاجَتِي
هٰذِهِ فَاشْفَعَا لِي فَاِنَّ لَكُمَا عِنْدَ اللهِ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ
وَالْجَاهَ الْوَجِيْهَ وَالْمَنْزِلَ الرَّفِيْعَ وَالْوَسِيْلَةَ اِنِّي اَنْقَلِبُ
عَنْكُمَا مُنْتَظِرًا لِتَنَجُّزِ الْحَاجَةِ وَقَضَائِهَا وَنَجَاحِهَا مِنَ اللهِ
بِشَفَاعَتِكُمَا لِي اِلَى اللهِ فِي ذَالِكَ فَلَا اَخِيْبُ وَلَا يَكُوْنُ مُنْقَلَبِي
مُنْقَلَبًا خَائِبًا خَاسِرًا بَلْ يَكُوْنُ مُنْقَلَبِي مُنْقَلَبًا رَاجِحًا مُفْلِحًا
مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا بِقَضَاءِ جَمِيْعِ حَوَائِجِي وَتَشَفَّعَا لِي اِلَى اللهِ اِنْقَلَبْتُ

عَلَى مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مُفَوِّضًا أَمْرِي إِلَى اللّٰهِ مُلْجِئًا ظَهْرِي إِلَى اللّٰهِ مُتَوَكِّلًا عَلَى اللّٰهِ وَأَقُولُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفَى سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ لِي وَرَاءَ اللّٰهِ وَوَرَاءَكُمْ يَا سَادَتِي مُنْتَهًى مَا شَاءَ رَبِّي كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ أَسْتَوْدِعُكُمَا اللّٰهَ وَلَا جَعَلَهُ اللّٰهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّي إِلَيْكُمَا انْصَرَفْتُ يَا سَيِّدِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَمَوْلَايَ وَأَنْتَ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَا سَيِّدِي وَسَلَامِي عَلَيْكُمَا مُتَّصِلٌ مَا اتَّصَلَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَاصِلٌ ذَلِكَ إِلَيْكُمَا غَيْرُ مَحْجُوبٍ عَنْكُمَا سَلَامِي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَأَسْأَلُهُ بِحَقِّكُمَا أَنْ يَشَاءَ ذَلِكَ وَيَفْعَلَ فَإِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ انْقَلَبْتُ يَا سَيِّدَيَّ عَنْكُمَا تَائِبًا حَامِدًا لِلّٰهِ شَاكِرًا رَاجِيًا لِلْإِجَابَةِ غَيْرَ آيِسٍ وَلَا قَانِطٍ آئِبًا عَائِدًا رَاجِعًا إِلَى زِيَارَتِكُمَا غَيْرَ رَاغِبٍ عَنْكُمَا وَلَا مِنْ زِيَارَتِكُمَا بَلْ رَاجِعٌ عَائِدٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ يَا سَادَتِي رَغِبْتُ إِلَيْكُمَا وَإِلَى زِيَارَتِكُمَا بَعْدَ أَنْ زَهِدَ فِيكُمَا وَفِي زِيَارَتِكُمَا أَهْلُ الدُّنْيَا فَلَا خَيَّبَنِيَ اللّٰهُ مَا رَجَوْتُ وَمَا أَمَّلْتُ فِي زِيَارَتِكُمَا إِنَّهُ قَرِيبٌ مُجِيبٌ ۔

دوسرا طریقہ زیارت حضرت امام حسینؑ بروز عاشورا

جو بسند صحیح حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے جس کو اُن حضرت نے

عبداللہ بن سنان کو تعلیم فرمایا ہے کہ پہلے چار رکعت نماز پڑھے دو سلاموں سے یعنی دو دو رکعت کر کے اس طرح کہ پہلی رکعت میں بعد سورۂ حمد کے سورۂ قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں بعد سورۂ حمد سورۂ قل ہو اللہ اور تیسری رکعت میں بعد سورہ حمد احزاب اور چوتھی رکعت میں بعد سورۂ حمد منافقون اور اگر یہ سورے یاد نہ ہوں تو جو یاد ہوں پڑھے بعد نماز کے فارغ ہونے کے متوجہ روضۂ مقدس حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف ہو اور اُن جناب کی اولاد و اقرباء کی شہادت کا تصور کرے اور کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِؑ وَأَصْحَابِهِ ۔ ۵ ان کلمات کو مکرر کہے اور جس مقام پر کھڑا ہو وہاں سے سات مرتبہ چند قدم آگے بڑھے اور یہ کہتا جائے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ رِضًا بِقَضَائِهِ وَتَسْلِيمًا لِأَمْرِهِ ۔

اور پھر اُسی مقام پر یہ کہتا ہوا واپس آئے بعد اُس کے اپنے مقام پر آ کر یہ کہے۔ اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْفَجَرَةَ الَّذِينَ شَاقُّوا رَسُولَكَ وَحَارَبُوا أَوْلِيَاءَكَ وَعَبَدُوا غَيْرَكَ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَكَ وَالْعَنِ الْقَادَةَ وَالْأَتْبَاعَ وَمَنْ كَانَ مِنْهُمْ فَخَبَّ وَأَوْضَعَ مَعَهُمْ أَوْ رَضِيَ بِفِعْلِهِمْ لَعْنًا كَثِيرًا اَللّٰهُمَّ وَعَجِّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِمْ وَاسْتَنْقِذْهُمْ

۵ بروایت زاد المعاد ایک ہزار مرتبہ کہے۔

مِنْ اَيْدِى الْمُنَافِقِيْنَ وَالْمُضِلِّيْنَ وَالْكَفَرَةِ الْجَاحِدِيْنَ وَافْتَحْ
لَهُمْ فَتْحًا يَسِيْرًا وَاَتِحْ لَهُمْ رَوْحًا وَفَرَجًا قَرِيْبًا وَاجْعَلْ لَهُمْ
مِنْ لَدُنْكَ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ سُلْطَانًا نَصِيْرًا۔

بعد اس کے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کرے اور اس دعا کو پڑھے
اور قصد کرے دشمنان آل محمدؐ کا۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِنَ الْاُمَّةِ نَاصَبَتِ الْمُسْتَحْفَظِيْنَ مِنَ
الْاَئِمَّةِ وَكَفَرَتْ بِالْكَلِمَةِ وَعَكَفَتْ عَلَى الْقَادَةِ الظَّلَمَةِ
وَهَجَرَتِ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَعَدَلَتْ عَنِ الْحَبْلَيْنِ اللَّذَيْنِ
اَمَرْتَ بِطَاعَتِهِمَا وَالتَّمَسُّكِ بِهِمَا فَاَمَاتَتِ الْحَقَّ وَحَادَتْ
عَنِ الْقَصْدِ وَمَالَاَتِ الْاَحْزَابَ وَحَرَّفَتِ الْكِتَابَ وَكَفَرَتْ
بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهَا وَتَمَسَّكَتْ بِالْبَاطِلِ لَمَّا اعْتَرَضَهَا وَ
ضَيَّعَتْ حَقَّكَ وَاَضَلَّتْ خَلْقَكَ وَقَتَلَتْ اَوْلَادَ نَبِيِّكَ
وَخِيَرَةَ عِبَادِكَ وَحَمَلَةَ عِلْمِكَ وَوَرَثَةَ حِكْمَتِكَ وَ
وَحْيِكَ اَللّٰهُمَّ فَزَلْزِلْ اَقْدَامَ اَعْدَائِكَ وَاَعْدَاءِ رَسُوْلِكَ
وَاَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ وَاَخْرِبْ دِيَارَهُمْ وَافْلُلْ
سِلَاحَهُمْ وَخَالِفْ كَلِمَتَهُمْ وَفُتَّ فِىْ اَعْضَادِهِمْ وَ
اَوْهِنْ كَيْدَهُمْ وَاضْرِبْهُمْ بِسَيْفِكَ الْقَاطِعِ وَارْمِهِمْ بِحَجَرِكَ
الدَّامِغِ وَطُمَّهُمْ بِالْبَلَاءِ طَمًّا وَقُمَّهُمْ بِالْعَذَابِ قَمًّا وَ

عَذِّبْهُمْ عَذَابًا نُكْرًا وَخُذْهُمْ بِالسِّنِيْنَ وَالْمَثُلَاتِ الَّتِىْ
اَهْلَكْتَ بِهَا اَعْدَائَكَ اِنَّكَ ذُوْ نِقْمَةٍ مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ
اِنَّ سُنَّتَكَ ضَائِعَةٌ وَاَحْكَامَكَ مُعَطَّلَةٌ وَعِتْرَةَ نَبِيِّكَ
فِى الْاَرْضِ هَائِمَةٌ فَاَعِنِ الْحَقَّ وَاَهْلَهُ وَاقْمَعِ الْبَاطِلَ
وَاَهْلَهُ وَمُنَّ عَلَيْنَا بِالنَّجَاةِ وَاهْدِنَا اِلَى الْاِيْمَانِ وَعَجِّلْ
فَرَجَنَا وَانْظِمْهُ بِفَرَجِ اَوْلِيَائِكَ وَاجْعَلْهُمْ لَنَا وُدًّا
وَاجْعَلْنَا لَهُمْ وَفْدًا اَللّٰهُمَّ وَاَهْلِكْ مَنْ جَعَلَ يَوْمَ قَتْلِ
ابْنِ نَبِيِّكَ وَخِيَرَتِكَ عِيْدًا وَاسْتَهَلَّ بِهِ فَرَحًا وَمَرَحًا
وَخُذْ اٰخِرَهُمْ كَمَا اَخَذْتَ اَوَّلَهُمْ وَاَضْعِفِ اللّٰهُمَّ
الْعَذَابَ وَالتَّنْكِيْلَ عَلٰى ظَالِمِىْ اَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ وَاَهْلِكْ
اَشْيَاعَهُمْ وَقَادَتَهُمْ وَاَبِرْ حُمَاتَهُمْ وَجَمَاعَتَهُمْ
اَللّٰهُمَّ وَضَاعِفْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى
عِتْرَةِ نَبِيِّكَ الْعِتْرَةِ الضَّائِعَةِ الْخَائِفَةِ الْمُسْتَذَلَّةِ
بَقِيَّةٍ مِنَ الشَّجَرَةِ الطَّيِّبَةِ الزَّاكِيَةِ الْمُبَارَكَةِ وَاَعْلِ
اَللّٰهُمَّ كَلِمَتَهُمْ وَاَفْلِجْ حُجَّتَهُمْ وَاكْشِفِ الْبَلَاءَ
وَاللَّاْوَاءَ وَحَنَادِسَ الْاَبَاطِيْلِ وَالْعَمٰى عَنْهُمْ وَثَبِّتْ
قُلُوْبَ شِيْعَتِهِمْ وَحِزْبِكَ عَلٰى طَاعَتِكَ وَوِلَايَتِهِمْ
وَنُصْرَتِهِمْ وَمُوَالَاتِهِمْ وَاَعِنْهُمْ وَامْنَحْهُمُ الصَّبْرَ

عَلَى الَّذِي فِيكَ وَاجْعَلْ لَهُمْ أَيَّامًا مَشْهُودَةً وَأَوْقَاتًا
مَحْمُودَةً مَسْعُودَةً تُوشِكُ فِيهَا فَرَجَهُمْ وَتُوجِبُ
فِيهَا تَمْكِينَهُمْ وَنَصْرَهُمْ كَمَا ضَمِنْتَ لِأَوْلِيَائِكَ فِي
كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ فَإِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ
آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ
كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ
الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ
أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ
غُمَّتَهُمْ يَا مَنْ لَا يَمْلِكُ كَشْفَ الضُّرِّ إِلَّا هُوَ يَا وَاحِدُ يَا
أَحَدُ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ وَأَنَا يَا إِلٰهِي عَبْدُكَ الْخَائِفُ مِنْكَ
الرَّاجِعُ إِلَيْكَ السَّائِلُ لَكَ الْمُقْبِلُ عَلَيْكَ اللَّاجِئُ
إِلَى فِنَائِكَ الْعَالِمُ بِأَنَّهُ لَا مَلْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ
فَتَقَبَّلْ دُعَائِي وَاسْمَعْ يَا إِلٰهِي عَلَانِيَتِي وَنَجْوَايَ وَاجْعَلْنِي
مِمَّنْ رَضِيتَ عَمَلَهُ وَقَبِلْتَ نُسُكَهُ وَنَجَّيْتَهُ بِرَحْمَتِكَ إِنَّكَ
أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ أَوَّلًا وَآخِرًا عَلَى مُحَمَّدٍ
وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ
بِأَكْمَلِ وَأَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلَى
أَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَمَلَائِكَتِكَ وَحَمَلَةِ عَرْشِكَ بِلَا إِلٰهَ

إِلَّا أَنْتَ اَللّٰهُمَّ وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَاجْعَلْنِي يَا مَوْلَايَ مِنْ شِيعَةِ
مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَذُرِّيَّتِهِمُ الطَّاهِرَةِ
الْمُنْتَجَبَةِ وَهَبْ لِيَ التَّمَسُّكَ بِحَبْلِهِمْ وَالرِّضَا بِسَبِيلِهِمْ
وَالْأَخْذَ بِطَرِيقَتِهِمْ إِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيمٌ ۔

بعد اس کے اپنا چہرہ خاک پر رکھے اور ملے اور کہے ۔

يَا مَنْ يَحْكُمُ مَا يَشَاءُ وَيَفْعَلُ مَا يُرِيدُ أَنْتَ حَكَمْتَ
فَلَكَ الْحَمْدُ مَحْمُودًا مَشْكُورًا فَعَجِّلْ يَا مَوْلَايَ فَرَجَهُمْ وَ
فَرَجَنَا بِهِمْ فَإِنَّكَ ضَمِنْتَ إِعْزَازَهُمْ بَعْدَ الذِّلَّةِ وَتَكْثِيرَهُمْ
بَعْدَ الْقِلَّةِ وَإِظْهَارَهُمْ بَعْدَ الْخُمُولِ يَا أَصْدَقَ الصَّادِقِينَ
وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ فَأَسْأَلُكَ يَا إِلٰهِي وَسَيِّدِي مُتَضَرِّعًا
إِلَيْكَ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ بَسْطَ أَمَلِي وَالتَّجَاوُزَ عَنِّي وَقَبُولَ
قَلِيلِ عَمَلِي وَكَثِيرِهِ وَالزِّيَادَةَ فِي أَيَّامِي وَتَبْلِيغِي ذٰلِكَ الْمَشَاهِدَ
وَأَنْ تَجْعَلَنِي مِمَّنْ يُدْعَى فَيُجِيبُ إِلَى طَاعَتِهِمْ وَمُوَالَاتِهِمْ وَ
نَصْرِهِمْ وَتُرِيَنِي ذٰلِكَ قَرِيبًا سَرِيعًا فِي عَافِيَةٍ إِنَّكَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۔

پھر اپنے سر کو آسمان کی طرف بلند کرے اور عرض کرے ۔

أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَكُونَ مِنَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَكَ

وَاَعِذْنِی یَا اِلٰهِی بِرَحْمَتِکَ مِنْ ذَالِکَ۔

بعد اس کے حضرت صادقؑ نے فرمایا اس عمل کا بجا لانا بہتر ہے بہت سے حج اور عمرہ سنّت کے بجا لانے سے اور بکثرت ثوابات ارشاد فرمائے جن کو بسبب طول کے ترک کیا۔

زیارت جو آخر روز عاشورا پڑھنا چاہیئے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اٰدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ مُوْسٰی کَلِیْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ عِیْسٰی رُوْحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ عَلِیٍّ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ الْحَسَنِ الشَّهِیْدِ سِبْطِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ الْبَشِیْرِ النَّذِیْرِ وَابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ سَیِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خِیَرَةَ اللّٰهِ وَابْنَ خِیَرَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

اَیُّهَا الْوِتْرُ الْمَوْتُوْرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الْاِمَامُ الْهَادِی الزَّکِیُّ وَعَلٰی اَرْوَاحٍ حَلَّتْ بِفِنَآئِکَ وَاَقَامَتْ فِیْ جِوَارِکَ وَوَفَدَتْ مَعَ زُوَّارِکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ مِنِّیْ مَا بَقِیْتُ وَبَقِیَ اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ فَلَقَدْ عَظُمَتْ بِکَ الرَّزِیَّةُ وَجَلَّ الْمُصَابُ فِی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَفِیْ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ اَجْمَعِیْنَ وَفِیْ سُکَّانِ الْاَرَضِیْنَ فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ وَصَلَوَاتُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ وَتَحِیَّاتُهٗ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰبَآئِکَ الطَّیِّبِیْنَ الْمُنْتَجَبِیْنَ وَعَلٰی ذَرَارِیْهِمُ الْهُدَاةِ الْمَهْدِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَایَ وَعَلَیْهِمْ وَعَلٰی رُوْحِکَ وَعَلٰی اَرْوَاحِهِمْ وَعَلٰی تُرْبَتِکَ وَعَلٰی تُرْبَتِهِمْ اَللّٰهُمَّ لَقِّهِمْ رَحْمَةً وَرِضْوَانًا وَرَوْحًا وَرَیْحَانًا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ یَا ابْنَ خَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ وَیَا ابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ وَیَا ابْنَ سَیِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَهِیْدُ یَا ابْنَ الشَّهِیْدِ یَا اَخَا الشَّهِیْدِ یَا اَبَا الشُّهَدَآءِ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْهُ عَنِّیْ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِیْ هٰذَا الْیَوْمِ وَفِیْ هٰذَا الْوَقْتِ وَفِیْ کُلِّ وَقْتٍ تَحِیَّةً کَثِیْرَةً وَسَلَامًا سَلَامُ اللّٰهِ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ یَا ابْنَ سَیِّدِ الْعٰلَمِیْنَ وَعَلَی الْمُسْتَشْهَدِیْنَ مَعَکَ سَلَامًا مُتَّصِلًا مَا اتَّصَلَ

اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الشَّهِيْدِ
اَلسَّلَامُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْعَبَّاسِ
بْنِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَآءِ مِنْ
وُلْدِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَآءِ مِنْ وُلْدِ
الْحَسَنِ اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَآءِ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ
عَلَى الشُّهَدَآءِ مِنْ وُلْدِ جَعْفَرٍ وَعَقِيْلٍ اَلسَّلَامُ عَلٰى
كُلِّ مُسْتَشْهَدٍ مَعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَلِّغْهُمْ عَنِّيْ تَحِيَّةً كَثِيْرَةً وَّسَلَامًا
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعَزَآءَ فِيْ
وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ اَحْسَنَ اللّٰهُ
لَكِ الْعَزَآءَ فِيْ وَلَدِكِ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعَزَآءَ فِيْ وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعَزَآءَ فِيْ
اَخِيْكَ الْحُسَيْنِ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَنَا ضَيْفُ اللّٰهِ
وَضَيْفُكَ وَجَارُ اللّٰهِ وَجَارُكَ وَلِكُلِّ ضَيْفٍ وَّجَارٍ قِرًى
وَقِرَايَ فِيْ هٰذَا الْوَقْتِ اَنْ تَسْئَلَ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى
اَنْ يَّرْزُقَنِيْ فَكَاكَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ اِنَّهٗ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ
قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ۔

کیفیت و فضیلت زیارت حضرت امام حسینؑ بروز اربعین بستم ماہ صفر

کتب معتبرہ میں حضرت امام حسن عسکریؑ سے روایت ہے کہ علامات مومن سے پانچ چیزیں ہیں اکاون ۵۱ رکعت نماز فریضہ و نافلہ روز و شب میں پڑھنا اور زیارت حضرت امام حسینؑ بروز اربعین یعنی بیسویں ۲۰ ماہ صفر پڑھنا اور انگوٹھی داہنے ہاتھ میں پہننا اور رخسارہ کو سجدہ میں خاک پر رکھنا اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو آواز بلند سے نماز میں کہنا اور عطا سے منقول ہے کہ کہا اُس نے میں جابر بن عبداللہ انصاری کے ساتھ تھا بیسویں تاریخ ماہ صفر کو جب ہم زمین غاضریہ یعنی کربلا میں پہونچے، جابر نے نہر فرات میں غسل کیا اور جامۂ پاکیزہ جو ہمراہ تھا پہنا ۔ بعد اُس کے جابر نے مجھ سے کہا کہ آیا کوئی چیز خوشبودار ہے اے عطا میں نے کہا ہاں میرے ساتھ سعد ہے جو ایک قسم کی خوشبو ہے پس قدرے جابر نے اُس خوشبو سے لیا اور اپنے سر و بدن پر چھڑکا اور پابرہنہ جا کر بالین سر مبارک امام حسین علیہ السّلام کھڑے ہوتے اور تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا اور بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے جب ہوش آیا تو سنا میں نے جابر نے یہ زیارت پڑھی اور عرض کیا خطاب کر کے ۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اٰلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا صَفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ مِنْ خَلْقِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا سَادَاتِ السَّادَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

يا بيوت الغابات السلام عليكم يا سفينة النجاة
السلام عليك يا ابا عبد الله ورحمة الله وبركاته
السلام عليك يا وارث علم الانبياء السلام عليك
يا وارث آدم صفوة الله السلام عليك يا وارث
نوح نبي الله السلام عليك يا وارث ابراهيم
خليل الله السلام عليك يا وارث اسمٰعيل ذبيح الله
السلام عليك يا وارث موسىٰ كليم الله السلام عليك
يا وارث عيسىٰ روح الله السلام عليك يا بن محمد
المصطفىٰ السلام عليك يا بن علي المرتضىٰ السلام
عليك يا بن فاطمة الزهراء السلام عليك يا شهيد
بن الشهيد السلام عليك يا قتيل بن القتيل السلام
عليك يا ولي الله وابن وليه السلام عليك يا حجة
الله وابن حجته على خلقه اشهد انك قد اقمت
الصلوٰة وآتيت الزكوٰة وامرت بالمعروف ونهيت
عن المنكر وبررت والديك وجاهدت عدوك
اشهد انك تسمع الكلام وترد الجواب وانك
حبيب الله وخليله ونجيبه وصفيه وابن صفيه
زرتك مشتاقا فكن لي شفيعا الى الله يا سيدي

استشفع بك الى الله بجدك سيد النبيين وبابيك
سيد الوصيين وبامك سيدة نساء العالمين
لعن الله قاتليك وظالميك وشانئيك ومبغضيك
من الاولين والآخرين ۞ —

بعد اس کے خم ہو کر دونوں رخسارے اپنے جابر نے قبر اقدس پر ملے اور چار رکعت نماز پڑھی پھر نزدیک قبر حضرت علی بن الحسینؑ آئے اور یہ زیارت پڑھی ۔

السلام عليك يا مولاي وابن مولاي لعن الله
قاتلك ولعن الله ظالمك اتقرب الى الله بمحبتكم
وابرء الى الله من عدوكم —

بعد اس کے قبر کو بوسہ دیا اور دو رکعت نماز پڑھی اور متوجہ قبور شہداء کی طرف ہو کر کہا ۔

السلام على الارواح المنيخة بقبر ابي عبد الله
السلام عليكم يا شيعة الله وشيعة رسوله
وشيعة امير المؤمنين والحسنؑ والحسينؑ السلام
عليكم يا طاهرون السلام عليكم يا مهديون
السلام عليكم يا ابرار السلام عليكم وعلى
ملائكة الله الحافين بقبوركم جمعني الله و

اِیَّاکُمْ فِیْ مُسْتَقَرِّ رَحْمَتِہٖ تَحْتَ عَرْشِہٖ۔

بعد اس کے جابر نزدیک قبر حضرت عباسؑ آئے اور قبر کے پاس کھڑے ہو کر عرض کیا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَبَّاسَ بْنَ عَلِیٍّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَشْھَدُ لَقَدْ بَالَغْتَ فِی النَّصِیْحَۃِ وَ اَدَّیْتَ الْاَمَانَۃَ وَ جَاھَدْتَ عَدُوَّکَ وَ عَدُوَّ اَخِیْکَ فَصَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلٰی رُوْحِکَ الطَّیِّبَۃِ وَ جَزَاکَ اللّٰہُ مِنْ اَخٍ خَیْرًا۔

پھر دو۲ رکعت نماز جابر نے پڑھی اور اپنی حاجتیں درگاہ خدا میں عرض کیں اور واپس ہوئے۔

زیارت عاشورہ پڑھنے کا طریقہ

زیارت عاشورہ کے پڑھنے کے طریقوں میں بہت اختلاف ہے۔ چنانچہ جولائی سنہ ۱۹۳۱ء میں آقائی سید ابوالحسن اصفہانی طاب ثراہ سے محمد نذیر خانصاحب بہرائچ نے استفتا کیا تھا۔ جناب علامہ نے اپنا طریقہ یہ بتلایا کہ توجہ تام کے ساتھ اولاً زیارتِ عاشورہ پڑھے پھر چند مرتبہ لَعَنَ اللّٰہُ قَاتِلِیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اور چند مرتبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ کہے اور دو رکعت نماز زیارت پڑھے اُس کے بعد پھر توجہ تام کے ساتھ سو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور پھر زیارت عاشورہ پڑھے

اُس کے بعد سو سو مرتبہ لعن و سلام و ایک مرتبہ اَللّٰھُمَّ خُصَّ الخ اور اُس کے بعد دعائے سجدہ جیسا کہ زاد المعاد میں ہے پڑھے بعدہ دو رکعت نماز زیارت پڑھ لے پھر اگر موقعہ ہو تو دعائے علقمہ پڑھے ورنہ نہیں۔ یہ بھی تحریر فرمایا کہ کوئی ایک زیارت جناب امیرؑ کی بھی پڑھے وہ بھی جزو زیارت ہے۔

مفاتیح الجنان مطبوعہ سنہ ۱۳۴۶ھ کے صفحہ ۴۵۶ کے حاشیہ پر آقائی حاج محمد علی الطہرانی نے تحریر فرمایا ہے کہ ایک موثق شخص نے آقائی سید محمد کاظم یزدی طاب ثراہ سے نقل کیا ہے کہ ان کا طریقہ زیارت عاشورا کا یہ تھا کہ بلندی مکان پر جا کر کوئی ایک زیارت جناب امیرؑ کی پڑھی بعدہٗ ایک سلام مختصر جناب سید الشہداؑ کا پڑھا بعد ازاں قاتلان آل مظلوم پر بہت مرتبہ لعن کیا بعد ازاں دو رکعت نماز زیارت پڑھی اس کے بعد سو مرتبہ تکبیر کہی بعدہ زیارت عاشورہ پڑھی بعدہ سو سو مرتبہ لعن و سلام اور ایک مرتبہ اَللّٰھُمَّ خُصَّ الخ بعدہ دعائے سجدہ اس کے بعد دو۲ رکعت نماز زیارت پڑھی۔ آقائی حاج محمد علی طہرانی فرماتے ہیں کہ میں نے خود آقائی شیخ عبد الکریم یزدی طاب ثراہ سے سنا فرمایا کہ یہی طریقہ آیۃ اللہ آقائی مرزا شیرازی مرحوم کا تھا فرق صرف یہ تھا کہ وہ زیارت جناب امیرؑ و صد مرتبہ تکبیر نہ پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ مختلف اخبار کے جمع کرنے سے یہی صحیح طریقہ معلوم ہوتا ہے۔

فصل ہفتم

زیارت کاظمین شریفین

(ملک عراق)

کیفیت زیارت امام موسیٰ کاظمؑ و امام محمد تقی علیہم السلام کتب معتبرہ میں حسن ابن جمہور سے روایت ہے بیان کیا اس نے کہ ۲۹۶ھ میں علی بن محمد بن الفرات وزیر مقتدر خلیفہ کا تھا احمد بن ربیعہ کو جو منشی تھا خلیفہ کا دیکھا میں نے کہ ہاتھ اُس کا مرض جذام کے سبب سے سڑ گیا تھا۔ اور بدبو اس میں پیدا ہو گئی تھی اور سیاہ ہو گیا تھا۔ یزید نامی جراح تھا اُس نے کہا کہ ہاتھ اُس کا کاٹ ڈالا جائے تو شائد زندہ رہے اور جو اُس کو دیکھتا تھا وہ کہتا تھا کہ یہ مرجائے گا۔ احمد ابن ربیعہ نے خواب میں حضرت امیر المومنینؑ کو دیکھا عرض کیا یا مولا آپ میرے واسطے خدا سے دعا نہیں کرتے کہ ہاتھ میرا صحیح ہو جائے، حضرت نے ارشاد فرمایا میں بہت سے کاموں میں مشغول ہوں تو موسیٰ بن جعفر کی طرف جا وہ تیرے واسطے خدا سے دعا کریں گے، جب صبح ہوئی محمل بلا کر اس میں فرش بچھا کر احمد بن ربیعہ کو غسل دے کر اور خوشبو لگا کر اُس محمل میں لٹا کر ایک چادر اُس پر ڈال کر لے گئے نزدیک قبر حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کے اور

ــــ۵ تاریخی حالات صفحہ ۲۵ پر ملاحظہ ہوں۔

وہاں پناہ مانگی اور استغاثہ و دعا کی اور خاک قبر لے کر اُس کے تمام ہاتھ میں ملی اور ہاتھ کو باندھ دیا جب دوسرا روز ہوا اُس کے ہاتھ کو کھولا دیکھا کہ جس قدر گوشت و پوست سڑ گیا تھا وہ سب بہہ گیا سوائے ہڈی کے اور کچھ باقی نہیں بدبو جو تھی وہ بھی برطرف ہو گئی۔ جب یہ خبر وزیر خلیفہ کو پہونچی اُس نے طلب کیا اور دیکھا تو گوشت و پوست اُس کے روئیدہ ہوا ہے اور ہاتھ اُس کا صحیح ہے۔ بعد اس کے احمد بن ربیعہ مشغول بکتابت ہوا۔ بہرحال اُن جناب کی زیارت اس طرح بجالائے جو بسند معتبر حضرت امام علی نقیؑ سے منقول ہے کہ جب چاہے زیارت کرے حضرت امام موسیٰ بن جعفرؑ و حضرت امام محمد بن علی بن موسیٰ یعنی امام محمد تقی علیہما السلام کی تو پہلے غسل کرے اور لباس پاکیزہ پہنے اور خوشبو لگائے۔ اس مقام پر سید بن طاؤس علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ جب زیارت کا قصد کرے تو غسل کر کے سکون و وقار کے ساتھ جائے اور دروازہ حرم پر پہونچکر ٹھہر جائے اور کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ھِدَایَتِہٖ لِدِیْنِہٖ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا دَعَا اِلَیْہِ مِنْ سَبِیْلِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اَکْرَمُ مَقْصُوْدٍ وَاَکْرَمُ مَاْتِیٍّ وَقَدْ اَتَیْتُکَ مُتَقَرِّبًا اِلَیْکَ بِابْنِ بِنْتِ نَبِیِّکَ صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آبَائِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَاَبْنَائِہِ الطَّیِّبِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَلَا تُخَیِّبْ سَعْیِیْ وَلَا تَقْطَعْ رَجَائِیْ وَاجْعَلْنِیْ عِنْدَکَ وَجِیْھًا فِی الدُّنْیَا

وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ۔

بعدہٗ داخل حرم ہو اور داہنا پیر پہلے رکھے اور کہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ۔

پھر دروازہ قبۂ اطہر پر پہونچے تو کھڑے ہو کر یہ اذن دخول پہلے پڑھے۔

ءَاَدْخُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ءَاَدْخُلُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ءَاَدْخُلُ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ءَاَدْخُلُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ءَاَدْخُلُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ ءَاَدْخُلُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنَ ءَاَدْخُلُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ ءَاَدْخُلُ يَا اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ ءَاَدْخُلُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ ءَاَدْخُلُ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا الْحَسَنِ مُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ ءَاَدْخُلُ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا جَعْفَرٍ ءَاَدْخُلُ يَا مَوْلَايَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ۔

(نوٹ) جس وقت امام دہم و امام یازدہم کی زیارت کے لئے اذن دخول سامرہ میں پڑھے تو حسب ذیل فقرات کا اضافہ کرے۔

ءَاَدْخُلُ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ ءَاَدْخُلُ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ ءَاَدْخُلُ يَا مَلَائِكَةَ اللّٰهِ الْمُوَكَّلِيْنَ بِهٰذَا الْحَرَمِ الشَّرِيْفِ۔ پھر داخل ہو اور چار مرتبہ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے بعد اس کے مقابل قبر منور حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کھڑا ہو اور قبلہ کو پشت شانہ پر اپنے قرار دے اور یہ زیارت جو حضرت امام علی نقی علیہ السّلام نے ارشاد فرمائی ہے پڑھے۔ (موافق تحفۃ الزائر)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ فِيْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ بَدَا لِلّٰهِ فِيْ شَانِهٖ اَتَيْتُكَ زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّكَ مُعَادِيًا لِاَعْدَائِكَ مُوَالِيًا لِاَوْلِيَائِكَ فَاشْفَعْ لِيْ عِنْدَ رَبِّكَ يَا مَوْلَايَ۔ بعد اس کے حاجت اپنی بیان کرے پھر یہی زیارت قبر حضرت امام محمد تقی علیہ السّلام کے نزدیک کھڑے ہو کر پڑھے۔ لیکن ابتدا کرے غسل سے اور بعد اس کے کہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ نِ الْاِمَامِ الْبَرِّ التَّقِيِّ الرَّضِيِّ الْمَرْضِيِّ وَحُجَّتِكَ عَلٰى مَنْ فَوْقَ الْاَرَضِيْنَ وَمَنْ تَحْتَ الثَّرٰى صَلٰوةً كَثِيْرَةً نَامِيَةً زَاكِيَةً مُبَارَكَةً مُتَوَاصِلَةً مُتَرَادِفَةً كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَوْلِيَائِكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَارِثَ النَّبِيِّيْنَ وَسُلَالَةَ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ فِيْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَتَيْتُكَ زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّكَ مُعَادِيًا لِاَعْدَائِكَ مُوَالِيًا لِاَوْلِيَائِكَ

فَاشْفَعْ لِیْ عِنْدَ رَبِّکَ ۔ بعد اس کے حاجت اپنی طلب کرے انشاءاللہ برآئے گی۔ ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے کہ چار رکعت نماز زیارت پڑھے یعنی سر حضرت امام محمد تقیؑ دو رکعت نماز زیارت حضرت امام موسیٰ کاظمؑ اور دو رکعت نماز زیارت حضرت امام محمد تقیؑ اور نماز زیارت کو نزدیک سر امام موسیٰ کاظمؑ نہ پڑھنا چاہیئے کہ وہ مقابل قبور قریش ہے اور جائز نہیں ہے کہ اُن قبور کو اپنا قبلہ قرار دے۔ اور شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ جب رخصت ہونا چاہے تو نزدیک قبر حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کے کھڑے ہو کر یہ زیارت وداع پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا الْحَسَنِؑ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اَسْتَوْدِعُکَ اللّٰہَ وَاَقْرَءُ عَلَیْکَ السَّلَامَ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَبِالرَّسُوْلِ وَبِمَا جِئْتَ بِہٖ وَدَلَلْتَ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ فَاکْتُبْنَا مَعَ الشَّاھِدِیْنَ ۔

پھر اسی طرح زیارت وداع حضرت امام محمد تقی علیہ السلام پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَایَ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اور اَسْتَوْدِعُکَ سے لے کر تا لفظ شَاھِدِیْنَ تک جو اوپر زیارت میں فقرات مذکور ہیں پڑھے۔ اُس کے بعد خدا سے سوال کرے کہ یہ آخری زیارت میری نہ ہو ان دونوں اماموں کی پھر خدا مجھ کو توفیق دے زیارت کے لئے آنے کی اور قبر کو بوسہ دے اور رخسارہ قبر پر رکھے۔

علّامہ مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اُس زمانہ میں تقیّہ بہت کرنا پڑتا تھا۔ اس لئے حضرتؑ نے یہ مختصر زیارت تعلیم فرمائی تاکہ شیعوں کو گزند نہ پہونچے بلکہ زیارتیں جو بعض کتب میں ہیں وہ تصنیف علماء معلوم ہوتی ہیں۔ بہترین زیارت اُن حضرات کے لئے زیارات جامعہ ہیں خصوصًا وہ زیارت جامعہ جس کا حصہ موسیٰ بن جعفرؑ سے ہے۔ اُس کے لئے کتاب ہذا صفحہ ۱۱۴ ملاحظہ ہو۔ زیارت ایام ولادت و وفات میں بالخصوص پڑھنی چاہیئے اور وہ صلوٰۃ بھی پڑھے جو اُس کے ذیل میں صفحہ ۱۲۴ پر درج ہے۔

قسم دوم | وہ طریقہ ہے کہ جس میں ہر دو ائمہ علیہم السّلام کے لئے ایک ساتھ زیارت پڑھی جاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ شیخ مفیدؒ و شہیدؒ و محمد بن المشہدیؒ نے لکھا ہے کہ قریب ضریح اقدس کھڑے ہو کر کہو

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا وَلِیَّیِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا حُجَّتَیِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا نُوْرَیِ اللّٰہِ فِیْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَشْھَدُ اَنَّکُمَا قَدْ بَلَّغْتُمَا عَنِ اللّٰہِ مَا حَمَّلَکُمَا وَحَفِظْتُمَا مَا اسْتُوْدِعْتُمَا وَحَلَّلْتُمَا حَلَالَ اللّٰہِ وَحَرَّمْتُمَا حَرَامَ اللّٰہِ وَاَقَمْتُمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ وَتَلَوْتُمَا کِتَابَ اللّٰہِ وَصَبَرْتُمَا عَلَی الْاَذٰی فِیْ جَنْبِ اللّٰہِ مُحْتَسِبَیْنِ حَتّٰی اَتٰیکُمَا الْیَقِیْنُ اَبْرَءُ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اَعْدَائِکُمَا وَاَتَقَرَّبُ اِلَی اللّٰہِ بِوِلَایَتِکُمَا اَتَیْتُکُمَا زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّکُمَا مُوَالِیًا لِاَوْلِیَائِکُمَا مُعَادِیًا لِاَعْدَائِکُمَا

مُسْتَبْصِرًا بِالْهُدَى الَّذِي أَنْتُمَا عَلَيْهِ عَارِفًا بِضَلَالَةِ
مَنْ خَالَفَكُمَا فَاشْفَعَا لِي عِنْدَ رَبِّكُمَا فَإِنَّ لَكُمَا
عِنْدَ اللّٰهِ جَاهًا عَظِيمًا وَمَقَامًا مَحْمُودًا ۔

پس تربت شریف کو بوسہ دو اور داہنا رخسارہ رکھو پھر جانب سر جا کر
کہو ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا حُجَّتَيِ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ وَسَمَائِهِ
عَبْدُكُمَا وَوَلِيُّكُمَا زَائِرُكُمَا مُتَقَرِّبًا إِلَى اللّٰهِ بِزِيَارَتِكُمَا
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي أَوْلِيَائِكَ الْمُصْطَفَيْنَ
وَحَبِّبْ إِلَيَّ مَشَاهِدَهُمْ وَاجْعَلْنِي مَعَهُمْ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۔

پس ہر امام کے لئے دو دو رکعت نماز زیارت پڑھو اور دعا کرو ۔
اور جب کاظمین سے رخصت ہونا چاہو تو مندرجہ سابق زیارت وداع
ہر دو امامؑ کے لئے پڑھو ۔

زیارت دیگر برائے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام موافق شیخ مفیدؒ و
شہیدؒ و محمد بن المشہدیؒ ۔ فرمایا ہے کہ جب آنجنابؑ
کی زیارت کا قصد کرو تو غسل بہ نیت زیارت کرو اور در حرم پر پہنچ کر
اذن دخول طلب کرو ۔ پھر داخل حرم ہو ۔ اور اس حالت میں کہتے
جاؤ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَعَلَى مِلَّةِ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَالسَّلَامُ عَلَى أَوْلِيَاءِ اللّٰهِ ۔

اور مقابل قبر آنجنابؑ پہونچ کر ٹھہرو اور کہو اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
نُورَ اللّٰهِ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَابَ اللّٰهِ
أَشْهَدُ أَنَّكَ أَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَآتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَأَمَرْتَ
بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتَلَوْتَ الْكِتَابَ حَقَّ
تِلَاوَتِهِ وَجَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ وَصَبَرْتَ
عَلَى الْأَذَى فِي جَنْبِهِ مُحْتَسِبًا وَعَبَدْتَهُ مُخْلِصًا حَتّٰى
أَتَاكَ الْيَقِينُ أَشْهَدُ أَنَّكَ أَوْلَى بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ
وَأَنَّكَ ابْنُ رَسُولِ اللّٰهِ حَقًّا أَبْرَأُ إِلَى اللّٰهِ مِنْ أَعْدَائِكَ
وَأَتَقَرَّبُ إِلَى اللّٰهِ بِمُوَالَاتِكَ أَتَيْتُكَ يَا مَوْلَايَ
عَارِفًا بِحَقِّكَ مُوَالِيًا لِأَوْلِيَائِكَ مُعَادِيًا لِأَعْدَائِكَ
فَاشْفَعْ لِي عِنْدَ رَبِّكَ ۔

اور قبر کو بوسہ دو پھر جانب سر جاؤ اور کہو ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ صَادِقٌ أَدَّيْتَ نَاصِحًا
وَقُلْتَ أَمِينًا وَمَضَيْتَ شَهِيدًا لَمْ تُؤْثِرْ عَمًى عَلَى الْهُدَى
وَلَمْ تَمِلْ مِنْ حَقٍّ إِلَى بَاطِلٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلَى
آبَائِكَ وَأَبْنَائِكَ الطَّاهِرِينَ ۔

پھر قبر کو بوسہ دو اور ۲ دو رکعت نماز زیارت پڑھو اس کے بعد جو

نماز چاہو پڑھو۔ پس سجدہ میں جاؤ اور کہو اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اعْتَمَدْتُ
وَ اِلَيْكَ قَصَدْتُ وَ بِفَضْلِكَ رَجَوْتُ وَ قَبْرَ اِمَامِي
الَّذِي اَوْجَبْتَ عَلَيَّ طَاعَتَهُ زُرْتُ وَ بِهِ اِلَيْكَ تَوَسَّلْتُ
فَبِحَقِّهِمُ الَّذِي اَوْجَبْتَ عَلَى نَفْسِكَ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ
وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَا كَرِيْمُ

پس داہنا رخسارہ رکھو اور کہو۔ اَللّٰهُمَّ قَدْ عَلِمْتَ حَوَائِجِيْ
فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اقْضِهَا۔

پھر بایاں رخسارہ رکھو اور کہو اَللّٰهُمَّ قَدْ اَحْصَيْتَ ذُنُوْبِيْ
فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اغْفِرْهَا
وَ تَصَدَّقْ عَلَيَّ بِمَا اَنْتَ اَهْلُهُ۔

پھر سجدہ میں جاؤ اور کہو شُكْرًا شُكْرًا سو مرتبہ۔ پس سجدہ
سے سر اٹھا کر جو دعا چاہو کرو۔

سید علی ابن طاوسؒ نے مصباح الزائر میں لکھا ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ
کے لئے حسب ذیل صلوات پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ اَهْلِ بَيْتِهِ وَ صَلِّ عَلَى
مُوْسَى ابْنِ جَعْفَرٍ وَصِيِّ الْاَبْرَارِ وَ اِمَامِ الْاَخْيَارِ وَ عَيْبَةِ
الْاَنْوَارِ وَ وَارِثِ السَّكِيْنَةِ وَ الْوَقَارِ وَ الْحِكَمِ وَ الْاٰثَارِ
الَّذِي كَانَ يُحْيِي اللَّيْلَ بِالسَّهَرِ اِلَى السَّحَرِ بِمُوَاصَلَةِ

الْاِسْتِغْفَارِ حَلِيْفِ السَّجْدَةِ الطَّوِيْلَةِ وَ الدُّمُوْعِ الْغَزِيْرَةِ
وَ الْمُنَاجَاتِ الْكَثِيْرَةِ وَ الضَّرَاعَاتِ الْمُتَّصِلَةِ وَ مَقَرِّ النُّهٰى
وَ الْعَدْلِ وَ الْخَيْرِ وَ الْفَضْلِ وَ النَّدٰى وَ الْبَذْلِ وَ مَأْلَفِ
الْبَلْوٰى وَ الصَّبْرِ وَ الْمُضْطَهَدِ بِالظُّلْمِ وَ الْمَقْبُوْرِ بِالْجَوْرِ
وَ الْمُعَذَّبِ فِي قَعْرِ السُّجُوْنِ وَ ظُلَمِ الْمَطَامِيْرِ ذِي السَّاقِ
الْمَرْضُوْضِ بِحَلَقِ الْقُيُوْدِ وَ الْجَنَازَةِ الْمُنَادٰى عَلَيْهَا
بِذُلِّ الْاِسْتِخْفَافِ وَ الْوَارِدِ عَلَى جَدِّهِ الْمُصْطَفٰى وَ
اَبِيْهِ الْمُرْتَضٰى وَ اُمِّهِ سَيِّدَةِ النِّسَآءِ بِاِرْثٍ مَغْصُوْبٍ
وَ وَلَاءٍ مَسْلُوْبٍ وَ اَمْرٍ مَغْلُوْبٍ وَ دَمٍ مَطْلُوْبٍ وَ سَمٍّ
مَشْرُوْبٍ اَللّٰهُمَّ وَ كَمَا صَبَرَ عَلَى غَلِيْظِ الْمِحَنِ وَ تَجَرَّعَ
غُصَصَ الْكُرَبِ وَ اسْتَسْلَمَ لِرِضَاكَ وَ اَخْلَصَ الطَّاعَةَ
لَكَ وَ مَحَضَ الْخُشُوْعَ وَ اسْتَشْعَرَ الْخُضُوْعَ وَ عَادَى الْبِدْعَةَ
وَ اَهْلَهَا وَ لَمْ يَلْحَقْهُ فِي شَيْءٍ مِنْ اَوَامِرِكَ وَ نَوَاهِيْكَ
لَوْمَةُ لَائِمٍ صَلِّ عَلَيْهِ صَلٰوةً نَامِيَةً مُنِيْفَةً زَاكِيَةً
تُوْجِبُ لَهُ بِهَا شَفَاعَةَ اُمَمٍ مِنْ خَلْقِكَ وَ قُرُوْنٍ مِنْ
بَرَايَاكَ وَ بَلِّغْهُ عَنَّا تَحِيَّةً وَ سَلَامًا وَ اٰتِنَا مِنْ لَدُنْكَ
فِي مُوَالَاتِهِ فَضْلًا وَ اِحْسَانًا وَ مَغْفِرَةً وَ رِضْوَانًا اِنَّكَ
ذُو الْفَضْلِ الْعَمِيْمِ وَ التَّجَاوُزِ الْعَظِيْمِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

اسی طرح زیارت مختص امام محمد تقی علیہ السّلام کے متعلق شیخ مفیدؒ و شہیدؒ و محمد بن المشہدیؒ نے فرمایا ہے کہ اس کے بعد قبر امام محمد بن علی الجواد علیہم السّلام کی جانب متوجہ ہو جو پشت سر امام موسیٰ کاظمؑ واقع ہے اور نزد قبر آنحضرت کھڑے ہو کر کہو۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ فِیْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَعَلٰی اٰبَآئِكَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَ عَلٰی اَبْنَآئِكَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَعَلٰی اَوْلِیَآئِكَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَیْتَ الزَّکٰوۃَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَیْتَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَتَلَوْتَ الْکِتَابَ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ وَجَاهَدْتَ فِی اللّٰہِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَصَبَرْتَ عَلَی الْاَذٰی فِیْ جَنْبِهٖ حَتّٰی اَتٰیكَ الْیَقِیْنُ اَتَیْتُكَ زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّكَ مُوَالِیًا لِاَوْلِیَآئِكَ مُعَادِیًا لِاَعْدَآئِكَ فَاشْفَعْ لِیْ عِنْدَ رَبِّكَ۔

پس قبر منور کو بوسہ دو اور پیشانی اُس پر رکھو۔ پس دو رکعت نماز زیارت پڑھو۔ بعدہٗ جو نماز چاہو پڑھو اور سجدہ میں جا کر کہو۔

اِرْحَمْ مَنْ اَسَآءَ وَاقْتَرَفَ وَاسْتَکَانَ وَاعْتَرَفَ۔

پھر داہنا رخسارہ رکھو اور کہو اِنْ کُنْتُ بِئْسَ الْعَبْدُ فَاَنْتَ

نِعْمَ الرَّبُّ۔ پھر بایاں رخسارہ رکھو اور کہو عَظُمَ الذَّنْبُ مِنْ عَبْدِكَ فَلْیَحْسُنِ الْعَفْوُ مِنْ عِنْدِكَ یَا کَرِیْمُ۔ پھر سجدہ میں جا کر سو مرتبہ شُکْرًا شُکْرًا کہو۔

زیارت دیگر امام نہم علیہ السلام: ۔ حسب ارشاد علی ابن طاؤس۔ بعد زیارت امام موسیٰ کاظمؑ قریب قبر منور امام محمد تقیؑ جاؤ اور کہو۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ الْبَرَّ التَّقِیَّ الْاِمَامَ الْوَفِیَّ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الرَّضِیُّ الزَّکِیُّ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَجِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَفِیْرَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سِرَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ضِیَآءَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَنَآءَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا کَلِمَۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَحْمَۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النُّوْرُ السَّاطِعُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْبَدْرُ الطَّالِعُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الطَّیِّبُ مِنَ الطَّیِّبِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الطَّاهِرُ مِنَ الْمُطَهَّرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْاٰیَۃُ الْعُظْمٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْحُجَّۃُ الْکُبْرٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْمُطَهَّرُ مِنَ الزَّلَّاتِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْمُنَزَّهُ عَنِ الْمُعْضِلَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْعَلِیُّ عَنْ نَقْصِ الْاَوْصَافِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الرَّضِیُّ عِنْدَ

الاشراف السلام علیک یا عمود الدین اشهد
انک ولی الله وحجته فی ارضه وانک جنب الله
وخیرة الله ومستودع علم الله وعلم الانبیاء و
رکن الایمان وترجمان القرآن واشهد ان من
اتبعک علی الحق والهدی وان من انکرک ونصب
لک العداوة علی الضلالة والردی ابرء الی الله و
الیک منهم فی الدنیا والآخرة والسلام علیک
ما بقیت وبقی اللیل والنهار —

بعدہ یہ صلوات پڑھو۔ اللهم صل علی محمد واهل بیته
وصل علی محمد بن علی الزکی التقی والبر الوفی و
المهذب النقی هادی الامة ووارث الائمة وخازن
الرحمة وینبوع الحکمة وقائد البرکة وعدیل
القرآن فی الطاعة وواحد الاوصیاء فی الاخلاص و
العبادة وحجتک العلیا ومثلک الاعلی وکلمتک
الحسنی الداعی الیک والدال علیک الذی نصبته
علما لعبادک ومترجما لکتابک وصادعا بامرک و
ناصرا لدینک وحجة علی خلقک ونورا تخرق به
الظلم وقدوة تدرک بها الهدایة وشفیعا تنال

به الجنة اللهم وکما اخذ فی خشوعه لک حظه
واستوفی من خشیتک نصیبه فصل علیه اضعاف
ما صلیت علی ولی ارتضیت طاعته وقبلت خدمته و
بلغه منا تحیة وسلاما وآتنا فی موالاته من لدنک
فضلا واحسانا ومغفرة ورضوانا انک ذو المن
القدیم والصفح الجمیل

پس نماز زیارت پڑھو اور بعد سلام کہو۔ اللهم انت
الرب وانا المربوب الدعاء

زیارت دیگر مختص بہ آنحضرت

شیخ صدوقؒ نے فقیہ میں روایت کی ہے کہ جب زیارت کا قصد
ہو تو غسل کرو اور پاکیزہ لباس پہن کر جاؤ اور آنحضرت کی زیارت میں
کہو۔ اللهم صل علی محمد بن علی الامام التقی النقی
الرضی المرضی وحجتک علی من فوق الارض ومن
تحت الثری صلوة کثیرة نامیة زاکیة مبارکة
متواصلة مترادفة متواترة کافضل ما صلیت
علی احد من اولیائک والسلام علیک یا ولی الله
السلام علیک یا نور الله السلام علیک یا حجة الله
السلام علیک یا امام المؤمنین ووارث علم

النَّبِيِّينَ وَسُلَالَةَ الْوَصِيِّينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللّٰهِ فِي ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَتَيْتُكَ زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّكَ مُعَادِيًا لِاَعْدَائِكَ مُوَالِيًا لِاَوْلِيَائِكَ فَاشْفَعْ لِي عِنْدَ رَبِّكَ ۔

اس کے بعد اپنی حاجت طلب کرو۔ بعد اس کے قبۂ امام محمد تقیؑ میں حضرت کے سر کے قریب چار رکعت نماز پڑھو یعنی دو دو رکعت نماز زیارت ہر دو امامؑ۔ واضح رہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ کے قبر کے قریب نماز نہ پڑھنا چاہیئے کیونکہ آنحضرت کی قبر قبور قریش کے مقابل میں ہے اور قبور قریش کو جانب قبلہ رکھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

ذکر فضیلت و اعمال مسجد براثا[5]

(از ارشاد الزائرین)

علماء نے فرمایا ہے کہ یہ مسجد ابھی تک موجود اور درمیان آبادی کاظمینؑ اور بغداد کے واقع ہے یہ مسجد خانۂ حضرت مریمؑ ہے اور تمام پیغمبروں نے اس مسجد میں نماز پڑھی ہے۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا ہے کہ میں نے کتابوں میں دیکھا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے قبل حضرت عیسیٰؑ کے اس مسجد میں نماز پڑھی ہے اور جابر بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا ہے کہ حضرت امیر المومنینؑ نے اس میں نماز پڑھی ہے جب وہ جناب

۵ اس کے حالات صفحہ ۲۵ پر ملاحظہ ہوں۔

جنگ خوارج سے واپس ہوئے۔ ہم ایک لاکھ آدمیوں سے زیادہ تھے اُس وقت ایک نصرانی اور بروایتے ایک راہب صومعہ سے اپنے نکلا اور پوچھا سردار لشکر تمہارا کون ہے، جابر کہتے ہیں، میں نے اشارہ حضرت امیر المومنینؑ کی طرف کیا وہ نصرانی یا راہب حضرت کے پاس آیا اور سلام عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَقًّا حَقًّا یعنی سلام ہو آپ پر اے سردار مومنین برحق۔ حضرت نے فرمایا تو نے کیونکر جانا کہ میں امیر المومنین برحق ہوں۔ اُس نے عرض کیا مجھ کو میرے راہبوں نے خبر دی ہے۔ حضرت نے فرمایا اے حباب۔ راہب نے کہا آپ نے میرا نام کیونکر جانا فرمایا میرے حبیب رسول خداؐ نے مجھ کو خبر دی ہے۔ حباب نے عرض کیا۔ ہاتھ بڑھایئے کہ میں گواہی دوں وحدانیت خدا اور رسالت محمد مصطفیٰؐ پر اور شہادت دوں کہ آپ علی ابن ابیطالبؑ وصی ان جناب کے ہیں۔ حضرت نے فرمایا تو کہاں رہتا ہے۔ اُس نے عرض کیا اُس دیر میں، حضرت نے فرمایا اب یہاں نہ رہ لیکن ایک مسجد اس جگہ بنا اور جو شخص مسجد بنائے اس کے نام پر اس مسجد کا نام رکھ۔ پس براثا نامی ایک شخص تھا اُس نے اُس مسجد کو بنایا اُس روز سے نام اس مسجد کا براثا رکھا گیا۔ بعد اس کے حضرت نے اس راہب سے پوچھا، تو پانی کہاں سے پیتا ہے اُس نے کہا دجلہ سے۔ فرمایا یہاں کنواں یا چشمہ کیوں نہیں کھودتا۔ اُس نے کہا، جہاں کھودتا ہوں پانی شور نکلتا ہے۔ حضرت نے

ایک جگہ کا نشان دیا کہ یہاں کھود۔ جب وہاں کھودا۔ ایک بہت بڑا پتھر ظاہر ہوا جس کے اٹھانے پر وہ راہب قادر نہ ہوا۔ حضرت نے اس پتھر کو اکھاڑ کر پھینکدیا۔ اس کے نیچے سے ایک چشمہ نکلا جس کا پانی شہد سے زیادہ شیریں تھا۔ فرمایا اے حباب اس چشمہ سے پانی پیا کر۔ بعد اس کے فرمایا اے حباب بہت جلد اس مسجد کے پہلو میں ایک شہر بنا ہوگا جس میں جابرین بکثرت آباد ہوں گے اور بکثرت فتنہ ہائے عظیم اس میں برپا ہوں گے۔ یہاں تک کہ ہر شب جمعہ ستر ہزار عورتوں سے لوگ طریقۂ حرام سے زنا کریں گے اور مراد اس شہر سے بغداد ہے اور جب اس مسجد میں تشریف لے گئے تو اس میں درخت عوسجہ تھا جس میں خار بکثرت تھے۔ حضرت نے شمشیر سے کانٹوں کو درخت سے دور کیا اور فرمایا یہاں ایک قبر پیغمبر ہے پیغمبران خدا سے۔ پس بہتر ہے کہ اس مسجد میں نماز پڑھے اور زیارت جامعہ بجالائے جو صفحہ ۲۱۰ میں تحریر ہے۔

کیفیت زیارت حضرت سلمان فارسی رض

فضیلت حضرت سلمان رض میں یہ امر کافی ہے کہ خداوند عالم نے ان کی مدح قرآن مجید میں فرمائی ہے اور یہ کہ جب جبرئیل امین خدا کی طرف سے جناب رسول خدا کی خدمت میں نازل ہوتے تھے تو عرض کرتے تھے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کی جانب سے سلمان رض کو سلام پہونچا دیجئے گا اور یہ کہ جب حضرت سلمان رض نے انتقال کیا تو حضرت امیر المومنین ع ایک شب میں مدینہ سے مدائن تشریف لے گئے

سے حالات صفحہ ۲۷ پر ملاحظہ ہوں

اور خود ان حضرت نے سلمان رض کو غسل دیا اور کفن دیا اور با صفوف ملائکہ سلمان رض پر نماز پڑھی اور اسی شب کو مدینہ واپس تشریف لائے۔ پس چاہیئے کہ زیارت حضرت سلمان رض اس طرح بجالائے جو جناب سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے کتاب مصباح الزائر میں ذکر فرمائی ہے کہ نزدیک قبر حضرت سلمان رض رو بقبلہ ہو کر کھڑا ہو اور کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَئِمَّۃِ الْمَعْصُوْمِیْنَ الرَّاشِدِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ الْاَمِیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَلِیَّ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُوْدَعَ اَسْرَارِ السَّادَاتِ الْمَیَامِیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَقِیَّۃَ اللّٰہِ مِنَ الْبَرَرَۃِ الْمَاضِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَطَعْتَ اللّٰہَ کَمَا اَمَرَکَ وَاتَّبَعْتَ الرَّسُوْلَ کَمَا نَدَبَکَ وَتَوَلَّیْتَ خَلِیْفَتَہٗ کَمَا اَلْزَمَکَ وَدَعَوْتَ اِلَی الْاِھْتِمَامِ بِذُرِّیَّتِہٖ کَمَا وَقَّفَکَ وَعَلِمْتَ الْحَقَّ یَقِیْنًا وَاعْتَمَدْتَہٗ کَمَا اَمَرَکَ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ بَابُ وَصِیِّ الْمُصْطَفٰی وَطَرِیْقُ حُجَّۃِ اللّٰہِ الْمُرْتَضٰی وَاَمِیْنُ اللّٰہِ

فِيمَا اسْتُودِعْتَ مِنْ عُلُومِ الْأَصْفِيَاءِ أَشْهَدُ أَنَّكَ
مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ النُّجَبَاءِ الْمُخْتَارِينَ لِنُصْرَةِ
الْوَصِيِّ أَشْهَدُ أَنَّكَ صَاحِبُ الْعَاشِرَةِ وَالْبَرَاهِينِ
وَالدَّلَائِلِ الْقَاهِرَةِ وَأَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَآتَيْتَ الزَّكٰوةَ
وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَدَّيْتَ
الْأَمَانَةَ وَنَصَحْتَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَصَبَرْتَ عَلَى
الْأَذٰى فِي جَنْبِهِ حَتّٰى أَتٰىكَ الْيَقِينُ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ
جَحَدَكَ حَقَّكَ وَحَطَّ مِنْ قَدْرِكَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ
آذَاكَ فِي مَوَالِيكَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ أَعْنَتَكَ فِي أَهْلِبَيْتِكَ
لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَامَكَ فِي سَادَاتِكَ لَعَنَ اللّٰهُ عَدُوَّ آلِ
مُحَمَّدٍ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَضَاعَفَ
عَلَيْهِمُ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَعَلَيْكَ يَا مَوْلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ
عَلٰى رُوحِكَ الطَّيِّبِ وَجَسَدِكَ الطَّاهِرِ وَأَلْحَقَنَا
بِمَنِّهِ وَرَأْفَتِهِ إِذَا تَوَفَّانَا بِكَ وَبِمَحَلِّ السَّادَةِ
الْمَيَامِينِ وَجَمَعَنَا مَعَهُمْ بِجِوَارِهِمْ فِي جَنَّاتِ
النَّعِيمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ

عَلٰى إِخْوَانِكَ الشِّيعَةِ الْبَرَرَةِ مِنَ السَّلَفِ الْمَيَامِينِ
وَأَدْخَلَ الرَّوْحَ وَالرِّضْوَانَ عَلَى الْخَلَفِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
وَأَلْحَقَنَا وَإِيَّاهُمْ بِمَنْ تَوَلَّاهُ مِنَ الْعِتْرَةِ الطَّاهِرِينَ
وَعَلَيْكَ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

بعد اس کے سات مرتبہ سورہ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ پڑھے اور نماز سنتی بجا لائے جس قدر چاہے۔ اس کے بعد بروقت واپسی زیارت وداع اس طرح پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ أَنْتَ بَابُ اللّٰهِ الْمُؤْتٰى
مِنْهُ وَالْمَأْخُوذُ عَنْهُ أَشْهَدُ أَنَّكَ قُلْتَ حَقًّا وَنَطَقْتَ
صِدْقًا وَدَعَوْتَ إِلٰى مَوْلَايَ وَمَوْلَاكَ عَلَانِيَةً وَسِرًّا
أَتَيْتُكَ زَائِرًا وَحَاجَاتِي لَكَ مُسْتَوْدِعًا وَهَا أَنَا ذَا مُوَدِّعُكَ
أَسْتَوْدِعُكَ دِينِي وَأَمَانَتِي وَخَوَاتِيمَ عَمَلِي وَجَوَامِعَ
أَمَلِي إِلٰى مُنْتَهٰى أَجَلِي وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْأَخْيَارِ۔

اس روضہ کے بغل میں ایک مسجد موسومہ مسجد امام حسنؑ ہے جو حضرت کی تیار کردہ ہے یا حضرت نے اس میں نماز پڑھی ہے۔

کیفیت زیارت جناب حذیفۃ الیمانی

زیارت جناب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے فراغت کرکے اسی روضہ

کے دوسرے کمرہ میں جناب حذیفۃ الیمانی صحابی رسولؐ کی قبر ہے (جن کا حال صفحہ ۲۸ کتاب ہذا میں درج ہے) اُن کی بھی زیارت سے مشرف ہو۔

اسی روضہ کے دوسرے کمرہ میں عبداللہ انصاری کی لاش بھی سنہ ۱۹۳۲-۳۳ء میں دفن کی گئی ہے۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۲۸ کتاب ہذا) اُس کی زیارت بھی کرے۔ نیز ایک امام زادے کی قبر بھی اسی روضہ میں ہے اُن کی زیارت سے بھی مشرف ہو۔

طاقِ کسریٰ اسی آبادی کے باہر طاق کسریٰ کی عمارت ہے جو دنیا کے عجائبات میں شمار ہوتا ہے (ملاحظہ ہو صفحہ ۲۹) اس مقام پر مصلّٰی جناب امیر علیہ السلام کا ہے جہاں حضرتؑ نے نماز ادا فرمائی تھی لہذا دو رکعت یا زائد نمازیں وہاں پڑھے۔

نوٹ:۔ نواب ائمہ و دیگر مقامات زیارت میں خدام زیارت پڑھا دیں گے یا جو زیارت تختیوں پر لکھی ہوتی ہے وہ پڑھے۔

فصلِ ہشتم۔ زیارات در ملک ایران

کیفیت زیارت امام ضامن ثامن حضرت علی الرضا علیہ السلام بسند معتبر جناب رسول خداؐ سے منقول ہے۔ فرمایا اُن جناب نے عنقریب ایک ٹکڑا میرے جسم کا زمین خراسان میں دفن ہوگا کوئی مومن اُس کی زیارت نہ کرے گا مگر یہ کہ حق تعالیٰ بہشت کو اُس پر واجب کرے گا اور

بدن کو آتشِ جہنم پر حرام فرمائے گا۔ اور بسند معتبر حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس کو کوئی حاجت خدا سے درپیش ہو پس وہ میرے جدِّ بزرگوار حضرت امام رضاؑ کی شہر طوس میں زیارت کرے درحالیکہ باغسل ہو اور نزدیک سر آنجناب کے دو رکعت نماز ادا کرے اور قنوت نماز میں اپنی حاجت کو بیان کرے البتہ حق تعالیٰ اُس کی دعا کو مستجاب فرمائیگا اس واسطے کہ محل قبر اُن حضرت کا ایک بقعہ بقعہ ہائے بہشت سے ہے مگر وہ دعا قطع رحم وغیرہ کے لئے نہ ہو۔ اور کوئی مومن زیارت اُن حضرت کی نہ کرے گا مگر یہ کہ خداوند عالم اُس کو آتشِ جہنم سے آزاد کر کے بہشت میں داخل فرمائے گا۔ پس جب بصحت و سلامتی شہر طوس میں پہونچے اور قصد زیارت بجا لانے کا کرے تو پہلے غسل کرے اور غسل کرنے کے وقت یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ طَھِّرْنِیْ وَطَھِّرْ لِیْ قَلْبِیْ وَاشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَاَجْرِ عَلٰی لِسَانِیْ مِدْحَتَکَ وَمَحَبَّتَکَ وَالثَّنَاءَ عَلَیْکَ فَاِنَّہٗ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ قُوَّۃَ دِیْنِیْ اَلتَّسْلِیْمُ لِاَمْرِکَ وَالْاِتِّبَاعُ لِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ وَالشَّھَادَۃُ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لِیْ شِفَاءً وَّنُوْرًا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

بعد غسل کے نہایت پاکیزہ لباس پہن اور پا برہنہ روانہ ہو سکینہ و وقار

کے ساتھ اور دل میں تیرے یاد خدا ہو اور یہ کلمات کہتا جا۔

وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

اور قدم کوتاہ و آہستہ اُٹھا یہاں تک کہ دروازۂ روضۂ اقدس تک پہونچے تو اذن دخول پڑھے جو زیارت حضرت امام موسیٰ کاظمؑ میں صفحہ ۲۴۴ پر مذکور ہو چکا ہے اس کے بعد جب داخل روضۂ اقدس ہو تو کہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَّلِيُّ اللّٰهِ۔

پس نزدیک ضریح اقدس کے جائے اور قبلہ کو اپنی پشت کی طرف قرار دے اور اُن جناب کے روئے مبارک کی طرف کھڑے ہو کر کہے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّهٗ سَيِّدُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَاَنَّهٗ سَيِّدُ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ وَسَيِّدِ خَلْقِكَ اَجْمَعِيْنَ صَلٰوةً لَا يَقْوٰى عَلٰى اِحْصَآئِهَا غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَبْدِكَ وَاَخِيْ رَسُوْلِكَ الَّذِي انْتَجَبْتَهٗ

بِعِلْمِكَ وَجَعَلْتَهٗ هَادِيًا لِّمَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ وَالدَّلِيْلَ عَلٰى مَنْ بَعَثْتَهٗ بِرِسَالَاتِكَ وَدَيَّانَ الدِّيْنِ بِعَدْلِكَ وَفَصْلِ قَضَآئِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ وَالْمُهَيْمِنِ عَلٰى ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَزَوْجَةِ وَلِيِّكَ وَاُمِّ السِّبْطَيْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ الطُّهْرَةِ الطَّاهِرَةِ الْمُطَهَّرَةِ التَّقِيَّةِ النَّقِيَّةِ الرَّضِيَّةِ الزَّكِيَّةِ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ وَاَهْلِ الْجَنَّةِ اَجْمَعِيْنَ صَلٰوةً لَا يَقْوٰى عَلٰى اِحْصَآئِهَا غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سِبْطَيْ نَبِيِّكَ وَسَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْقَائِمَيْنِ فِيْ خَلْقِكَ وَالدَّلِيْلَيْنِ عَلٰى مَنْ بَعَثْتَ بِرِسَالَاتِكَ وَدَيَّانَيِ الدِّيْنِ بِعَدْلِكَ وَفَصْلَيْ قَضَآئِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَبْدِكَ الْقَآئِمِ فِيْ خَلْقِكَ وَالدَّلِيْلِ عَلٰى مَنْ بَعَثْتَ بِرِسَالَاتِكَ وَدَيَّانِ الدِّيْنِ بِعَدْلِكَ وَفَصْلِ قَضَآئِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ سَيِّدِ الْعَابِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَبْدِكَ وَخَلِيْفَتِكَ فِيْ اَرْضِكَ

باقر علم النبیین اللّٰهمّ صلّ علی جعفر بن محمّد
الصّادق عبدک و ولیّ دینک و حجّتک علی خلقک
اجمعین الصّادق البارّ اللّٰهمّ صلّ علی موسی بن
جعفر عبدک الصّالح و لسانک فی خلقک النّاطق
بحکمک و الحجّة علی بریّتک اللّٰهمّ صلّ علی علیّ
بن موسی الرّضا المرتضی عبدک و ولیّ دینک
القائم بعدلک و الدّاعی الی دینک و دین آبائه
الصّادقین صلوٰة لا یقوی علی احصائها غیرک
اللّٰهمّ صلّ علی محمّد بن علیّ عبدک و ولیّک القائم
بامرک و الدّاعی الی سبیلک اللّٰهمّ صلّ علی علیّ
بن محمّد عبدک و ولیّ دینک اللّٰهمّ صلّ علی
الحسن بن علیّ العامل بامرک القائم فی خلقک
و حجّتک المؤدّی عن نبیّک و شاهدک علی خلقک
المخصوص بکرامتک الدّاعی الی طاعتک و طاعة
رسولک صلواتک علیهم اجمعین اللّٰهمّ صلّ
علی حجّتک و ولیّک القائم فی خلقک صلوٰة تامّة
باقیة تعجّل بها فرجه و تنصره بها و تجعلنا معه
فی الدّنیا و الآخرة اللّٰهمّ انّی اتقرّب الیک بحبّهم

و اوالی ولیّهم و اعادی عدوّهم فارزقنی بهم
خیر الدّنیا و الآخرة و اصرف عنّی بهم شرّ
الدّنیا و الآخرة و اهوال یوم القیٰمة۔

بعد اس کے بالین سر آنحضرت کے بیٹھ کر کہہ

السّلام علیک یا ولیّ اللّٰه السّلام علیک یا حجّة اللّٰه
السّلام علیک یا نور اللّٰه فی ظلمات الارض السّلام
علیک یا عمود الدّین السّلام علیک یا وارث آدم
صفیّ اللّٰه السّلام علیک یا وارث نوح نبیّ اللّٰه السّلام
علیک یا وارث ابراهیم خلیل اللّٰه السّلام علیک
یا وارث اسمٰعیل ذبیح اللّٰه السّلام علیک یا
وارث موسٰی کلیم اللّٰه السّلام علیک یا وارث عیسٰی
روح اللّٰه السّلام علیک یا وارث محمّد بن عبد اللّٰه
خاتم النّبیّین و حبیب ربّ العالمین رسول اللّٰه
السّلام علیک یا وارث علیّ بن ابی طالب امیر المؤمنین
ولیّ اللّٰه السّلام علیک یا وارث فاطمة الزّهراء
سیّدة نساء العالمین السّلام علیک یا وارث
ابی محمّد الحسن السّلام علیک یا وارث ابی عبد اللّٰه
الحسین السّلام علیک یا وارث علیّ بن الحسین

سید العابدین السلام علیک یا وارث محمد بن علی
باقر علم الاولین والآخرین السلام علیک یا وارث
جعفر بن محمد الصادق البار الامین السلام علیک
یا وارث ابی الحسن موسی بن جعفر الکاظم الحلیم السلام
علیک ایها الشهید السعید المظلوم المقتول السلام
علیک ایها الصدیق الوصی البار التقی اشهد انک
قد اقمت الصلوة وآتیت الزکوة وامرت بالمعروف
ونهیت عن المنکر وعبدت الله مخلصا حتی اتاک
الیقین السلام علیک یا ابا الحسن ورحمة الله و
برکاته انه حمید مجید لعن الله امة قتلتک
لعن الله امة ظلمتک لعن الله امة اسست اساس
الظلم والجور والبدعة علیکم اهل البیت۔

پھر ضریح مبارک سے لپٹ اور یہ دعا پڑھ۔

اللهم الیک صمدت من ارضی وقطعت البلاد
رجاء رحمتک فلا تخیبنی ولا تردنی بغیر قضاء
حوائجی وارحم تقلبی علی قبر ابن اخی رسولک
صلواتک علیه وآله بابی انت وامی اتیتک
زائرا وافدا عائذا مما جنیت علی نفسی واحتطبت

علی ظهری فکن لی شافعا الی الله تعالی یوم حاجتی
وفقری وفاقتی فلک عند الله مقام محمود وانت
عند الله وجیه۔

پھر داہنے ہاتھ کو بلند کر اور بائیں ہاتھ کو قبر اقدس پر رکھ اور کہہ۔

اللهم انی اتقرب الیک بحبهم وبولایتهم اتولی
آخرهم بما تولیت به اولهم وابرء من کل
ولیجة دونهم اللهم العن الذین بدلوا نعمتک
واتهموا نبیک وجحدوا بآیاتک وسخروا بامامک
وحملوا الناس علی اکتاف آل محمد اللهم انی اتقرب
الیک باللعنة علیهم والبراءة منهم فی الدنیا
والآخرة یا رحمن۔

پھر پائین قبر اطہر اُن جناب کی طرف ہٹ اور کہہ۔

صلی الله علیک یا ابا الحسن صلی الله علی روحک و
بدنک صبرت وانت الصادق المصدق قتل الله
من قتلک بالایدی والالسن۔

پس الحاح و زاری سے لعنت کر قاتل امیر المومنینؑ اور قاتلانِ امام
حسنؑ و امام حسینؑ پر اور تمام قاتلان اہلبیت رسولخداؐ پر پھر پشت قبر انور کی طرف
سے بالین سر قبر اُن حضرت کے جا کر دو رکعت نماز پڑھ رکعت اول میں

بعد حمد سورۂ یٰسین دوسری رکعت میں بعد حمد سورۂ الرحمٰن پڑھا اور کوشش کر مبالغہ کے ساتھ الحاح وزاری اور دعائیں اپنے لئے اور اپنے والدین و برادران مومنین کے لئے اور جب تک وہاں رہے اپنی نمازوں کو اُن حضرت کی قبر اقدس کے قریب پڑھا کرے اور زیارت جامعہ کو آنحضرت کے روضۂ اقدس میں پڑھنا مناسب و اولیٰ ہے جو صفحہ ۱۱۱ میں مذکور ہے اور نماز حضرت جعفر طیار اُن جناب نیز دیگر ائمہ علیہم السّلام کی قبر انور کے قریب پڑھنا نہایت ثواب عظیم رکھتا ہے اور جب رخصت ہونے کا قصد کرے تو یہ زیارت وداع پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِيْ ابْنَ نَبِيِّكَ وَحُجَّتَكَ عَلٰى خَلْقِكَ وَاجْمَعْنِيْ وَإِيَّاهُ فِيْ جَنَّتِكَ وَاحْشُرْنِيْ مَعَهُ وَفِيْ حِزْبِهِ مَعَ الشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيْقًا وَاَسْتَوْدِعُكَ اللهَ وَاَسْتَرْعِيْكَ وَاَقْرَءُ عَلَيْكَ السَّلَامُ آمَنَّا بِاللهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَبِمَا جِئْتَ بِهِ وَدَلَلْتَ عَلَيْهِ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ۔

طریقہ نماز جعفر طیارؑ

اس نماز کی بیحد فضیلت ہے اور گویا بخشش گناہان عظیمہ کے لئے اکسیر اعظم ہے اس کے پڑھنے کا بہترین وقت وقت صبح یوم جمعہ ہے۔ اس کی چار رکعتیں

ہیں اور دو دو رکعتیں کر کے پڑھی جاتی ہیں۔ اور سورۂ حمد کے بعد رکعت اول میں سورۂ اذا زلزلت اور دوسری رکعت میں سورۂ والعادیات اور رکعت سوم میں سورۂ اذا جاء نصر اللہ اور رکعت چہارم میں سورۂ قل ہو اللہ احد پڑھے۔ اور ہر رکعت میں سوروں کی تلاوت کے بعد ۱۵ مرتبہ کہے سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ اور رکوع میں بھی یہی تسبیحات دس مرتبہ کہے اور جب رکوع سے سر اٹھائے اس وقت بھی دس مرتبہ یہی تسبیحات پڑھے اور سجدۂ اول میں دس مرتبہ اور سجدہ سے سر اٹھا کر دس مرتبہ اور سجدۂ دوم میں دس مرتبہ اور سجدہ سے سر اٹھا کر کھڑے ہونے سے پہلے دس مرتبہ یہی تسبیحات پڑھے۔ اور چاروں رکعتوں میں اسی طرح کرے اس طرح یہ تسبیحات تین سو مرتبہ ہو جائیں گی۔ جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ رکعت چہارم کے آخری سجدہ اور تسبیحات کے پڑھنے سے فراغت حاصل کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔ سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَالْوَقَارَ سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ مَنْ اَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عِلْمُهٗ سُبْحَانَ ذِي الْمَنِّ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ وَالْكَرَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَاسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَكَلِمَاتِكَ

التَّامَّةِ الَّتِیْ تَمَّتْ صِدْقًا وَعَدْلًا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ ۔ اس کے بعد اپنی حاجات طلب کرے۔ شیخ وسید نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کو ایک دن دیکھا کہ نماز جعفر طیار پڑھ کر حضرت نے اپنے دست ہائے مبارک بلند فرمائے۔ اور اس دعا کو پڑھ کر ایک سانس تک یا رَبِّ یا رَبِّ فرمایا اس کے بعد یا رَبَّاہُ یا رَبَّاہُ ایک سانس بعدہٗ رَبِّ رَبِّ ایک سانس اور یا اَللّٰہُ یا اَللّٰہُ ایک سانس یا حَیُّ یا حَیُّ ایک سانس یا رَحِیْمُ یا رَحِیْمُ ایک سانس یا رَحْمٰنُ یا رَحْمٰنُ سات مرتبہ یا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ سات مرتبہ ارشاد فرمایا اس کے بعد یہ دعا تلاوت فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَفْتَتِحُ الْقَوْلَ بِحَمْدِكَ وَاَنْطِقُ بِالثَّنَاءِ عَلَیْكَ وَاُمَجِّدُكَ وَلَا غَایَةَ لِمَدْحِكَ وَاُثْنِیْ عَلَیْكَ وَمَنْ یَبْلُغُ غَایَةَ ثَنَائِكَ وَاَمَدَ مَجْدِكَ وَاَنّٰی لِخَلِیْقَتِكَ كُنْهُ مَعْرِفَةِ مَجْدِكَ وَاَیُّ زَمَنٍ لَمْ تَكُنْ مَمْدُوْحًا بِفَضْلِكَ مَوْصُوْفًا بِمَجْدِكَ عَوَّادًا عَلَى الْمُذْنِبِیْنَ بِحِلْمِكَ تَخَلَّفَ سُكَّانُ اَرْضِكَ عَنْ طَاعَتِكَ فَكُنْتَ عَلَیْهِمْ عَطُوْفًا بِجُوْدِكَ جَوَادًا بِفَضْلِكَ عَوَّادًا بِكَرَمِكَ یَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

اور فرمایا کہ اے مفضل جب کوئی حاجت ہو تو نماز جعفر پڑھو اور یہ دعا پڑھو انشاءاللہ تعالیٰ تمہاری حاجت بر آئے گی۔

زیارت شہزادہ عبد العظیمؓ

(جو)

دیگر جملہ امام زادگان کیلئے بہ تبدیل نام کافی ہے

ابن بابویہ علیہ الرحمہ وغیرہ نے روایت کی ہے کہ ایک شخص اہل رے کا خدمت حضرت امام علی نقی علیہ السّلام میں حاضر ہوا حضرت نے اُس سے پوچھا کہ تو کہاں تھا۔ عرض کیا کہ زیارت حضرت امام حسین علیہ السّلام کو گیا تھا۔ حضرت نے فرمایا اگر تو زیارت عبد العظیمؓ کرتا کہ قبر ان کی تیرے قریب ہے تو البتہ تو مثل اُس شخص کے ہوتا جس نے امام حسینؑ کی زیارت کی ہو۔ پس یہ زیارت اُن جناب کی جو علما نے تحریر فرمائی ہے پڑھے نسوطاد۔ یہی زیارت بہ تبدیل نام ہر امام زادے کے لئے کافی ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلٰی اٰدَمَ صَفْوَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی نُوْحٍ نَبِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُوْسٰی كَلِیْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی عِیْسٰی رُوْحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ
بْنَ عَبْدِ اللهِ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَصِيَّ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكُمَا يَا سِبْطَيْ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَسَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ سَيِّدِ الْعَابِدِيْنَ وَ
وَقُرَّةِ عَيْنِ النَّاظِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ
بَاقِرَ الْعِلْمِ بَعْدَ النَّبِيِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ
نِ الصَّادِقِ الْبَارِّ الْاَمِيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ
الطَّاهِرَ الطُّهْرَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلِيَّ بْنَ مُوْسَى الرِّضَا
الْمُرْتَضٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ نِ التَّقِيَّ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ نِ النَّقِيَّ النَّاصِحَ الْاَمِيْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ اَلسَّلَامُ عَلَى الْوَصِيِّ مِنْ بَعْدِهٖ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نُوْرِكَ وَسِرَاجِكَ وَوَلِيِّ وَلِيِّكَ
وَوَصِيِّ وَصِيِّكَ وَحُجَّتِكَ عَلٰى خَلْقِكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا السَّيِّدُ الزَّكِيُّ وَالطَّاهِرُ الصَّفِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا بْنَ السَّادَةِ الْاَطْهَارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ
الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ وَعَلٰى

ذُرِّيَّةِ رَسُوْلِ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَى
الْعَبْدِ الصَّالِحِ الْمُطِيْعِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَلِرَسُوْلِهٖ
وَلِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ
ابْنَ السِّبْطِ الْمُنْتَجَبِ الْمُجْتَبٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ بِزِيَارَتِهٖ
ثَوَابُ زِيَارَةِ سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ يُرْتَجٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
عَرَّفَ اللهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ فِي الْجَنَّةِ وَحَشَرَنَا فِيْ زُمْرَتِكُمْ
وَاَوْرَدَنَا حَوْضَ نَبِيِّكُمْ وَسَقَانَا بِكَاْسِ جَدِّكُمْ مِنْ
يَدِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْطَالِبٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكُمْ اَسْئَلُ اللهَ
اَنْ يُرِيَنَا فِيْكُمُ السُّرُوْرَ وَالْفَرَجَ وَاَنْ يَجْمَعَنَا وَاِيَّاكُمْ
فِيْ زُمْرَةِ جَدِّكُمْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَنْ لَا يَسْلُبَنَا
مَعْرِفَتَكُمْ اِنَّهٗ وَلِيٌّ قَدِيْرٌ اَتَقَرَّبُ اِلَى اللهِ بِحُبِّكُمْ وَالْبَرَاءَةِ
مِنْ اَعْدَائِكُمْ وَالتَّسْلِيْمِ اِلَى اللهِ رَاضِيًا بِهٖ غَيْرَ مُنْكِرٍ
وَلَا مُسْتَكْبِرٍ وَعَلٰى يَقِيْنِ مَا اَتٰى بِهٖ مُحَمَّدٌ نَطْلُبُ بِذٰلِكَ
وَجْهَكَ يَا سَيِّدِيْ اَللّٰهُمَّ وَرِضَاكَ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ
يَا سَيِّدِيْ وَابْنَ سَيِّدِيْ اِشْفَعْ لِيْ فِي الْجَنَّةِ فَاِنَّ لَكَ
عِنْدَ اللهِ شَاْنًا مِنَ الشَّاْنِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَخْتِمَ
لِيْ بِالسَّعَادَةِ فَلَا تَسْلُبْ مِنِّيْ مَا اَنَا فِيْهِ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لَنَا

وَتَقَبَّلْهُ بِكَرَمِكَ وَعِزَّتِكَ وَبِرَحْمَتِكَ وَعَافِيَتِكَ
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ـ

بعد اس کے امام زادہ حضرت حمزہ فرزند حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کہ آنحضرت کی قبر بھی اُسی مقام پر ہے زیارت پڑھے کہ حضرت عبد العظیم ان کی زیارت کرتے تھے۔ اور اسی زیارت کو پڑھے مگر اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اور اس کے بعد کے فقرہ کو نہ پڑھے یعنی حضرت امیر المومنین تک پڑھے۔ اور خواہ دیگر زیارات مندرجہ ذیل میں سے کوئی زیارت امام زادگان کے روضہ پر پڑھے، جو مفاتیح الجنان طبع پنجم سے لی گئی ہیں۔

زیارت امام زادگان و اولاد ائمہؑ

سید اجل علی بن طاؤس رضی اللہ عنہ نے مصباح الزائر میں دو زیارتیں امام زادگان کے لئے نقل کی ہیں۔ اور لکھا ہے کہ جب اُن میں سے کسی کی زیارت کا قصد ہو تو مثلاً قاسم فرزند حضرت کاظم علیہ السلام یا عباس فرزند امیر المومنینؑ یا علی بن الحسینؑ کے جو طف (کربلا) میں مقتول ہوئے ہیں اور علی اکبرؑ کے نام سے موسوم ہیں یا اسی طرح پر دیگر امام زادگان کی تو ان کے بالائے سر کھڑے ہو کر کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السَّيِّدُ الزَّكِيُّ الطَّاهِرُ

اَلْوَلِيُّ وَالدَّاعِي الْحَفِيُّ اَشْهَدُ اَنَّكَ قُلْتَ حَقًّا وَنَطَقْتَ
حَقًّا وَصِدْقًا وَدَعَوْتَ اِلٰى مَوْلَايَ وَمَوْلَاكَ عَلَانِيَةً
وَسِرًّا فَازَ مُتَّبِعُكَ وَنَجٰى مُصَدِّقُكَ وَخَابَ وَخَسِرَ
مُكَذِّبُكَ وَالْمُتَخَلِّفُ عَنْكَ اِشْهَدْ لِيْ بِهٰذِهِ الشَّهَادَةِ
عِنْدَكَ لِاَكُوْنَ مِنَ الْفَائِزِيْنَ بِمَعْرِفَتِكَ وَطَاعَتِكَ
وَتَصْدِيْقِكَ وَاتِّبَاعِكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ
وَابْنَ سَيِّدِيْ اَنْتَ بَابُ اللّٰهِ الْمُؤْتٰى مِنْهُ وَالْمَاْخُوْذُ
عَنْهُ اَتَيْتُكَ زَائِرًا وَحَاجَاتِيْ لَكَ مُسْتَوْدِعًا وَهَا
اَنَا ذَا مُسْتَوْدِعُكَ دِيْنِيْ وَاَمَانَتِيْ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِيْ
وَجَوَامِعَ اَمَلِيْ اِلٰى مُنْتَهٰى اَجَلِيْ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ـ

زیارت دیگر برائے اولاد ائمہ علیہم السلام کہو:-

اَلسَّلَامُ عَلٰى جَدِّكَ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلٰى اَبِيْكَ
الْمُرْتَضَى الرِّضَا اَلسَّلَامُ عَلَى السَّيِّدَيْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
اَلسَّلَامُ عَلٰى خَدِيْجَةَ اُمِّ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلٰى فَاطِمَةَ اُمِّ الْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَى النُّفُوْسِ الْفَاخِرَةِ بُحُوْرِ الْعُلُوْمِ
الزَّاخِرَةِ شُفَعَائِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَاَوْلِيَائِيْ عِنْدَ

عَوْدِ الرُّوْحِ اِلَی الْعِظَامِ النَّاخِرَۃِ اَئِمَّۃِ الْخَلْقِ
وَوُلَاۃِ الْحَقِّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الشَّخْصُ الشَّرِیْفُ
الطَّاهِرُ الْکَرِیْمُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَمُصْطَفَاهُ وَاَنَّ عَلِیًّا وَلِیُّهٗ وَمُجْتَبَاهُ
وَاَنَّ الْاِمَامَۃَ فِیْ وُلْدِهٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ نَعْلَمُ ذٰلِکَ
عِلْمَ الْیَقِیْنِ وَنَحْنُ لِذٰلِکَ مُعْتَقِدُوْنَ وَفِیْ
نَصْرِهِمْ مُجْتَهِدُوْنَ ـ

کیفیت زیارت معصومہ قم ع

بسند معتبر حضرت امام محمد نقی علیہ السّلام سے منقول ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ جو شخص میری پھوپھی کی شہر قم میں زیارت کرے واسطے اس کے بہشت ہے اور طریقہ اُن معصومہ کی زیارت کا یہ ہے کہ جب نزدیک اُن معظمہ کی قبر کے پہونچے تو بالین سر قبر اُن معظمہ کے کھڑے ہوکر رو بقبلہ کرکے چونتیس ۳۴ مرتبہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اور تینتیس ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے پھر زیارت پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلٰی اٰدَمَ صَفْوَۃِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی نُوْحٍ نَبِیِّ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُوْسٰی
کَلِیْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی عِیْسٰی رُوْحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ

عَلَیْکَ یَا صَفِیَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ
خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیَّ
بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَصِیَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا فَاطِمَۃُ
سَیِّدَۃَ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا سِبْطَیِ الرَّحْمَۃِ
وَسَیِّدَیْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّۃِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَلِیَّ بْنَ
الْحُسَیْنِ سَیِّدَ الْعَابِدِیْنَ وَقُرَّۃَ عَیْنِ النَّاظِرِیْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ بَاقِرَ الْعِلْمِ بَعْدَ النَّبِیِّ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدِ نِ الصَّادِقَ الْبَارَّ الْاَمِیْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا مُوْسَی بْنَ جَعْفَرِ نِ الطَّاهِرَ الطُّهْرَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا عَلِیَّ بْنَ مُوْسَی الرِّضَا الْمُرْتَضٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدَ بْنَ
عَلِیٍّ نِ التَّقِیَّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدِ نِ النَّقِیَّ النَّاصِحَ
الْاَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ اَلسَّلَامُ عَلَی
الْوَصِیِّ مِنْ بَعْدِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِکَ وَسِرَاجِکَ
وَوَلِیِّ وَلِیِّکَ وَوَصِیِّ وَصِیِّکَ وَحُجَّتِکَ عَلٰی خَلْقِکَ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکِ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ فَاطِمَۃَ
وَخَدِیْجَۃَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکِ یَا بِنْتَ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا
بِنْتَ وَلِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا اُخْتَ وَلِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ

عَلَیْکِ یَا عَمَّةَ وَلِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ مُوسَی بْنَ جَعْفَرٍ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ

{(نوٹ) جناب حکیمہ بنتِ امام محمد تقیؑ کی زیارت سامرہ میں پڑھے تو کہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ التَّقِیِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ۔}

اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ عَرَّفَ اللّٰهُ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ فِی الْجَنَّةِ وَحَشَرَنَا فِی زُمْرَتِکُمْ وَاَوْرَدَنَا حَوْضَ نَبِیِّکُمْ وَسَقَانَا بِکَاسِ جَدِّکُمْ مِنْ یَدِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ اَسْئَلُ اللّٰهَ اَنْ یُرِیَنَا فِیْکُمُ السُّرُوْرَ وَالْفَرَجَ وَاَنْ یَجْمَعَنَا وَاِیَّاکُمْ فِی زُمْرَةِ جَدِّکُمْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَنْ لَا یَسْلُبَنَا مَعْرِفَتَکُمْ اِنَّهٗ وَلِیٌّ قَدِیْرٌ اَتَقَرَّبُ اِلَی اللّٰهِ بِحُبِّکُمْ وَالْبَرَآءَةِ مِنْ اَعْدَآئِکُمْ وَالتَّسْلِیْمِ اِلَی اللّٰهِ رَاضِیًا بِهٖ غَیْرَ مُنْکِرٍ وَلَا مُسْتَکْبِرٍ وَعَلٰی یَقِیْنِ مَا اَتٰی بِهٖ مُحَمَّدٌ نَطْلُبُ بِذٰلِکَ وَجْهَکَ یَا سَیِّدِی اَللّٰهُمَّ وَرِضَاکَ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ یَا فَاطِمَةُ اِشْفَعِیْ لِیْ فِی الْجَنَّةِ فَاِنَّ لَکِ عِنْدَ اللّٰهِ شَانًا مِنَ الشَّاْنِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تَخْتِمَ لِیْ بِالسَّعَادَةِ فَلَا تَسْلُبْ مِنِّیْ مَا اَنَا فِیْهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَللّٰهُمَّ

اِسْتَجِبْ لَنَا وَتَقَبَّلْهُ بِکَرَمِکَ وَعِزَّتِکَ وَبِرَحْمَتِکَ وَعَافِیَتِکَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

فصل نہم کیفیت زیارت امام علی نقیؑ و امام حسن عسکریؑ و حضرت صاحب الامر علیہم السلام و حضرت نرجس خاتون و حضرت حکیمہ خاتون (ملک عراق)

بسند معتبر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا ان حضرت نے کہ قبر میری سر من رائے میں امان ہے واسطے اہل دو جانب کے بلاؤں اور عذاب خدا سے اور ابن تولویہ علیہ الرحمہ نے کامل الزیارت میں تحریر کیا ہے کہ بعض آئمہؑ سے روایت ہے کہ جب چاہے زیارت قبر حضرت امام علی نقیؑ و حضرت امام حسن عسکری علیہما السلام بجا لائے تو پہلے غسل کرے اور لباس پاکیزہ پہنے پھر دروازۂ روضۂ اقدس پر کھڑے ہو کر اسی اذن دخول کو پڑھے جو قبل زیارت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام مذکور ہو چکا ہے دیکھو صفحہ (۳۴۴) بعد اس کے داخل روضۂ انور ہو کر نزدیک ضریح اقدس کھڑے ہو کر یہ زیارت پڑھے۔ کتاب ہدیۃ الزائرین آقا شیخ عباس قمیؒ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اہل علم کا بیان ہے کہ امام علی نقیؑ کی قبر مطہر ضریح سے باہر ہے لہذا ان کی زیارت پڑھتے وقت کٹہرہ سے زائد از ایک گز [illegible]

کھڑے ہونا چاہئے کٹہرہ سے ملحق نہ ہونا چاہیئے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَلِيَّيِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا حُجَّتَيِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا نُورَيِ اللّٰهِ فِي ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا مَنْ بَدَا لِلّٰهِ فِي شَأْنِكُمَا اَتَيْتُكُمَا زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّكُمَا مُعَادِيًا لِاَعْدَائِكُمَا مُوَالِيًا لِاَوْلِيَائِكُمَا مُؤْمِنًا بِمَا اٰمَنْتُمَا بِهِ كَافِرًا بِمَا كَفَرْتُمَا بِهِ مُحَقِّقًا لِمَا حَقَّقْتُمَا مُبْطِلًا لِمَا اَبْطَلْتُمَا اَسْئَلُ اللّٰهَ رَبِّي وَرَبَّكُمَا اَنْ يَجْعَلَ حَظِّي مِنْ زِيَارَتِكُمَا الصَّلٰوةَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَاَنْ يَرْزُقَنِي مُرَافَقَتَكُمَا فِي الْجِنَانِ مَعَ اٰبَائِكُمَا الصَّالِحِينَ وَاَسْئَلُهُ اَنْ يُعْتِقَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ وَيَرْزُقَنِي شَفَاعَتَكُمَا وَمُصَاحَبَتَكُمَا وَيُعَرِّفَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمَا وَلَا يَسْلُبَنِي حُبَّكُمَا وَحُبَّ اٰبَائِكُمَا الصَّالِحِينَ وَاَنْ لَا يَجْعَلَهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِكُمَا وَيَحْشُرَنِي مَعَكُمَا فِي الْجَنَّةِ بِرَحْمَتِهِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّهُمَا وَتَوَفَّنِي عَلٰى مِلَّتِهِمَا اَللّٰهُمَّ الْعَنْ ظَالِمِي اٰلِ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ وَانْتَقِمْ مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْاَوَّلِينَ مِنْهُمْ وَالْاٰخِرِينَ وَضَاعِفْ عَلَيْهِمُ الْعَذَابَ وَابْلُغْ بِهِمْ وَبِاَشْيَاعِهِمْ وَمُحِبِّيهِمْ وَمُتَّبِعِيهِمْ اَسْفَلَ دَرْكٍ مِنَ الْجَحِيمِ

اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَ وَلِيِّكَ وَابْنِ وَلِيِّكَ وَاجْعَلْ فَرَجَنَا مَعَ فَرَجِهِمْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

بعد اس کے کوشش کرد عا کرنے کے لئے اپنے اور اپنے والدین کے لئے اور جود عا تیرا دل چاہے کر اور ۲ دو رکعت نماز اگر ممکن ہو تو نزدیک ان دونوں اماموں کی قبر مطہر کے ادا کر اور جو دعا کرے گا۔ مستجاب ہو گی۔ ورنہ داخل مسجد ہو کر ۲ دو رکعت نماز زیارت ادا کر اور یہ مسجد ان دونوں حضرات کے مکان کے پہلو میں ہے کہ حضرت امام علی نقی علیہ السلام وامام حسن عسکری ؑ نے اس میں نماز پڑھی ہے لیکن اس زمانہ میں یہ مسجد اس ایوان میں شامل ہو گئی ہے جو پشت ضریح عسکریین کے صحن میں واقع ہے اور ایوان مستطیل کے نام سے موسوم ہے۔ واضح رہے کہ اس روضۂ اقدس میں بھی زیارت جامعہ پڑھنا بہتر واولیٰ ہے بلکہ زیارت جامعہ کبیرہ پڑھنا چاہیئے جو امام علی نقی علیہ السلام کی ارشاد کردہ ہے۔

زیارت دیگر حسب ارشاد سید ابن طاؤس در مصباح الزائر

دیگر آداب زیارت مندرجہ صفحہ ۲۱۱ بجا لا کر اور اذن دخول مندرجہ صفحہ ۲۲۲ پڑھ کر داخل حرم ہو اور داہنا پیر پہلے رکھے اور قبر پیش ضریح اقدس امام علی نقی ؑ کھڑا ہو کر رو بقبلہ و پشت بقبلہ ہو جائے اور یہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور یہ زیارت پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ الزَّکِیَّ الرَّاشِدَ
النُّوْرَ الثَّاقِبَ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا صَفِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سِرَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا حَبْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اٰلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا خِیَرَۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفْوَۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا اَمِیْنَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَقَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ الْاَنْوَارِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا زَیْنَ الْاَبْرَارِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا
سَلِیْلَ الْاَخْیَارِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عُنْصُرَ الْاَطْہَارِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّۃَ الرَّحْمٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا
رُکْنَ الْاِیْمَانِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا وَلِیَّ الصَّالِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَلَمَ الْھُدٰی
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَلِیْفَ التُّقٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَمُوْدَ
الدِّیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا ابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ
فَاطِمَۃَ الزَّھْرَاۗءِ سَیِّدَۃِ نِسَاۗءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
اَیُّھَا الْاَمِیْنُ الْوَفِیُّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْعَلَمُ الرَّضِیُّ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الزَّاھِدُ التَّقِیُّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا
الْحُجَّۃُ عَلَی الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا التَّالِیْ
لِلْقُرْاٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْمُبَیِّنُ لِلْحَلَالِ مِنَ
الْحَرَامِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْوَلِیُّ النَّاصِحُ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ اَیُّھَا الطَّرِیْقُ الْوَاضِحُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّجْمُ
اللَّاۗئِحُ اَشْھَدُ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا الْحَسَنِ اَنَّکَ حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلٰی
خَلْقِہٖ وَخَلِیْفَتُہٗ فِیْ بَرِیَّتِہٖ وَاَمِیْنُہٗ فِیْ بِلَادِہٖ وَشَاھِدُہٗ
عَلٰی عِبَادِہٖ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ کَلِمَۃُ التَّقْوٰی وَبَابُ الْھُدٰی
وَالْعُرْوَۃُ الْوُثْقٰی وَالْحُجَّۃُ عَلٰی مَنْ فَوْقَ الْاَرْضِ وَمَنْ
تَحْتَ الثَّرٰی وَاَشْھَدُ اَنَّکَ الْمُطَھَّرُ مِنَ الذُّنُوْبِ
الْمُبَرَّاُ مِنَ الْعُیُوْبِ وَالْمُخْتَصُّ بِکَرَامَۃِ اللّٰہِ وَالْمَحْبُوُّ
بِحُجَّۃِ اللّٰہِ وَالْمَوْھُوْبُ لَہٗ کَلِمَۃُ اللّٰہِ وَالرُّکْنُ الَّذِیْ
یَلْجَاُ اِلَیْہِ الْعِبَادُ وَتُحْیٰی بِہِ الْبِلَادُ وَاَشْھَدُ یَا مَوْلَایَ
اَنِّیْ بِکَ وَبِاٰبَاۗئِکَ وَاَبْنَاۗئِکَ مُوْقِنٌ مُقِرٌّ وَلَکُمْ تَابِعٌ
فِیْ ذَاتِ نَفْسِیْ وَشَرَاۗئِعِ دِیْنِیْ وَخَاتِمَۃِ عَمَلِیْ وَمُنْقَلَبِیْ
وَمَثْوَایَ وَاَنِّیْ وَلِیٌّ لِمَنْ وَالَاکُمْ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاکُمْ
مُؤْمِنٌ بِسِرِّکُمْ وَعَلَانِیَتِکُمْ وَاَوَّلِکُمْ وَاٰخِرِکُمْ
بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

پھر ضریح اقدس کو بوسہ دے اور داہنا یا بایاں رخسارہ رکھے اور کہے۔

اللهم صل على محمد وآل محمد وصل على حجتك الوفي
ووليك الزكي وأمينك المرتضى وصفيك الهادي
وصراطك المستقيم والجادة العظمى والطريقة
الوسطى نور قلوب المؤمنين وولي المتقين وصاحب
المخلصين اللهم صل على سيدنا محمد وأهل بيته
وصل على علي بن محمد الراشد المعصوم من الزلل والطاهر
من الخلل والمنقطع إليك بالأمل المبلو بالفتن والمختبر
بالمحن والممتحن بحسن البلوى وصبر الشكوى مرشد
عبادك وبركة بلادك ومحل رحمتك ومستودع
حكمتك والقائد إلى جنتك العالم في بريتك
والهادي في خليقتك الذي ارتضيته وانتجبته
واخترته لمقام رسولك في أمته وألزمته حفظ
شريعته فاستقل بأعباء الوصية ناهضا بها و
مضطلعا بحملها لم يعثر في مشكل ولا هفا في معضل
بل كشف الغمة وسد الفرجة وأدى المفترض
اللهم فكما أقررت ناظر نبيك به فرقه
درجته وأجزل لديك مثوبته وصل عليه

وبلغه منا تحية وسلاما وآتنا من لدنك في
موالاته فضلا وإحسانا ومغفرة ورضوانا إنك
ذو الفضل العظيم۔

پھر نماز زیارت پڑھے اور بعد سلام یہ دعا پڑھے۔

يا ذا القوة الجامعة والرحمة الواسعة والمنن
المتتابعة والآلاء المتواترة والأيادي الجليلة والمواهب
الجزيلة صل على محمد وآل محمد الصادقين وأعطني
سؤلي واجمع شملي ولم شعثي وزك عملي ولا تزغ
قلبي بعد إذ هديتني ولا تزل قدمي ولا تكلني إلى
نفسي طرفة عين أبدا ولا تخيب طمعي ولا تبد
عورتي ولا تهتك ستري ولا توحشني ولا تؤيسني
وكن بي رؤوفا رحيما واهدني وزكني وطهرني
وصفني واصطفني وخلصني واستخلصني واصنعني
واصطنعني وقربني إليك ولا تباعدني منك
والطف بي ولا تجفني وأكرمني ولا تهني وما
أسألك فلا تحرمني وما لا أسألك فاجمعه
لي برحمتك يا أرحم الراحمين وأسألك بحرمة
وجهك الكريم وبحرمة نبيك محمد صلواتك عليه

وَآلِهِ وَبِحُرْمَةِ اَهْلِ بَيْتِ رَسُولِكَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيٍّ وَمُحَمَّدٍ وَجَعْفَرٍ وَمُوسَىٰ وَعَلِيٍّ
وَمُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْخَلَفِ الْبَاقِي صَلَوَاتُكَ وَبَرَكَاتُكَ
عَلَيْهِمْ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ وَتُعَجِّلَ فَرَجَ
قَائِمِهِمْ بِاَمْرِكَ وَتَنْصُرَهُ وَتَنْتَصِرَ بِهِ لِدِينِكَ
وَتَجْعَلَنِي فِي جُمْلَةِ النَّاجِينَ بِهِ وَالْمُخْلِصِينَ فِي طَاعَتِهِ
وَاَسْئَلُكَ بِحَقِّهِمْ لَمَّا اسْتَجَبْتَ لِي دَعْوَتِي وَقَضَيْتَ
لِي حَاجَتِي وَاَعْطَيْتَنِي سُؤْلِي وَكَفَيْتَنِي مَا اَهَمَّنِي
مِنْ اَمْرِ دُنْيَايَ وَآخِرَتِي يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا نُورُ
يَا بُرْهَانُ يَا مُنِيرُ يَا مُبِينُ يَا رَبِّ اكْفِنِي شَرَّ الشُّرُورِ
وَآفَاتِ الدُّهُورِ وَاَسْئَلُكَ النَّجَاةَ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ

اور دعا کرے۔

اسی طرح جب زیارت امام حسن عسکری علیہ السلام کرنا چاہے تو تمام آداب زیارت مندرجہ بالا بجالا کر ان کی ضریح کے قریب کھڑا ہو کر یہ زیارت پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ
الْهَادِيَ الْمُهْتَدِيَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ وَابْنَ اَوْلِيَائِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

حُجَّةَ اللّٰهِ وَابْنَ حُجَجِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللّٰهِ
وَابْنَ اَصْفِيَائِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ اللّٰهِ وَابْنَ
خُلَفَائِهِ وَاَبَا خَلِيفَتِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ خَاتَمِ
النَّبِيِّينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا ابْنَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ
الْاَئِمَّةِ الْهَادِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْاَوْصِيَاءِ
الرَّاشِدِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِصْمَةَ الْمُتَّقِينَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْفَائِزِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رُكْنَ
الْمُؤْمِنِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَرَجَ الْمَلْهُوفِينَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا وَارِثَ الْاَنْبِيَاءِ الْمُنْتَجَبِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا خَازِنَ عِلْمِ وَصِيِّ رَسُولِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا
الدَّاعِي بِحُكْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّاطِقُ بِكِتَابِ
اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ الْحُجَجِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا هَادِيَ الْاُمَمِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ النِّعَمِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْبَةَ الْعِلْمِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا سَفِينَةَ الْحِلْمِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْاِمَامِ الْمُنْتَظَرِ
الظَّاهِرَةِ لِلْعَاقِلِ حُجَّتُهُ وَالثَّابِتَةِ فِي الْيَقِينِ مَعْرِفَتُهُ

المحتجب عن أعين الظالمين والمغيّب عن دولة الفاسقين
والمعيد ربّنا به الإسلام جديداً بعد الانطماس والقرآن
غضّاً بعد الاندراس أشهد يا مولاي أنّك أقمت
الصلوة وآتيت الزكوة وأمرت بالمعروف ونهيت
عن المنكر ودعوت إلى سبيل ربّك بالحكمة و
الموعظة الحسنة وعبدت الله مخلصاً حتّى أتاك
اليقين أسئل الله بالشأن الّذي لكم عنده
أن يتقبّل زيارتي لكم ويشكر سعيي إليكم
ويستجيب دعائي بكم ويجعلني من أنصار الحقّ و
أتباعه وأشياعه ومواليه ومحبّيه والسلام
عليك ورحمة الله وبركاته۔

پھر نماز زیارت بجالائے اور یہ دعا پڑھے۔

يا دائم يا ديموم يا حيّ يا قيّوم يا كاشف الكرب والهمّ
ويا فارج الغمّ ويا باعث الرسل ويا صادق الوعد
ويا حيّ لا إله إلّا أنت أتوسّل إليك بحبيبك
محمّد ووصيّه عليّ ابن عمّه وصهره على ابنته
الّذين ختمت بهما الشرائع وفتحت بهما التأويل
والطلائع فصلّ عليهما صلوة يشهد بها الأوّلون

والآخرون وينجو بها الأولياء والصالحون وأتوسّل
إليك بفاطمة الزهراء والدة الأئمّة المهديّين
وسيّدة نساء العالمين المشفّعة في شيعة
أولادها الطيّبين فصلّ عليها صلوة دائمة
أبد الآبدين ودهر الداهرين وأتوسّل إليك
بالحسن الرضيّ الطاهر الزكيّ والحسين المظلوم
المرضيّ البرّ التقيّ سيّدي شباب أهل الجنّة
الإمامين الخيّرين الطيّبين التقيّين النقيّين
الطاهرين الشهيدين المظلومين المقتولين فصلّ
عليهما ما طلعت شمس وما غربت صلوة متوالية
متتالية وأتوسّل إليك بعليّ بن الحسين سيّد
العابدين المحجوب من خوف الظالمين وبمحمّد
بن عليّ الباقر الطاهر النور الزاهر الإمامين السيّدين
مفتاحي البركات ومصباحي الظلمات فصلّ عليهما
ما سرى ليل وما أضاء نهار صلوة تغدو وتروح
وأتوسّل إليك بجعفر بن محمّد الصادق عن الله والناطق
في علم الله وبموسى بن جعفر العبد الصالح في نفسه
والوصيّ الناصح الإمامين الهاديين المهديّين

الوافيين الكافيين فصل عليهما ما سبح لك ملك
وتحرك لك فلك صلاة تنمى وتزيد ولا تفنى ولا
تبيد واتوسل اليك بعلي بن موسى الرضا
ومحمد بن علي المرتضى الامامين المطهرين المنتجبين
فصل عليهما ما اضاء صبح ودام صلاة ترقيهما
الى رضوانك في العليين من جنانك واتوسل
اليك بعلي بن محمد الراشد والحسن بن علي الهادي
القائمين بامر عبادك المختبرين بالمحن الهائلة
والصابرين في الاحن المائلة فصل عليهما كفاء
اجر الصابرين وازاء ثواب الفائزين صلاة تمهد
لهما الرفعة واتوسل اليك يا رب بامامنا
ومحقق زماننا اليوم الموعود والشاهد المشهود
والنور الازهر والضياء الانور المنصور بالرعب
والمظفر بالسعادة فصل عليه عدد الثمر واوراق
الشجر واجزاء المدر وعدد الشعر والوبر وعدد
ما احاط به علمك واحصاه كتابك صلاة يغبطه
بها الاولون والآخرون اللهم واحشرنا في زمرته
واحفظنا على طاعته واحرسنا بدولته واتحفنا

بولايته وانصرنا على اعدائنا بعزته واجعلنا يا رب
من التوابين يا ارحم الراحمين اللهم وان ابليس
المتمرد اللعين قد استنظرك لاغواء خلقك فانظرته
واستمهلك لاضلال عبيدك فامهلته بسابق
علمك فيه وقد عشش وكثرت جنوده وازدحمت
جيوشه وانتشرت دعاته في اقطار الارض فاضلوا
عبادك وافسدوا دينك وحرفوا الكلم عن مواضعه
وجعلوا عبادك شيعا متفرقين واحزابا متمردين
وقد وعدت نقض بنيانه وتمزيق شانه فاهلك
اولاده وجيوشه وطهر بلادك من اختراعاته
واختلافاته وارح عبادك من مذاهبه وقياساته
واجعل دائرة السوء عليهم وابسط عدلك
واظهر دينك وقو اولياءك واوهن اعداءك
واورث ديار ابليس وديار اوليائه اولياءك
وخلدهم في الجحيم واذقهم من العذاب الاليم
واجعل لعائنك المستودعة في مناحس الخلقة
ومشاوية الفطرة دائرة عليهم وموكلة بهم
وجارية فيهم كل صباح ومساء وغدو ورواح

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ النَّارِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

اور بعدہٗ جو دعا چاہے کرے۔

کیفیت زیارت جناب نرجس خاتون والدہ محترمہ حضرت حجۃ علیہ السلام

زیارت والدہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام جیسے علما نے اپنی تصانیف میں ذکر فرمایا ہے۔ اس طرح بجا لائے کہ نزدیک اُن معظمہ کی قبر کے جو پشت ضریح اقدس حضرت امام عسکریؑ واقع ہے کھڑا ہو اور کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الصَّادِقِ الْأَمِينِ اَلسَّلَامُ عَلَى مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اَلسَّلَامُ عَلَى الْأَئِمَّةِ الطَّاهِرِينَ الْحُجَجِ الْمَيَامِينِ اَلسَّلَامُ عَلَى وَالِدَةِ الْإِمَامِ وَالْمُودَعَةِ أَسْرَارِ الْمَلِكِ الْعَلَّامِ وَالْحَامِلَةِ لِأَشْرَفِ الْأَنَامِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الصِّدِّيقَةُ الْمَرْضِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا شَبِيهَةَ أُمِّ مُوسَى وَابْنَةَ حَوَارِيِّ عِيسَى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ النَّقِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الرَّضِيَّةُ الْمَرْضِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ

أَيَّتُهَا الْمَنْعُوتَةُ فِي الْإِنْجِيلِ الْمَخْطُوبَةُ مِنْ رُوحِ اللهِ الْأَمِينِ وَمَنْ رَغِبَ فِي وُصْلَتِهَا مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ وَالْمُسْتَوْدَعَةُ أَسْرَارَ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَعَلَى آبَائِكِ الْحَوَارِيِّينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَعَلَى بَعْلِكِ وَوَلَدِكِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَعَلَى رُوحِكِ وَبَدَنِكِ الطَّاهِرِ أَشْهَدُ أَنَّكِ أَحْسَنْتِ الْكَفَالَةَ وَأَدَّيْتِ الْأَمَانَةَ وَاجْتَهَدْتِ فِي مَرْضَاتِ اللهِ وَصَبَرْتِ فِي ذَاتِ اللهِ وَحَفِظْتِ سِرَّ اللهِ وَحَمَلْتِ وَلِيَّ اللهِ وَبَالَغْتِ فِي حِفْظِ حُجَّةِ اللهِ وَرَغِبْتِ فِي وُصْلَةِ أَبْنَاءِ رَسُولِ اللهِ عَارِفَةً بِحَقِّهِمْ مُؤْمِنَةً بِصِدْقِهِمْ مُعْتَرِفَةً بِمَنْزِلَتِهِمْ مُسْتَبْصِرَةً بِأَمْرِهِمْ مُشْفِقَةً عَلَيْهِمْ مُؤْثِرَةً هَوَاهُمْ وَأَشْهَدُ أَنَّكِ مَضَيْتِ عَلَى بَصِيرَةٍ مِنْ أَمْرِكِ مُقْتَدِيَةً بِالصَّالِحِينَ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً تَقِيَّةً نَقِيَّةً زَكِيَّةً فَرَضِيَ اللهُ عَنْكِ وَأَرْضَاكِ وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَأْوَاكِ فَلَقَدْ أَوْلَاكِ مِنَ الْخَيْرَاتِ مَا أَوْلَاكِ وَأَعْطَاكِ مِنَ الشَّرَفِ مَا بِهِ أَغْنَاكِ فَهَنَّأَكِ اللهُ بِمَا مَنَحَكِ مِنَ الْكَرَامَةِ وَأَمْرَاكِ۔

بعد اس کے اپنے سر کو بلند کرے اور درگاہِ الٰہی میں عرض کرے۔

اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ اعْتَمَدْتُ وَلِرِضَاكَ طَلَبْتُ وَبِاَوْلِيَائِكَ
اِلَيْكَ تَوَسَّلْتُ وَعَلٰى غُفْرَانِكَ وَحِلْمِكَ اتَّكَلْتُ
وَبِكَ اعْتَصَمْتُ وَبِقَبْرِ اُمِّ وَلِيِّكَ لُذْتُ فَصَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَانْفَعْنِي بِزِيَارَتِهَا وَثَبِّتْنِي
عَلٰى مَحَبَّتِهَا وَلَا تَحْرِمْنِي شَفَاعَتَهَا وَشَفَاعَةَ وَلَدِهَا
وَارْزُقْنِي مُرَافَقَتَهَا وَاحْشُرْنِي مَعَهَا وَمَعَ وَلَدِهَا
كَمَا وَفَّقْتَنِي لِزِيَارَةِ وَلَدِهَا وَزِيَارَتِهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَتَوَجَّهُ
اِلَيْكَ بِالْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِيْنَ وَاَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِالْحُجَجِ
الْمَيَامِيْنَ مِنْ اٰلِ طٰهٰ وَيٰسٓ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَاٰلِ مُحَمَّدٍ الطَّيِّبِيْنَ وَاَنْ تَجْعَلَنِي مِنَ الْمُطْمَئِنِّيْنَ
الْفَائِزِيْنَ الْفَرِحِيْنَ الْمُسْتَبْشِرِيْنَ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ قَبِلْتَ
سَعْيَهٗ وَيَسَّرْتَ اَمْرَهٗ وَكَشَفْتَ ضُرَّهٗ وَاٰمَنْتَ
خَوْفَهٗ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَلَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِي اِيَّاهَا وَارْزُقْنِي
الْعَوْدَ اِلَيْهَا اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِي وَاِذَا تَوَفَّيْتَنِي فَاحْشُرْنِي
فِي زُمْرَتِهَا وَاَدْخِلْنِي فِي شَفَاعَتِهِمْ وَلَدِهَا وَشَفَاعَتِهَا

وَاغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَ
اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ النَّارِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا سَادَاتِي
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

کیفیت زیارت جناب حکیمہ خاتون بنت امام محمد تقیؑ

قبر حضرت حکیمہ خاتون دختر حضرت امام محمد تقیؑ اسی روضۂ مقدسہ میں
ہے چاہیئے کہ اُن معظمہ کی زیارت بجا لائے کہ وہ معظمہ نہایت جلالت اور
مخصوصین اصحاب و از ائمہ سے تھیں اور زمانہ حضرت امام حسن عسکریؑ میں
اور بعد اُن حضرت کے خدمت حضرت صاحب الامر علیہ السلام میں رہی
ہیں اور بوقت ولادت حضرت حجت موجود تھیں اور چار اماموں کی
خدمت کی ہے پس پائین پا ضریح عسکریین کے زیارت میں اُن معظمہ
کی وہی زیارت پڑھے۔ روبقبلہ ہو کر جو زیارت حضرت فاطمہ
مشہور بہ معصومۂ قم دختر حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کے لئے صفحہ ۳۸۶
پر تحریر کی گئی ہے۔ صرف نام کا فرق ہو گا یعنی اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ يَا بِنْتَ مُوسَى ابْنِ جَعْفَرٍ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
کے بجائے کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ التَّقِيِّ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ کہے اور بعد کے تمام فقرات پڑھے۔

زیارت وداع حضرت امام علی نقیؑ و امام حسن عسکریؑ

واضح ہو جب چاہے کہ رخصت وداع اِن دونوں اماموں سے ہو تو نزدیک قبر اقدس کے کھڑے ہو کر یہ زیارت پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَلِيَّيِ اللّٰهِ اَسْتَوْدِعُكُمَا اللّٰهَ وَاَقْرَءُ عَلَيْكُمَا السَّلَامَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُولِ وَبِمَا جِئْتُمَا بِهٖ وَدَلَلْتُمَا عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِهِمَا وَارْزُقْنِي الْعَوْدَ اِلَيْهِمَا وَاحْشُرْنِي مَعَهُمَا وَمَعَ اٰبَائِهِمَا الطَّاهِرِيْنَ وَالْقَائِمِ الْحُجَّةِ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

اور حدیث معتبر میں ہے کہ منصور نے خدمت حضرت امام علی نقیؑ میں عرض کیا کہ اے سید و آقا میرے ایسی کوئی دعا مجھ کو تعلیم فرمایئے کہ میں اُس کے سبب سے تقرب خدا سے حاصل کروں حضرت نے فرمایا کہ یہ دعا ہے کہ میں بکثرت پڑھتا ہوں اور خدا سے سوال کرتا ہوں پس جو شخص اس دعا کو اُن کے روضۂ اقدس میں پڑھے خداوند عالم اُس کو ناامید نہ کرے گا اور وہ دعا یہ ہے۔

يَا عُدَّتِيْ عِنْدَ الْعُدَدِ وَيَا رَجَائِيْ وَالْمُعْتَمَدُ وَيَا

كَهْفِيْ وَالسَّنَدُ وَيَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ وَيَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مَنْ خَلَقْتَهُ مِنْ خَلْقِكَ وَلَمْ تَجْعَلْ فِيْ خَلْقِكَ اَحَدًا مِثْلَهُمْ صَلِّ عَلٰى جَمَاعَتِهِمْ وَافْعَلْ بِيْ كَذَا وَكَذَا۔ اور اپنی حاجات طلب کرے۔

کیفیت زیارت حضرت حجت صلوات اللہ علیہ

جاننا چاہیئے کہ زیارت حضرت صاحب الامرؑ کی ہر مقام پر خصوصاً سرداب مقدس میں کہ وہ محل غیبت اون حضرت کا ہے مستحب ہے۔ اور بسند صحیح و معتبر محمد بن عبداللہ حمیری سے منقول ہے کہ ناحیہ مقدسہ سے فرمان حضرت صاحب الامرؑ کا اُن کی طرف آیا کہ جب تم چاہو کہ متوجہ ہو ہمارے واسطہ سے خدا کی طرف اور ہماری طرف تو وہ کلمات کہو جس کا خدا نے حکم دیا ہے۔ وہ یہ ہیں:۔

سَلَامٌ عَلٰى اٰلِ يٰسِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا دَاعِيَ اللّٰهِ وَرَبَّانِيَّ اٰيَاتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَابَ اللّٰهِ وَدَيَّانَ دِيْنِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ اللّٰهِ وَنَاصِرَ حَقِّهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ وَدَلِيْلَ اِرَادَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا تَالِيَ كِتَابِ اللّٰهِ وَتَرْجُمَانَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ فِيْ اٰنَاءِ لَيْلِكَ وَاَطْرَافِ نَهَارِكَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بَقِیَّةَ اللّٰهِ فِیْ اَرْضِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
یَا مِیْثَاقَ اللّٰهِ الَّذِیْ اَخَذَهٗ وَوَکَّدَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
یَا وَعْدَ اللّٰهِ الَّذِیْ ضَمِنَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْعَلَمُ
الْمَنْصُوْبُ وَالْعِلْمُ الْمَصْبُوْبُ وَالْغَوْثُ وَالرَّحْمَةُ
الْوَاسِعَةُ وَعْدًا غَیْرَ مَکْذُوْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
حِیْنَ تَقُوْمُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ حِیْنَ تَقْعُدُ اَلسَّلَامُ
عَلَیْكَ حِیْنَ تَقْرَءُ وَتُبَیِّنُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ حِیْنَ
تُصَلِّیْ وَتَقْنُتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ حِیْنَ تَرْکَعُ وَتَسْجُدُ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ حِیْنَ تُهَلِّلُ وَتُکَبِّرُ اَلسَّلَامُ
عَلَیْكَ حِیْنَ تَحْمَدُ وَتَسْتَغْفِرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
حِیْنَ تُصْبِحُ وَتُمْسِیْ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ فِی اللَّیْلِ
اِذَا یَغْشٰی وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا
الْاِمَامُ الْمَاْمُوْنُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْمُقَدَّمُ
الْمَاْمُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ بِجَوَامِعِ السَّلَامِ اُشْهِدُكَ
یَا مَوْلَایَ اَنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ
لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ لَا حَبِیْبَ
اِلَّا هُوَ وَاَهْلُهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ
حُجَّتُهٗ وَالْحَسَنَ حُجَّتُهٗ وَالْحُسَیْنَ حُجَّتُهٗ وَعَلِیَّ بْنَ

الْحُسَیْنِ حُجَّتُهٗ وَعَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ حُجَّتُهٗ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ حُجَّتُهٗ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ حُجَّتُهٗ
وَمُوْسَی بْنَ جَعْفَرٍ حُجَّتُهٗ وَعَلِیَّ بْنَ مُوْسٰی حُجَّتُهٗ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ حُجَّتُهٗ وَعَلِیَّ بْنَ
مُحَمَّدٍ حُجَّتُهٗ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ حُجَّتُهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ حُجَّةُ اللّٰهِ اَنْتُمُ الْاَوَّلُ
وَالْاٰخِرُ وَاَنَّ رَجْعَتَکُمْ حَقٌّ لَا رَیْبَ فِیْهَا یَوْمَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَکُنْ
اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ کَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْرًا وَاَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَاَنَّ نَاکِرًا
وَنَکِیْرًا حَقٌّ وَاَشْهَدُ اَنَّ النَّشْرَ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَاَنَّ الصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْمِرْصَادَ
حَقٌّ وَالْمِیْزَانَ حَقٌّ وَالْحَشْرَ حَقٌّ وَالْحِسَابَ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالْوَعْدَ
وَالْوَعِیْدَ بِهِمَا حَقٌّ یَا مَوْلَایَ شَقِیَ مَنْ خَالَفَکُمْ وَسَعِدَ مَنْ اَطَاعَکُمْ
فَاشْهَدْ عَلٰی مَا اَشْهَدْتُكَ عَلَیْهِ وَاَنَا وَلِیٌّ لَكَ بَرِیْءٌ مِنْ عَدُوِّكَ
فَالْحَقُّ مَا رَضِیْتُمُوْهُ وَالْبَاطِلُ مَا اَسْخَطْتُمُوْهُ وَالْمَعْرُوْفُ مَا اَمَرْتُمْ
بِهٖ وَالْمُنْکَرُ مَا نَهَیْتُمْ عَنْهُ فَنَفْسِیْ مُؤْمِنَةٌ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ
لَهٗ وَبِرَسُوْلِهٖ وَبِاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَبِکُمْ یَا مَوْلَایَ اَوَّلِکُمْ وَاٰخِرِکُمْ
وَنُصْرَتِیْ مُعَدَّةٌ لَکُمْ وَمَوَدَّتِیْ خَالِصَةٌ لَکُمْ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ۔

بعد اس کے یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ نَبِیِّ رَحْمَتِكَ وَکَلِمَةِ نُوْرِكَ
وَاَنْ تَمْلَاَ قَلْبِیْ نُوْرَ الْیَقِیْنِ وَصَدْرِیْ نُوْرَ الْاِیْمَانِ وَفِکْرِیْ نُوْرَ النِّیَّاتِ
وَعَزْمِیْ نُوْرَ الْعِلْمِ وَقُوَّتِیْ نُوْرَ الْعَمَلِ وَلِسَانِیْ نُوْرَ الصِّدْقِ وَدِیْنِیْ
نُوْرَ الْبَصَائِرِ مِنْ عِنْدِكَ وَبَصَرِیْ نُوْرَ الضِّیَاءِ وَسَمْعِیْ نُوْرَ الْحِکْمَةِ
وَمَوَدَّتِیْ نُوْرَ الْمُوَالَاةِ لِمُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ حَتّٰی اَلْقَاكَ

وَقَدْ وَفَيْتُ بِعَهْدِكَ وَمِيْثَاقِكَ فَتَغَشَّنِيْ رَحْمَتَكَ يَا وَلِيُّ يَا حَمِيْدُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ حُجَّتِكَ فِيْ اَرْضِكَ وَخَلِيْفَتِكَ فِيْ بِلَادِكَ وَالدَّاعِيْ اِلٰى
سَبِيْلِكَ وَالْقَائِمِ بِقِسْطِكَ وَالثَّائِرِ بِاَمْرِكَ وَلِيِّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَبَوَارِ
الْكَافِرِيْنَ وَمُجَلِّي الظُّلْمَةِ وَمُنِيْرِ الْحَقِّ وَالنَّاطِقِ بِالْحِكْمَةِ وَالصِّدْقِ
وَكَلِمَتِكَ التَّامَّةِ فِيْ اَرْضِكَ الْمُرْتَقِبِ الْخَائِفِ وَالْوَلِيِّ النَّاصِحِ
سَفِيْنَةِ النَّجَاةِ وَعَلَمِ الْهُدٰى وَنُوْرِ اَبْصَارِ الْوَرٰى وَخَيْرِ مَنْ
تَقَمَّصَ وَارْتَدٰى وَمُجَلِّي الْعَمَآءِ الَّذِيْ يَمْلَاُ الْاَرْضَ عَدْلًا وَقِسْطًا
كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
وَلِيِّكَ وَابْنِ اَوْلِيَآئِكَ الَّذِيْنَ فَرَضْتَ طَاعَتَهُمْ وَاَوْجَبْتَ حَقَّهُمْ
وَاَذْهَبْتَ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرْتَهُمْ تَطْهِيْرًا اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُ
وَانْتَصِرْ بِهٖ لِدِيْنِكَ وَانْصُرْ بِهٖ اَوْلِيَآءَكَ وَاَوْلِيَآءَهٗ وَشِيْعَتَهٗ
وَاَنْصَارَهٗ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ شَرِّ كُلِّ بَاغٍ وَطَاغٍ
وَمِنْ شَرِّ جَمِيْعِ خَلْقِكَ وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ
وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَاحْرُسْهُ وَامْنَعْهُ مِنْ اَنْ يُوْصَلَ
اِلَيْهِ بِسُوْءٍ وَاحْفَظْ فِيْهِ رَسُوْلَكَ وَاٰلَ رَسُوْلِكَ وَاَظْهِرْ بِهِ
الْعَدْلَ وَاَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ وَانْصُرْ نَاصِرِيْهِ وَاخْذُلْ خَاذِلِيْهِ
وَاقْصِمْ قَاصِمِيْهِ وَاقْصِمْ بِهٖ جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ وَاقْتُلْ بِهِ الْكُفَّارَ
وَالْمُنَافِقِيْنَ وَجَمِيْعَ الْمُلْحِدِيْنَ حَيْثُ كَانُوْا مِنْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ
وَمَغَارِبِهَا بَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَامْلَاْ بِهِ الْاَرْضَ عَدْلًا وَاَظْهِرْ بِهٖ

دِيْنَ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاجْعَلْنِيْ اَللّٰهُمَّ مِنْ اَنْصَارِهٖ
وَاَعْوَانِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَشِيْعَتِهٖ وَاَرِنِيْ فِيْ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
مَا يَاْمُلُوْنَ وَفِيْ عَدُوِّهِمْ مَا يَحْذَرُوْنَ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔

فصل دہم

زیارت جامعہ

بسند معتبر حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ اُنجناب سے زیارت امام موسیٰ بن جعفرؑ
کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ نمازیں پڑھو اُن مساجد میں جو حرم اقدس کے اندر ہیں اور یہ
زیارت پڑھو۔ نیز فرمایا اُنجناب نے کافی ہے کہ زیارت ہر امام کی قبر کے اور نزدیک تمام مزار آئمہ
غیریہ مقدسہ آئمہ انبیاء و اوصیاء علیہم السلام کے قبور کے اِس زیارت کو بجا لائے۔

اَلسَّلَامُ عَلٰى اَوْلِيَآءِ اللّٰهِ وَاَصْفِيَآئِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى اُمَنَآءِ اللّٰهِ وَاَحِبَّآئِهٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰى اَنْصَارِ اللّٰهِ وَخُلَفَآئِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَحَالِّ مَعْرِفَةِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الْمُكْرَمِيْنَ الَّذِيْنَ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ
بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَسَاكِنِ ذِكْرِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَعَادِنِ حِكْمَةِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلٰى مُظْهِرِيْ اَمْرِ اللّٰهِ وَنَهْيِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَى الدُّعَاةِ اِلَى اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَى الْمُسْتَقِرِّيْنَ فِيْ مَرْضَاتِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُمَحَّصِيْنَ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَى الْاَدِلَّآءِ عَلَى اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَى الَّذِيْنَ مَنْ وَالَاهُمْ فَقَدْ وَالَى اللّٰهَ وَمَنْ
عَادَاهُمْ فَقَدْ عَادَى اللّٰهَ وَمَنْ عَرَفَهُمْ فَقَدْ عَرَفَ اللّٰهَ وَمَنْ جَهِلَهُمْ فَقَدْ جَهِلَ اللّٰهَ

ومن اعتصم بهم فقد اعتصم بالله ومن تخلى منهم فقد تخلى
من الله فاشهد الله انى سلم لمن سالمكم وحرب لمن حاربكم
مؤمن بسركم وعلانيتكم مفوض فى ذالك كله اليكم لعن الله
عدو آل محمد من الجن والانس من الاولين والآخرين وابرء
الى الله منهم وصلى الله على محمد وآله الطاهرين۔ یہ زیارت
ہر جگہ کے لئے کافی ہے۔ اس کے بعد محمد وآل محمد پر بسیار صلوات بھیجے نام بنام اور ان کے دشمنان
سے بیزاری کرے اور مومنین و مومنات کے لئے دعا کرے۔ اس موقع پر مناسب ہے کہ حسب ذیل
صلوات پڑھے۔ جو مفاتیح الجنان میں ابوالحسن ضراب اصفہانی کے نام سے موسوم ہے یہ ہے:۔
بسم الله الرحمن الرحيم اللهم صل على محمد سيد المرسلين وخاتم
النبيين وحجة رب العالمين المنتجب فى الميثاق المصطفى فى
الظلال المطهر من كل آفة البرئ من كل عيب المؤمل للنجاة
المرتجى للشفاعة المفوض اليه دين الله اللهم شرف بنيانه
وعظم برهانه وافلج حجته وارفع درجته واضئ نوره
وبيض وجهه واعطه الفضل والفضيلة والمنزلة والوسيلة و
الدرجة الرفيعة وابعثه مقاما محمودا يغبطه به الاولون
والآخرون وصل على امير المؤمنين ووارث المرسلين وقائد
الغر المحجلين وسيد الوصيين وحجة رب العالمين وصل على
الحسن بن على امام المؤمنين ووارث المرسلين وحجة رب العالمين
وصل على الحسين بن على امام المؤمنين ووارث المرسلين وحجة
رب العالمين وصل على على بن الحسين امام المؤمنين ووارث

المرسلين وحجة رب العالمين وصل على محمد بن على امام المؤمنين
ووارث المرسلين وحجة رب العالمين وصل على جعفر بن محمد
امام المؤمنين ووارث المرسلين وحجة رب العالمين وصل على
موسى بن جعفر امام المؤمنين ووارث المرسلين وحجة رب العالمين
وصل على على بن موسى امام المؤمنين ووارث المرسلين وحجة
رب العالمين وصل على محمد بن على امام المؤمنين ووارث المرسلين
وحجة رب العالمين وصل على على بن محمد امام المؤمنين ووارث
المرسلين وحجة رب العالمين وصل على الحسن بن على امام المؤمنين
ووارث المرسلين وحجة رب العالمين وصل على الخلف الهادى
المهدى امام المؤمنين ووارث المرسلين وحجة رب العالمين
اللهم صل على محمد واهل بيته الائمة الهادين العلماء الصادقين
الابرار المتقين دعائم دينك واركان توحيدك وحججك على
خلقك وخلفائك فى ارضك الذين اخترتهم لنفسك و
اصطفيتهم على عبادك وارتضيتهم لدينك وخصصتهم
بمعرفتك وجللتهم بكرامتك وغشيتهم برحمتك وربيتهم
بنعمتك وغذيتهم بحكمتك والبستهم نورك ورفعتهم
فى ملكوتك وحففتهم بملائكتك وشرفتهم بنبيك
صلواتك عليه وآله اللهم صل على محمد وعليهم صلوة زاكية
نامية كثيرة دائمة طيبة لا يحيط بها الا انت ولا يسعها
الا علمك ولا يحصيها احد غيرك اللهم وصل على

ولیك المحیی سنتك القائم بامرك الداعی الیك الدلیل علیك
حجتك علی خلقك وخلیفتك فی ارضك وشاهدك عن عبادك
اللهم اعز نصره ومد فی عمره وزین الارض بطول بقائه
اللهم اكفه بغی الحاسدین واعذه من شر الكائدین وازجر
عنه ارادة الظالمین وخلصه من ایدی الجبارین اللهم اعطه
فی نفسه وذریته وشیعته ورعیته وخاصته وعامته
وعدوه وجمیع اهل الدنیا ما تقر به عینه وتسر به
نفسه وبلغه افضل ما امله فی الدنیا والاخرة انك علی
كل شیء قدیر اللهم جدد به ما امتحی من دینك واحی
به ما بدل من كتابك واظهر به ما غیر من حكمك حتی
یعود دینك به وعلی یدیه غضا جدیدا خالصا مخلصا لا شك
فیه ولا شبهة معه ولا باطل عنده ولا بدعة لدیه اللهم
نور بنوره كل ظلمة وهد بركنه كل بدعة واهدم بعزته
كل ضلالة واقصم به كل جبار واخمد بسیفه كل نار و
اهلك بعدله جور كل جائر واجر حكمه علی كل حكم واذل
بسلطانه كل سلطان اللهم اذل كل من ناواه واهلك
كل من عاداه وامكر بمن كاده واستاصل من جحده حقه
واستهان بامره وسعی فی اطفاء نوره واراد اخماد ذكره
اللهم صل علی محمد المصطفی وعلی المرتضی وفاطمة الزهراء
والحسن الرضا والحسین المصفی وجمیع الاوصیاء مصابیح الدجی

واعلام الهدی ومنار التقی والعروة الوثقی والحبل المتین
والصراط المستقیم وصل علی ولیك وولاة عهدك والائمة
من ولده ومد فی اعمارهم وزد فی آجالهم وبلغهم
اقصی آمالهم دینا ودنیا وآخرة انك علی كل شیء قدیر۔

فصل یازدہم

در بیان زیارت انبیاء عظام علیہم السّلام وزیارت امام زادگان عالی مقام وزیارت مخدّرات خاندان رسالتؐ وامامتؑ وزیارت قبور مومنین اسکنہم اللہ دار السّلام ۔ اور یہ مشتمل ہے تین مطالب پر (ماخوذ از مفاتیح الجنان وہدیۃ الزائرین علّامہ عباس قمی رحمہ)۔

مطلب اوّل

در زیارت پیغمبران عظام علیہم السّلام

واضح رہے کہ تکریم وتعظیم انبیاء علیہم السلام کی عقلاً وشرعاً لازم ہے اور اُن کی زیارت مستحب ہے ۔ اگرچہ ان کی تعداد بہت ہے لیکن جن کی قبور معلوم ہیں اُن کی تعداد بہت کم ہے ۔ مثلاً جناب آدمؑ ونوحؑ جناب امیر المومنینؑ کے مرقد منور میں مدفون ہیں حضرت ابراھیم علیہ السّلام کی قبر منور مقام خلیل الرحمٰن میں جو بیت المقدس کے جوار میں ہے واقع ہے ۔ اور اُسی روضہ میں جناب سارہ زوجۂ آنحضرت وجناب اسحٰق ولیعقوب ویوسف علیہم السلام مدفون ہیں ۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور اُن کی مادر جناب ہاجرہؑ مسجد الحرام میں بمقام حجر اسمٰعیل مدفون ہیں جہاں اور بہت سے انبیاء علیہم السلام دفن ہیں ۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ درمیان رکن ومقام بہت سے انبیاء کے قبور ہیں اور امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ درمیان رکن یمانی وحجر اسود ستر انبیاء مدفون ہیں ۔ نیز بیت المقدس میں بہت سے انبیاءؑ کے قبور ہیں مثل جناب داؤد وسلیمان وغیرہما

علیہم السلام کے جن کو وہاں کے حضرات جانتے ہیں ۔

جناب زکریا علیہ السلام کی قبر حلب میں مشہور ہے ۔ جناب یونسؑ کا روضہ وقبہ شریفہ کوفہ میں معروف ہے وقبور حضرت ہود وصالح علیہم السلام نجف اشرف میں ہیں حضرت ذی الکفلؑ کی قبر کوفہ سے چند فرسخ کے فاصلہ پر شط فرات کے کنارے ہے ۔ شہر موصل میں جناب جرجیس پیغمبرؑ کی قبر ہے ۔ اور اُسی شہر کے باہر جناب شیث ہبۃ اللہ کی قبر ہے اور شوشتر میں قبر حضرت دانیال ہے ۔ جناب یوشع علیہ السلام کی قبر مسجد براثا میں جانب قبلہ واقع ہے ۔ یہ مسجد درمیان بغداد وکاظمین مشہور مقام ہے ۔

صاحب مفاتیح الجنان فرماتے ہیں کہ ان انبیاء علیہم السلام کے لئے کوئی مخصوص زیارت نہیں ملی سوائے جناب آدمؑ ونوح علیہم السلام کے جن کی زیارت جناب امیرؑ کے ذیل میں درج ہوچکی ہے لیکن روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ زیارت جامعہ (صفحہ ۴۰۳) ان تمام حضرات انبیاء علیہم السلام کے لئے کافی ہے ۔

مطلب دوئم

در زیارت امام زادگان عظام وشاہزادگان عالی مقام امام زادیان عالی مرتبت ومعظمات خاندان رسالت وامامت ۔

ان حضرات کے قبور محل فیوضات وبرکات ونزول رحمت وعنایات الٰہیہ ہوتے ہیں اور علمائے اعلام نے ان کی قبور کی زیارت کو مستحب بتلایا ہے ۔ اور یہ قبور بلاد شیعہ کے اکثر مقامات پر یا پہاڑوں پر یا درۂ کوہ وغیرہ میں پائے جاتے ہیں ۔ اور ان سے کرامات وخوارق عادات ظاہر ہوتے رہتے ہیں ۔ اور قرب وجوار کے مومنین کے لئے

باعث تسلی ہوتے ہیں لیکن صاحب مفاتیح الجنان تحریر فرماتے ہیں کہ جو مومنین ان قبور کی زیارت کو جاتے ہیں ان کو لازم ہے کہ دو امور کا اطمینان اولاً کریں۔ اوّل یہ کہ ان حضرات کے نسبی تعلق کے علاوہ ان کے حسب یعنی ذاتی جلالت قدر و عظمت شان کی تحقیق کریں۔ دوسرے یہ کہ آیا یہ قبر انھیں سید جلیل کی ہے جس کی زیارت کا قصد ہے۔ اور ان دونوں امور کی تصدیق مشکل سے ہوتی ہے۔ اس کے بعد صاحب مفاتیح نے سیدہ جلیلہ معظمہ حضرت فاطمہ بنت موسی بن جعفر علیہ السلام مشہور بہ معصومہ قم کا و نیز امام زادہ لازم التعظیم جناب شاہزادہ عبد العظیم کا ذکر فرمایا ہے اور ان حضرات کے خصوصیات و فضائل بیان کرنے کے بعد ان کے متعلق زیارتیں درج فرمائی ہیں۔ جو کتاب ہذا کے صفحہ ۳۷۴ و ۳۷۸ پر درج ہیں۔ اسی طرح موصوف اعلی اللہ مقامہ نے امام زادہ حمزہ فرزند موسی ابن جعفر علیہ السلام کا ذکر کیا ہے جنکی زیارت کا طریقہ صفحہ ۲۷۶ پر درج ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ صحن امام زادہ حمزہ میں شیخ جلیل سعید قدوۃ المفسرین جمال الدین ابو الفتوح حسین ابن علی خزاعی رہ صاحب التفسیر کی قبر ہے۔ ان کی زیارت سے مشرف ہو۔ اسی طرح جناب شیخ صدوق رئیس المحدثین، معروف بہ ابن بابویہ رح کی زیارت بھی کرے جو شاہزادہ عبد العظیم کے قرب میں واقع ہو۔

مؤلف رسالۂ ہذا عرض کرتا ہے کہ اسی اصول پر ایران و عراق وغیرہ میں جہاں ایسے قبور و روضے پائے جائیں اور مقامی و قرب و جوار کے مومنین ان سے حسن ظن رکھتے ہوں اُن کی زیارت سے مشرف ہونا ہر حالت میں اچھا ہے مثل اس کے کہ عراق میں کاظمین و سامرہ کے درمیان براہ جناب سید محمد صاحب پسر امام علی نقی علیہ السلام کا روضہ ہے جو بہت مشہور ہے اس کی زیارت بھی کی جائے اور جو زیارت تختی پر درج ہے اسے پڑھے۔

یا بہ تبدیل نام زیارت شاہزادہ عبد العظیم امیر المومنین کے لفظ تک پڑھے۔

خواہ امام زادوں کی جو زیارتیں رسالۂ ہذا میں نقل ہیں اُن میں سے کوئی زیارت پڑھے۔ اور یہی طریقہ ہر امام زادے و امام زادی یا دیگر منتظر سخاندان رسالت و امامت کے لئے عمل میں لاوے۔

کیفیت و فضیلت زیارت قبور مومنین و علما و صالحین۔

بسند معتبر حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا ان حضرت نے جو شخص قادر نہ ہو ہماری زیارت پر پس وہ زیارت کرے ہمارے شیعیان صالحین کی تاکہ لکھا جائے اُس کے لئے ثواب ہماری زیارت کا۔ اور جو شخص قادر نہ ہو صلہ و نیکی بجالانے پر ہمارے ساتھ اُس کو چاہیئے کہ وہ صلہ و نیکی کرے ہمارے شیعیان صالحین کے ساتھ تاکہ لکھا جائے اُس کے لئے ثواب صلہ و نیکی بجالانے کا ہمارے ساتھ۔ بسند صحیح محمد بن اسمٰعیل سے منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص اپنے برادر مومن کی قبر کے نزدیک جائے اور رو بقبلہ ہو کر ہاتھ قبر پر رکھے اور سات مرتبہ سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ پڑھے تو روز قیامت خوف سے محفوظ رہے گا۔

اور بسند معتبر حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص قبرستان میں گیارہ مرتبہ سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے اور ثواب اُس کا ان اموات کو جو دفن ہیں ہدیہ کرے حق تعالیٰ موافق عدد اموات اُس کو ثواب عطا فرمائے گا۔

بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ سات مرتبہ سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ کے ساتھ تین تین مرتبہ سورۂ قل ہو اللہ و سورۂ حمد و قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس و آیۃ الکرسی بھی پڑھے تو بہتر ثواب ہوگا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اہل قبور پر اس طرح سلام کرو۔ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ۔

اور حضرت امام حسینؑ سے منقول ہے کہ قبرستان میں جائے تو یہ کہے اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الْاَرْوَاحِ الْفَانِیَةِ وَالْاَجْسَادِ الْبَالِیَةِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَةِ الَّتِیْ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْیَا وَهِیَ بِكَ مُؤْمِنَةٌ اَدْخِلْ عَلَیْهِمْ رَوْحًا مِنْكَ وَسَلَامًا مِنِّیْ۔

مصباح الزائر سید ابن طاؤس میں ہے کہ جب چاہے اہل قبور کی زیارت کرسکتا ہے لیکن روز پنجشنبہ بہتر ہے۔

مجموعۂ شیخ شہید میں جناب رسالتمآب صلعم سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص کسی میّت کی قبر پر تین مرتبہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ اَنْ لَا تُعَذِّبَ هٰذَا الْمَیِّتَ تو خداوند تعالیٰ روز قیامت اُس سے عذاب کو دور کر دے گا۔

فصل ۱۲ دوازدہم بیان عریضہ لکھنے کا حضرات ائمہ طاہرینؑ و حضرت حجّت علیہ السّلام کی خدمت میں

بسند معتبر محمد بن عبد اللہ بن مطلب شیبانی سے منقول ہے کہا اُس نے میں نے بسر کشمرد سے سنا بیان کیا اُس نے کہ میں قید تھا اور سلیمان جو حاکم تھا ابوالہیجا کو بہت دوست رکھتا تھا

اور اپنے ساتھ بلا کر اپنے دسترخوان پر اپنے ہمراہ کھانا کھلاتا تھا اور اکثر راتوں کو ہمنشینی کی غرض سے بلایا کرتا تھا۔ ایک شب میں نے ابوالہیجا سے کہا کہ سلیمان کے سامنے میرا نام لیکر میری سفارش کر کہ وہ مجھ کو رہا کر دے۔ اُس نے قبول کیا۔ اور اُسی شب کو سلیمان کے پاس گیا۔ ابوالہیجا کی عادت تھی کہ جب مجلس سلیمان سے واپس ہوتا تھا تو میرے پاس آتا تھا۔ اور میری دلداری کرتا تھا۔ اور مجھ سے خبریں بیان کرتا تھا مگر اُس شب کو میرے پاس واپس نہ آیا۔ پس یہ امر زیادہ میری وحشت کا ہوا۔ میں خود اُس کے مقام پر گیا۔ اس لئے کہ وہ نہایت مرد دیندار و صالح اور شیعۂ خالص تھا۔ جب نظر ابوالہیجا کی مجھ پر پڑی مجھے دیکھ کر بہت رویا اور کہا میں اس امر پر راضی ہوں کہ کاش میں ایک سال تک بیمار رہتا مگر تمھارا نام سلیمان کے سامنے نہ لیتا بسر کشمرد نے کہا کیوں۔ ابوالہیجا نے کہا اس لئے کہ جو ہیں میں نے تمھارا نام سلیمان سے لیا غصّہ و طیش اُس کا زیادہ ہو گیا۔ اور قسم کھائی کہ صبح کو قریب طلوع آفتاب حکم کریگا کہ تمھاری گردن زدنی کی جائے ہر چند میں نے سفارش کی مگر اصرار اس کا اس امر پر زیادہ ہوتا گیا یہ بیان کر کے ابوالہیجا نے میری بہت دلداری کی اور کہا کہ اگر مجھکو تمھاری وصیت و امور ضروریہ کا خیال نہ ہوتا تو میں یہ خبر تم سے بیان نہ کرتا پس خدا پر اعتماد کرو کہ اس بلائے عظیم سے جو پیش آئی ہے تم کو امان دے۔ اور وہ امان دینے والا ہے اور خدا سے متوسل ہو بواسطۂ محمد و آل محمد۔ بسر کشمرد کہتا ہے کہ میں اپنے مقام پر واپس آیا۔ درحالیکہ میں اپنی زندگی سے ناامید تھا پس میں نے غسل کیا اور کفن اپنا پہنا۔ اور روبقبلہ ہو کر درگاہ خدا میں اقرار اپنے گناہوں کا کیا اور بتضرع ہر ایک گناہ کو یاد کیا اور نماز و مناجات میں مشغول ہوا اور خدا سے متوسل ہوا بشفاعت جناب رسول خداؐ اور ائمۂ طاہرینؑ اور ہر ایک امامؑ کا اسم مبارک اپنی زبان پر جاری کیا اور محراب میں

کھڑا ہوا بتضرع حضرت امیر المومنینؑ سے استغاثہ کرتا تھا کہ اس بلا سے جس میں مبتلا ہوں نجات ہو برابر اس قسم کے کلام کرتا رہا کہ نصف شب گذری اور خواب مجھ کو عارض ہوا حضرت امیرؑ کو خواب میں دیکھا میں نے کہ حضرت مجھ کو ندا کر رہے ہیں پسر کشمرد کہتا ہے میں نے عرض کیا لَبَّیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَؑ یعنی حاضر ہوں میں اے امیر المومنینؑ۔ فرمایا حضرت نے اس حال سے کیوں میں تجھے دیکھ رہا ہوں میں نے عرض کیا اے مولا میرے جو شخص کہ صبح کو کشتہ ہوگا اور اہل و فرزندوں سے دور ہو کہ نہ کسی سے وصیت کر سکتا ہو اور نہ کوئی اس کا متکفل ہو۔ اس کو سزاوار ہے کہ اس کا اضطراب و بیتابی عظیم ہو۔ حضرت نے فرمایا کہ مانع ہوگی حفظ و حمایت خداوند عالم درمیان تیرے اور اس شخص کے جس نے تجھ کو دھمکایا ہے بس لکھ تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنَ الْعَبْدِ الذَّلِیْلِ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ اِلَی الْمَوْلَی الْجَلِیْلِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَسَلَامٌ عَلٰی اٰلِ یٰسِیْنَ مُحَمَّدٍ وَعَلِیٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیٍّ وَمُحَمَّدٍ وَجَعْفَرٍ وَمُوْسٰی وَعَلِیٍّ وَمُحَمَّدٍ وَعَلِیٍّ وَالْحَسَنِ وَحُجَّتِکَ یَا رَبِّ عَلٰی خَلْقِکَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَمُسْتَغِیْثٌ وَاِنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّکَ اللّٰهُ اِلٰهِیْ وَاِلٰهُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ لَا اِلٰهَ غَیْرُکَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الَّتِیْ اِذَا دُعِیْتَ بِهَا اَجَبْتَ وَاِذَا سُئِلْتَ بِهَا اَعْطَیْتَ لَمَّا صَلَّیْتَ عَلَیْهِمْ وَهَوَّنْتَ عَلَیَّ خَوْفِیْ وَکُنْتَ لِیْ قَبْلَ ذٰلِکَ عِیَاذًا وَمُجِیْرًا مِمَّنْ اَرَادَ اَنْ یَفْرُطَ عَلَیَّ اَوْ یَطْغٰی۔ اور سورہ یٰسین پڑھ۔ اس کے بعد جو دعا چاہے کر کہ خدا مستجاب کریگا۔ الغرض پسر کشمرد کو

دو ٹکڑے کرےگا۔ بعد اس کے فرمایا حضرت نے کہ رقعہ کو مٹی میں لپیٹ کر دریا میں ڈال دے پسر کشمرد نے عرض کیا کہ اے مولا میرے دریا مجھ سے دور ہے اور میں قید ہوں حرکت نہیں کر سکتا۔ فرمایا کنوئیں میں یا تالاب میں جو نزدیک ہو ڈال دے۔ پسر کشمرد کہتا ہے کہ میں بیدار ہوا۔ اور جو کچھ میرے مولا نے ارشاد فرمایا تھا اس کو عمل میں لایا لیکن پھر بھی قلق و اضطراب میں تھا۔ جب صبح ہوئی اور آفتاب طالع ہوا تو مجھ کو حاکم نے بلایا۔ مجھے یقین تھا کہ قتل کرنے کے لئے بلایا ہے۔ جب سلیمان کے دربار میں پہونچا دیکھا کہ وہ صدر مجلس میں کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ اور دو شخص اس کے داہنے طرف کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں اور بائیں جانب ابوالہیجا کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ اور دوسری کرسی ابوالہیجا کے پہلو میں خالی ہے۔ کوئی اس کرسی پر بیٹھا نہیں ہے جب نظر سلیمان کی مجھ پر پڑی۔ مجھے اپنے پاس بلایا۔ اور اس کرسی خالی پر مجھے بٹھایا۔ اور مجھ سے متوجہ ہو کر کہا کہ میں نے حتماً قصد کر لیا تھا کہ تجھ کو قتل کروں۔ جیسا کہ تو نے سنا تھا۔ بعد اسکے رائے میری یہ ہوئی ہے کہ تجھ کو رہا کر دوں اور تجھ کو اختیار دیدوں اس امر میں کہ چاہے میرے پاس رہ کہ میں تجھ پر احسان کروں یا اپنے عیال کے پاس واپس جا۔ اور تجھ کو انعام دوں۔ میں نے جواب میں کہا کہ میرا رہنا تیری خدمت میں باعث میرے شرف و منفعت کا ہے۔ اور عیال و والدہ کے پاس جانا موجب اجر و ثواب ہے۔ سلیمان نے کہا جو تیرا دل چاہے کر پس میں باہر آیا کہ سلیمان نے پھر دوبارہ مجھ کو بلایا۔ میں گیا اس کے پاس تو مجھ سے سلیمان نے کہا کہ تجھ کو علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے کیا نسبت ہے میں نے جواب دیا کہ مجھ سے کوئی قرابت تو ان جناب سے نہیں ہے البتہ میں ان حضرت کے دوستوں اور شیعوں سے ہوں۔ یہ سن کر سلیمان نے کہا کہ

ولایت سے آں حضرت کی دست بردار نہ ہونا اسلئے کہ اُن جناب نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں تجھ کو رہا کروں اور اُن حضرت کے حکم کی میں مخالفت نہیں کرسکتا بعد اس کے سامان میرے لئے مہیا کیا۔ اور ایک شخص کو میرے ہمراہ کیا کہ میں اپنے عیال تک پہونچ گیا۔ اور بعض روایات میں اس طرح نقل کیا ہے کہ سورۂ حمد اور آیۃ الکرسی اور آیۂ سخرہ یعنی اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ کو لکھے بعد اس کے اس رقعہ کو جو مذکور ہوچکا ہے لکھے اور مٹی میں لپیٹ کر سورۂ یٰسین اس پر پڑھے اور چاہ عمیق یا نہر یا چشمۂ عمیق میں ڈال دے۔

مفتاح الجنان صفحہ ۴۰۴ کے حاشیہ میں ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کسی کی روزی کم ہوجائے یا معیشت تنگ ہوجائے یا کوئی حاجت ضروری دنیا یا آخرت کی عارض ہو تو حسب ذیل عریضہ ایک سفید کاغذ پر لکھے اس طرح کہ اسماء چہاردہ معصومین ایک سطر میں آجائیں اور اُسے (مٹی یا آٹے کے اندر رکھکر) قریب طلوعِ آفتاب کے آب جاری (یعنی دریا یا کنوئیں) میں ڈال دے۔

(نوٹ:۔ یہ عریضہ بہت مجرب ہے اس کا تجربہ بعض اشخاص کو نیز مؤلف رسالہ ہٰذا کو اکثر ہوچکا ہے)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِيْنِ مِنَ الْعَبْدِ الذَّلِيْلِ اِلَى الْمَوْلَى الْجَلِيْلِ سَلَامٌ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيٍّ وَمُحَمَّدٍ وَجَعْفَرٍ وَمُوْسٰى وَعَلِيٍّ وَمُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْقَائِمِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ رَبِّ اِنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَالْخَوْفُ فَاكْشِفْ ضُرِّىْ وَاٰمِنْ خَوْفِىْ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَسْئَلُكَ بِكُلِّ نَبِيٍّ وَّوَصِيٍّ وَصِدِّيْقٍ وَّشَهِيْدٍ اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِشْفَعُوْا لِىْ يَا سَادَاتِىْ بِالشَّاْنِ الَّذِىْ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ لَشَاْنًا مِّنَ الشَّاْنِ فَقَدْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ يَا سَادَاتِىْ وَاللّٰهُ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ فَافْعَلْ بِىْ يَا رَبِّ كَذَا وَكَذَا

(یہاں پر اپنی حاجت تحریر کرے)

العبد ــــــــ
یہاں اپنے اور اپنے باپ کا نام لکھے

باب ششم

اس باب میں مومنین کے روزمرہ ضروریات کی چیزیں بہ اختصار ذکر کی جائیں گی

تعقیبات نماز پنجگانہ

برائے ادائے شکر - لا اله الا الله وحده انجز وعده ونصر عبده واعز جنده وغلب الاحزاب وحده فله الملک وله الحمد یحیی ویمیت وهو علی کل شیء قدیر۔

برائے قبولیت نماز - الهی هذه صلوتی صلیتها لا لحاجة منک الیها ولا رغبة منک فیها الا تعظیما وطاعة واجابة لک الی ما امرتنی به الهی ان کان فیها خلل او نقص من رکوعها او سجودها فلا تواخذنی وتفضل علی بالقبول والغفران برحمتک یا ارحم الراحمین ؛

برائے بخشش گناہان - یا من لا یشغله سمع عن سمع یا من لا یغلطه السائلون ویا من لا یبرمه الحاح الملحین اذقنی برد عفوک ومغفرتک وحلاوة رحمتک۔

استغفار - بسم الله الرحمن الرحیم استغفر الله استغفر

الله استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الی الله من جمیع ما کره الله اللهم انی استغفرک لما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم به منی وانت المقدم وانت المؤخر وانت علی کل شیء قدیر اللهم انی استغفرک من کل ذنب تبت الیک منه ثم عدت واستغفرک لما اردت وجهک فخالطه بما لیس لک فیه رضی واستغفرک لما وعدتک به من نفسی فاخلفتک واستغفرک لما دعانی الیه الهوی من قبول الرخص مما اشتبه علی وهو عندک حرام واستغفرک من النعم التی انعمت بها علی فتقویت بها علی معاصیک واستغفرک من الذنوب التی لم یعرفها غیرک ولم یطلع علیها سواک ولا یسعها الا حلمک ولا یمحی منها الا عفوک واستغفرک لکل ایمان سلفت منی فحنثت فیها عندک وانا ماخوذ بها واستغفرک لا اله الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین واستغفرک یا عالم الغیب والشهادة من کل سوء عملته فی بیاض النهار وسواد اللیل وفی ملاء وخلاء وسر وعلانیة وانت ناظر علی اذا رتکبته واتیت به من العصیان یا حلیم یا رحیم

یا کریم واستغفرک لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین
واستغفرک لکل فریضۃ وجبت علی فی اناء اللیل واطراف
النہار فترکتہا عمدا وخطا او نسیانا وانا مسئول بہا واستغفرک
لکل سنۃ من سنن سید المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
ترکتہا غفلۃ او سہوا او تہاونا او جہلا او قلۃ مبالات بہا
وانا معاقب بہا واستغفرک لا الٰہ الا انت وحدک لا شریک
لک سبحانک رب العالمین لک الملک ولک الحمد امنت
حسبنا حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر
وصلی اللہ علی سیدنا ونبینا محمد وآلہ اجمعین بعدد من صلی
علیہ برحمتک یا ارحم الراحمین ؛

برائے دفع بلا۔ الحمد للہ رب العالمین الحمد للہ حمدا کثیرا
طیبا مبارکا فیہ۔

برائے دخول بہشت ۔ اللہم اہدنی من عندک وافض
علی من فضلک وانشر علی من رحمتک وانزل علی من
برکاتک ـــ

برائے دفع تنگدستی وبیماری۔ توکلت علی الحی الذی لا
یموت والحمد للہ الذی لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا ولم یکن
لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا

برائے صحت وحفاظت۔ اللہم انی اسئلک من کل خیر احاط
بہ علمک واعوذ بک من کل شر احاط بہ علمک اللہم انی اسئلک
عافیتک فی اموری کلہا واعوذ بک من خزی الدنیا وعذاب
الاخرۃ ۔

برائے حصول قرابت درجنت ۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان
اللہ العظیم وبحمدہ۔

برائے حصول حاجت۔ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ
واللہ اکبر ۔

برائے حصول امن از بلیات ووسعت رزق۔ اللہم انت
عالم بسرائرنا فاصلحہا وانت عالم بحوائجنا فاقضہا وانت ؛
عالم بذنوبنا فاغفرہا وانت عالم باعدائنا فاہلکہم وانت
بامراضنا فاشفہا وانت عالم بمہماتنا فاکفہا یا کافی المہمات
یا قاضی الحاجات برحمتک یا ارحم الراحمین۔

برائے بخشش گناہان۔ سبحانک لا الٰہ الا انت اغفر لی
ذنوبی کلہا جمیعا الا انت۔

برائے دخول بہشت ہر صبح وشام پڑھے۔ اللہم انی اشہدک
ملائکتک المقربین وحملۃ عرشک المصطفین انک انت اللہ
لا الٰہ الا انت الرحمن الرحیم وان محمدا عبدک ورسولک

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيًّا وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ
وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسٰى بْنَ
جَعْفَرٍ وَعَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ
بْنَ عَلِيٍّ وَالْحُجَّةَ بْنَ الْحَسَنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَئِمَّتِيْ وَاَوْلِيَائِيْ عَلٰى
ذٰلِكَ اَحْيٰى وَعَلَيْهِ اَمُوْتُ وَعَلَيْهِ اُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

استغفار۔ ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

تنبیہ۔ استغفار زیادہ پڑھنا باعث زیادتی رزق وکثرت اولاد ہے۔

عقائد مجلسی رح ا

دعاے عدیلہ صغریٰ۔ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا
وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِالْقُرْاٰنِ كِتَابًا وَبِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً وَبِعَلِيٍّ وَلِيًّا وَاِمَامًا
وَبِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ
وَمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ
وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَالْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَئِمَّةً وَسَادَةً وَ
قَادَةً بِهِمْ اَتَوَلّٰى وَمِنْ اَعْدَائِهِمْ اَتَبَرَّءُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ رَضِيْتُ بِهِمْ
اَئِمَّةً فَارْضَنِيْ لَهُمْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

دعا منظوم۔ اَرْجُو النَّجَاةَ مِنَ الْمَهَالِكِ كُلِّهَا بِمُحَمَّدٍ خَيْرِ الْاَنَامِ وَفَاطِمِ
وَوَصِيِّهِ وَابْنَيْهِ ثُمَّ لِعَابِدٍ ؛ وَبِبَاقِرٍ وَبِجَعْفَرٍ وَبِكَاظِمِ
ثُمَّ الرِّضَا ثُمَّ التَّقِيِّ ثُمَّ النَّقِيِّ ؛ وَالْعَسْكَرِيِّ ثُمَّ الْاِمَامِ الْقَائِمِ

نادِ علیؑ

نَادِ عَلِيًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ ؛ تَجِدْهُ عَوْنًا لَكَ فِي النَّوَائِبِ
كُلُّ هَمٍّ وَغَمٍّ سَيَنْجَلِيْ ؛ بِوِلَايَتِكَ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ

ختم تعقیبات

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ؛

تنبیہ۔ تعقیبات نماز پنجگانہ بہت ہیں بخیال اختصار اسی پر اکتفا کی گئی ادعیہ کے علاوہ بعد ہر نماز تسبیح جناب فاطمہ زہرا و آیۃ الکرسی و بعد نماز مغرب سورہ واقعہ سورہ یٰسین سورہ مزمل اور بعد نماز صبح سورہ یٰسین و سورہ ہل اتی اس کے علاوہ اور سوروں کو پڑھے اور بعد ہر نماز پنجگانہ یا اور جس وقت ممکن ہو وضو کرکے درود جسقدر پڑھ سکتا ہو پڑھے کم سے کم ہر روز سو مرتبہ اور شب و روز جمعہ ہزار مرتبہ پڑھے (اعتقادیہ) مجلسی علیہ الرحمۃ ؛

نماز غفیلہ

نماز غفیلہ ؛ یہ دو رکعتیں ہیں درمیان مغرب وعشا کے پڑھنا چاہیے

رکعت اول میں بعد سورہ حمد: وَذَا النُّونِ اِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمَاتِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ:

اور دوسری رکعت میں بعد سورہ حمد: وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ اِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِيْنٍ:

اور دعاء قنوت کی جگہ یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِمَفَاتِحِ الْغَيْبِ الَّتِي لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَفْعَلَ بِي كذا و کذا (کذا و کذا کی جگہ اپنی حاجتیں بیان کرے) اور کہے: اللهم اَنْتَ وَلِيُّ نِعْمَتِي وَالْقَادِرُ عَلٰى طَلِبَتِي تَعْلَمُ حَاجَتِي وَاَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَمَّا قَضَيْتَهَا لِي۔ اور پھر اپنی حاجت بیان کرے۔ علامہ بروجردی فرماتے ہیں کہ احوط یہ ہے کہ نوافل مغرب کی چار رکعت میں دو رکعتیں اس طرح پڑھے حالانکہ علحدہ پڑھنا بھی جائز ہے نوافل مغرب کی چار رکعت کے بعد یہ نماز پڑھے اور بعض علمانے تو یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر ترک ہو جائے تو قضا کرے اس نماز کے پڑھنے کا بڑا ثواب ہے:

(رسالہ جامع الفروع علامہ بروجردی

بیان ایام ہفتہ کے نیک و بد کا

روز جمعہ۔ سردار دنوں کا بہترین عیدوں کا ہے اس دن میں ایک ساعت ہے اوس ساعت میں دعا قبول ہوتی ہے اور تزویج و نکاح کے واسطے مبارک ہے۔ غسل کرنا سر تراشی و ناخن و شارب لینا سنت ہے نماز جمعہ کے پہلے یعنی دوپہر کے پہلے سفر کرنا مکروہ ہے۔ نیا کپڑا پہننا خوب ہے۔ کپڑا قطع کرنا باعث درازی عمر ہے نورہ لگانا باعث پیدا ہونے جذام کا ہے۔

روز شنبہ۔ سب کاموں کے واسطے خوب ہے۔ خصوصاً سفر کرنے کیلئے بہت خوب ہے حدیث میں ہے کہ اگر اس روز پتھر اپنی جگہ سے جدا ہو تو اوس کو حق تعالیٰ اوس کی جگہ پھیرتا ہے۔ نیا کپڑا قطع کرنے کو بد ہے ناخن شارب لینے سے درد دندان سے محفوظ رہیگا۔

روز یکشنبہ۔ میانہ ہے واسطے اکثر کاموں کے بناے عمارت و عروسی کے لیے خوب ہے۔ نیا کپڑا قطع کرنے کو بد ہے۔

روز دوشنبہ۔ نحس ترین دنوں کا ہے کسی کام کو مبارک نہیں۔ سفر کرنا کسی حاجت کے لئے جانا بہتر نہیں ہے مگر ناخون کاٹنا نیا کپڑا قطع کرنے کیلئے خوب ہے، وہ کپڑا مبارک ہوگا۔

روز سہ شنبہ۔ میانہ ہے واسطے اکثر کاموں کے۔ سفر کرنا کسی حاجت کیلئے

جانا خوب ہے۔ سر تراشی نیا کپڑا قطع کرنے کو بد ہے۔

چہار شنبہ۔ اکثر کاموں کے واسطے نحس ہے۔ دن پینے مسہل و دوا کا ہے ناخن کاٹنا نیا کپڑا قطع کرنا خوب ہے تحصیل علم کے شروع کیلئے خوب ہے

پنجشنبہ۔ اکثر کاموں کے واسطے مبارک ہے۔ سر تراشی کرنا ناخن لینا موافق حدیث خوب ہے مگر ایک ناخن رہنے دے جمعہ کو کاٹے۔ واسطے زیارت قبور مومنین کے جانا مستحب ہے۔

حساب قمر در عقرب

ہر مہینہ میں قمر در عقرب ڈھائی دن رہتا ہے۔ ذیل کے ہندی مہینوں میں عربی مہینہ کی تاریخہا ذیل میں اکثر قمر در عقرب رہتا ہے، خواہ شروع ہو یا آخر

نام مہینہ ہندی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تاریخ عربی مہینہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ربیع الثانی	ربیع الاول	صفر	محرم
چاند دیکھنے کے وقت ان میں سے کوئی چیز دیکھے			
سورہ تبارک الذی یا جواہر یا گھوڑا اگو سفند	سورہ قد سمع اللہ یا آئینہ یا آب رواں یا روے خوب	سورہ عم یتسآءلون یا آئینہ یا آب یا انگوٹھی	سورہ کہف یا سبزہ یا سونا چاندی یا فیروزہ
شعبان	رجب	جمادی الثانی	جمادی الاول
سورہ جن یا سبزہ یا رنگین کپڑا یا منہ پرہیزگار کا	سورہ یاسین یا پھول یا پھل	سورہ مدثر یا فرزند یا بوٹا	سورہ مزمل یا روے پسران یا روپیہ یا چاندی

رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
سورہ محمد یا	سورہ فتح یا پھول	سورہ نسا یا آئینہ	سورہ حج یا نیک صورت یا آب
حلوا یا عیال	یا آب یا فیروزہ	یا صحرا یا پسر	رواں یا روے
یا بوزہ یا عمشت	یا سبزہ	خوبصورت	دختر خوب

[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]		۷۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

برائے دفع نسیان و زیادتی قوت حافظہ بعد ہر نماز
سُبْحَانَ مَنْ لَا يَعْتَدِىْ عَلٰى اَهْلِ مَمْلَكَتِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَاْخُذُ اَهْلَ الْاَرْضِ بِاَلْوَانِ الْعَذَابِ سُبْحَانَ الرَّءُوْفِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّىْ فِىْ قَلْبِىْ نُوْرًا وَّبَصَرًا وَّفَهْمًا وَّعِلْمًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ
دیگر بعد نماز صبح ۲۷ مرتبہ کہے: يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ فَلَا يَفُوْتُ شَيْئًا عِلْمُهٗ وَلَا يَئُوْدُهٗ۔

تنبیہ۔ روزہ رکھنے و تلاوت قرآن و آیۃ الکرسی و مسواک کرنے سے قوت حافظہ زیادہ ہوتی ہے اور قبر کی تختی پڑھنے اور سیب ترش و سبز دھنیا اور چوہے کا جوٹھا کھانے سے اور پانی میں جو جاری نہو پیشاب کرنے سے نسیان بڑھتا ہے:

دفع تپ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ النُّوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ النُّوْرِ النُّوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ هُوَ مُدَبِّرُ الْاُمُوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَ النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

الذی خلق النور من النور وانزل النور علی الطور فی کتاب
مسطور فی رق منشور بقدر مقدور وعلی نبی محبور الحمد لله
الذی هو بالعز مذکور وبالفخر مشهور وعلی السرآء والضرآء
مشکور وصلی الله علی سیدنا محمد وآله الطیبین الطاهرین

دفع طاعون۔ بسم الله الرحمن الرحیم۔ اللهم سکن
هیبة صدمة قهرمان الجبروت باللطیفة النازلة الواردة
من فیضان الملکوت حتی نتشبث باذیال لطفک عن انزال
قهرک ونعتصم بک عن انزال سخطک یا ذا القوة الکاملة
والقدرة الشاملة برحمتک الواسعة یا رب۔ سکن سکن
یا حی یا محیی الموتی اللهم یا ولی الاولیاء ویا مجیب الدعاء
ویا کاشف البلآء اصرف عنا وعن اولادنا واقربائنا القحط
والطاعون والوباء بحق محمدن المصطفی وعلی ن المرتضی
وبحرمة الائمة والشهدآء وما رمیت ولکن الله رمی
ولیبلی المؤمنین منه بلاء حسنا یا غوثاه یا غوثاه اغثنا یا حی
یا قیوم یا دائم یا وتر یا ذا الجلال والاکرام اللهم انی اعوذ
بک من الطعن والطاعون ومن موت الفجاة ومن سوء
القضآء ودرک الشقآء ومن شماتة الاعداء ومن مضر
الحمآء اللهم انی اعوذ بک من جمیع ذالک بحق محمدن

المصطفی وعلی ن المرتضی والائمة من ولده النجباء امین رب
العالمین ایضا لی خمسة اطفی بها حر الوباء الحاطمة المصطفی
والمرتضی وابناهما والفاطمة۔ ایضا۔ یا من لطیف لم
یزل الطف بنا فیما نزل ؛ انت القوی نجنا ؛ عن قهرک
یوم الخلل۔

دعاے برآمدن حاجت۔ یا مسبب من لا مسبب له یا سبب
کل ذی سبب یا مسبب الاسباب بغیر سبب صل علی محمد
وآله واغننی بحلالک عن حرامک وبطاعتک عن معصیتک
وبفضلک عمن سواک یا حی یا قیوم یا قوی یا غنی یا ملی
یا وفی برحمتک یا ارحم الراحمین ؛

دعاے وسعت رزق ؛ اللهم ان کان رزقی فی السمآء
فانزله وان کان فی الارض فاظهره وان کان بعیدا فقربه
وان کان قریبا فاعطنیه وان کان قد اعطیته فبارک لی فیه
وجنبنی غلبة المعاصی والردی برحمتک یا ارحم الراحمین

جو شخص اس دعا کو دو مہینہ بلا ناغہ ہر روز سات مرتبہ پڑھے جو اس کا
دشمن ہوگا وہ ذلیل وخوار ہوگا۔ مجرب ہے ؛ بسم الله الرحمن الرحیم
اللهم سخر لی اعدائی کما سخرت الریح لسلیمان بن داود علیه
السلام ولینهم لی کما لینت الحدید لداود علیه السلام و

ذللهم لي كما ذللت فرعون لموسى عليه السلام وقهرهم
كما قهرت اباجهل لمحمد صلى الله عليه وآله بحق كهيعص
وحمعسق صم بكم عمي فهم لا يعقلون اياك نعبد واياك
نستعين ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم وجعلنا من
بين ايديهم سدا ومن خلفهم سدا فاغشيناهم فهم
لا يبصرون فسيكفيكهم الله وهو السميع العليم وصلى الله
على خير خلقه محمد وآله اجمعين۔

ابن بابویہ اعلی اللہ مقامہ نے بسند صحیح لکھا ہے کہ جناب رسول خدا صلعم
بعد نماز صبح اس دعا کو پڑھتے تھے۔

بسم الله الرحمن الرحيم: اللهم اني اعوذ بك من الهم والحزن
والعجز والكسل والبخل والجبن وضلع الدين وغلبة الرجال وبوار
الايم والغفلة والذلة والقسوة والعيلة والمسكنة واعوذ
بك من نفس لا تشبع ومن قلب لا يخشع ومن عين لا تدمع
ومن دعاء لا يسمع ومن صلوة لا تنفع واعوذ بك من
امراة تشيبني قبل اوان مشيبي واعوذ بك من ولد يكون
علي ربا واعوذ بك من مال يكون علي عذابا واعوذ
بك من صاحب خديعة ان راى حسنة دفنها وان راى
سيئة افشاها اللهم لا تجعل لفاجر علي يدا ولا

منة ؛ **تسخیر قلوب برای امر مباح** ۔ اللهم انه
ليس في السموات دورات ولا في الارض غمرات ولا في
الشجر ورقات ولا في الاجسام حركات ولا في العيون لحظات
ولا في النفوس خطرات الا وهي بك عارفات ولك شاهدات
وعليك دالات وفي ملكك متحيرات فبالقدرة التي سخرت
بها اهل السموات والارض سخر لي .... انك على كل
شيء قدير وبالاجابة جدير وصلى الله على محمد وآله الطاهرين

عمل آیۃ الکرسی ؛ واسطے غرض حلال۔ جو شخص طلوع صبح کے وقت
قبل اس کے کہ کسی سے بات کرے آیۃ الکرسی رو بقبلہ ہو کر گیارہ مرتبہ
پڑھے اور درمیان دو میم یعنی یعلم و ما بین ہلاک دشمن کا قصد کرے دشمن
ہلاک ہو اور اگر درمیان دو نون ع یعنی یشفع عندہ کے کسی کی محبت کا قصد
کرے البتہ اس شخص دوست اوس کا ہو مجرب ہے ۱۲ منہاج العارفین)

طریقہ استخارہ ذات الرقاع جس مطلب کے لئے چاہئے دیکھئے تین پرچہ
کاغذ پر یہ لکھے۔ بسم الله الرحمن الرحيم خيرة من الله العزيز
الحكيم لفلان بن فلانة افعل اور تین پرچہ کاغذ پر یہ لکھے بسم الله الرحمن
الرحيم : خيرة من الله العزيز الحكيم لفلان بن فلانة لا تفعل فلان
بن فلانہ کے مقام پر ہر ہر پرچہ میں نام اپنا اور اپنی ماں کا لکھے بعدہ ہر ایک کو
لپیٹ کے نیچے جا نماز کے رکھے پھر دو رکعت نماز پڑھ کے سجدہ میں جائے

اور سو مرتبہ کہے اَسْتَخِيرُ اللّٰهَ بِرَحْمَتِهٖ خِيَرَةً فِي عَافِيَةٍ پھر سجدے سے اٹھ کر بیٹھے اور کہے اَللّٰهُمَّ خِرْ لِي وَاخْتَرْ لِي فِي جَمِيعِ اُمُورِي فِي يُسْرٍ مِنْكَ وَعَافِيَةٍ پھر نیت کرے ان رقعوں کو باہم ملا دے پھر ایک ایک نکالے اگر تین رقعے پے در پے افعل نکلیں تو وہ کام ضرور کرے اور اگر تین پے در پے لا تفعل نکلیں وہ کام نہ کرے اور اگر بعض رقعہ افعل اور بعض رقعہ لا تفعل نکلے تو پانچ رقعہ تک نکالے چھٹا رقعہ نہ نکالے اور پانچوں رقعوں میں اگر تین رقعہ افعل ہو تو کرے اور اگر ۳ رقعہ لا تفعل ہو نہ کرے۔ (از لآلی الغیب و مفتاح مجلسی ؒ)

طریقہ استخارہ قرآن مجید۔ قرآن مجید کو ہاتھ میں لیکر پہلے تین مرتبہ سورہ قل ہو اللہ احد پڑھے پھر تین مرتبہ درود پڑھے پھر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّي تَفَاءَلْتُ بِكِتَابِكَ وَتَوَكَّلْتُ عَلَيْكَ فَارِنِي مِنْ كِتَابِكَ مَا هُوَ الْمَكْتُومُ مِنْ سِرِّكَ الْمَكْنُونِ فِي غَيْبِكَ پھر قرآن کو کھولے اور جو کچھ اس کے داہنے طرف صفحہ کی پہلی سطر میں نکلے اوس پر عمل کرے۔ مفتاح الغیب مجلسی ؒ۔ طریقہ استخارہ تسبیح :- تسبیح ہاتھ میں لے اور تین درود پڑھے بعد اس کے تین مرتبہ اَسْتَخِيرُ اللّٰهَ بِرَحْمَتِهٖ خِيَرَةً فِي عَافِيَةٍ پڑھے پھر تین مرتبہ درود پڑھے اور تسبیح کے دانوں پر ہاتھ ڈالے اور اون دانوں کو دو دو کر کے گن جائے اگر آخر میں ایک دانہ رہے تو خوب ہے ورنہ بد۔

تنبیہ۔ کسی واجب یا حرام کام کیواسطے استخارہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اور حکم استخارہ پر راضی رہے اور یقین رکھے کہ جو استخارہ آیا ہے اس میں بھلائی ہے اگرچہ اوس وقت اوسکی سمجھ کے خلاف ہو اور اس کی خواہش کے موافق نہ ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ضمیمہ

مسالک حج و زیارات

مؤلفہ

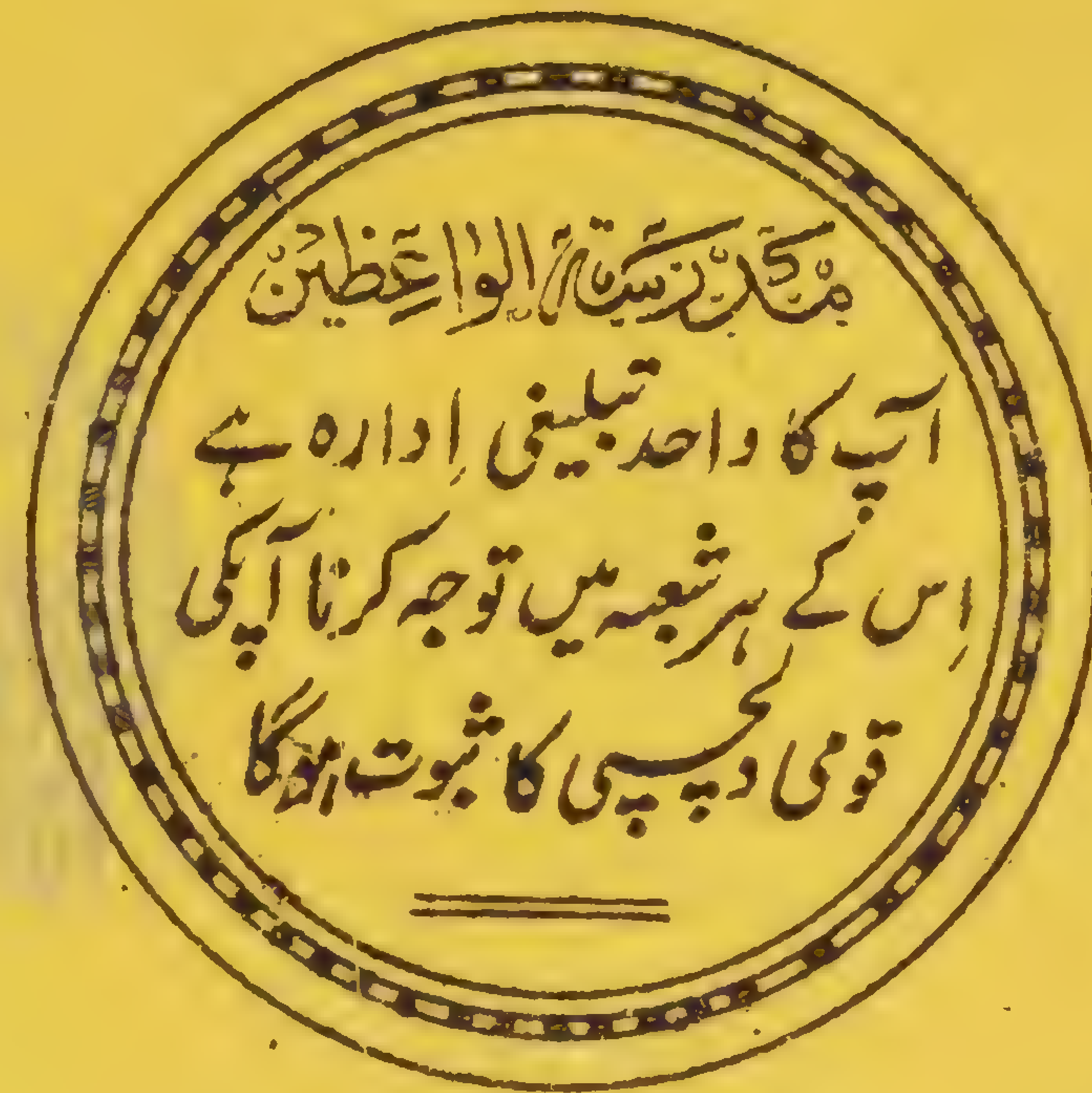
الحاج سید غلام حسنین نقوی

(ایڈوکیٹ)

شائع کردہ

ادارۂ عالیہ مدرستہ الواعظین لکھنؤ

مطبوعہ الواعظ صفدر پریس لکھنؤ



فہرست ضمیمہ رسالہ مسالک حج و زیارات بسلسلہ نمبر اصل رسالہ

باسمہٖ سبحانہٗ

ضمیمہ

رسالہ مسالک حج و زیارات

مولفہ

الحاج سید غلام حسنین نقوی (ایڈوکیٹ)

سبب تحریر ضمیمہ ہذا:۔ واضح رہے کہ رسالہ مسالک حج و زیارات کی طباعت ثانی ادارہ مدرسۃ الواعظین لکھنؤ کی جانب سے حسب معاہدہ کرم و محترم عالیجناب مہاراجکمار امیر حیدر خاں صاحب بہادر آف محمود آباد متولی منتظم ادارہ مدرسۃ الواعظین جولائی ۱۹۵۱ء میں شروع ہوئی تھی لیکن چار سو صفحات کی طباعت کے بعد جناب موصوف کی یکایک علالت کی وجہ سے اور تخمینہ طباعت کے ناکافی ہونے کی وجہ سے رک گئی اس لئے کہ بقیہ اجزا کی طباعت کے خرچہ کا تخمینہ جناب مہاراجکمار بہادر سے منظور نہ کرایا جا سکا اور موصوف ایک عرصہ کے لئے بیرون ہند تشریف لے گئے اور تاج العلما جناب مولانا سید محمد ذکی صاحب قبلہ مجتہد العصر مدظلہ ان کی جگہ پر متولی منتظم معین ہوئے اس کے بعد حالات زمانہ ایسے متغیر ہوئے کہ اب تک بقیہ حصہ کی طباعت کا موقعہ نہ مل سکا۔ خدا کا شکر ہے کہ اب سنہ ۱۹۵۹ء میں جناب متولی منتظم صاحب قبلہ اور ان کے شرکائے کار کی توجہ

خاص سے یکایک تکمیل طباعت رسالہ کا وقت آگیا اور بہت جلد تکمیل ہوگئی لیکن تعجیل میں بعض اجزاء ضروری نظر انداز ہو گئے جن کی وجہ سے درحقیقت تکمیل ناقص رہ گئی۔ چنانچہ وہ ضروری اجزاء بطور ضمیمہ رسالہ سالک حج وزیارات طبع کرا کے رسالہ مذکور کے ساتھ کر دیئے گئے ہیں تاکہ حضرات مومنین رسالہ کے ساتھ اُسے بھی شامل کر کے مستفید ہو سکیں اور مولف حقیر و جملہ احباب اعانت کنندگان مولف و علماء اعلام کثر اللہ امثالہم و ارکان ادارہ مدرسۃ الواعظین لکھنؤ کو بھی دعاء خیر سے یاد فرمایا کریں

اضافہ جات جو رسالہ سالک حج وزیارات میں ناضرری ہیں

۱) فصل نہم زیارات سامرہ صفحہ ۳۸۱-۴۰۲ کے بعد اور فصل دہم زیارات جامعہ کے قبل زیارات ممالک شام و فلسطین و مصر کے متعلق یہ عبارت درج کی جائے کہ اگر اس سلسلہ میں ملک شام جانے کا موقعہ ملے تو اُس کے دار السلطنت شہر دمشق میں پہونچکر مسجد اموی کے اندر قبر جناب یحییٰ پیغمبر علیہ السلام اور روضہ راس الحسینؑ کی زیارت ہوگی اور محلہ خرابات میں قید خانہ شام کے مقام پر جو مسجد بنی ہوئی ہے اُس کے اندر اہلبیت کرام کے مقامات کے علاوہ قبر رقیہ بنت الحسینؑ موجود ہے۔

نیز قبرستان دمشق میں جو گورستان دمشق کے نام سے موسوم ہے ایک مقبرہ کے اندر اکثر شہداء کربلا کے سر دفن ہیں۔ اگرچہ یقینی طور پر سرہائے شہدائے کربلا کا دفن ہونا ثابت نہیں ہے بالخصوص .... سر حضرت سید الشہداء علیہ السلام

کا بلکہ معتبر روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ بعد میں جسد مبارک کے ساتھ کربلائے معلیٰ میں دفن ہوا ہے اسی قبرستان میں جناب ام حبیبہ و جناب ام سلمہ ازواج رسول صلعم و جناب سکینہ بنت الحسینؑ و جناب ام کلثوم بنت جناب امیرؑ کے مقبرے بھی ہیں اور جناب فضہ اور جناب عبداللہ ابن جعفر طیار شوہر جناب زینب و حضرت فاطمہ صغرا بنت الحسینؑ و حضرت بلال موذن رسول صلعم کے قبور اور روضے بھی ہیں بغرض ثواب اور اس خیال سے کہ احتمال ہے اور جن کی تفصیل رسالہ ہذا کے فصل سوم صفحہ ۳۹ پر دی ہوئی ہے۔ ان سب کی زیارت سے مشرف ہو اور موقع ہو تو جو زیارات انبیاؑ و امام زادوں اور ابناء و بنات و اعزار رسولؐ و آل رسولؐ کے لئے اس رسالہ کے کسی مقام پر درج ہیں بہ تبدیل نام پڑھے۔

یہ بھی مشہور ہے کہ شہر دمشق کے قریب ہی وہ پہاڑ ہے جہاں اصحاب کہف محو خواب ہیں اُس کی زیارت بھی کی جاسکتی ہے۔

روضہ جناب زینب صلوٰۃ اللہ علیہا شہر دمشق سے ۱۰-۱۲ میل کے فاصلے پر جناب زینب کا روضہ اقدس واقع ہے۔ جو اب بہت آباد و بارونق ہو گیا ہے شبانہ روز سرکاری بسیں چلتی رہتی ہیں۔ اکثر حضرات زائرین بجائے شہر دمشق میں قیام کرنے کے روضہ اقدس سے متعلق مسافر خانہ میں قیام فرماتے ہیں وہاں جاتے ہوئے سرِ راہ جناب مقداد و حُجر بن عدیؓ کے روضے واقع ہیں ان کی زیارت بآسانی ہو جاتی ہے۔ روضہ جناب زینب میں زیارت

موجود ہے اُسے پڑھ سکتا ہے۔

ملک فلسطین اس کی تفصیل فصل چہارم صفحہ ۴۴-۴۵ پر دی ہوئی ہے مشہور مقامات زیارت (۱) بیت المقدس۔ مقام جناب عذیر نبی اللہ۔ روضہ جناب مریم علیہا السلام۔ روضہ جناب عیسیٰؑ۔ روضہ جناب موسیٰؑ۔

(۲) یروشلم سے چند میل کے فاصلے پر شہر خلیل الرحمٰن میں جناب ابراہیمؑ اور ان کی زوجہ جناب سارہ وجناب اسحاقؑ اور ان کی زوجہ جناب لاتقہ جناب یعقوبؑ اور ان کی زوجہ رودہ وجناب یوسفؑ کے قبور ایک ہی وسیع عمارت میں ہیں جس کے ایک روزن کے اندر ۴۴ انبیاؑ کا دفن ہونا بتایا جاتا ہے۔

(۳) یروشلم وخلیل الرحمٰن کے درمیان سرراہ جناب راحیل مادر جناب یوسفؑ کا روضہ ہے نیز بیت اللحم نصرانیوں کا مشہور گرجا واقع ہے جہاں جناب عیسیٰؑ کی ولادت کا مقام ہے یہ تمام مقامات قابل زیارت ہیں۔ صفحہ ۴۴-۴۹ ملاحظہ ہو۔

ملک مصر اگر فلسطین سے آگے جانے کا موقع مل جائے تو ملک مصر جاکر قاہرہ میں روضہ راس الحسینؑ کی زیارت کا شرف بھی حاصل کرے۔

مزید تعقیبات نماز وغیرہ متعلق باب ششم

نوٹ۔ بوجہ تعجیل بہت سی ضروری چیزیں اصل رسالہ میں درج نہ ہوسکیں لہذا یہاں لکھی جاتی ہیں اصل رسالہ کے صفحہ ۲۳۲ کے بعد مندرجہ ذیل پر توجہ کیجئے۔

قانون صلواۃ

ثواب نماز۔ ایک نماز ہزار حج سے بہتر ہے۔ ایک حج تمام دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ نماز تمام عبادتوں سے افضل ہے تارک الصلوٰۃ کی کوئی عبادت قبول نہیں۔ نماز اسلام کا رکن اعلیٰ ہے۔ رزق میں برکت ہوتی ہے دشمنوں پر ہنیا رہے قبر میں چراغ ہے۔

تارک الصلوٰۃ کے لئے ہزاروں مصائب حیات و بعد ممات پیش آئیں گے۔

نماز واجب۔ بارہ ہیں۔ (۱) پنجگانہ (۲) عیدین (۳) جمعہ (۴) میت (۵) احتیاط (۶) آیات (۷) اجارہ (۸) والد (۹) عہد (۱۰) یمین۔ (۱۱) نذر اور (۱۲) طواف واجب۔

تنبیہہ۔ سنتی نمازیں بہت ہیں جن کے بجد فضائل ہیں اور دنیوی و اخروی ثواب و فائدے بہت سے ہیں منجملہ اُن کے چند حسب ذیل ہیں نافلہ ظہر قبل نماز ظہر ۸ رکعت نافلہ عصر قبل نماز عصر ۸ رکعت نافلہ مغرب

۴ رکعت۔ نافلہ عشا بعد نماز عشا دو رکعت بیٹھ کر جو ایک رکعت کے برابر ہوئی نافلہ صبح قبل نماز صبح ۲ رکعت۔ یہ ۲۳ رکعت نوافل سنت موکدہ ہیں ان کے علاوہ ۱۱ رکعت نماز شب یہ بھی سنت موکدہ ہے اور ۱۷ رکعت نماز یومیہ واجب ہیں یہ سب ملا کر ۵۱ رکعت ہوئیں۔ ان کا پڑھنا منجملہ علامات مومن کے ہے۔

۳۴۔ رکعت سنتی نمازوں کی تعداد سے نہ گھبرائے اس میں اختیار ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے یا بیٹھ کر پڑھے ان کے پڑھنے کا مختصر طریقہ یہ ہے کہ ہر رکعت میں صرف سورہ حمد پڑھکر رکوع و سجود میں صرف ایک ایک مرتبہ سبحان ربی العظیم وبحمدہ و سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ کہے اور بعد تشہد مختصر سلام یعنی السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہکر نماز تمام کرے۔ دوسرا سورہ و قنوت نہ پڑھے تمام سنتی نمازیں دو دو رکعت کرکے پڑھی جاتی ہیں۔

نماز شب پڑھنے کے بھی تین طریقے ہیں۔ مختصر، متوسط و مطول۔ یہاں صرف مختصر و متوسط کا ذکر کیا جاتا ہے۔

وقت نماز شب۔ آدھی رات سے صبح صادق تک لیکن صبح صادق سے جس قدر قریب ہو پڑھنا افضل ہے بعد صبح صادق اولاً نماز صبح پڑھے بعدہ نماز شب قضا کی نیت سے پڑھے۔ اگر آدھی رات کے بعد نماز شب پڑھنے میں معذور ہو تو قبل نصف شب ہی پڑھ لے لیکن بمقابلہ اس کے بعد نماز صبح قضا پڑھنا افضل ہے۔

مختصر طریقہ نماز شب۔ نماز شب کی آٹھ رکعت تو اُس طرح پڑھے جس طرح اوپر درج ہے۔ دو دو رکعت کرکے پڑھے۔ ان کے ختم کرنے پر دو رکعت نماز شفع کی نیت کرکے اُسی طرح پڑھے اس کے بعد ایک رکعت نماز وتر صرف سورہ حمد پڑھکر رکوع و سجود و تشہد و مختصر سلام پڑھکر تمام کرے (ذخیرۃ المعاد)

متوسط طریقہ نماز شب۔ تعداد رکعات وہی گیارہ ہے۔

پہلی رکعت میں بعد سورہ الحمد سورہ قل یاایھا الکٰفرون اور دوسری رکعت میں بعد سورہ الحمد سورہ قل ھو اللہ احد پڑھے پھر قنوت پڑھکر مثل نماز صبح نماز تمام کرے اسی طرح بقیہ چھ رکعت دو دو رکعت کرکے پڑھے۔ ان چھ رکعتوں میں بعد سورہ الحمد جو سورہ چاہے پڑھے جب یہ آٹھ رکعت پڑھ چکے تو دو رکعت نماز شفع اس طرح پڑھے کہ رکعت اول میں بعد سورہ الحمد سورہ قل اعوذ برب الفلق اور دوسری رکعت میں بعد سورہ الحمد سورہ قل اعوذ برب الناس پڑھکر رکوع وسجود و تشہد و سلام پڑھکر نماز تمام کرے۔ اس میں قنوت نہیں ہے۔ بعد اس کے ایک رکعت نماز وتر اس طرح پڑھے کہ بعد سورہ الحمد سورہ قل ھو اللہ احد و سورہ قل اعوذ برب الفلق و سورہ قل اعوذ برب الناس ایک ایک دفعہ پڑھے بعد اس کے قنوت پڑھے اور ستر مرتبہ استغفر اللہ ربی واتوب الیہ کہے۔ بعد اس کے سات مرتبہ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ کہے بعد اس کے تین سو مرتبہ اَلْعَفْو کہے اور چالیس مومنین زندہ کے لئے اور جس قدر چاہے مومنین

ومومنات مرحومین کے لئے نام بنام اس طرح دعا کرے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِفلان (فلاں کی جگہ مومن کا نام لے) بعد اس کے رکوع وسجود وتشہد وسلام پڑھکر نماز تمام کرے (ذخیرۃ المعاد)

وہ مواقع جہاں نماز توڑ دینا جائز ہے

۱۔ جب سانپ یا بچھو یا کسی جانور سے ہلاکت کا خوف ہو۔

۲۔ جب کوئی بچہ کنوئیں میں گرتا ہو یا کسی ضرر ہلاکت سے اُس کو بچانے کی ضرورت ہو۔

۳۔ جب مال اور اسباب کی چوری کا گمان غالب ہو جائے جس کی حفاظت لازم ہو۔

تنبیہ۔ سوائے ان حالتوں کے نماز واجب کا توڑنا حرام ہے

مرد عورت کی نماز میں فرق

تنبیہ۔ عورتوں کو بھی اسی طرح سے نماز پڑھنا چاہئے کہ جس طرح مرد پڑھتے ہیں یعنی تمام شرائط واجزاء نماز خواہ واجبی ہوں یا مستحبی وہ سب دونوں میں مشترک ہیں باستثنٰی چند مقامات کے۔

مقامات فرق

مرد	عورت
۱۔ صبح ومغرب وعشاء کی پہلی اور دوسری رکعت میں مرد پر واجب ہے کہ سورۂ حمد اور دوسرا سورہ بلند آواز سے پڑھے	عورت کو اختیار ہے البتہ اگر نامحرم موجود ہو تو آہستہ پڑھنا واجب ہے
۲۔ مستحب ہے کہ قیام کی حالت میں دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر زانوں پر رکھے اور دونوں پاؤں کے درمیان فصل کرے	عورت کے لئے مستحب ہے کہ حالت قیام میں دونوں ہاتھوں کو سینہ پر رکھے اور دونوں پاؤں کو ملائے
۳۔ حالت رکوع میں مستحب ہے کہ ہاتھوں کو گھٹنے پر رکھے اور گھٹنوں کو پیچھے دبائے۔	حالت رکوع میں مستحب ہے ہاتھ زانوؤں پر رکھے اور گھٹنوں کو پیچھے نہ دبائے۔
۴۔ مستحب ہے کہ جب سجدہ میں جانے لگے تو پہلے دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھے اس کے بعد گھٹنے کو اور سجدہ کی حالت میں اعضاء میں فصل قرار دے اور کہنیوں کو زمین سے بلند رکھے اور جب سجدہ کے بعد بیٹھے یا تشہد وسلام کے لئے بیٹھے تو بائیں کولے کے بل بیٹھے اور داہنے پاؤں کو بائیں پاؤں کے تلوے پر رکھے اور جب کھڑا ہوئے تو پہلے گھٹنے زمین سے بلند کرے اس کے	مستحب ہے جب سجدہ کے لئے جائے تو پہلے دو زانو بیٹھے اس کے بعد سجدہ میں جائے اور سجدہ میں تمام اعضاء کو زمین سے چپکائے اور سمیٹ کر رکھے اور کہنیاں بھی زمین سے چپکا دے اور جب پہلے سجدہ یا دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھے یا تشہد وسلام کے لئے بیٹھے تو پھر دو زانو بیٹھے یعنی تلوؤں کے بل بیٹھے اور دونوں گھٹنوں کو بلند رکھے اور جب کھڑی ہونے تو گھٹنوں پر زور

بعد دونوں ہاتھ	دے کر کھڑی ہووے اس طرح سے کہ کوے بلند نہ ہوں۔
۵۔ مستحب ہے نماز مسجد میں پڑھے	مستحب ہے کہ گھر میں پڑھیں بلکہ گھر میں بھی جو مقام بند ہو اس میں پڑھیں، اور تمام اقوال نماز کو آہستہ پڑھیں مستحب ہے کہ حالت نماز میں زیور سے زینت کریں اور با خضاب نماز پڑھیں۔

تنبیہہ :۔ جو نماز جماعت کے ساتھ پڑھے کل آہستہ پڑھے سنتی نمازوں میں اختیار ہے آہستہ پڑھے یا بلند آواز سے لیکن بہتر و سنت یہ ہے کہ دن کو آہستہ اور رات کو باواز بلند پڑھے مگر ہر سورہ کی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو آواز بلند کہے۔ سوائے نماز جماعت اور نماز احتیاط کے

نماز کن فیکون تحفہ ارشادیہ ص۱۶۳ میں ہے کہ جب کوئی مشکل یا رنج در پیش ہو اور اُس کا کوئی علاج نہ ہو سکے تو دن میں یا رات میں کسی تنہا مقام پر جا کر جہاں اُسے کوئی نہ دیکھے (بعد وضو) دو رکعت نماز حاجت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد سورہ الحمد آیۃ الکرسی پڑھے اور نماز تمام کر کے سیدھا کھڑا ہو کر سر برہنہ کوئی کپڑا گردن میں ڈال کر اپنے ہاتھوں کو مثل گنہگاروں کے باندھ کر آسمان کی طرف بلند کرے اور سورہ یٰسین پڑھے اور جب لفظ کن فیکون پر پہونچے تو سجدہ میں چلا جائے اور کہے سبحان الذی ملکوت کل شیٔ والیہ ترجعون اور

اپنی حاجت طلب کرے، سجدہ سے سر نہ اٹھائے گا کہ خداوند عالم اس کی حاجت بر لائے گا۔

نماز ہدیہ والدین والدین کے حقوق فرزند پر بہت ہیں پس لازم ہے کہ اُن کا قرض ادا کرے اور اُن سے جو عبادت مثل روزہ و نماز و حج وغیرہ قضا ہوئی ہو اُس کو ادا کرے اور حقوق خلق سے اُن کو بری کرے اور ان کے لئے تصدق کرے اور ان کے واسطے اعمال خیر کرے منجملہ اُن کے یہ نماز ہے کہ ہر روز پڑھے اور روز ممکن نہ ہو تو ہر شب جمعہ پڑھا کرے۔

طریقہ نماز برائے والدین رکعت اول میں بعد سورہ الحمد دس مرتبہ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ اور رکعت دوم میں بعد سورہ الحمد دس مرتبہ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور بعد سلام کے ہاتھ اُٹھا کر دس مرتبہ کہے رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِیْ صَغِیْرًا۔ بعد اس کے کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَابْعَثْ ثَوَابَ هَاتَیْنِ الرَّكْعَتَیْنِ اِلٰی قَبْرِ فلاں ابن فلاں (یعنی اپنے والدین کا نام لے)

مفاتیح الجنان میں ہے کہ جناب رسالتمآب صلعم نے جناب سیدہ سے فرمایا کہ ہر شب قبل سونے کے ایک ختم قرآن، تمام پیغمبران کی شفاعت کا سامان، تمام مومنین کی خوشنودی کا حصول اور ثواب حج و عمرہ حاصل کر لیا کرو اور اُس کا طریقہ یہ ہے کہ (۱) ختم قرآن کے لئے سورہ قل ہو اللہ ۳ مرتبہ۔ اور (۲) شفاعت از پیغمبران کے لئے محمد پر اور تمام پیغمبران پر

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ کہے خواہ میت مرد ہو یا عورت بالغ ہو یا نابالغ۔ پھر دوسری تکبیر کہکر کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ خواہ میت مرد ہو یا عورت بالغ ہو یا نابالغ۔ پھر تیسری تکبیر کے بعد کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ خواہ میت مرد ہو یا عورت بالغ ہو یا نابالغ۔ پھر چوتھی تکبیر کے بعد کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِهٰذَا الْمَيِّتِ خواہ میت مرد ہو یا عورت اور اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِاَبَوَيْهِ وَلَنَا سَلَفًا وَّ فَرَطًا وَّاَجْرًا کہے اگر میت مرد نابالغ ہو اور اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لِاَبَوَيْهَا وَلَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّاَجْرًا اگر میت نابالغہ ہو اور اگر میت ضعیف العقل ہو اور تمیز مذہبوں میں نہ رکھتا ہو تو بعد چوتھی تکبیر کے یہ کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ اور اگر میت کا مذہب معلوم نہ ہو تو بعد چوتھی تکبیر یہ کہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهِ النَّفْسَ اَنْتَ اَحْيَيْتَهَا وَاَنْتَ اَمَتَّهَا اَللّٰهُمَّ وَلِّهَا مَا تَوَلَّتْ وَاحْشُرْهَا مَعَ مَنْ اَحَبَّتْ اور پانچویں تکبیر کہکر نماز تمام کرے۔ چونکہ نماز میت میں محض خاموش رہ کر شرکت سے کوئی ثواب نہیں ہوتا بلکہ نماز ہی نہیں۔ لہذا ہر شخص کو یہ مختصر فقرات اپنی زبان پہ جاری کرنا ضروری ہے اور رائج طریقہ سے پڑھنا مستحب ہے۔

نماز ہدیہ میت۔ بعد دفن پہلی شب میں دو رکعت نماز ہدیۂ میت کی نیت سے پڑھنا مستحب ہے جس کا بہت ثواب ہے طریقہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں بعد سورہ الحمد کے ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں بعد

سورہ الحمد کے دس مرتبہ سورہ انا انزلناہ پڑھے اور رکوع و سجود وغیرہ مثل نماز صبح بجا لاکر نماز تمام کرے اور کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَابْعَثْ ثَوَابَ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ اِلٰى قَبْرِ فُلَانٍ (اس کی جگہ پر میت کا مع ولدیت نام لے)

سجدہ قرآن مجید۔ قرآن مجید میں چار سورہ ہیں جن کی آیت سجدہ کو خود پڑھے یا دوسرے سے سنے تو فوراً ایک سجدہ کرنا واجب ہے اسی وجہ سے نماز میں ان سوروں کے پڑھنے کی ممانعت ہے دیگر سورہ ہائے قرآن میں جو آیات سجدہ ہیں ان کو پڑھکر یا سُن کر سجدہ کرنا مستحب ہے وہ چار سورہ یہ ہیں۔ الٓمّٓ تنزیل (پارہ ۲۱) حٰمٓ فُصِّلَتْ (پارہ ۲۴) والنجم (پارہ ۲۷) اقرا باسم (پارہ ۳۰)

دعاء سجدہ قرآن مجید۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَقًّا حَقًّا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِيْمَانًا وَّتَصْدِيْقًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عُبُوْدِيَّةً وَّرِقًّا سَجَدْتُ لَكَ يَا رَبِّ تَعَبُّدًا وَّرِقًّا لَا مُسْتَنْكِفًا وَّلَا مُسْتَكْبِرًا بَلْ اَنَا عَبْدٌ ذَلِيْلٌ ضَعِيْفٌ خَائِفٌ مُّسْتَجِيْرٌ۔ اگر یہ دعا یاد نہ ہو تو نماز کے سجدہ کی دعا پڑھ لے اس میں قبلہ رُخ ہونا شرط نہیں ہے البتہ پیشانی ایسی چیز پر رکھے جس پہ سجدہ صحیح ہے۔

عقیقہ۔ بچہ کی ولادت کے ساتویں دن اُس کا عقیقہ کرنا۔ نام رکھنا گوشوارہ کے لئے کانوں میں سوراخ کرنا اور ختنہ کرنا مستحب ہے کوئی جانور اونٹ یا بکرا وغیرہ اُنھیں شرائط کا لحاظ کرکے جو قربانی کے لئے

اسی رسالہ کے صفحہ ۱۸۱ - ۱۸۳ پر درج ہیں ذبح کرے لیکن اگر لڑکا ہو تو نر
اور لڑکی ہو تو جانور مادہ ہو۔ ذبیحہ کا چوتھائی حصہ دائی کو بشرطیکہ مسلمان ہو
دیدے ورنہ بچہ کی ماں کو دے کہ وہ تصدق کردے بقیہ تین حصے فقرا
ومساکین کو کھلا دے یا دیدے۔ اور بچہ کا سر منڈائے اور بالوں کے برابر
سونا یا چاندی دے اور سر پر زعفران ملے اور چاہیے کہ عقیقہ کو ذبح کرنا
اور سر منڈانا اور بقدر بالوں کے سونا یا چاندی دینا ایک ہی جگہ اور ایک
ہی وقت میں ہو۔ دعاء عقیقہ یہ ہے۔

معصوم سے منقول ہے کہ وقت ذبح کرنے عقیقہ کے یہ دعا پڑھے
يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ
السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ
صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ
بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتَقَبَّلْ
مِنْ فلاں بن فلاں (مولود کا نام لیوے) اور کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةٌ عَنْ فلاں بن فلاں نام طفل اور اس کے
باپ کا لیوے اور کہے لَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَدَمُهَا بِدَمِهٖ وَعَظْمُهَا
بِعَظْمِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا
وِقَاءً بِفلاں بن (بنت) فلاں اگر عقیقہ لڑکی کی طرف سے ہو تو یوں پڑھے
لَحْمُهَا بِلَحْمِهَا وَدَمُهَا بِدَمِهَا وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهَا وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهَا

وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهَا بِفُلَانَةِ بِنْتِ فُلَانٍ۔

دعاء ختنہ۔ بچہ کا ختنہ کرنا ولادت کے ساتویں دن سنت موکدہ ہے
اور اگر ساتویں دن نکریں تو بعد اس کے یہ سنت ہر ولی لڑکے کے بالغ ہونے
تک ادا کرے ورنہ بعد بلوغ خود اُس شخص پر واجب ہے۔ بغیر ختنہ موقع
حج پر طواف نساء صحیح نہ ہوگا جس سے بڑی خرابی ہوگی کیونکہ بغیر طواف نساء
عورت حلال نہ ہوگی۔

دعاء ختنہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ سُنَّتُكَ وَسُنَّةُ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاتِّبَاعٌ مِّنَّا لَكَ وَلِنَبِيِّكَ بِمَشِيَّتِكَ وَاِرَادَتِكَ وَ
قَضَائِكَ لِاَمْرٍ اَرَدْتَّهٗ وَقَضَاءٍ حَتَمْتَهٗ وَحُكْمٍ اَنْفَذْتَهٗ فَاَذَقْتَهٗ
حَرَّ الْحَدِيْدِ فِيْ خِتَانِهٖ وَحِجَامَتِهٖ لِاَمْرٍ اَنْتَ اَعْرَفُ بِهٖ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ
فَطَهِّرْهُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَزِدْ فِيْ عُمُرِهٖ وَادْفَعِ الْاٰفَاتِ عَنْ بَدَنِهٖ
وَالْاَوْجَاعَ عَنْ جِسْمِهٖ وَزِدْهُ مِنَ الْغِنٰى وَادْفَعْ عَنْهُ الْفَقْرَ
فَاِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا نَعْلَمُ۔

دعاء ذیل ۱۹۴۷ء کے دہلی کے خونی وتباہ کن فسادات میں نیز بعد
کو خطرناک سفر کے موقعہ پر بہت مفید و محافظ جان و مال ثابت ہوئی ہے
اسی لئے مرزا اکرام حسین صاحب پنشنر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ مرحوم ساکن مشک گنج
لکھنؤ نے طبع کرا کے تقسیم کرائی تھی۔ اس دعا کو کسی پاک صاف کاغذ پر لکھکر
اور موم جامہ میں رکھکر داہنے بازو پر باندھے انشاء اللہ تعالیٰ ہر خطرہ
سے محفوظ رہے گا۔

یاعلی ادرکنی ۷۸۶ یاعلی ادرکنی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ يَا مَنْ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ اِلَّا هُوَ۔ يَا مَنْ لَا يُرِيْدُ الْاَمْرَ اِلَّا هُوَ۔ يَا مَنْ لَا يَصْرِفُ السُّوْءَ اِلَّا هُوَ۔ يَا مَنْ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا هُوَ۔ يَا مَنْ لَا يُحْيِ الْعِظَامَ الْمَوْتٰى اِلَّا هُوَ۔ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ۔ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَبِحَقِّ كٓهٰيٰعٓصٓ وَبِحَقِّ حٰمٓعٓسٓقٓ وَبِحَقِّ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الْفَرْدِ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ٥

نماز آیات۔ سورج گہن۔ چاند گہن۔ زلزلہ۔ سیاہ و سُرخ آندھی یا اور کوئی خوفناک امر پیدا ہو تو اُس میں دو رکعت نماز جو نماز آیات کہلاتی ہے مثل نماز صبح پڑھے یہ نماز واجب ہے۔

وقت ادا۔ گہن میں شروع ہونے کے وقت سے جب چھوٹنا شروع ہو علی الاحوط ہے اور زلزلہ وغیرہ میں فوراً واجب ہے اگر تاخیر کرے تو عاصی ہوگا لیکن آخر عمر تک۔ ادا رہے گی نماز آیات میں وہ سب شرایط معتبر ہیں جو کہ نماز یومیہ میں معتبر ہیں اس کے علاوہ ایک شرط یہ ہے کہ علم حاصل ہو آیت کا (یعنی زلزلہ وغیرہ کا) اگر علم حاصل نہ ہو تو نماز واجب نہیں ہے دوسری شرط چاند گہن و سورج گہن میں یہ ہے کہ اتنی دیر گہن رہے کہ نماز پڑھ سکے اگرچہ ایسی صورت میں بھی احوط یہ ہے کہ نماز آیات پڑھے ولو بنا بر مشہور واجب نہیں ہے۔ اگر گہن کا علم وقت گہن نہ ہوا اور بعد کو علم ہو

تو اگر پورا قرص گہن ہوا ہے تو قضا واجب ہے ورنہ نہیں۔ اور باقی آیات میں احوط یہ ہے کہ اگر وقت پر علم نہوا اور بعد کو معلوم ہو تو پڑھے بلکہ زلزلہ میں اقویٰ یہ ہے کہ پڑھے۔ اگر عمداً یا سہواً گہن کی نماز نہ پڑھے تو قضا واجب ہے خواہ پورا گہن ہو یا کم۔

طریقہ نماز۔ ہر رکعت میں پانچ پانچ رکوع ہیں پس تکبیرۃ الاحرام کے بعد حمد و دوسرا سورہ پڑھکر رکوع میں جائے اور ذکر رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہو اور پھر حمد و دوسرا سورہ پڑھکر رکوع میں جائے اسی طرح پانچ دفعہ کرے اور پانچویں رکوع کے بعد دونوں سجدے بجا لائے اور دوسری رکعت کو بھی اسی طرح ادا کرے اور تشہد و سلام پڑھ کر نماز تمام کرے اور مستحب ہے کہ ہر دوسرے رکوع سے پہلے قنوت پڑھے بنا بریں پہلی رکعت میں دو مرتبہ اور دوسری رکعت میں تین مرتبہ قنوت پڑھنا ہوگا اور ہر رکوع کے بعد تکبیر کہے البتہ پانچویں اور دسویں رکوع کے بعد تکبیر وارد نہیں ہے بلکہ سمع اللہ لمن حمدہ اللہ اکبر کہکر سجدہ میں جائے۔

یہ نماز جماعت سے پڑھنا مستحب ہے اور اگر فرادیٰ پڑھے تو بلند آواز سے پڑھنا مستحب ہے اور سورہ حمد کے بعد جو سورہ چاہے پڑھ سکتا ہے اور جو دعا قنوت چاہے پڑھے اختیار ہے۔

اعمال شب و روز جمعہ شب جمعہ میں زیارت جناب امام حسینؑ و دعائے کمیل و توبہ و دعاء احتجاب و درود اور جو کچھ ممکن ہو سکے سورہائے قرآن و ادعیہ پڑھے۔

اسناد دعائے احتجاب اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے والے کی دعا
مستجاب کرتا ہے اگر لوہے پر پڑھے تو لوہا نرم ہو جائے۔ اگر پہاڑ پر پڑھے تو
اُس کی خواہش سے پہاڑ میں راستہ پیدا ہو جائے۔ اگر تمام شہر میں آگ لگی
ہو تو پڑھنے والے کا مکان آتش زدگی سے محفوظ رہے۔ چالیس شب جمعہ
پڑھے تو جمیع گناہان خدا بخش دے گا اور غم دنیا و آخرت برطرف کردے گا
سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس کے پڑھنے سے مری دعا قبول
ہوئی اور حاسدوں کے شر سے محفوظ رہا۔ (از اعمال الصالحین ص۲۸۵)

دعائے احتجاب بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ يَا مَنِ احْتَجَبَ بِشُعَاعِ نُوْرِهٖ عَنْ نَوَاظِرِ خَلْقِهٖ يَا مَنْ
تَسَرْبَلَ بِالْجَلَالِ وَالْعَظَمَةِ وَاشْتَهَرَ بِالتَّجَبُّرِ فِيْ قُدْسِهٖ يَا مَنْ
تَعَالٰى بِالْجَلَالِ وَالْكِبْرِيَاءِ فِيْ تَفَرُّدِ مَجْدِهٖ يَا مَنِ انْقَادَتِ الْاُمُوْرُ
بِاَزِمَّتِهَا طَوْعًا لِاَمْرِهٖ يَا مَنْ قَامَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرَضُوْنَ مُجِيْبَاتٍ
لِدَعْوَتِهٖ يَا مَنْ زَيَّنَ السَّمَاءَ بِالنُّجُوْمِ الطَّالِعَةِ وَجَعَلَهَا هَادِيَةً
لِخَلْقِهٖ يَا مَنْ اَنَارَ الْقَمَرَ الْمُنِيْرَ فِيْ سَوَادِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ بِلُطْفِهٖ يَا مَنْ
اَنَارَ الشَّمْسَ الْمُنِيْرَةَ وَجَعَلَهَا مَعَاشًا لِخَلْقِهٖ وَجَعَلَهَا مُفَرِّقَةً
بَيْنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ بِعَظَمَتِهٖ يَا مَنِ اسْتَوْجَبَ الشُّكْرَ بِنَشْرِ
سَحَائِبِ نِعَمِهٖ اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى
الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ، وَبِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ
اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ وَبِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ

اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ اَثْبَتَّهٗ فِيْ قُلُوْبِ الصَّافِّيْنَ الْحَافِّيْنَ حَوْلَ
عَرْشِكَ فَتَرَاجَعَتِ الْقُلُوْبُ اِلَى الصُّدُوْرِ عَنِ الْبَيَانِ بِاِخْلَاصِ
الْوَحْدَانِيَّةِ وَتَحْقِيْقِ الْفَرْدَانِيَّةِ مُقِرَّةً لَكَ بِالْعُبُوْدِيَّةِ وَاَنَّكَ
اَنْتَ اللّٰهُ اَنْتَ اللّٰهُ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَسْئَلُكَ بِالْاَسْمَاءِ الَّتِيْ
تَجَلَّيْتَ بِهَا لِلْكَلِيْمِ عَلَى الْجَبَلِ الْعَظِيْمِ فَلَمَّا بَدَا شُعَاعُ نُوْرِ الْحُجُبِ
مِنْ بَهَاءِ الْعَظَمَةِ خَرَّتِ الْجِبَالُ مُتَدَكْدِكَةً لِعَظَمَتِكَ وَجَلَالِكَ
وَهَيْبَتِكَ فَاهْوَتْ خَوْفًا مِنْ سَطْوَتِكَ رَاهِبَةً مِنْكَ فَلَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ فَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُكَ بِالْاِسْمِ الَّذِيْ
فَتَقْتَ بِهٖ رَتْقَ عَظِيْمِ جُفُوْنِ عُيُوْنِ النَّاظِرِيْنَ الَّذِيْ بِهٖ تَدْبِيْرُ
حِكْمَتِكَ وَشَوَاهِدُ حُجَجِ اَنْبِيَائِكَ يَعْرِفُوْنَكَ بِفِطَنِ الْقُلُوْبِ وَاَنْتَ
فِيْ غَوَامِضِ مُسِرَّاتِ سَرِيْرَاتِ الْغُيُوْبِ اَسْئَلُكَ بِعِزَّةِ ذٰلِكَ
الْاِسْمِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَصْرِفَ عَنِّيْ وَوَالِدَتِيْ وَوَالِدِيْ
وَعَنْ اَهْلِ خُزَانَتِيْ وَجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
جَمِيْعَ الْاٰفَاتِ وَالْعَاهَاتِ وَالْبَلِيَّاتِ وَالْاَعْرَاضِ وَالْاَمْرَاضِ
وَالْخَطَايَا وَالذُّنُوْبِ وَالشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالْكُفْرِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ
وَالضَّلَالَةِ وَالْمَقْتِ وَالْجَهْلِ وَالْغَضَبِ وَالْعُسْرِ وَالضِّيْقِ وَفَسَادِ
الضَّمِيْرِ وَحُلُوْلِ النِّقْمَةِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ اِنَّكَ
سَمِيْعُ الدُّعَاءِ لَطِيْفٌ لِمَا تَشَاءُ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

دعا دیگر۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِنْ اَوَّلِ الدُّنْيَا اِلٰى فَنَآئِهَا وَمِنَ الْاٰخِرَةِ اِلٰى بَقَائِهَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ نِعْمَةٍ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔ اور روز جمعہ کو قبل ظہر غسل کرے پاکیزہ کپڑے پہنے خوشبو لگائے اور بعد نماز عصر سات مرتبہ اس دعا کو پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدِنِ الْاَوْصِيَاءِ الْمَرْضِيِّيْنَ بِاَفْضَلِ صَلَوٰتِكَ وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ بِاَفْضَلِ بَرَكَاتِكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى اَرْوَاحِهِمْ وَعَلٰى اَجْسَادِهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

بسند معتبر روایت ہے کہ شیخ ابو عمر نائب اول امام عصر صلوات اللہ علیہ نے یہ دعا ابو علی محمد بن ہمام کو لکھوائی اور حکم دیا کہ اسے پڑھا کرو اور سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے جمال الاسبوع میں روز جمعہ بعد عصر کی دعاؤں اور صلوات کبیرہ کے ذکر کے بعد اس دعا کا ذکر فرمایا ہے اور کہا ہے کہ اگر اور دعاؤں کے پڑھنے میں عذر ہو تو مندرجہ تحت دعا کو ترک نہ کرے اور خدا سے ڈرے۔ (از مفاتیح الجنان ص۵۸۶)

اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ نَفْسَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِيْ نَفْسَكَ لَمْ اَعْرِفْ رَسُوْلَكَ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ رَسُوْلَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِيْ رَسُوْلَكَ لَمْ اَعْرِفْ حُجَّتَكَ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ حُجَّتَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِيْ حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِيْنِيْ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَّلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا هَدَيْتَنِيْ لِوِلَايَةِ مَنْ فَرَضْتَ عَلَيَّ طَاعَتَهٗ مِنْ وِّلَايَةِ وُلَاةِ

اَمْرِكَ بَعْدَ رَسُوْلِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ حَتّٰى وَالَيْتُ وُلَاةَ اَمْرِكَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْطَالِبٍ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيًّا وَّمُحَمَّدًا وَّجَعْفَرًا وَّمُوْسٰى وَعَلِيًّا وَّمُحَمَّدًا وَّعَلِيًّا وَّالْحَسَنَ وَالْحُجَّةَ الْقَائِمَ الْمَهْدِيَّ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَللّٰهُمَّ فَثَبِّتْنِيْ عَلٰى دِيْنِكَ وَاسْتَعْمِلْنِيْ بِطَاعَتِكَ وَلَيِّنْ قَلْبِيْ لِوَلِيِّ اَمْرِكَ وَعَافِنِيْ مِمَّا امْتَحَنْتَ بِهٖ خَلْقَكَ وَثَبِّتْنِيْ عَلٰى طَاعَةِ وَلِيِّ اَمْرِكَ الَّذِيْ سَتَرْتَهٗ عَنْ خَلْقِكَ وَبِاِذْنِكَ غَابَ عَنْ بَرِيَّتِكَ وَاَمْرَكَ يَنْتَظِرُ وَاَنْتَ الْعَالِمُ غَيْرُ الْمُعَلَّمِ بِالْوَقْتِ الَّذِيْ فِيْهِ صَلَاحُ اَمْرِ وَلِيِّكَ فِي الْاِذْنِ لَهٗ بِاِظْهَارِ اَمْرِهٖ وَكَشْفِ سِتْرِهٖ فَصَبِّرْنِيْ عَلٰى ذَالِكَ حَتّٰى لَا اُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ وَلَا كَشْفَ مَا سَتَرْتَ وَلَا الْبَحْثَ عَمَّا كَتَمْتَ وَلَا اُنَازِعَكَ فِيْ تَدْبِيْرِكَ وَلَا اَقُوْلَ لِمَ وَكَيْفَ وَمَا بَالُ وَلِيِّ الْاَمْرِ لَا يَظْهَرُ وَقَدِ امْتَلَاَتِ الْاَرْضُ مِنَ الْجَوْرِ وَاُفَوِّضُ اُمُوْرِيْ كُلَّهَا اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تُرِيَنِيْ وَلِيَّ اَمْرِكَ ظَاهِرًا نَافِذَ الْاَمْرِ مَعَ عِلْمِيْ بِاَنَّ لَكَ السُّلْطَانَ وَالْقُدْرَةَ وَالْبُرْهَانَ وَالْحُجَّةَ وَالْمَشِيَّةَ وَالْحَوْلَ وَالْقُوَّةَ فَافْعَلْ ذَالِكَ بِيْ وَبِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى نَنْظُرَ اِلٰى وَلِيِّ اَمْرِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ ظَاهِرَ الْمَقَالَةِ وَاضِحَ الدَّلَالَةِ هَادِيًا مِّنَ الضَّلَالَةِ شَافِيًا مِّنَ الْجَهَالَةِ اَبْرِزْ يَا رَبِّ مُشَاهَدَتَهٗ وَثَبِّتْ قَوَاعِدَهٗ وَاجْعَلْنَا

مِمَّنْ تَقَرُّ عَيْنُهُ بِرُؤْيَتِهِ وَاَقِمْنَا بِخِدْمَتِهِ وَتَوَفَّنَا عَلَى مِلَّتِهِ
وَاحْشُرْنَا فِي زُمْرَتِهِ اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ شَرِّ جَمِيعِ مَا خَلَقْتَ
وَذَرَاْتَ وَبَرَاْتَ وَاَنْشَاْتَ وَصَوَّرْتَ وَاحْفَظْهُ مِنْ مِنْ بَيْنِ
يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ فَوْقِهِ وَمِنْ
تَحْتِهِ بِحِفْظِكَ الَّذِي لَا يَضِيعُ مَنْ حَفِظْتَهُ بِهِ وَاحْفَظْ فِيهِ
رَسُولَكَ وَوَصِيَّ رَسُولِكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ وَمُدَّ
فِي عُمْرِهِ وَزِدْ فِي اَجَلِهِ وَاَعِنْهُ عَلَى مَا وَلَّيْتَهُ وَاسْتَرْعَيْتَهُ وَزِدْ فِي كَرَامَتِكَ لَهُ فَاِنَّهُ
الْهَادِي الْمَهْدِيُّ وَالْقَائِمُ الْمُهْتَدِي وَالطَّاهِرُ التَّقِيُّ الزَّكِيُّ النَّقِيُّ الرَّضِيُّ
الْمَرْضِيُّ الصَّابِرُ الشَّكُورُ الْمُجْتَهِدُ اَللّٰهُمَّ وَلَا تَسْلُبْنَا الْيَقِينَ لِطُولِ الْاَمَدِ فِي غَيْبَتِهِ
وَانْقِطَاعِ خَبَرِهِ عَنَّا وَلَا تُنْسِنَا ذِكْرَهُ وَانْتِظَارَهُ وَالْاِيمَانَ بِهِ وَقُوَّةَ
الْيَقِينِ فِي ظُهُورِهِ وَالدُّعَاءَ لَهُ وَالصَّلٰوةَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يُقَنِّطَنَا طُولُ غَيْبَتِهِ مِنْ
قِيَامِهِ وَيَكُونَ يَقِينُنَا فِي ذَالِكَ كَيَقِينِنَا فِي قِيَامِ رَسُولِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَمَا جَاءَ بِهِ مِنْ وَحْيِكَ وَتَنْزِيلِكَ فَقَوِّ قُلُوبَنَا عَلَى الْاِيمَانِ بِهِ
حَتَّى تَسْلُكَ بِنَا عَلَى يَدَيْهِ مِنْهَاجَ الْهُدَى وَالْمَحَجَّةَ الْعُظْمَى
وَالطَّرِيقَةَ الْوُسْطَى وَقَوِّنَا عَلَى طَاعَتِهِ وَثَبِّتْنَا عَلَى مُتَابَعَتِهِ
وَاجْعَلْنَا فِي حِزْبِهِ وَاَعْوَانِهِ وَاَنْصَارِهِ وَالرَّاضِينَ بِفِعْلِهِ وَلَا تَسْلُبْنَا
ذَالِكَ فِي حَيَاتِنَا وَلَا عِنْدَ وَفَاتِنَا حَتَّى تَتَوَفَّانَا وَنَحْنُ عَلَى ذَالِكَ
لَا شَاكِّينَ وَلَا نَاكِثِينَ وَلَا مُرْتَابِينَ وَلَا مُكَذِّبِينَ اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ
فَرَجَهُ وَاَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ وَانْصُرْ نَاصِرِيهِ وَاخْذُلْ خَاذِلِيهِ

وَدَمْدِمْ عَلَى مَنْ نَصَبَ لَهُ وَكَذَّبَ بِهِ وَاَظْهِرْ بِهِ الْحَقَّ
وَاَمِتْ بِهِ الْجَوْرَ وَاسْتَنْقِذْ بِهِ عِبَادَكَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الذُّلِّ
وَانْعَشْ بِهِ الْبِلَادَ وَاقْتُلْ بِهِ جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ وَاقْصِمْ بِهِ رُؤُسَ
الضَّلَالَةِ وَذَلِّلْ بِهِ الْجَبَّارِينَ وَالْكَافِرِينَ وَاَبِرْ بِهِ الْمُنَافِقِينَ
وَالنَّاكِثِينَ وَجَمِيعَ الْمُخَالِفِينَ وَالْمُلْحِدِينَ فِي مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَ
مَغَارِبِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا حَتَّى لَا تَدَعَ مِنْهُمْ دَيَّاراً
وَلَا تُبْقِيَ لَهُمْ آثَاراً طَهِّرْ مِنْهُمْ بِلَادَكَ وَاشْفِ مِنْهُمْ صُدُورَ
عِبَادِكَ وَجَدِّدْ بِهِ مَا امْتَحَى مِنْ دِينِكَ وَاَصْلِحْ بِهِ مَا بُدِّلَ مِنْ
حُكْمِكَ وَغُيِّرَ مِنْ سُنَّتِكَ حَتَّى يَعُودَ دِينُكَ بِهِ وَعَلَى يَدَيْهِ غَضّاً
جَدِيداً صَحِيحاً لَا عِوَجَ فِيهِ وَلَا بِدْعَةَ مَعَهُ حَتَّى تُطْفِئَ بِعَدْلِهِ نِيرَانَ
الْكَافِرِينَ فَاِنَّهُ عَبْدُكَ الَّذِي اسْتَخْلَصْتَهُ لِنَفْسِكَ وَارْتَضَيْتَهُ
لِنَصْرِ دِينِكَ وَاصْطَفَيْتَهُ بِعِلْمِكَ وَعَصَمْتَهُ مِنَ الذُّنُوبِ وَ
بَرَّاْتَهُ مِنَ الْعُيُوبِ وَاَطْلَعْتَهُ عَلَى الْغُيُوبِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ وَطَهَّرْتَهُ
مِنَ الرِّجْسِ وَنَقَّيْتَهُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلَى آبَائِهِ
الْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِينَ وَعَلَى شِيعَتِهِ الْمُنْتَجَبِينَ وَبَلِّغْهُمْ مِنْ آمَالِهِمْ
مَا يَاْمُلُونَ وَاجْعَلْ ذَالِكَ مِنَّا خَالِصاً مِنْ كُلِّ شَكٍّ وَشُبْهَةٍ
وَرِيَاءٍ وَسُمْعَةٍ حَتَّى لَا نُرِيدَ بِهِ غَيْرَكَ وَلَا نَطْلُبَ بِهِ اِلَّا
وَجْهَكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَشْكُو اِلَيْكَ فَقْدَ نَبِيِّنَا وَغَيْبَةَ وَلِيِّنَا (اِمَامِنَا)
وَشِدَّةَ الزَّمَانِ عَلَيْنَا وَوُقُوعَ الْفِتَنِ بِنَا وَتَظَاهُرَ الْاَعْدَاءِ

عَلَيْنَا وَكَثْرَةَ عَدُوِّنَا وَقِلَّةَ عَدَدِنَا اَللّٰهُمَّ فَافْرُجْ ذٰلِكَ عَنَّا بِفَتْحٍ مِنْكَ
تُعَجِّلُهُ وَنَصْرٍ مِنْكَ تُعِزُّهُ وَاِمَامِ عَدْلٍ تُظْهِرُهُ اِلٰهَ الْحَقِّ آمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ اَنْ تَاْذَنَ لِوَلِيِّكَ فِيْ اِظْهَارِ عَدْلِكَ فِيْ عِبَادِكَ
وَقَتْلِ اَعْدَائِكَ فِيْ بِلَادِكَ حَتّٰى لَاتَدَعَ لِلْجَوْرِ يَارَبِّ دِعَامَةً
اِلَّا قَصَمْتَهَا وَلَا بَقِيَّةً اِلَّا اَفْنَيْتَهَا وَلَا قُوَّةً اِلَّا اَوْهَنْتَهَا وَلَا رُكْنًا
اِلَّا هَدَمْتَهُ وَلَا حَدًّا اِلَّا فَلَلْتَهُ وَلَا سِلَاحًا اِلَّا اَكْلَلْتَهُ وَلَا رَايَةً
اِلَّا نَكَّسْتَهَا وَلَا شُجَاعًا اِلَّا قَتَلْتَهُ وَلَا جَيْشًا اِلَّا خَذَلْتَهُ وَارْمِهِمْ
يَارَبِّ بِحَجَرِكَ الدَّامِغِ وَاضْرِبْهُمْ بِسَيْفِكَ الْقَاطِعِ وَبَاْسِكَ
الَّذِيْ لَاتَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ وَعَذِّبْ اَعْدَائَكَ وَاَعْدَاءَ
وَلِيِّكَ وَاَعْدَاءَ رَسُوْلِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِيَدِ وَلِيِّكَ
وَاَيْدِيْ عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اكْفِ وَلِيَّكَ وَحُجَّتَكَ فِيْ اَرْضِكَ هَوْلَ
عَدُوِّهٖ وَكَيْدَ مَنْ اَرَادَهُ وَامْكُرْ بِمَنْ مَكَرَ بِهٖ وَاجْعَلْ دَائِرَةَ
السَّوْءِ عَلٰى مَنْ اَرَادَ بِهٖ سُوْءًا وَاقْطَعْ عَنْهُ مَادَّتَهُمْ وَاَرْعِبْ لَهُ
قُلُوْبَهُمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَخُذْهُمْ جَهْرَةً وَبَغْتَةً وَشَدِّدْ
عَلَيْهِمْ عَذَابَكَ وَاَخْزِهِمْ فِيْ عِبَادِكَ وَالْعَنْهُمْ فِيْ بِلَادِكَ
وَاَسْكِنْهُمْ اَسْفَلَ نَارِكَ وَاَحِطْ بِهِمْ اَشَدَّ عَذَابِكَ وَاَصْلِهِمْ
نَارًا وَاحْشُ قُبُوْرَ مَوْتَاهُمْ نَارًا وَاَصْلِهِمْ حَرَّ نَارِكَ فَاِنَّهُمْ
اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ وَاَضَلُّوْا عِبَادَكَ وَاَخْرَبُوْا
بِلَادَكَ اَللّٰهُمَّ وَاَحْيِ بِوَلِيِّكَ الْقُرْاٰنَ وَاَرِنَا نُوْرَهُ سَرْمَدًا لَا لَيْلَ

فِيْهِ وَاَحْيِ بِهِ الْقُلُوْبَ الْمَيِّتَةَ وَاشْفِ بِهِ الصُّدُوْرَ الْوَغِرَةَ
وَاجْمَعْ بِهِ الْاَهْوَاءَ الْمُخْتَلِفَةَ عَلَى الْحَقِّ وَاَقِمْ بِهِ الْحُدُوْدَ الْمُعَطَّلَةَ
وَالْاَحْكَامَ الْمُهْمَلَةَ حَتّٰى لَا يَبْقٰى حَقٌّ اِلَّا ظَهَرَ وَلَا عَدْلٌ اِلَّا
زَهَرَ وَاجْعَلْنَا يَارَبِّ مِنْ اَعْوَانِهٖ وَمُقَوِّيَةِ سُلْطَانِهٖ وَالْمُؤْتَمِرِيْنَ
لِاَمْرِهٖ وَالرَّاضِيْنَ بِفِعْلِهٖ وَالْمُسَلِّمِيْنَ لِاَحْكَامِهٖ وَمِمَّنْ لَاحَاجَةَ
بِهٖ اِلَى التَّقِيَّةِ مِنْ خَلْقِكَ وَاَنْتَ يَارَبِّ الَّذِيْ تَكْشِفُ الضُّرَّ
وَتُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاكَ وَتُنْجِيْ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ فَاكْشِفِ
الضُّرَّ عَنْ وَلِيِّكَ وَاجْعَلْهُ خَلِيْفَةً فِيْ اَرْضِكَ كَمَا ضَمِنْتَ لَهُ
اَللّٰهُمَّ لَاتَجْعَلْنِيْ مِنْ خُصَمَاءِ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَلَا تَجْعَلْنِيْ
مِنْ اَعْدَاءِ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مِنْ اَهْلِ الْحَنَقِ وَالْغَيْظِ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَاِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ذٰلِكَ فَاَعِذْنِيْ وَاَسْتَجِيْرُ بِكَ فَاَجِرْنِيْ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِيْ بِهِمْ فَائِزًا عِنْدَكَ فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

زیارت حضرت صاحب الامر ہر روز بعد نماز صبح

اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَايَ صَاحِبَ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ
عَلَيْهِ عَنْ جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَ
مَغَارِبِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا حَيِّهِمْ وَمَيِّتِهِمْ
وَعَنْ وَالِدَيَّ وَوُلْدِيْ وَعَنِّيْ مِنَ الصَّلَوَاتِ وَالتَّحِيَّاتِ زِنَةَ

عَرْشِ اللّٰهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ وَمُنْتَهٰى رِضَاهُ وَعَدَدَ مَا اَحْصَاهُ كِتَابُهٗ وَاَحَاطَ بِهٖ عِلْمُهٗ اَللّٰهُمَّ اُجَدِّدُ لَهٗ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ كُلِّ يَوْمٍ عَهْدًا وَعَقْدًا وَبَيْعَةً لَهٗ فِيْ رَقَبَتِيْ اَللّٰهُمَّ كَمَا شَرَّفْتَنِيْ بِهٰذَا التَّشْرِيْفِ وَفَضَّلْتَنِيْ بِهٰذِهِ الْفَضِيْلَةِ وَخَصَصْتَنِيْ بِهٰذِهِ النِّعْمَةِ فَصَلِّ عَلٰى مَوْلَايَ وَسَيِّدِيْ صَاحِبِ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ اَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَالذَّابِّيْنَ عَنْهُ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُسْتَشْهَدِيْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ طَائِعًا غَيْرَ مُكْرَهٍ فِي الصَّفِّ الَّذِيْ نَعَتَّ اَهْلَهٗ فِيْ كِتَابِكَ فَقُلْتَ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوْصٌ عَلٰى طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ وَاٰلِهٖ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ بَيْعَةٌ لَهٗ فِيْ عُنُقِيْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

اعمال نوروز

اس روز قبل عہد رسول صلعم بہت سے واقعات ہوئے ہیں لیکن اہل عجم زیادہ مبارک اس وجہ سے جانتے ہیں کہ ۱۸ ذی الحجہ جس میں بمقام خم غدیر آنحضرتؐ نے جناب امیرؑ کو اپنا خلیفہ معین فرمایا نیز جس روز آپ کو خلافت ظاہری ملی ہے یہی روز تھا۔ اور اسی روز حضرت صاحب الامرؑ دجال کو کوفہ میں پھانسی دیں گے اس روز آفتاب برج حمل میں جاتا ہے اور بحساب سنہ عیسوی یہ روز اکثر ۲۱ مارچ کو ہوا کرتا ہے۔ روز عید ہے غسل کرکے پاکیزہ کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا چاہیئے اور بعد نماز

ظہرین چار رکعت نماز نوروز پڑھکر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدِنِ الْاَوْصِيَآءِ الْمَرْضِيِّيْنَ وَعَلٰى جَمِيْعِ اَنْبِيَآئِكَ وَرُسُلِكَ بِاَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَصَلِّ عَلٰى اَرْوَاحِهِمْ وَاَجْسَادِهِمْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا الَّذِيْ فَضَّلْتَهٗ وَكَرَّمْتَهٗ وَشَرَّفْتَهٗ وَعَظَّمْتَ خَطَرَهٗ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَنْعَمْتَ بِهٖ عَلَيَّ حَتّٰى لَا اَشْكُرَ اَحَدًا غَيْرَكَ وَوَسِّعْ عَلَيَّ فِيْ رِزْقِيْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَللّٰهُمَّ مَا غَابَ عَنِّيْ فَلَا يَغِيْبَنَّ عَنِّيْ عَوْنُكَ وَحِفْظُكَ وَمَا فَقَدْتُ مِنْ شَيْءٍ فَلَا تُفْقِدْنِيْ عَوْنَكَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا اَتَكَلَّفَ مَا لَا اَحْتَاجُ اِلَيْهِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ اور کتب غیر مشہورہ میں ہے کہ وقت تحویل آفتاب ۳۶۶ مرتبہ یہ دعا پڑھے يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ يَا مُدَبِّرَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَا مُحَوِّلَ الْحَوْلِ وَالْاَحْوَالِ حَوِّلْ حَالَنَا اِلٰى اَحْسَنِ الْحَالِ اور یہ نقش مشک و زعفران سے وقت تحویل آفتاب لکھے اور اپنے پاس رکھے الاٰ۱۱۱۹۱۱۱۹الاٰ۱۱۱ یحطے اور روایت ہے کہ جو بروز نوروز یہ سات آیہ مشک و زعفران وگلاب سے کاسہ چینی پر لکھ کر دھوکر پیئے امراض وغیرہ سے محفوظ رہے۔ سَلَامٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهَارُوْنَ سَلَامٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعَالَمِيْنَ + سَلَامٌ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ + سَلَامٌ عَلٰى اٰلِ يٰسِيْنَ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ + سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِيْنَ سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ + اور مروی ہے کہ جو روز نوروز یہ سات سورے پڑھے تا سال آئندہ سب آفات و بلیات سے محفوظ رہے گا۔ بنی اسرائیل

و نور و حدید و حشر و صف و سال سائل (سورہ المعارج) و اعلیٰ۔

نکاح

خطبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَہٗ نَسَبًا وَّ صِھْرًا وَّ کَانَ رَبُّکَ قَدِیْرًا وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ اٰلِہِ الَّذِیْنَ اَذْھَبَ اللّٰہُ عَنْھُمُ الرِّجْسَ وَطَھَّرَھُمْ تَطْھِیْرًا اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَآئِکُمْ اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِھِمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَنَاکَحُوْا تَنَاسَلُوْا تَکْثُرُوْا فَاِنِّیْ اُبَاھِیْ بِکُمُ الْاُمَمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَوْ بِالسِّقْطِ

نوٹ۔ ہر عقد ایک صیغہ ایجاب و ایک صیغہ قبول پڑھنے سے ہو جاتا ہے پہلی صورت مندرجہ ذیل میں پانچ صیغہ تبرکاً و احتیاطاً لکھے گئے ہیں۔

پہلی صورت صیغہ نکاح۔ اگر مرد و عورت دونوں بالغ ہوں اور دونوں طرف سے وکیل عقد پڑھیں۔

ایجاب	قبول
پہلے وکیل عورت کا کہے اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ	پھر وکیل مرد کا کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَکَ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ
زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ بِمُوَکِّلِکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مِنْ مُوَکِّلِکَ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ
اَنْکَحْتُ وَزَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ النِّکَاحَ وَالتَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ

ضمیمہ صورت اول۔ اگر وکیل نے ولی کی بھی اجازت حاصل کی ہو تو یہ صیغہ بھی پڑھے

اَنْکَحْتُ وَزَوَّجْتُ مُوَکِّلَکَ مُوَکِّلَتِیْ وَکَالَۃً عَنْھَا وَعَنْ اَبِیْھَا عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ النِّکَاحَ وَالتَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ

دوسری صورت صیغہ نکاح۔ اگر عورت بالغہ کی طرف سے وکیل اور مرد بالغ خود پڑھے

پہلے وکیل عورت کا کہے اَنْکَحْتُکَ مُوَکِّلَتِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ	پھر مرد کہے۔ قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِنَفْسِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ

تیسری صورت۔ صیغہ نکاح۔ اگر مرد و عورت دونوں نابالغ ہوں اور ولی (باپ یا دادا) کی اجازت سے وکیل عقد پڑھے

پہلے وکیل عورت کے ولی کا کہے اَنْکَحْتُ بِنْتَ مُوَکِّلَتِیْ اِبْنَ مُوَکِّلِکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ	پھر وکیل مرد کے ولی کا کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِابْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ

چوتھی صورت۔ صیغہ نکاح اگر عورت نابالغہ ہو اور مرد بالغ ہو اور عورت کے ولی کی اجازت سے وکیل عقد پڑھے۔

پہلے وکیل عورت کے ولی کا کہے اَنْکَحْتُ بِنْتَ مُوَکِّلِیْ مُوَکِّلَکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ	پھر وکیل مرد کا کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ

پانچویں صورت صیغہ نکاح۔ اگر عورت بالغہ ہو اور مرد نابالغ ہو اور مرد کے ولی کی اجازت سے وکیل عقد پڑھے

پہلے وکیل عورت کا کہے اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ اِبْنَ مُوَکِّلِکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ	پھر وکیل مرد کے ولی کا کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِابْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ

چھٹی صورت۔ صیغہ نکاح۔ اگر مرد و عورت دونوں نابالغ ہوں اور دونوں کے ولی عقد پڑھیں

پہلے عورت کا ولی کہے اَنْکَحْتُ اِبْنَتِیْ اِبْنَکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ	پھر مرد کا ولی کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِابْنِیْ ھٰذَا عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ

تنبیہ۔ صورت ۳ و ۴ و ۵ و ۶ میں جو نابالغ ہوں گی۔ بالغ ہونے پر فسخ کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔

ساتویں صورت صیغہ نکاح فضولی۔ اگر عورت و مرد دونوں یا ایک نابالغ ہوں اور ولی شرعی (باپ یا دادا) نہ رکھتی ہوں یا ولی ہوں اور بغیر اجازت ولی عقد پڑھا جائے۔

پہلے عورت کی طرف سے ایک شخص کہے اَنْکَحْتُ زَیْنَبَ زَیْدًا عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ	پھر مرد کی طرف سے دوسرا شخص کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِزَیْدٍ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ

تنبیہ۔ بجائے زینب کے جو نام اُس عورت کا ہو وہ نام اور بجائے زید کے جو نام اُس مرد کا ہو وہ نام کہے۔

تنبیہ۔ قمر در عقرب و تحت الشعاع میں عقد کرنا مکروہ ہے اور شب میں عقد کرنا مستحب ہے۔

بیان متعہ

ارکان متعہ۔ یہ ہیں۔ صیغہ۔ محل (وہ عورت جس سے متعہ کر سکیں مدت۔ مہر۔

وہ عورتیں جن سے متعہ جائز ہے۔ مسلمہ و کتابیہ (نصرانیہ و یہودیہ) سے جائز ہے احوط ترک ہے حتی الامکان نہ کرنا چاہئے۔ زنِ فاحشہ و زانیہ سے مکروہ ہے۔ زن مومنہ و عفیفہ سے مستحب ہے۔

تنبیہ۔ زن کتابیہ (نصرانیہ و یہودیہ) سے جو اپنے اصلی مذہب پر باقی ہوں متعہ بشرائط مخصوصہ جائز ہے جن کی تفصیل کتب مطولہ میں بصراحت

حدیث شریف کساء

(از مفاتیح الجنان)

حدیث کساء جناب سیدہ سلام اللہ علیہا سے منقول ہے مومنین کی بڑی تعداد اس حدیث شریف کو بعد نماز بطور وظیفہ پڑھنے کی عادی ہے۔ حدیث کساء جن الفاظ میں اب تک خاص کر ہندوستان میں رائج رہی ہے اُس میں کساء (چادر) کے اندر آنے والے حضرات کے سلام کا جواب، جناب رسالتمآب صلعم کی جانب سے مذکور نہیں ہے۔

حالانکہ جواب سلام واجب ہے ہمارے علماء اعلام حدیث کساء میں جواب سلام مذکور نہ ہونے کے بارے میں مختلف تاویلیں فرماتے رہے ہیں۔

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ مفاتیح الجنان (مولفہ علامہ عباس قمی اعلی اللہ مقامہ) کے آخری ایڈیشن میں حدیث کساء جن الفاظ میں شیخ عبداللہ بن نور اللہ البحرانی کی کتاب عوالم العلوم سے بسند صحیح جابر ابن عبداللہ الانصاری سے نقل کی گئی ہے اُس میں آنحضرت صلعم کی جانب سے جواب سلام موجود ہے۔

ایسی صورت میں حدیث کساء کے اس نسخہ کا مکمل ہونا قریب قریب یقینی ہو جاتا ہے اور اب جواب سلام کے مذکور نہ ہونے کے لئے کسی تاویل کی آڑ لینے کی ضرورت بھی محسوس نہیں ہوتی۔

اس نسخہ کو عام فائدہ پیش نظر رکھتے ہوئے یہاں نقل کیا جا رہا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِىِّ عَنْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَىَّ اَبِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِىْ بَعْضِ الْاَيَّامِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ فَقُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ اِنِّىْ اَجِدُ فِىْ بَدَنِىْ ضُعْفًا فَقُلْتُ لَهٗ اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ يَا اَبَتَاهُ مِنَ الضُّعْفِ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اِيْتِيْنِىْ بِالْكِسَآءِ الْيَمَانِىْ فَغَطِّيْنِىْ بِهٖ فَاَتَيْتُهٗ بِالْكِسَآءِ الْيَمَانِىْ فَغَطَّيْتُهٗ بِهٖ وَصِرْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاِذَا وَجْهُهٗ يَتَلَاْلَاُ نُوْرًا كَاَنَّهُ الْبَدْرُ فِىْ لَيْلَةِ تَمَامِهٖ وَكَمَالِهٖ فَمَا كَانَتْ اِلَّا سَاعَةً وَّاِذَا بِوَلَدِىَ الْحَسَنِ قَدْ اَقْبَلَ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّاهُ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا قُرَّةَ عَيْنِىْ وَثَمَرَةَ فُؤَادِىْ فَقَالَ يَا اُمَّاهُ اِنِّىْ اَشَمُّ عِنْدَكِ رَآئِحَةً طَيِّبَةً كَاَنَّهَا رَآئِحَةُ جَدِّىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُلْتُ نَعَمْ اِنَّ جَدَّكَ تَحْتَ الْكِسَآءِ فَاَقْبَلَ الْحَسَنُ نَحْوَ الْكِسَآءِ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ لِىْ اَنْ اَدْخُلَ مَعَكَ تَحْتَ الْكِسَآءِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِىْ وَيَا صَاحِبَ حَوْضِىْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ مَعَهٗ تَحْتَ الْكِسَآءِ فَمَا كَانَتْ اِلَّا سَاعَةً اِذَا

بِوَلَدِيَ الْحُسَيْنِ قَدْ أَقْبَلَ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا أُمَّاهُ
فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِي وَيَا قُرَّةَ عَيْنِي وَثَمَرَةَ فُؤَادِي
فَقَالَ يَا أُمَّاهُ إِنِّي أَشَمُّ عِنْدَكِ رَائِحَةً طَيِّبَةً كَأَنَّهَا رَائِحَةُ
جَدِّي رَسُولِ اللّٰهِ فَقُلْتُ نَعَمْ إِنَّ جَدَّكَ وَأَخَاكَ تَحْتَ
الْكِسَاۤءِ فَدَنَى الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَحْوَ الْكِسَاۤءِ وَقَالَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّاهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اخْتَارَهُ اللّٰهُ
أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَكُونَ مَعَكُمَا تَحْتَ الْكِسَاۤءِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ
يَا وَلَدِي وَيَا شَافِعَ أُمَّتِي قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ مَعَهُمَا تَحْتَ
الْكِسَاۤءِ فَأَقْبَلَ عِنْدَ ذٰلِكَ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ فَقُلْتُ
وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَبَا الْحَسَنِ وَيَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ إِنِّي
أَشَمُّ عِنْدَكِ رَائِحَةً طَيِّبَةً كَأَنَّهَا رَائِحَةُ أَخِي وَابْنِ عَمِّي رَسُولِ
اللّٰهِ فَقُلْتُ نَعَمْ هَا هُوَ مَعَ وَلَدَيْكَ تَحْتَ الْكِسَاۤءِ فَأَقْبَلَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ
السَّلَامُ نَحْوَ الْكِسَاۤءِ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَأْذَنُ لِي
أَنْ أَكُونَ مَعَكُمْ تَحْتَ هٰذَا الْكِسَاۤءِ قَالَ لَهُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَخِي
وَيَا وَصِيِّي وَخَلِيفَتِي وَصَاحِبَ لِوَائِي قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ عَلِيٌّ
تَحْتَ الْكِسَاۤءِ ثُمَّ أَتَيْتُ نَحْوَ الْكِسَاۤءِ وَقُلْتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَكُونَ مَعَكُمْ تَحْتَ
الْكِسَاۤءِ قَالَ وَعَلَيْكِ السَّلَامُ يَا بِنْتِي وَيَا بَضْعَتِي قَدْ أَذِنْتُ

لَكِ فَدَخَلْتُ مَعَهُمْ تَحْتَ الْكِسَاۤءِ فَلَمَّا اكْتَمَلْنَا جَمِيعًا تَحْتَ
الْكِسَاۤءِ أَخَذَ أَبِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِطَرَفَيِ الْكِسَاۤءِ
وَأَوْمَى بِيَدِهِ الْيُمْنٰى إِلَى السَّمَاۤءِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰؤُلَاۤءِ أَهْلُ
بَيْتِي وَخَاصَّتِي وَحَامَّتِي لَحْمُهُمْ لَحْمِي وَدَمُهُمْ دَمِي يُؤْلِمُنِي مَا
يُؤْلِمُهُمْ وَيَحْزُنُنِي مَا يَحْزُنُهُمْ أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ
لِمَنْ سَالَمَهُمْ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاهُمْ وَمُحِبٌّ لِمَنْ أَحَبَّهُمْ إِنَّهُمْ
مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ
وَغُفْرَانَكَ وَرِضْوَانَكَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ وَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ
وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا مَلَاۤئِكَتِي وَيَا سُكَّانَ
سَمٰوَاتِي إِنِّي مَا خَلَقْتُ سَمَاۤءً مَبْنِيَّةً وَلَا أَرْضًا مَدْحِيَّةً وَلَا
قَمَرًا مُنِيرًا وَلَا شَمْسًا مُضِيْئَةً وَلَا فَلَكًا يَدُورُ وَلَا بَحْرًا يَجْرِي
وَلَا فُلْكًا يَسْرِي إِلَّا فِي مَحَبَّةِ هٰؤُلَاۤءِ الْخَمْسَةِ الَّذِينَ هُمْ
تَحْتَ الْكِسَاۤءِ فَقَالَ الْأَمِينُ جِبْرَئِيلُ يَا رَبِّ وَمَنْ تَحْتَ
الْكِسَاۤءِ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هُمْ أَهْلُ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدِنُ
الرِّسَالَةِ هُمْ فَاطِمَةُ وَأَبُوهَا وَبَعْلُهَا وَبَنُوهَا فَقَالَ جِبْرَئِيلُ
يَا رَبِّ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَهْبِطَ إِلَى الْأَرْضِ لِأَكُونَ مَعَهُمْ سَادِسًا
فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى نَعَمْ قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَهَبَطَ الْأَمِينُ جِبْرَئِيلُ
وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْعَلِيُّ الْأَعْلٰى يُقْرِئُكَ
السَّلَامَ وَيَخُصُّكَ بِالتَّحِيَّةِ وَالْإِكْرَامِ وَيَقُولُ لَكَ وَعِزَّتِي

وَجَلَالِیْ اِنِّیْ مَا خَلَقْتُ سَمَآءً مَبْنِیَّةً وَّلَا اَرْضًا مَدْحِیَّةً وَّلَا قَمَرًا
مُنِیْرًا وَّلَا شَمْسًا مُضِیْئَةً وَّلَا فَلَكًا یَدُوْرُ وَّلَا بَحْرًا یَجْرِیْ وَّلَا فُلْكًا
یَسْرِیْ اِلَّا لِاَجْلِكُمْ وَمَحَبَّتِكُمْ وَقَدْ اَذِنَ لِیْ اَنْ اَدْخُلَ مَعَكُمْ تَحْتَ
الْكِسَآءِ فَهَلْ تَاْذَنُ لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ
عَلَیْكَ السَّلَامُ یَا اَمِیْنَ وَحْیِ اللّٰهِ اِنَّهٗ نَعَمْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ
فَدَخَلَ جِبْرَآئِیْلُ مَعَنَا تَحْتَ الْكِسَآءِ فَقَالَ لِاَبِیْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی
قَدْ اَوْحٰی اِلَیْكُمْ یَقُوْلُ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ
اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا فَقَالَ عَلِیٌّ لِاَبِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَخْبِرْنِیْ مَا لِجُلُوْسِنَا هٰذَا تَحْتَ الْكِسَآءِ مِنَ الْفَضْلِ عِنْدَ اللّٰهِ
تَعَالٰی فَقَالَ النَّبِیُّ وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ نَبِیًّا وَّاصْطَفَانِیْ بِالرِّسَالَةِ
نَجِیًّا مَا ذُكِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِیْ مَحْفِلٍ مِّنْ مَّحَافِلِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَفِیْهِ
جَمْعٌ مِّنْ شِیْعَتِنَا وَمُحِبِّیْنَا اِلَّا وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْ
بِهِمُ الْمَلَآئِكَةُ وَاسْتَغْفَرَتْ لَهُمْ اِلٰی اَنْ یَّتَفَرَّقُوْا فَقَالَ عَلِیٌّ
اِذًا وَّاللّٰهِ فُزْنَا وَفَازَ شِیْعَتُنَا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اَبِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ یَا عَلِیُّ وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ نَبِیًّا وَّاصْطَفَانِیْ
بِالرِّسَالَةِ نَجِیًّا مَا ذُكِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِیْ مَحْفِلٍ مِّنْ مَّحَافِلِ اَهْلِ الْاَرْضِ
وَفِیْهِ جَمْعٌ مِّنْ شِیْعَتِنَا وَمُحِبِّیْنَا وَفِیْهِمْ مَهْمُوْمٌ اِلَّا وَفَرَّجَ اللّٰهُ
هَمَّهٗ وَلَا مَغْمُوْمٌ اِلَّا وَكَشَفَ اللّٰهُ غَمَّهٗ وَلَا طَالِبُ حَاجَةٍ
اِلَّا وَقَضَی اللّٰهُ حَاجَتَهٗ فَقَالَ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِذًا وَّاللّٰهِ فُزْنَا

وَسُعِدْنَا وَكَذٰلِكَ شِیْعَتُنَا فَازُوْا وَسُعِدُوْا فِی الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَةِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ

فضائل بعض سورہائے قرآن مجید

(۱) سورہ یٰسین۔ جناب رسول خدا صلعم سے منقول ہے کہ جو شخص سورہ یسین رضائے خدا کے لئے پڑھے تو خدا تعالیٰ بارہ تلاوت قرآن کا ثواب عطا فرماتا ہے اور اگر بیمار کے نزدیک یہ سورہ پڑھا جائے تو اُس کے ہر حرف کے عوض دس فرشتے اُس بیمار کے سامنے صف باندھکر کھڑے ہوتے اور اُس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور برابر حاضر رہتے ہیں۔ وقت قبضِ روح و مشایعت جنازہ و نماز میت و وقت دفن اس کے اور جو بیمار وقت سکرات اس سورہ کو خود پڑھے یا اُس کے نزدیک پڑھا جائے تو رضوان خازن جنت ایک جام آب جنت کا لاکر اُسے پلاتا ہے جس سے وہ سیراب ہو جاتا ہے اور برابر سیراب رہتا ہے جبکہ وہ روز حشر مبعوث ہوتا ہے اور حوضہائے پیغمبران میں سے کسی حوض کا محتاج نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ داخل جنت ہو جائے اور اُس وقت بھی سیراب رہتا ہے۔ یہ بھی منقول ہے کہ اس کے پڑھنے والے کو خیر دنیا و آخرت ملتی ہے اور دنیا کی بلاؤں اور آخرت کے ہر ہول کو یہ سورہ دفع کرتا ہے نیز اس کی تلاوت سے بیس حجوں کا ثواب ملتا ہے۔ اگر قبرستان میں پڑھے تو عذاب اموات میں تخفیف ہوتی ہے اور

تعداد اموات کے مساوی حسنات عطا ہوتے ہیں امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی دن میں اس سورہ کی تلاوت کرے تو شب تک محفوظ رہے اور اگر شب میں پڑھے تو اللہ تعالیٰ ایک ہزار فرشتے نازل کرتا ہے جو اُس کی حفاظت ہر آفت و شیطان رجیم کے ہر شر سے کرتے ہیں اور اگر اُس دن مرجائے تو داخل بہشت ہوگا۔ (مفاتیح الجنان)

(۲) سورہ **واقعہ** منقول ہے کہ خلیفہ ثالث جناب عبداللہ ابن مسعود کی عیادت کے لئے گئے جبکہ وہ مرض الموت میں بیمار تھے اور ان کی کچھ اعانت کرنا چاہی۔ عبداللہ ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ تم نے اُس وقت میری اعانت نہ کی جب میں احتیاج رکھتا تھا اور اب تو مستغنی ہوں خلیفہ نے کہا کہ یہ اعانت تمہارے بچوں کے لئے مفید ہوگی۔ عبداللہ نے فرمایا کہ میں نے رسول خدا صلعم کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص ہر شب سورہ واقعہ کی تلاوت کرے تو اُسے کوئی پریشانی لاحق نہ ہوگی۔ میں نے اُن کو اس سورہ کی تلاوت کی تاکید کردی ہے لہذا اُن کو اب تمہاری اعانت کی ضرورت نہیں ہے۔

(۳) **سورۃ الملک**۔ امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ سورہ الملک سورہ مانعہ ہے یعنی عذاب قبر سے منع کرتا ہے۔ اور جو شخص شب میں اس کو پڑھے تو خوشحال اور صاحب برکت ہو اور اس کا شمار غافلوں میں نہ ہو حضرت فرماتے ہیں کہ میں اس سورے کو بعد نماز عشاء پڑھتا ہوں اور جناب رسالتمآب صلعم فرماتے ہیں کہ اس کا پڑھنے والا مثل اُس شخص کے ہے جس نے تمام رات شب قدر میں

عبادت کی ہو۔ امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص ہر شب کو اس سورہ کو سونے کے پہلے پڑھے تو ہمیشہ امان الٰہی میں رہے یہاں تک کہ صبح ہو اور روز قیامت میں امانِ الٰہی میں رہے یہاں تک کہ داخل بہشت ہو۔

قطب راوندی نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ کسی شخص نے لاعلمی میں کسی قبر کے سامنے خیمہ نصب کیا اور سورہ الملک کی تلاوت کی پس ایک آواز سنی ایک چیخنے والے کی کہ یہ سورہ منجیہ ہے چنانچہ اُنھوں نے جناب رسالتمآب صلعم سے واقعہ عرض کیا آنحضرت نے فرمایا کہ یہ سورہ عذاب قبر سے نجات دہندہ ہے۔

(۴) **سورہ مزمل**۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص اس سورہ کو نماز عشاء میں یا آخر شب پڑھے تو یہ سورہ اور شب و روز اُس کے نیک اعمال کی شہادت دیں۔ اُس کو نیکوکار کی زندگی عطا ہو اور وہ نیکوکار دنیا سے اُٹھے۔ اور امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ اس کا پڑھنے والا ہرگز محتاج نہ ہوگا۔ اور جناب رسالتمآب صلعم سے منقول ہے کہ اس کی تلاوت سے عسرت دارین دور ہوتی ہے۔

(۵) **سورہ فتح**۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ سورہ فتح کے پڑھنے سے اُس کے پڑھنے والے کے مال و لونڈیوں اور عورتوں کی حفاظت ہوتی ہے اور بروز قیامت ایک منادی ندا کرے گا جسے تمام اہل محشر سنیں گے کہ اے بندے تو میرے خاص اور خالص بندوں میں سے ہے اور فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اسے میرے خاص بندوں میں شامل کرکے

بہشت میں داخل کردو تاکہ یہ نعمتہائے بہشت سے مستفیض ہو اور شراب بہشت سے سیراب ہو

(۶) **سورہ دہر**۔ جناب رسالتمآب صلعم سے منقول ہے کہ اس سورہ کے پڑھنے والے کی جزا خدا کے نزدیک جنت اور حریر ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص صبح پنجشنبہ کو پڑھے تو رسولخدا صلعم کے رفقا سے ہو۔

(۷) **سورہ الرحمن**۔ جناب رسالتمآب صلعم فرماتے ہیں کہ ہر چیز کے واسطے ایک عروس ہے اور عروس قرآن کی سورہ رحمن ہے۔ حضرت صادقؑ فرماتے ہیں کہ سورہ رحمن کا پڑھنا مت ترک کرو کہ یہ سورہ منافقوں کے دل میں نہیں ٹھیرتا ہے۔ بروز قیامت یہ سورہ ایک خوبصورت انسان کی صورت میں خوشبودار ہوکر ایک مقام پر جو زیادہ قریب ہے کھڑا ہوگا اور حکم خدا سے بتلائے گا کہ کون کون اس سورہ کی تلاوت کرتے تھے۔ خدائے تعالیٰ اُن کے چہروں کو روشن و نورانی کردے گا اور فرمائے گا کہ جن کو دوست رکھتے ہو ان کی سفارش کرو چنانچہ ان کی شفاعت پر تمام لوگ داخل بہشت ہوں گے۔ حضرت صادقؑ یہ بھی فرماتے ہیں کہ جو کوئی فبای الاء ربکما تکذبان کے بعد لَا بِشَیْءٍ مِنْ آلَائِكَ رَبِّ أُكَذِّبُ کہے تو رات کو بعد پڑھنے کے اگر مرجائے تو شہید مرے گا اور اگر دن کو پڑھنے کے بعد مرے تو بھی شفاعت کا مرتبہ ملے گا اور بروز جمعہ اسی طرح سے پڑھنے کی بہت تاکید ہے اور

بہت ثواب ہے۔

۸۔ **سورۃ النبا**۔ حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ جو شخص اس سورہ کو ہر روز پڑھے تو سال بھر کے اندر ہی زیارت خانہ کعبہ سے مشرف ہوگا۔ اور حضرت رسالتمآب صلعم فرماتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ اس سورہ کے پڑھنے والے کو روز قیامت شراب سرد سے سیراب فرمائے گا۔ تفسیر اہلبیت میں ہے کہ نبأ عظیم سے مراد ہماری ولایت ہے اور حضرت امیر المومنینؑ نبأ عظیم ہیں۔

۹۔ **سورہ انا انزلناہ**۔ حضرت صادق سے منقول ہے کہ جو شخص نماز واجب میں اس سورہ کو پڑھے تو ایک منادی منجانب پروردگار ندا کرتا ہے کہ خدائیتعالیٰ نے تیرے تمام گذشتہ گناہ بخش دیئے اب تو پھر اپنے اعمال کی ابتدا کر۔

۱۰۔ **دیگر سورہ ہائے قرآن مجید**۔ جناب رسول صلعم سے منقول ہے کہ جو سورہ اذا زلزلت چار مرتبہ پڑھے تو گویا اُس نے ختم قرآن کیا۔ منقول ہے کہ جو شخص سورہ **عادیات** کی مزاولت و مداومت کرے تو جناب امیر المومنینؑ کے ساتھ محشور ہوگا۔ احادیث میں ہے کہ جو شخص سورہ **قل یا ایھا الکفرون** نماز ہائے واجب یا نجی میں پڑھے تو ربع قرآن کا ثواب ہوگا اور سورہ **توحید** (سورہ قل ہو اللہ احد) کی تلاوت ثلث قرآن کا ثواب رکھتی ہے۔ سورہ **نصر** کی تلاوت نماز فریضہ و سنجی میں بمقابلہ اعدا نصرت کا کام دیتی ہے اور سورہ

معوذتین (یعنی سورہ قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس) اگر گھر سے باہر جاتے وقت پڑھے تو کسی کی نظر بد اُسے ضرر نہ پہونچائیگی اور جو شخص خواب میں ڈرتا ہو تو یہ دونوں سورے و آیتہ الکرسی سوتے وقت پڑھ لیا کرے انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔

اور سورہ الھاکم التکاثر کے متعلق حدیث میں ہے کہ جو کوئی سوتے وقت اس سورہ کو پڑھے تو عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔

ایک حدیث میں ہے کہ جو کوئی سوتے وقت ایک سو مرتبہ لا الہ الا اللہ کہے تو خداوند عالم اُس کے لئے جنت میں ایک گھر بناتا ہے

دیگر مفید امور

اسماء اعظم

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اسم اعظم ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ سورہ حمد۔ قل ھو اللہ۔ ایتہ الکرسی اور انا انزلناہ قبلہ کی جانب منہ کرکے پڑھے تو جو حاجت خدا سے طلب کرے گا مستجاب ہوگی۔

امام رضاؑ فرماتے ہیں کہ یا قیوم اسم اعظم ہے۔

جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ یہ دعا باوضو پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰی كُلِّھَا مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمُ وَ اَسْئَلُكَ الْعَظِیْمُ الْاَعْظَمُ الْكَبِیْرُ الْاَكْبَرُ

فضیلت فیروزہ و عقیق وغیرہ

حضرت امام حسینؑ نے فرمایا کہ فیروزہ کی انگشتری پہنے تو فقر دور ہو اور جناب رسالتمآب صلعم نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ مجھے شرم آتی ہے کہ جس ہاتھ میں انگوٹھی فیروزہ کی ہو اور وہ آسمان کی طرف بلند ہو اُسے کیونکر ناامید پھیروں۔ فیروزہ آنکھ کو قوت اور سینہ کو کشایش دیتا ہے۔ اور دل کی قوت کو زیادہ کرتا ہے۔ اگر فیروزہ کی انگشتری پہن کر کسی کام کو جائے تو حاجت بر آئے گی۔

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ عقیق پسندیدہ ہے واسطے خدا کے اور واسطے ہم اہلبیت کے۔ منقول ہے کہ حضرت امیر المومنینؑ چار انگوٹھیاں پہنتے تھے۔ (۱) یاقوت کی واسطے شرافت و زینت کے (۲) فیروزہ واسطے نصرت و یاری کے (۳) حدید چینی واسطے قوت کے اور (۴) عقیق واسطے دفع ضرر اور دفع دشمنان اور بلاؤں کے۔

خوشبو لگانا

عطر اور خوشبو لگانا اخلاق پسندیدہ پیغمبران میں سے ہے۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو کوئی اول روز بدن میں خوشبو لگائے تو شب تک زوال عقل کا نہیں ہوتا۔ خوشبو لگا کر ایک نماز بلا خوشبو کی ستر نمازوں سے بہتر ہے۔ امام رضا فرماتے ہیں کہ مرد کو سزاوار نہیں ہے

معوذتین (یعنی سورہ قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس) اگر گھر سے باہر جاتے وقت پڑھ لے تو کسی کی نظر بد اُسے ضرر نہ پہونچا سکے گی اور جو شخص خواب میں ڈرتا ہو تو یہ دونوں سورے و آیۃ الکرسی سوتے وقت پڑھ لیا کرے انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔

اور سورہ الھٰکم التکاثر کے متعلق حدیث میں ہے کہ جو کوئی سوتے وقت اس سورہ کو پڑھے تو عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا۔

ایک حدیث میں ہے کہ جو کوئی سوتے وقت ایک سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہے تو خداوند عالم اُس کے لئے جنت میں ایک گھر بناتا ہے

دیگر مفید امور

اسماءِ اعظم

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اسم اعظم ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ سورہ حمد۔ قل ھو اللہ۔ آیۃ الکرسی اور انا انزلناہ قبلہ کی جانب منہ کرکے پڑھے تو جو حاجت خدا سے طلب کرے گا مستجاب ہوگی۔

امام رضاؑ فرماتے ہیں کہ یا قیوم اسم اعظم ہے۔

جناب رسولِ خدا صلعم نے فرمایا کہ یہ دعا باوضو پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَسْمَآئِکَ الْحُسْنٰی کُلِّھَا مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَسْئَلُکَ الْعَظِیْمَ الْاَعْظَمَ الْکَبِیْرَ الْاَکْبَرَ

فضیلت فیروزہ و عقیق وغیرہ

حضرت امام حسینؑ نے فرمایا کہ فیروزہ کی انگشتری پہنے تو فقر دور ہو اور جناب رسالتمآب صلعم نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ مجھے شرم آتی ہے کہ جس ہاتھ میں انگوٹھی فیروزہ کی ہو اور وہ آسمان کی طرف بلند ہو اُسے کیونکر ناامید پھیروں۔ فیروزہ آنکھ کو قوت اور سینہ کو کشایش دیتا ہے۔ اور دل کی قوت کو زیادہ کرتا ہے۔ اگر فیروزہ کی انگشتری پہن کر کسی کام کو جائے تو حاجت برآئے گی۔

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ عقیق پسندیدہ ہے واسطے خدا کے اور واسطے ہم اہلبیت کے۔ منقول ہے کہ حضرت امیرالمومنینؑ چار انگوٹھیاں پہنتے تھے۔ (۱) یاقوت کی واسطے شرافت وزینت کے (۲) فیروزہ واسطے نصرت و یاری کے (۳) حدید چینی واسطے قوت کے اور (۴) عقیق واسطے دفع ضرر اور دفع دشمنان اور بلاؤں کے۔

خوشبو لگانا

عطر اور خوشبو لگانا اخلاق پسندیدہ پیغمبران میں سے ہے۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو کوئی اول روز بدن میں خوشبو لگائے تو شب تک زوال عقل کا نہیں ہوتا۔ خوشبو لگا کر ایک نماز بلا خوشبو کی ستر نمازوں سے بہتر ہے۔ امام رضا فرماتے ہیں کہ مرد کو سزاوار نہیں ہے

کہ کسی دن خوشبو لگانا ترک کرے۔ یہ ممکن نہو تو تیسرے دن لگائے اگر یہ بھی ممکن نہو تو ہر جمعہ کو خوشبو لگانا کسی طرح ترک نہ کرے۔ یہ بھی فرمایا کہ چار چیزیں باعث کشایش دل اور دافع غم والم ہیں۔

(۱) بوے خوش لگانا۔ (۲) شہد کھانا۔ (۳) سوار ہونا اور (۴) سبزہ دیکھنا۔

آداب پھول سونگھنے کے

جناب رسولخدا سے منقول ہے کہ جب کوئی تم کو پھول دے تو اُس کو چومو اور اپنی آنکھوں پر رکھو کہ وہ بہشت سے آیا ہے۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو کوئی پھول لے اور سونگھے اور اپنی آنکھوں پر رکھے اور درود پڑھے تو وہ شخص پھول زمین پر نہ رکھے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔ امام علی النقیؑ نے فرمایا کہ جو کوئی پھول سونگھے اور آنکھوں پر رکھے اور ائمہ علیہم السلام پر صلوٰۃ بھیجے تو حق تعالیٰ واسطے اُس کے حسنات عظیم لکھتا ہے اور گناہ اس کے محو کرتا ہے۔

۱۔ ایک حدیث میں ہے کہ اگر کوئی شخص شب کو سوتے وقت اور صبح کو آنکھ کھلنے پر تسبیح فاطمہ زہرا صلواۃ اللہ علیہا پڑھے تو خداوند عالم اُسے تمام شب کی عبادت کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

۲۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے اپنے ایک صحابی کو دعائے ادائے قرض

لکھکر بھیجی تھی جو کہ ہر نماز کے بعد تین بار پڑھنا چاہیئے قبل اس کے کہ کسی سے کلام کرے۔ صحابی کہتا ہے کہ اُس کا سات لاکھ درہم کا قرضہ ادا ہوگیا اور دو لاکھ درہم اُسے فاضل بچے۔ دعا یہ ہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَالَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ بِحَقِّ لَا اِلٰہَ اَنْتَ اَنْ تَرْحَمْنِیْ بِلَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَالَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ بِحَقِّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تَرْضَ عَنِّیْ بِلَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَالَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ بِحَقِّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ بِلَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ

۳۔ وسعت رزق کے لئے کھانا باوضو کھائے اور دسترخوان سے اُٹھنے کے قبل ۲۰ مرتبہ یَابَاسِطُ پڑھ لیا کرے کبھی روزی کے لئے غمگین و پریشان نہ ہوگا۔

۴۔ حضرت امیرالمومنینؑ فرماتے ہیں کہ جو شخص دن میں اور نیز رات میں ۳-۳ مرتبہ کسی وقت یہ دعا پڑھ لیا کرے اللہ جل شانہٗ ایسے مقامات سے اُسے روزی دے گا جہاں سے گمان بھی نہ ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہ یَا اَللّٰہُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَسْئَلُکَ بِاِسْمِکَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ اَنْ تَرْزُقَنِیْ رِزْقًا وَاسِعًا حَلَالًا طَیِّبًا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

۵۔ اگر صبح کو آنکھ کھلنے پر قبل کسی سے بات کرنے کے دس مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کہہ لے تو تمام دن ہر طرح کی فکر و غم سے آزاد رہے گا۔ اور ہر قسم کی بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔

۶۔ رسولخداؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی چاہے کہ کسی شخص کو اُس کے اعمال بد کی اطلاع نہ ہو اور خداوند عالم اُس کا دفتر گناہان نہ کھولے تو اُس کو چاہیئے کہ بعد ہر نماز یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ مَغْفِرَتَكَ اَرْجٰى مِنْ عَمَلِيْ وَاِنَّ رَحْمَتَكَ اَوْسَعُ مِنْ ذَنْبِيْ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ ذَنْبِيْ عِنْدَكَ عَظِيْمٌ فَعَفْوُكَ اَعْظَمُ مِنْ ذَنْبِيْ اَللّٰهُمَّ اِنْ لَمْ اَكُنْ اَهْلًا اَنْ اَبْلُغَ رَحْمَتَكَ فَرَحْمَتُكَ اَهْلٌ اَنْ تَبْلُغَنِيْ وَتَسَعَنِيْ لِاَنَّهَا وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

شرائط دعا

کسی شخص نے امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا کہ دو آیات قرآنی "ادعونی استجب لکم" یعنی تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا اور دوسری اَوْفُوْا بِعَهْدِيْ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ یعنی تم نے جو عہد مجھ سے کئے ہیں وہ پورے کرو تو میں اپنے عہد تم سے پورے کروں گا کا اثر مجھ پر ظاہر نہیں ہوا۔ حضرت نے فرمایا کیا تو تجویز کرتا ہے کہ خدا خلف وعد کرتا ہے

عرض کی نہیں۔ تو حضرت نے فرمایا کہ سبب عدم استجابت دعا یہ ہے کہ تو نافرمانی حق تعالیٰ کی اُس کے احکام میں کرتا ہے اگر تو فرمانبرداری اُس کی کرے اور بعدہ اس طریقہ دعا پر عمل کرے جو بتایا گیا ہے تو حق تعالیٰ تیری دعا مستجاب فرمائے گا۔ اور وہ طریقہ یہ ہے کہ پہلے حمد خدا کرے بعدہٗ نعمت ہائے خدا کو یاد کر کے اُس کا شکریہ ادا کرے بعد اس کے محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجے۔ بعد اُس کے اپنے گناہوں کو یاد کر کے طلب آمرزش کرے اُس کے بعد دعا مانگے اور درود محمد و آل محمد پر بھیجے۔

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں۔ دعا مومن کے لئے آفات سے سپر ہے بار بار کھٹکھٹانے سے دروازہ کھل جاتا ہے۔ امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ کوئی چیز خدا کے نزدیک اس سے بہتر نہیں ہے کہ اُس کے بندے اُس سے حاجت طلب کریں اور سوال کریں اس لئے کہ خدا حاجت طلب کرنے کو دوست رکھتا ہے اور کوئی دشمن خدا کے نزدیک اُس شخص سے زیادہ نہیں ہے جو سرکشی کرے خدا کی عبادت سے اور اُس سے حاجت طلب نہ کرے۔ حق تعالیٰ ملائکہ سے فرماتا ہے کہ نظر کرو اس بندے پر کہ فریضہ ادا کیا اور اس قدر مجھ سے بے نیاز ہے کہ مجھ سے حاجت نہیں طلب کی۔ پس اُس کی نماز کو قبول نہ کرو۔ اور اُس کی نماز اُس کے منہ پر مارو۔ پھر انھیں حضرت نے میسرے فرمایا کہ اے میسر دعا کر اور یہ نہ کہہ کہ جو مقدر میں ہے وہ ہوگا۔ دعا قضائے مبرم کو دور کرتی ہے اور بلائے نازل کو دفع کرتی ہے۔

جن لوگوں کی دعا اکثر مستجاب ہوتی ہے وہ پانچ ہیں

(۱) دعا حاکم عادل کی (۲) دعا مظلوم کی (۳) دعا فرزند صالح کی واسطے پدر و مادر کے (۴) دعا والدین صالح کی واسطے فرزند کے اور (۵) دعا برادر مومن کی واسطے برادر مومن غائب کے

وقت استجابت دعا۔ (۱) شب و روز ہائے قدر خصوصاً شب و روز بست وسوم ماہ مبارک رمضان (۲) ۱۷ ربیع الاول (۳) ۲۷ رجب (۴) شب و روز عید الفطر و عید قربان (۵) شب و روز عرفہ یعنی نہم ذی الحجہ (۶) اول شب ماہ رجب اور بروایتے تمام شب و روز رجب و شب و روز نصف رجب (۷) شب نیمہ شعبان (۸) شب و روز عید غدیر ۱۸ ذی الحجہ روز مباہلہ ۲۴ ذی الحجہ (۹) بعد نمازہائے واجبی کے علی الخصوص وقت سجدہ شکر نماز مغرب (۱۰) وقت و محل اذان (۱۱) شب جمعہ و روز جمعہ اول وقت ظہر و آخر ساعت جمعہ (۱۲) آخر وقت صبح کاذب (۱۳) وقت باران (۱۴) وقت گریہ باخلاص از خوف خدا یا مصائب ائمہ ہداء

مقامات قبول دعا۔ وہ مقامات جہاں دعا قبول ہوتی ہے یہ ہیں (۱) قبہ اقدس امام حسین ع (۲) مسجد الحرام (۳) مسجد رسول خدا صلعم در مدینہ منورہ (۴) عرفات۔ (۵) مشعر (۶) منیٰ (۷) مسجد کوفہ (۸) مراقد منورہ حضرات ائمہ معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین۔

دعائے ہلال

چاند دیکھکر مستحب ہے کہ سات مرتبہ سورۂ حمد اور یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ اَيُّهَا الْخَلْقُ الْمُطِيْعُ الدَّائِبُ السَّرِيْعُ الْمُتَرَدِّدُ فِيْ مَنَازِلِ التَّقْدِيْرِ الْمُتَصَرِّفُ فِيْ فَلَكِ التَّدْبِيْرِ اٰمَنْتُ بِمَنْ نَوَّرَ بِكَ الظُّلَمَ وَاَوْضَحَ بِكَ الْبُهَمَ وَجَعَلَكَ اٰيَةً مِنْ اٰيَاتِ مُلْكِهٖ وَعَلَامَةً مِنْ عَلَامَاتِ سُلْطَانِهٖ وَامْتَحَنَكَ بِالزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ وَالطُّلُوْعِ وَالْاُفُوْلِ وَالْاِنَارَةِ وَالْكُسُوْفِ فِيْ كُلِّ ذٰلِكَ اَنْتَ لَهٗ مُطِيْعٌ وَاِلٰى اِرَادَتِهٖ سَرِيْعٌ سُبْحَانَهٗ مَا اَعْجَبَ مَا دَبَّرَ فِيْ اَمْرِكَ وَاَلْطَفَ مَا صَنَعَ فِيْ شَاْنِكَ جَعَلَكَ مِفْتَاحَ شَهْرٍ حَادِثٍ لِاَمْرٍ حَادِثٍ فَاَسْئَلُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكَ وَخَالِقِيْ وَخَالِقَكَ وَمُقَدِّرِيْ وَمُقَدِّرَكَ وَمُصَوِّرِيْ وَمُصَوِّرَكَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَنْ يَّجْعَلَكَ هِلَالَ بَرَكَةٍ لَّا تَمْحَقُهَا الْاَيَّامُ وَطَهَارَةٍ لَّا تُدَنِّسُهَا الْاٰثَامُ هِلَالَ اٰمْنٍ مِّنَ الْاٰفَاتِ وَسَلَامَةٍ مِّنَ السَّيِّئَاتِ هِلَالَ سَعْدٍ لَّا نَحْسَ فِيْهِ وَيُمْنٍ لَّا نَكَدَ مَعَهٗ وَيُسْرٍ لَّا يُمَازِجُهٗ عُسْرٌ وَّخَيْرٍ لَّا يَشُوْبُهٗ شَرٌّ هِلَالَ اَمْنٍ وَّاِيْمَانٍ وَّنِعْمَةٍ وَّاِحْسَانٍ وَّسَلَامَةٍ وَّاِسْلَامٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَرْضٰى مَنْ طَلَعَ عَلَيْهِ وَاَزْكٰى مَنْ نَظَرَ اِلَيْهِ وَاَسْعَدَ مَنْ تَعَبَّدَ لَكَ فِيْهِ وَوَفِّقْنَا فِيْهِ لِلتَّوْبَةِ وَاعْصِمْنَا فِيْهِ مِنَ الْحَوْبَةِ وَاحْفَظْنَا فِيْهِ مِنْ مُّبَاشَرَةِ

مَعْصِيَتِكَ وَاَوْزِعْنَا فِيْهِ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَاَلْبِسْنَا فِيْهِ جُنَنَ الْعَافِيَةِ وَاَتْمِمْ عَلَيْنَا بِاسْتِكْمَالِ طَاعَتِكَ فِيْهِ الْمِنَّةَ اِنَّكَ الْمَنَّانُ الْحَمِيْدُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ

جدول

اوقات طلوع و غروب آفتاب و ترک و افطار بحساب ماہ ہائے انگریزی

بہ ایمائے عالیجناب سید احمد حسین صاحب منشی فاضل مرحوم و مغفور جو بعد توثیق ممتاز العلما جناب سید محمد تقی صاحب قبلہ طاب ثراہ بار اول سنہ ۱۸۹۹ء میں طبع ہوا تھا اور اوقات کا تعین توپ کے حساب سے کیا گیا تھا اور یہ نوٹ دیا گیا تھا کہ لکھنؤ اودھ۔ کانپور۔ فتحپور۔ گورکھپور۔ فرخ آباد۔ اٹاوہ۔ مین پوری۔ آگرہ۔ جودھپور۔ جے پور اور بھرت پور میں یہ جدول بلا تغیر کار آمد ہے دیگر مقامات میں عرض البلد کا لحاظ کرکے تغیر کرنا ہوگا

دوسرے یہ کہ لکھنؤ میں اسٹینڈرڈ ٹائم نصف النہار سے پانچ منٹ قبل ہے

تیسرے یوم عاشورہ وقت فاقہ شکنی ایک گھنٹہ ۴۶ منٹ قبل غروب آفتاب ہے

حضرت حجۃ الاسلام باقر العلوم اعلی اللہ مقامہ نے اس کی توثیق حسب ذیل الفاظ میں فرمائی "جدول ہذا نہایت خوب ہے اگر گھڑی صحیح ہو اور یقین بھی وقت نماز و افطار کا ہو جائے تو عمل موافق یقین ہو سکتا ہے و ہو العالم"

محمد باقر بقلمہ

حجۃ الاسلام آقائی سید محمد حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر نے خود بھی اس کی توثیق فرما کے تحفہ ارشادیہ کے آخر میں اس کو طبع فرمایا ہے۔

شروع سال

ماہ جنوری	انتہائے سحر خوردن احتیاطاً		صبح صادق		وقت نماز صبح احتیاطاً		طلوع آفتاب		غروب حسی آفتاب		وقت نماز مغرب داخلاً وجوباً احتیاطاً	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۴	۳۳	۵	۲۶	۵	۳۶	۶	۵۰	۵	۱۰	۵	۳۵
۲	۴	۳۳	۵	۲۶	۵	۳۶	۶	۵۰	۵	۱۰	۵	۳۵
۳	۴	۳۳	۵	۲۶	صبح صادق کے دس منٹ بعد نماز صبح کا وقت آتا ہے		۶	۵۰	۵	۱۰	۵	۳۵
۴	۴	۳۳	۵	۲۶			۶	۵۰	۵	۱۰	۵	۳۵
۵	۴	۳۲	۵	۲۵			۶	۴۹	۵	۱۱	۵	۳۶
۶	۴	۳۲	۵	۲۵			۶	۴۹	۵	۱۱	۵	۳۶
۷	۴	۳۲	۵	۲۵			۶	۴۹	۵	۱۱	۵	۳۶
۸	۴	۳۲	۵	۲۴			۶	۴۸	۵	۱۲	۵	۳۷
۹	۴	۳۲	۵	۲۴			۶	۴۸	۵	۱۲	۵	۳۷
۱۰	۴	۳۱	۵	۲۳			۶	۴۷	۵	۱۳	۵	۳۸
۱۱	۴	۳۱	۵	۲۳			۶	۴۷	۵	۱۳	۵	۳۸
۱۲	۴	۳۱	۵	۲۳			۶	۴۷	۵	۱۳	۵	۳۸
۱۳	۴	۳۱	۵	۲۲			۶	۴۶	۵	۱۴	۵	۳۹
۱۴	۴	۳۱	۵	۲۲			۶	۴۶	۵	۱۴	۵	۳۹
۱۵	۴	۳۰	۵	۲۱			۶	۴۵	۵	۱۵	۵	۴۰
۱۶	۴	۳۰	۵	۲۱			۶	۴۵	۵	۱۵	۵	۴۰

۱۷	۴	۳۰	۵	۲۰	صبح صادق کے دس منٹ بعد نماز صبح کا وقت آتا ہے		۶	۴۴	۵	۱۶	۵	۴۱
۱۸	۴	۳۰	۵	۲۰			۶	۴۴	۵	۱۶	۵	۴۱
۱۹	۴	۲۹	۵	۱۹			۶	۴۳	۵	۱۷	۵	۴۲
۲۰	۴	۲۹	۵	۱۹			۶	۴۳	۵	۱۷	۵	۴۲
۲۱ تحویل آفتاب در برج دلو	۴	۲۹	۵	۱۸			۶	۴۲	۵	۱۸	۵	۴۳
۲۲	۴	۲۸	۵	۱۸			۶	۴۲	۵	۱۸	۵	۴۳
۲۳	۴	۲۸	۵	۱۷			۶	۴۱	۵	۱۹	۵	۴۴
۲۴	۴	۲۸	۵	۱۷			۶	۴۱	۵	۱۹	۵	۴۴
۲۵	۴	۲۷	۵	۱۶			۶	۴۰	۵	۲۰	۵	۴۵
۲۶	۴	۲۷	۵	۱۶			۶	۴۰	۵	۲۰	۵	۴۵
۲۷	۴	۲۷	۵	۱۵			۶	۳۹	۵	۲۱	۵	۴۶
۲۸	۴	۲۶	۵	۱۵			۶	۳۹	۵	۲۱	۵	۴۶
۲۹	۴	۲۶	۵	۱۴			۶	۳۸	۵	۲۲	۵	۴۷
۳۰	۴	۲۵	۵	۱۴			۶	۳۸	۵	۲۲	۵	۴۷
۳۱	۴	۲۵	۵	۱۴			۶	۳۷	۵	۲۳	۵	۴۸

بابت ماہ جنوری ۔ اس ماہ کے لئے حضرت امام رضا علیہ السلام کے ہدایات جو خلیفہ ہارون الرشید کو دیئے گئے۔

اس مہینہ میں بلغم پیدا ہوتا ہے نہار منہ گرم پانی کے چند گھونٹ پینا مفید ہے اور گرم سبزیاں جیسے پودینہ، تیرہ تیزک و گندنا نافع ہیں دن کے اول حصے میں حمام مفید ہے تازہ مچھلی کھانا اور دودھ پینا اچھا نہیں ہے۔

ماہ فروری	انتہائے سحر خوردن احتیاطاً		صبح صادق		وقت نماز صبح احتیاطی		طلوع آفتاب		غروب حسی آفتاب		وقت نماز مغرب وافطار صوم احتیاطاً	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۴	۲۴	۵	۱۲	۵	۲۲	۶	۳۶	۵	۲۴	۵	۴۹
۲	۴	۲۴	۵	۱۲	۵	۲۲	۶	۳۶	۵	۲۴	۵	۴۹
۳	۴	۲۴	۵	۱۱	صبح صادق سے دس منٹ کے بعد نماز صبح کا وقت آتا ہے		۶	۳۵	۵	۲۵	۵	۵۰
۴	۴	۲۳	۵	۱۱			۶	۳۵	۵	۲۵	۵	۵۰
۵	۴	۲۳	۵	۱۰			۶	۳۴	۵	۲۶	۵	۵۱
۶	۴	۲۲	۵	۹			۶	۳۳	۵	۲۷	۵	۵۱
۷	۴	۲۲	۵	۸			۶	۳۲	۵	۲۸	۵	۵۲
۸	۴	۲۱	۵	۷			۶	۳۱	۵	۲۹	۵	۵۲
۹	۴	۲۱	۵	۷			۶	۳۱	۵	۲۹	۵	۵۳
۱۰	۴	۲۰	۵	۶			۶	۳۰	۵	۳۰	۵	۵۳
۱۱	۴	۲۰	۵	۵			۶	۲۹	۵	۳۱	۵	۵۴
۱۲	۴	۱۹	۵	۴			۶	۲۸	۵	۳۲	۵	۵۴
۱۳	۴	۱۹	۵	۴			۶	۲۸	۵	۳۲	۵	۵۵
۱۴	۴	۱۸	۵	۳			۶	۲۷	۵	۳۲	۵	۵۵
۱۵	۴	۱۸	۵	۳			۶	۲۷	۵	۳۳	۵	۵۶
۱۶	۴	۱۷	۵	۲			۶	۲۶	۵	۳۴	۵	۵۶
۱۷	۴	۱۷	۵	۱			۶	۲۵	۵	۳۵	۵	۵۷

برائے صورت

۱۸	۴	۱۶	۵	۰	صبح صادق سے دس منٹ کے بعد نماز صبح کا وقت آتا ہے		۶	۲۴	۵	۳۶	۵	۵۷
۱۹	۴	۱۶	۵	۰			۶	۲۴	۵	۳۶	۵	۵۸
۲۰	۴	۱۵	۴	۵۹			۶	۲۳	۵	۳۷	۵	۵۸
۲۱	۴	۱۵	۴	۵۸			۶	۲۲	۵	۳۸	۵	۵۹
۲۲	۴	۱۴	۴	۵۷			۶	۲۱	۵	۳۹	۵	۵۹
۲۳	۴	۱۴	۴	۵۷			۶	۲۱	۵	۳۹	۶	×
۲۴	۴	۱۳	۴	۵۶			۶	۲۰	۵	۴۰	۶	×
۲۵	۴	۱۳	۴	۵۵			۶	۱۹	۵	۴۱	۶	۱
۲۶	۴	۱۲	۴	۵۴			۶	۱۸	۵	۴۲	۶	۲
۲۷	۴	۱۲	۴	۵۳			۶	۱۷	۵	۴۳	۶	۳
۲۸	۴	۱۱	۴	۵۲			۶	۱۶	۵	۴۴	۶	۴
۲۹	۴	۱۱	۴	۵۱			۶	۱۵	۵	۴۵	۶	۵

طریقہ دریافت سال کبیسہ یعنی جس سن فروری میں ۲۹ دن ہوں گے یہ ہے کہ اگر اُس سن میں نات دعشرات حادث ہوں تو اُس سن کو ۴ پر تقسیم کریں اور اگر پورا تقسیم ہو تو ماہ فروری ۲۹ دن کا ہے ورنہ ۲۸ دن کا مگر جس سن پورے سیکڑے ہوں تو اُس کو ۴۰۰ پر تقسیم کرنا چاہیے۔

ماہ فروری۔ اس ماہ میں جانوران صحرائی پرند وچرند کا گوشت خشک میوہ اور لہسن کھانا سودمند ہے۔ شیرینی کم کھانا چاہیے زیادہ چلنا پھرنا اور ورزش کرنا مفید ہے۔

ماہ مارچ	انتہائے سحر خوردن احتیاطاً		صبح صادق		وقت نماز صبح احتیاطاً		طلوع آفتاب		غروب حسی آفتاب		وقت نماز مغرب وافطار صوم احتیاطاً	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۴	۱۱	۴	۵۱	۵	۱	۶	۱۵	۵	۴۵	۶	۵
۲	۴	۱۰	۴	۵۰	۵	۰	۶	۱۴	۵	۴۶	۶	۶
۳	۴	۱۰	۴	۴۹	۴	۵۹	۶	۱۳	۵	۴۷	۶	۷
۴	۴	۹	۴	۴۹	۴	۵۹	۶	۱۳	۵	۴۷	۶	۷
۵	۴	۹	۴	۴۸	۴	۵۸	۶	۱۲	۵	۴۸	۶	۸
۶	۴	۸	۴	۴۷	۴	۵۷	۶	۱۱	۵	۴۹	۶	۹
۷	۴	۸	۴	۴۷	۴	۵۷	۶	۱۱	۵	۴۹	۶	۹
۸	۴	۷	۴	۴۶	۴	۵۶	۶	۱۰	۵	۵۰	۶	۱۰
۹	۴	۷	۴	۴۵	۴	۵۵	۶	۹	۵	۵۱	۶	۱۱
۱۰	۴	۶	۴	۴۴	۴	۵۴	۶	۸	۵	۵۲	۶	۱۲
۱۱	۴	۶	۴	۴۳	۴	۵۳	۶	۷	۵	۵۳	۶	۱۳
۱۲	۴	۵	۴	۴۲	۴	۵۲	۶	۶	۵	۵۴	۶	۱۴
۱۳	۴	۵	۴	۴۱	۴	۵۱	۶	۵	۵	۵۵	۶	۱۵
۱۴	۴	۴	۴	۴۱	۴	۵۱	۶	۵	۵	۵۵	۶	۱۵
۱۵	۴	۴	۴	۴۰	۴	۵۰	۶	۴	۵	۵۶	۶	۱۶
۱۶	۴	۳	۴	۳۹	۴	۴۹	۶	۳	۵	۵۷	۶	۱۷
۱۷	۴	۳	۴	۳۸	۴	۴۸	۶	۲	۵	۵۸	۶	۱۸
۱۸	۴	۲	۴	۳۷	۴	۴۷	۶	۱	۵	۵۹	۶	۱۹
۱۹	۴	۲	۴	۳۷	۴	۴۷	۶	۱	۵	۵۹	۶	۱۹
۲۰	۴	۱	۴	۳۶	۴	۴۶	۶	۰	۶	۰	۶	۲۰
۲۱	۴	۱	۴	۳۵	۴	۴۵	۵	۵۹	۶	۱	۶	۲۱
۲۲	۴	۰	۴	۳۵	۴	۴۵	۵	۵۹	۶	۱	۶	۲۱
۲۳	۴	۰	۴	۳۴	۴	۴۴	۵	۵۸	۶	۲	۶	۲۲
۲۴	۳	۵۹	۴	۳۳	۴	۴۳	۵	۵۷	۶	۳	۶	۲۳
۲۵	۳	۵۹	۴	۳۲	۴	۴۲	۵	۵۶	۶	۴	۶	۲۴
۲۶	۳	۵۸	۴	۳۲	۴	۴۲	۵	۵۶	۶	۴	۶	۲۴
۲۷	۳	۵۷	۴	۳۱	۴	۴۱	۵	۵۵	۶	۵	۶	۲۵
۲۸	۳	۵۶	۴	۳۰	۴	۴۰	۵	۵۴	۶	۶	۶	۲۶
۲۹	۳	۵۶	۴	۲۹	۴	۳۹	۵	۵۳	۶	۷	۶	۲۷
۳۰	۳	۵۵	۴	۲۸	۴	۳۹	۵	۵۲	۶	۸	۶	۲۸
۳۱	۳	۵۵	۴	۲۸	۴	۳۸	۵	۵۲	۶	۸	۶	۲۸

تحویل آفتاب در برج حمل یعنی روز نوروز

ماہ مارچ۔ اس ماہ میں لطیف غذائیں قسم قسم کے گوشت اور نیم برشت انڈے استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اس ماہ میں پیاز۔ لہسن اور کھٹی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیے مسہل لینا مفید ہے۔

ماہ اپریل	انتہائے سحر خوردن احتیاطی		صبح صادق		وقت نماز صبح احتیاطی		طلوع آفتاب		غروب حسی آفتاب		وقت نماز مغرب وافطار صوم احتیاطی	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۳	۵۴	۴	۲۷	۴	۳۷	۵	۵۱	۶	۹	۶	۲۹
۲	۳	۵۴	۴	۲۶	۴	۳۶	۵	۵۰	۶	۱۰	۶	۳۰
۳	۳	۵۳	۴	۲۵	صبح صادق سے دس منٹ کے بعد نماز صبح کا وقت آجاتا ہے		۵	۴۹	۶	۱۱	غروب آفتاب سے ۲۰ منٹ بعد نماز مغرب و افطار صوم کا وقت آجاتا ہے	
۴	۳	۵۳	۴	۲۵			۵	۴۹	۶	۱۲		
۵	۳	۵۲	۴	۲۴			۵	۴۸	۶	۱۲		
۶	۳	۵۲	۴	۲۳			۵	۴۷	۶	۱۳		
۷	۳	۵۱	۴	۲۲			۵	۴۶	۶	۱۴		
۸	۳	۵۱	۴	۲۱			۵	۴۵	۶	۱۵		
۹	۳	۵۰	۴	۲۰			۵	۴۴	۶	۱۶		
۱۰	۳	۴۹	۴	۱۹			۵	۴۳	۶	۱۷		
۱۱	۳	۴۸	۴	۱۸			۵	۴۲	۶	۱۸		
۱۲	۳	۴۸	۴	۱۸			۵	۴۲	۶	۱۸		
۱۳	۳	۴۷	۴	۱۷			۵	۴۱	۶	۱۹		
۱۴	۳	۴۷	۴	۱۶			۵	۴۰	۶	۲۰		
۱۵	۳	۴۶	۴	۱۵			۵	۳۹	۶	۲۱		
۱۶	۳	۴۶	۴	۱۵			۵	۳۹	۶	۲۱		
۱۷	۳	۴۵	۴	۱۴			۵	۳۸	۶	۲۲		

ماہ اپریل	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ		گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	
۱۸	۳	۴۵	۴	۱۴	صبح صادق سے دس منٹ بعد نماز صبح کا وقت آجاتا ہے	۵	۳۸	۶	۲۲	غروب آفتاب سے ۲۰ منٹ کے بعد نماز مغرب وافطار صوم کا وقت آجاتا ہے
۱۹	۳	۴۴	۴	۱۳		۵	۳۷	۶	۲۳	
۲۰ برج ثور	۳	۴۴	۴	۱۲		۵	۳۶	۶	۲۴	
۲۱	۳	۴۳	۴	۱۲		۵	۳۶	۶	۲۴	
۲۲	۳	۴۳	۴	۱۱		۵	۳۵	۶	۲۵	
۲۳	۳	۴۲	۴	۱۰		۵	۳۴	۶	۲۶	
۲۴	۳	۴۲	۴	۹		۵	۳۳	۶	۲۷	
۲۵	۳	۴۱	۴	۹		۵	۳۳	۶	۲۷	
۲۶	۳	۴۱	۴	۸		۵	۳۲	۶	۲۸	
۲۷	۳	۴۰	۴	۸		۵	۳۲	۶	۲۸	
۲۸	۳	۴۰	۴	۷		۵	۳۲	۶	۲۹	
۲۹	۳	۳۹	۴	۷		۵	۳۱	۶	۲۹	
۳۰	۳	۳۹	۴	۶		۵	۳۰	۶	۳۰	

ماہ اپریل۔ کھانے کے ساتھ اس ماہ میں سرکہ کا استعمال مناسب ہے شکاری گوشت مفید ہے۔ حمام میں جسم پر تیل کی مالش کرنا اور خوشبوئیں اور پھول سونگھنا اور جماع کرنا مفید ہے نہار منہ پانی پینے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

ماہ مئی	انتہائے سحر خوردن احتیاطاً		صبح صادق		وقت نماز صبح احتیاطاً		طلوع آفتاب		غروب حسی آفتاب		وقت نماز مغرب وافطار صوم احتیاطاً	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۳	۳۹	۴	۵	۴	۱۵	۵	۲۹	۶	۳۱	۶	۵۱
۲	۳	۳۹	۴	۵	۴	۱۵	۵	۲۹	۶	۳۱	۶	۵۱
۳	۳	۳۸	۴	۴	صبح صادق سے دس منٹ کے بعد نماز صبح کا وقت آتا ہے		۵	۲۸	۶	۳۲	۶	۵۲
۴	۳	۳۸	۴	۴			۵	۲۸	۶	۳۲	غروب آفتاب سے تین منٹ کے بعد نماز مغرب اور افطار صوم کا وقت آتا ہے	
۵	۳	۳۷	۴	۳			۵	۲۷	۶	۳۳		
۶	۳	۳۷	۴	۲			۵	۲۶	۶	۳۴		
۷	۳	۳۶	۴	۱			۵	۲۵	۶	۳۵		
۸	۳	۳۶	۴	۰			۵	۲۴	۶	۳۶		
۹	۳	۳۵	۴	۰			۵	۲۴	۶	۳۶		
۱۰	۳	۳۵	۳	۵۹			۵	۲۳	۶	۳۷		
۱۱	۳	۳۴	۳	۵۹			۵	۲۳	۶	۳۷		
۱۲	۳	۳۴	۳	۵۸			۵	۲۲	۶	۳۸		
۱۳	۳	۳۴	۳	۵۸			۵	۲۲	۶	۳۸		
۱۴	۳	۳۳	۳	۵۷			۵	۲۱	۶	۳۹		
۱۵	۳	۳۳	۳	۵۶			۵	۲۰	۶	۴۰		
۱۶	۳	۳۳	۳	۵۶			۵	۲۰	۶	۴۰		
۱۷	۳	۳۲	۳	۵۵			۵	۱۹	۶	۴۱		

۱۸	۳	۳۲	۳	۵۵	صبح صادق سے دس منٹ کے بعد نماز صبح کا وقت آتا ہے		۵	۱۹	۶	۴۱	غروب آفتاب سے تین منٹ کے بعد نماز مغرب اور افطار صوم کا وقت آتا ہے	
۱۹	۳	۳۲	۳	۵۴			۵	۱۸	۶	۴۲		
۲۰	۳	۳۱	۳	۵۴			۵	۱۸	۶	۴۲		
۲۱	۳	۳۱	۳	۵۳			۵	۱۷	۶	۴۳		
۲۲ برج جوزا	۳	۳۱	۳	۵۳			۵	۱۷	۶	۴۳		
۲۳	۳	۳۰	۳	۵۲			۵	۱۶	۶	۴۴		
۲۴	۳	۳۰	۳	۵۲			۵	۱۶	۶	۴۴		
۲۵	۳	۳۰	۳	۵۱			۵	۱۵	۶	۴۵		
۲۶	۳	۲۹	۳	۵۱			۵	۱۵	۶	۴۵		
۲۷	۳	۲۹	۳	۵۰			۵	۱۴	۶	۴۶		
۲۸	۳	۲۹	۳	۵۰			۵	۱۴	۶	۴۶		
۲۹	۳	۲۹	۳	۴۹			۵	۱۳	۶	۴۷		
۳۰	۳	۲۸	۳	۴۹			۵	۱۳	۶	۴۷		
۳۱	۳	۲۸	۳	۴۸			۵	۱۲	۶	۴۸		

ماہ مئی۔ اس ماہ میں نمکین چیزیں اور حیوانات کے ثقیل حصے کھانا منع ہیں جیسے سبزی گائے کا گوشت۔ بھینس کا دودھ اور خالی پیٹ ورزش نہ کرے ہاں دن کے اول حصہ میں حمام کرنا مفید ہے۔

ماہ جون	انتہائے سحر خوردن احتیاطاً		صبح صادق		وقت نماز صبح احتیاطاً		طلوع آفتاب		غروب حسی آفتاب		وقت نماز مغرب و انطار صوم احتیاطاً	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۳	۲۸	۳	۴۸	۳	۵۸	۵	۱۲	۶	۴۸	۷	۸
۲	۳	۲۸	وقت انتہائے سحر خوردن سے بیس منٹ کے بعد صبح صادق کا وقت آتا ہے		وقت صبح صادق سے دس منٹ کے بعد نماز صبح کا وقت آتا ہے		۵	۱۲	۶	۴۸	۷	۸
۳	۳	۲۸					۵	۱۲	۶	۴۸	۷	۹
۴	۳	۲۸					۵	۱۲	۶	۴۸	۷	۹
۵	۳	۲۸					۵	۱۱	۶	۴۹	۷	۱۰
۶	۳	۲۸					۵	۱۱	۶	۴۹	۷	۱۱
۷	۳	۲۸					۵	۱۱	۶	۴۹	۷	۱۲
۸	۳	۲۸					۵	۱۱	۶	۴۹	۷	۱۳
۹	۳	۲۷					۵	۱۱	۶	۴۹	۷	۱۴
۱۰	۳	۲۷					۵	۱۰	۶	۵۰	۷	۱۵
۱۱	۳	۲۷					۵	۱۰	۶	۵۰	۷	۱۵
۱۲	۳	۲۷					۵	۱۰	۶	۵۰	۷	۱۵
۱۳	۳	۲۷					۵	۱۰	۶	۵۰	۷	۱۵
۱۴	۳	۲۷					۵	۱۰	۶	۵۰	۷	۱۵
۱۵	۳	۲۷					۵	۱۰	۶	۵۰	۷	۱۵
۱۶	۳	۲۷					۵	۱۰	۶	۵۰	۷	۱۵
۱۷	۳	۲۷					۵	۱۰	۶	۵۰	۷	۱۵

[illegible]

۱۸	۳	۲۷	وقت انتہائے سحر خوردن سے بیس منٹ کے بعد صبح صادق کا وقت آتا ہے		وقت صبح صادق سے دس منٹ کے بعد نماز صبح کا وقت آتا ہے		۵	۹	۶	۵۱	۷	۱۶
۱۹	۳	۲۷					۵	۹	۶	۵۱	۷	۱۶
۲۰	۳	۲۶					۵	۹	۶	۵۱	۷	۱۶
۲۱ برج سرطان	۳	۲۶					۵	۹	۶	۵۱	۷	۱۶
۲۲	۳	۲۶					۵	۹	۶	۵۱	۷	۱۶
۲۳	۳	۲۶					۵	۹	۶	۵۱	۷	۱۶
۲۴	۳	۲۶					۵	۹	۶	۵۱	۷	۱۶
۲۵	۳	۲۶					۵	۹	۶	۵۱	۷	۱۶
۲۶	۳	۲۶					۵	۹	۶	۵۱	۷	۱۶
۲۷	۳	۲۶					۵	۹	۶	۵۱	۷	۱۶
۲۸	۳	۲۶					۵	۱۰	۶	۵۰	۷	۱۵
۲۹	۳	۲۶					۵	۱۰	۶	۵۰	۷	۱۵
۳۰	۳	۲۶					۵	۱۰	۶	۵۰	۷	۱۵

ماہ جون۔ اس ماہ میں زیادہ محنت کرنا اور چربی کھانا نمک وغیرہ سونگھنا منع ہے ٹھنڈی ترکاریاں اور ساگ کھانا مفید ہے۔ کھیرا ککڑی اور ساگ نافع ہے ترو تازہ میوے اور تازہ مچھلی و حلوان کھانا اور دودھ پینا مفید ہے ترش چیزیں بھی مفید ہیں۔

ماہ جولائی	انتہائے سحر خوردن احتیاطاً		صبح صادق		وقت نماز صبح		طلوع آفتاب		غروب حسی آفتاب		وقت نماز مغرب داخلہ جوم احتیاطاً	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۳	۲۷	۳	۴۶	۳	۵۶	۵	۱۰	۶	۵۰	۷	۱۵
۲	۳	۲۷	۳	۴۶	۳	۵۶	۵	۱۰	۶	۵۰	۷	۱۵
۳	۳	۲۷	۳	۴۶	اول صبح صادق سے دس منٹ کے بعد اول وقت نماز صبح ہوتا ہے		۵	۱۰	۶	۵۰	۷	۱۵
۴	۳	۲۷	۳	۴۶			۵	۱۰	۶	۵۰	۷	۱۵
۵	۳	۲۷	۳	۴۶			۵	۱۰	۶	۵۰	۷	۱۵
۶	۳	۲۸	۳	۴۷			۵	۱۱	۶	۴۹	۷	۱۴
۷	۳	۲۸	۳	۴۷			۵	۱۱	۶	۴۹	۷	۱۴
۸	۳	۲۸	۳	۴۷			۵	۱۱	۶	۴۹	۷	۱۴
۹	۳	۲۸	۳	۴۷			۵	۱۱	۶	۴۹	۷	۱۴
۱۰	۳	۲۸	۳	۴۷			۵	۱۱	۶	۴۹	۷	۱۴
۱۱	۳	۲۸	۳	۴۸			۵	۱۲	۶	۴۸	۷	۱۳
۱۲	۳	۲۸	۳	۴۸			۵	۱۲	۶	۴۸	۷	۱۳
۱۳	۳	۲۹	۳	۴۸			۵	۱۲	۶	۴۸	۷	۱۳
۱۴	۳	۲۹	۳	۴۹			۵	۱۳	۶	۴۷	۷	۱۲
۱۵	۳	۲۹	۳	۴۹			۵	۱۳	۶	۴۷	۷	۱۲
۱۶	۳	۲۹	۳	۵۰			۵	۱۴	۶	۴۶	۷	۱۱
۱۷	۳	۲۹	۳	۵۰			۵	۱۴	۶	۴۶	۷	۱۱

ماہ جولائی	انتہائے سحر خوردن احتیاطاً		صبح صادق		وقت نماز صبح		طلوع آفتاب		غروب حسی آفتاب		وقت نماز مغرب داخلہ جوم احتیاطاً	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱۸	۳	۳۰	۳	۵۱	صبح صادق سے دس منٹ کے بعد اول وقت نماز صبح ہوتا ہے		۵	۱۵	۶	۴۵	۷	۱۰
۱۹	۳	۳۰	۳	۵۱			۵	۱۵	۶	۴۵	۷	۱۰
۲۰ تحویل آفتاب در برج اسد	۳	۳۰	۳	۵۱			۵	۱۵	۶	۴۵	۷	۱۰
۲۱	۳	۳۰	۳	۵۲			۵	۱۶	۶	۴۴	۷	۹
۲۲	۳	۳۰	۳	۵۲			۵	۱۶	۶	۴۴	۷	۹
۲۳	۳	۳۱	۳	۵۳			۵	۱۷	۶	۴۳	۷	۸
۲۴	۳	۳۱	۳	۵۳			۵	۱۷	۶	۴۳	۷	۸
۲۵	۳	۳۱	۳	۵۴			۵	۱۸	۶	۴۲	۷	۷
۲۶	۳	۳۱	۳	۵۴			۵	۱۸	۶	۴۲	۷	۷
۲۷	۳	۳۱	۳	۵۵			۵	۱۹	۶	۴۱	۷	۶
۲۸	۳	۳۲	۳	۵۶			۵	۲۰	۶	۴۰	۷	۵
۲۹	۳	۳۲	۳	۵۶			۵	۲۰	۶	۴۰	۷	۵
۳۰	۳	۳۲	۳	۵۶			۵	۲۰	۶	۴۰	۷	۵
۳۱	۳	۳۲	۳	۵۷			۵	۲۱	۶	۳۹	۷	۴

ماہ جولائی۔ اس ماہ میں ٹھنڈا پانی پینا بلکہ نہار منہ تھوڑا پانی پینا اور ٹھنڈی و مرطوب ادویہ کا استعمال مفید ہے۔ پھول سونگھنا بھی مفید ہے۔

ماہ اگست	ابتدائے سحر خوری احتیاطاً گھنٹہ	منٹ	اول صبح صادق گھنٹہ	منٹ	اول وقت نماز صبح گھنٹہ	منٹ	طلوع آفتاب گھنٹہ	منٹ	غروب حسی آفتاب گھنٹہ	منٹ	وقت نماز مغرب وافطار صوم احتیاطاً گھنٹہ	منٹ
۱	۳	۳۵	۳	۵۷	۴	۷	۵	۲۱	۶	۳۹	۷	۴
۲	۳	۳۵	۳	۵۸	۴	۸	۵	۲۲	۶	۳۸	۷	۳
۳	۳	۳۵	۳	۵۸	اول صبح صادق سے دس منٹ کے بعد نماز صبح کا وقت آتا ہے		۵	۲۲	۶	۳۸	۷	۳
۴	۳	۳۶	۳	۵۹			۵	۲۳	۶	۳۷	۷	۲
۵	۳	۳۶	۴	۰			۵	۲۴	۶	۳۶	۷	۱
۶	۳	۳۶	۴	۰			۵	۲۴	۶	۳۶	۷	۱
۷	۳	۳۷	۴	۱			۵	۲۵	۶	۳۵	۷	۰
۸	۳	۳۷	۴	۱			۵	۲۵	۶	۳۵	۷	۰
۹	۳	۳۸	۴	۲			۵	۲۶	۶	۳۴	۶	۵۹
۱۰	۳	۳۸	۴	۳			۵	۲۷	۶	۳۳	۶	۵۸
۱۱	۳	۳۸	۴	۴			۵	۲۸	۶	۳۲	۶	۵۷
۱۲	۳	۳۹	۴	۵			۵	۲۹	۶	۳۱	۶	۵۶
۱۳	۳	۳۹	۴	۵			۵	۲۹	۶	۳۱	۶	۵۶
۱۴	۳	۴۰	۴	۶			۵	۳۰	۶	۳۰	۶	۵۵
۱۵	۳	۴۰	۴	۶			۵	۳۰	۶	۳۰	۶	۵۵
۱۶	۳	۴۱	۴	۷			۵	۳۱	۶	۲۹	۶	۵۴
۱۷	۳	۴۱	۴	۸			۵	۳۲	۶	۲۸	۶	۵۳

۱۸	۳	۴۱	۴	۹	صبح صادق سے دس منٹ کے بعد نماز صبح کا وقت آتا ہے		۵	۳۳	۶	۲۷	۶	۵۲
۱۹	۳	۴۲	۴	۹			۵	۳۳	۶	۲۷	۶	۵۲
۲۰	۳	۴۲	۴	۱۰			۵	۳۴	۶	۲۶	۶	۵۱
۲۱ (برج سنبلہ)	۳	۴۳	۴	۱۰			۵	۳۴	۶	۲۶	۶	۵۱
۲۲	۳	۴۳	۴	۱۱			۵	۳۵	۶	۲۵	۶	۵۰
۲۳	۳	۴۴	۴	۱۲			۵	۳۶	۶	۲۴	۶	۴۹
۲۴	۳	۴۴	۴	۱۲			۵	۳۶	۶	۲۴	۶	۴۹
۲۵	۳	۴۵	۴	۱۳			۵	۳۷	۶	۲۳	۶	۴۸
۲۶	۳	۴۵	۴	۱۴			۵	۳۸	۶	۲۲	۶	۴۷
۲۷	۳	۴۶	۴	۱۵			۵	۳۹	۶	۲۱	۶	۴۶
۲۸	۳	۴۶	۴	۱۵			۵	۳۹	۶	۲۱	۶	۴۶
۲۹	۳	۴۷	۴	۱۶			۵	۴۰	۶	۲۰	۶	۴۵
۳۰	۳	۴۷	۴	۱۷			۵	۴۱	۶	۱۹	۶	۴۴
۳۱	۳	۴۸	۴	۱۸			۵	۴۲	۶	۱۸	۶	۴۳

ماہ اگست۔ اس میں لسی، دہی اور چھاچھ کا استعمال مفید ہے جماع اور مسہل سے پرہیز کرنا چاہیے اور تھوڑی ورزش مفید ہے۔

ماہ اکتوبر	انتہائے سحر خوردن احتیاطی		صبح صادق		وقت نماز صبح احتیاطی		طلوع آفتاب		غروب حسی آفتاب		وقت نماز مغرب وافطار صوم احتیاطی	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۴	۲	۴	۴۱	۴	۵۲	۶	۶	۵	۵۴	۶	۱۹
۲	۴	۲	۴	۴۳	۴	۵۳	۶	۷	۵	۵۳	۶	۱۸
۳	۴	۵	۴	۴۴	صبح صادق سے دس منٹ کے بعد نماز صبح کا وقت آتا ہے		۶	۸	۵	۵۲	۶	۱۷
۴	۴	۵	۴	۴۴			۶	۸	۵	۵۲	۶	۱۷
۵	۴	۶	۴	۴۵			۶	۹	۵	۵۱	۶	۱۶
۶	۴	۶	۴	۴۶			۶	۱۰	۵	۵۰	۶	۱۵
۷	۴	۷	۴	۴۷			۶	۱۱	۵	۴۹	۶	۱۴
۸	۴	۷	۴	۴۷			۶	۱۱	۵	۴۹	۶	۱۴
۹	۴	۸	۴	۴۸			۶	۱۲	۵	۴۸	۶	۱۳
۱۰	۴	۸	۴	۴۹			۶	۱۳	۵	۴۷	۶	۱۲
۱۱	۴	۹	۴	۵۰			۶	۱۴	۵	۴۶	۶	۱۱
۱۲	۴	۹	۴	۵۱			۶	۱۵	۵	۴۵	۶	۱۰
۱۳	۴	۱۰	۴	۵۲			۶	۱۶	۵	۴۴	۶	۹
۱۴	۴	۱۱	۴	۵۳			۶	۱۷	۵	۴۳	۶	۸
۱۵	۴	۱۲	۴	۵۴			۶	۱۸	۵	۴۲	۶	۷
۱۶	۴	۱۲	۴	۵۵			۶	۱۹	۵	۴۱	۶	۶
۱۷	۴	۱۳	۴	۵۵			۶	۱۹	۵	۴۱	۶	۶

۱۸	۴	۱۳	۴	۵۶	صبح صادق سے دس منٹ کے بعد نماز صبح کا وقت آتا ہے		۶	۲۰	۵	۴۰	۶	۵
۱۹	۴	۱۴	۴	۵۷			۶	۲۱	۵	۳۹	۶	۴
۲۰	۴	۱۴	۴	۵۷			۶	۲۱	۵	۳۹	۶	۴
۲۱	۴	۱۵	۴	۹۸			۶	۲۲	۵	۳۸	۶	۳
۲۲	۴	۱۵	۴	۵۹			۶	۲۳	۵	۳۷	۶	۲
۲۳	۴	۱۶	۵	۰			۶	۲۴	۵	۳۶	۶	۱
۲۴	۴	۱۶	۵	۰			۶	۲۴	۵	۳۶	۶	۱
۲۵	۴	۱۷	۵	۱			۶	۲۵	۵	۳۵	۶	۰
۲۶	۴	۱۷	۵	۲			۶	۲۶	۵	۳۴	۵	۵۹
۲۷	۴	۱۸	۵	۳			۶	۲۷	۵	۳۳	۵	۵۸
۲۸	۴	۱۸	۵	۳			۶	۲۷	۵	۳۳	۵	۵۸
۲۹	۴	۱۹	۵	۴			۶	۲۸	۵	۳۲	۵	۵۷
۳۰	۴	۱۹	۵	۴			۶	۲۸	۵	۳۲	۵	۵۷
۳۱	۴	۲۰	۵	۵			۶	۲۹	۵	۳۱	۵	۵۶

برج عقرب

ماہ اکتوبر۔ اس ماہ میں فصد کھلوانا اور دوا پینا نامناسب ہے۔ جماع مفید ہے چربی دار گوشت۔ انار شیریں وترش اور غذا کے بعد میوے کھانا مفید ہیں مصالح دار گوشت کھا سکتے ہیں پانی کم پینا چاہیے ورزش خوب کرنا چاہیے۔

ماہ ستمبر	انتہائے سحر خوردن احتیاطی گھنٹہ	انتہائے سحر خوردن احتیاطی منٹ	صبح صادق گھنٹہ	صبح صادق منٹ	وقت نماز صبح احتیاطی گھنٹہ	وقت نماز صبح احتیاطی منٹ	طلوع آفتاب گھنٹہ	طلوع آفتاب منٹ	غروب حسی آفتاب گھنٹہ	غروب حسی آفتاب منٹ	وقت نماز مغرب و افطار صوم احتیاطی گھنٹہ	وقت نماز مغرب و افطار صوم احتیاطی منٹ
۱	۳	۴۹	۴	۱۹	۴	۲۹	۵	۴۳	۶	۱۷	۶	۴۲
۲	۳	۵۰	۴	۲۰	۴	۳۰	۵	۴۴	۶	۱۶	۶	۴۱
۳	۳	۵۰	۴	۲۱			۵	۴۵	۶	۱۵	۶	۴۰
۴	۳	۵۱	۴	۲۲			۵	۴۶	۶	۱۴	۶	۳۹
۵	۳	۵۱	۴	۲۲			۵	۴۶	۶	۱۴	۶	۳۹
۶	۳	۵۲	۴	۲۳			۵	۴۷	۶	۱۳	۶	۳۸
۷	۳	۵۲	۴	۲۴			۵	۴۸	۶	۱۲	۶	۳۷
۸	۳	۵۳	۴	۲۵			۵	۴۹	۶	۱۱	۶	۳۶
۹	۳	۵۳	۴	۲۵			۵	۴۹	۶	۱۱	۶	۳۶
۱۰	۳	۵۴	۴	۲۶			۵	۵۰	۶	۱۰	۶	۳۵
۱۱	۳	۵۴	۴	۲۶			۵	۵۰	۶	۱۰	۶	۳۵
۱۲	۳	۵۵	۴	۲۷			۵	۵۱	۶	۹	۶	۳۴
۱۳	۳	۵۵	۴	۲۸			۵	۵۲	۶	۸	۶	۳۳
۱۴	۳	۵۶	۴	۲۹			۵	۵۳	۶	۷	۶	۳۲
۱۵	۳	۵۶	۴	۳۰			۵	۵۴	۶	۶	۶	۳۱
۱۶	۳	۵۷	۴	۳۱			۵	۵۵	۶	۵	۶	۳۰
۱۷	۳	۵۷	۴	۳۲			۵	۵۶	۶	۴	۶	۲۹

صبح صادق سے ۱۰ منٹ کے بعد نماز صبح کا وقت آتا ہے

ماہ ستمبر	انتہائے سحر خوردن احتیاطی گھنٹہ	انتہائے سحر خوردن احتیاطی منٹ	صبح صادق گھنٹہ	صبح صادق منٹ	وقت نماز صبح احتیاطی گھنٹہ	وقت نماز صبح احتیاطی منٹ	طلوع آفتاب گھنٹہ	طلوع آفتاب منٹ	غروب حسی آفتاب گھنٹہ	غروب حسی آفتاب منٹ	وقت نماز مغرب و افطار صوم احتیاطی گھنٹہ	وقت نماز مغرب و افطار صوم احتیاطی منٹ
۱۸	۳	۵۸	۴	۳۳			۵	۵۷	۶	۳	۶	۲۸
۱۹	۳	۵۸	۴	۳۳			۵	۵۷	۶	۳	۶	۲۸
۲۰	۳	۵۹	۴	۳۴			۵	۵۸	۶	۲	۶	۲۷
۲۱	۳	۵۹	۴	۳۵			۵	۵۹	۶	۱	۶	۲۶
۲۲	۴	۰	۴	۳۶			۶	۰	۶	۰	۶	۲۵
۲۳	۴	۰	۴	۳۷			۶	۱	۵	۵۹	۶	۲۴
۲۴	۴	۱	۴	۳۷			۶	۱	۵	۵۹	۶	۲۳
۲۵	۴	۱	۴	۳۸			۶	۲	۵	۵۸	۶	۲۳
۲۶	۴	۲	۴	۳۹			۶	۳	۵	۵۷	۶	۲۲
۲۷	۴	۲	۴	۴۰			۶	۴	۵	۵۶	۶	۲۱
۲۸	۴	۳	۴	۴۰			۶	۴	۵	۵۶	۶	۲۱
۲۹	۴	۳	۴	۴۱			۶	۵	۵	۵۵	۶	۲۰
۳۰	۴	۴	۴	۴۱			۶	۵	۵	۵۵	۶	۲۰

برج میزان

ماہ ستمبر۔ اس میں مسہل لینا مفید ہے۔ میٹھی چیزیں کھانا اور قسم قسم کے معتدل گوشت جیسے بکری و بھیڑ کا حلوان کھانا مفید ہے گائے کا گوشت۔ زیادہ بریانی کھانا اور بحمام کرنا منع ہے تربوز و ککڑی سے پرہیز چاہیئے۔

ماہ نومبر	انتہائے سحر خوردن احتیاطی گھنٹہ	انتہائے سحر خوردن احتیاطی منٹ	صبح صادق گھنٹہ	صبح صادق منٹ	وقت نماز صبح احتیاطی گھنٹہ	وقت نماز صبح احتیاطی منٹ	طلوع آفتاب گھنٹہ	طلوع آفتاب منٹ	غروب حسی آفتاب گھنٹہ	غروب حسی آفتاب منٹ	وقت نماز مغرب وافطار صوم احتیاطی گھنٹہ	وقت نماز مغرب وافطار صوم احتیاطی منٹ
۱	۴	۲۰	۵	۵	۵	۱۵	۶	۲۹	۵	۳۱	۵	۵۶
۲	۴	۳۰	۵	۶	۵	۱۶	۶	۳۰	۵	۳۰	۵	۵۵
۳	۴	۲۱	۵	۷	صبح صادق سے دس منٹ کے بعد نماز صبح کا وقت آجاتا ہے		۶	۳۱	۵	۲۹	۵	۵۴
۴	۴	۲۱	۵	۷			۶	۳۱	۵	۲۹	۵	۵۴
۵	۴	۲۲	۵	۸			۶	۳۲	۵	۲۸	۵	۵۳
۶	۴	۲۲	۵	۹			۶	۳۳	۵	۲۷	۵	۵۲
۷	۴	۲۳	۵	۱۰			۶	۳۴	۵	۲۶	۵	۵۱
۸	۴	۲۳	۵	۱۱			۶	۳۵	۵	۲۵	۵	۵۰
۹	۴	۲۲	۵	۱۲			۶	۳۶	۵	۲۴	۵	۴۹
۱۰	۴	۲۴	۵	۱۲			۶	۳۶	۵	۲۴	۵	۴۹
۱۱	۴	۲۵	۵	۱۳			۶	۳۷	۵	۲۳	۵	۴۸
۱۲	۴	۲۵	۵	۱۳			۶	۳۷	۵	۲۳	۵	۴۸
۱۳	۴	۲۶	۵	۱۴			۶	۳۸	۵	۲۲	۵	۴۷
۱۴	۴	۲۶	۵	۱۴			۶	۳۸	۵	۲۲	۵	۴۷
۱۵	۴	۲۷	۵	۱۵			۶	۳۹	۵	۲۱	۵	۴۶
۱۶	۴	۲۷	۵	۱۶			۶	۴۰	۵	۲۰	۵	۴۵
۱۷	۴	۲۷	۵	۱۶			۶	۴۰	۵	۲۰	۵	۴۵

ماہ نومبر	انتہائے سحر خوردن احتیاطی گھنٹہ	انتہائے سحر خوردن احتیاطی منٹ	صبح صادق گھنٹہ	صبح صادق منٹ	وقت نماز صبح احتیاطی	طلوع آفتاب گھنٹہ	طلوع آفتاب منٹ	غروب حسی آفتاب گھنٹہ	غروب حسی آفتاب منٹ	وقت نماز مغرب وافطار صوم احتیاطی گھنٹہ	وقت نماز مغرب وافطار صوم احتیاطی منٹ
۱۸	۴	۲۸	۵	۱۷	صبح صادق سے دس منٹ کے بعد نماز صبح کا وقت آتا ہے	۶	۴۱	۵	۱۹	۵	۴۴
۱۹	۴	۲۸	۵	۱۷		۶	۴۱	۵	۱۹	۵	۴۴
۲۰	۴	۲۸	۵	۱۸		۶	۴۲	۵	۱۸	۵	۴۳
۲۱	۴	۲۹	۵	۱۸		۶	۴۲	۵	۱۸	۵	۴۳
۲۲ برج قوس	۴	۲۹	۵	۱۹		۶	۴۳	۵	۱۷	۵	۴۲
۲۳	۴	۲۹	۵	۱۹		۶	۴۳	۵	۱۷	۵	۴۲
۲۴	۴	۲۹	۵	۲۰		۶	۴۴	۵	۱۶	۵	۴۱
۲۵	۴	۲۹	۵	۲۰		۶	۴۴	۵	۱۶	۵	۴۱
۲۶	۴	۳۰	۵	۲۱		۶	۴۵	۵	۱۵	۵	۴۰
۲۷	۴	۳۰	۵	۲۱		۶	۴۵	۵	۱۵	۵	۴۰
۲۸	۴	۳۰	۵	۲۲		۶	۴۶	۵	۱۴	۵	۳۹
۲۹	۴	۳۰	۵	۲۲		۶	۴۶	۵	۱۴	۵	۳۹
۳۰	۴	۳۱	۵	۲۳		۶	۴۷	۵	۱۳	۵	۳۸

ماہ نومبر۔ اس مہینہ میں رات کو پانی پینا ممنوع ہے حمام اور جماع میں کمی کرے روزانہ نہار منہ ایک گھونٹ گرم پانی پئے ترہ تیزک پودینہ وغیرہ سے پرہیز کرے۔

ماہ دسمبر	انتہائے سحر خوردن احتیاطاً		صبح صادق		وقت نماز صبح احتیاطاً		طلوع آفتاب		غروب حسی آفتاب		وقت نماز مغرب وافطار صوم احتیاطاً	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۴	۳۱	۵	۲۳	۵	۳۳	۶	۴۷	۵	۱۳	۵	۳۸
۲	۴	۳۲	۵	۲۴	۵	۳۴	۶	۴۸	۵	۱۲	۵	۳۷
۳	۴	۳۲	۵	۲۴	صبح صادق سے دس منٹ کے بعد نماز صبح کا وقت آتا ہے		۶	۴۸	۵	۱۲	۵	۳۷
۴	۴	۳۲	۵	۲۴			۶	۴۸	۵	۱۲	۵	۳۷
۵	۴	۳۲	۵	۲۴			۶	۴۸	۵	۱۲	۵	۳۷
۶	۴	۳۲	۵	۲۵			۶	۴۹	۵	۱۱	۵	۳۶
۷	۴	۳۲	۵	۲۵			۶	۴۹	۵	۱۱	۵	۳۶
۸	۴	۳۲	۵	۲۵			۶	۴۹	۵	۱۱	۵	۳۶
۹	۴	۳۲	۵	۲۵			۶	۴۹	۵	۱۱	۵	۳۶
۱۰	۴	۳۲	۵	۲۶			۶	۵۰	۵	۱۰	۵	۳۵
۱۱	۴	۳۲	۵	۲۶			۶	۵۰	۵	۱۰	۵	۳۵
۱۲	۴	۳۳	۵	۲۶			۶	۵۰	۵	۱۰	۵	۳۵
۱۳	۴	۳۳	۵	۲۶			۶	۵۰	۵	۱۰	۵	۳۵
۱۴	۴	۳۳	۵	۲۶			۶	۵۰	۵	۱۰	۵	۳۵
۱۵	۴	۳۳	۵	۲۶			۶	۵۰	۵	۱۰	۵	۳۵
۱۶	۴	۳۳	۵	۲۶			۶	۵۰	۵	۱۰	۵	۳۵
۱۷	۴	۳۳	۵	۲۶			۶	۵۰	۵	۱۰	۵	۳۵

ماہ دسمبر	انتہائے سحر خوردن احتیاطاً		صبح صادق		وقت نماز صبح احتیاطاً		طلوع آفتاب		غروب حسی آفتاب		وقت نماز مغرب وافطار صوم احتیاطاً	
۱۸	۴	۳۳	۵	۲۶	صبح صادق سے دس منٹ کے بعد نماز صبح کا وقت آتا ہے		۶	۵۰	۵	۱۰	۵	۳۵
۱۹	۴	۳۳	۵	۲۶			۶	۵۰	۵	۱۰	۵	۳۵
۲۰	۴	۳۳	۵	۲۶			۶	۵۰	۵	۱۰	۵	۳۵
۲۱	۴	۳۴	۵	۲۷			۶	۵۱	۵	۹	۵	۳۴
۲۲	۴	۳۴	۵	۲۷			۶	۵۱	۵	۹	۵	۳۴
۲۳	۴	۳۴	۵	۲۷			۶	۵۱	۵	۹	۵	۳۴
۲۴	۴	۳۴	۵	۲۷			۶	۵۱	۵	۹	۵	۳۴
۲۵	۴	۳۴	۵	۲۷			۶	۵۱	۵	۹	۵	۳۴
۲۶	۴	۳۴	۵	۲۷			۶	۵۱	۵	۹	۵	۳۴
۲۷	۴	۳۴	۵	۲۷			۶	۵۱	۵	۹	۵	۳۴
۲۸	۴	۳۴	۵	۲۷			۶	۵۱	۵	۹	۵	۳۴
۲۹	۴	۳۴	۵	۲۷			۶	۵۱	۵	۹	۵	۳۴
۳۰	۴	۳۴	۵	۲۷			۶	۵۱	۵	۹	۵	۳۴
۳۱	۴	۳۴	۵	۲۷			۶	۵۱	۵	۹	۵	۳۴

برج جدی

[illegible]

ماہ دسمبر۔ ماہ نومبر کی ذکر کردہ چیزیں اس ماہ میں بھی مفید ہیں بارد چیزیں اور فصد وحجامت سے پرہیز کرے۔ جو غذائیں خاصیت میں گرم ہیں اُن کا استعمال کرے۔

حصار

مکرم و معظم جناب مولانا سید آغا مہدی صاحب قبلہ ایڈیٹر الواعظ (مدرسۃ الواعظین لکھنؤ) نے جو ایک وسیع النظر و صاحب تصانیف بزرگ ہیں حال میں ایک مختصر رسالہ موسومہ تسبیح فاطمہ نشر فرمایا ہے جس میں تحریر فرمایا ہے کہ جناب علامہ میر باقر داماد مشہور مجتہد کو معصوم نے خواب میں یہ حصار تعلیم فرمایا تھا کہ صبح و شام پڑھا جائے تاکہ پڑھنے والا ہر قسم کی آفت و مخالفت خلق سے محفوظ رہے بیماریاں دور ہوں اور امتحانات و مقدمات میں کامیابی ہو بغرض فائدہ عام درج ذیل ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَمَامِيْ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهَا فَوْقَ رَاْسِيْ وَاَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْطَالِبٍ وَصِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنْ يَمِيْنِيْ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلِيٌّ وَمُحَمَّدٌ وَجَعْفَرٌ وَمُوْسٰى وَعَلِيٌّ وَمُحَمَّدٌ وَعَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْمُنْتَظَرُ اَئِمَّتِيْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ عَنْ شِمَالِيْ وَاَبُوْذَرٍّ وَسَلْمَانُ وَمِقْدَادُ وَحُذَيْفَةُ وَعَمَّارُ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ مِنْ وَرَائِيْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ حَوْلِيْ وَاللّٰهُ تَعَالٰى شَانُهٗ وَتَقَدَّسَتْ اَسْمَائُهٗ مُحِيْطٌ بِيْ وَحَافِظِيْ وَحَفِيْظِيْ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ

تقریظ حجۃ الاسلام مولانا السید محمد حسین صاحب قبلہ دام ظلہ العالی

باسمہ سبحانہ

ضمیمہ رسالہ مسالک حج و زیارت حقیر کی نظر سے اول سے آخر تک گذرا جو نہایت اچھی اسلوب اور سلیس عبارت میں دعاؤں اور ضروری چیزوں کے اضافہ کے ساتھ شایع کیا جا رہا ہے اور مسائل اس کے مطابق فتاوائے سید العلماء والمجتہدین افقہ الفقہاء والمتبحرین حاج آقائے آقا حسینی بروجردی دام ظلہ العالی ہیں سرکار موصوف کے مقلدین کے لئے اس پر عمل کرنا جائز اور موجب اجر و ثواب ہے خداوند کریم عمدۃ الاطیاب صفوۃ الانجاب حاج الحرمین زائر الائمہ المصطفین جناب حاجی سید غلام حسین صاحب نقوی دام مجدہم السامی کی سعی کو مشکور فرمائے اور جزائے خیر عطا فرمائے کہ مومنین کے فائدہ کی غرض سے نہایت سعی بلیغ سے ضمیمہ کو مختلف کتابوں سے جمع فرمایا ہے اُمید ہے کہ مومنین و مومنات مذکورہ سے استفادہ کرکے اکتساب اجر و ثواب فرمائیں گے۔

واللہ الموفق والمعین

اضعف عباد اللہ القوی

محمد حسین الرضوی

اصلح اللہ حالہ الوزبالہ

۲۳ شعبان المعظم ۷۹ھ

اعلان ضروری

بلکہ جن صاحب کو رسالہ ہذا کی ضرورت ہو
مدرسۃ الواعظین لکھنؤ یا خود مؤلف سے طلب فرمائیں

خادم الحاج والزائرین سید غلام حسنین نقوی
ایڈوکیٹ نمبر ۵۸ سبطین منزل وزیر گنج لکھنؤ

